بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
نسخہ لاجواب متضمن حالات اوتاد و اقطاب و تاریخ اولیا و سوانح عمری اصفیا مخزن انوار ربیہ موسوم بہ
ترجمہ فوائد سعدیہ
مترجم ابوالحسن تربیت و صحبت یافتہ جناب سید مظفر علی شاہ صاحب قدس سرہ
مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بہزار ان حسن آب و تاب مطبوع ہوا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مفصل ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب اخلاق و تصوف وغیرہ اُردو و فارسی کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب اخلاق و تصوف اُردو

جامع الاخلاق - ترجمہ اُردو اخلاق جلالی از مولوی امانت اللہ۔

تہذیب النفوس - از سید قمر الدین حسین تخلص بسخن۔

اوقات عزیزی - از سید غلام حیدر خان صاحب

بستان تہذیب جسمین دس باب ہین اور ہر باب مین حکایات نصائح اور اندرز کی باندازا خلاق و تہذیب آموزی مرتسم ہین مرتبہ نواب حاجی محمد عمر علی خان بہادر رغیور جنگ تخلص بہ رئیس والی ریاست محمد گڈھ باسودہ۔

ذخیرہ سعادت - بھاسنی بلاس کی بیتک کی دو فصل اول و آخر کا ترجمہ ہی تہذیب اخلاق مین از لالہ لال جی۔

بحر الحقیقت - اصلاح نفس از حسن۔

اکسیر ہدایت ترجمہ اُردو کیمیاے سعادت۔ از مولوی فخر الدین احمد۔

مذاق العارفین ترجمہ اُردو احیاء العلوم عربی از مولوی محمد احسن۔

نجات المؤمنین - ذکر کرامات حضرت شاہ

نجابت اللہ مولفہ حافظ سراج الیقین۔

باغ ارم - ترجمہ مثنوی مولوی روم - از مولوی شاہ مستعان۔

تہذیب الاخلاق - از مولوی نجم الحق۔

پیراہن یوسفی محشّی - ترجمہ اُردو نظم دفتر اول و دوم و سوم مثنوی مولانا روم از مولوی یوسف علی شاہ ملقب بہ بانکے میان چشتی نظامی۔

ایضاً - ترجمہ اُردو نظم دفتر چہارم و پنجم و ششم

ایضاً - مطبوعہ ۱۸۸۵ء۔

رسالہ خلاصہ تصانیف امام محمد غزالی - از مولوی احمد علی رئیس قصبہ منصور۔

تحفہ سروری - از منشی غلام سرور لاہوری۔

کنز الاسرار - ترجمہ نظم اُردو مثنوی شاہ بو علی قلندر از مولوی غلام حیدر گوپاموی

چشمہ فیض - ترجمہ اُردو پندنامہ عطار - کلام عارف کامل حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہٗ ترجمہ نظم پاکیزہ و عمدہ از شعور عالی فکر مولوی عبد الغفور خان بہادر۔

گلدستہ ادب - اخلاق اور تدبیر معاش از منشی دیوی پرساد

بعون صانع مکین و مکان و فضل خالق زمین و زمان
نسخہ لاجواب مشتمل حالات اوتاد و اقطاب در تاریخ اولیا و سوانح عمری اصفیا
ترجمہ فوائد سعدیہ
مترجم ابوالحسن تربیت و صحبت یافتہ جناب سید مظفر علی شاہ صاحب قدس سرہ
مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بہزاران حسن و خوبی طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نہایت ہی ستایش اُس حکیم دانا کے لیے ہے جسنے اپنے جمال باکمال کے جلوون کے ستارون سے
عارفون کے سینون کے آسمانون کو زیب و زینت بخشی اور مخلصون کے قلوب کی زمین کو اپنے حُسن
لایزال کے شان کی بارش سے باغ کی تازگی اور سرسبزی عطا کی اور بہت ہی شکر اُس قدیم کا ہے جسنے
یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ کی شمع عشاق کے گھر مین روشن کی اور کاملین کے سینے کی بھٹی جلال کی ترکی کی
آگ سے گرمائی پاک ہین اُسکے نام اور بلند ہے اُسکی کبریائی تام اور درود نامحدود اس تاجدار لولاک کی جان پاک پر
جسکے نور وجود باجود کے فیض سے عرش سے لیکر فرش تک معدوم سے موجود کیا اور اُسکے طفیل ظہور
لطف معمور سے آدم اور تمام عالم کو نیست سے ہست اور بود کیا اور تحیات بے غایات اُس سلطان کے سریر
انس کی روح مقدس پر جسنے رسالت کے پھریرے عدالت کے میدان مین اڑائے اور منہیات و لغویات کے
بتون کو تائید الٰہی کے زور سے توڑ پھوڑ کر پست کر ڈالے پوری ہے اُسکی دلیل اور پھیلی ہوئی ہے اُسکی شوکت
مے قال و قیل اور اُسکی اولاد پاک اور اُسکے نیک اصحاب پر کہ ولایت کی اوج کے ستارے اور ہدایت کی
فوج کے سردار کرارے ہین پھر حمد اور نعت کے بعد کہتا ہون مین فقیر پر تقصیر ہوا سے نفسانی کی زنجیر
بندھا جکڑا وسواس شیطانی کی کمند کا اچھا بندھا ہوا غافل مدہوش اتراہٹ کا پھر آخرت بھولا ہوا آوارہ
بداعمالی کے جنگل مین ابو علی لقب والا ارتضا صفوی گویا موی کا اللہ بدلے اُسکے حال کو اور نیک کرے اُسکے انجام کو

کہ ان ایام مبارک انجام مین جو توفیق الٰہی کی امداد اور عنایت ربانی کی اعانت سے اتفاق کتاب مستطاب
مجمع السلوک کے مطالعہ کا ہوا جو جناب قطب الاقطاب وارث انبیا و مرسلین **مخدوم سعد الدین** کی
تصنیف سے ہے خدا اسکی روح کو پاک کرے اور اسکے فتوح کو ہم تک پہونچائے تو خواہش ہوئی کہ اس دریائے
ذخار معرفت اور اسرار سے چند گوہر آبدار کو لیکر تحریر کی لڑی مین لائیے تا کہ سفر اور حضر مین میرے ساتھ
رہے اور ٹوٹے ہوئے دل کو اُسکے مضامین کے دیکھنے سے تشفی حاصل ہو اور ہم ہمہ باطن کی پراگندگی سے
آسودہ ہو اور اُسکی خطی صورتین دیکھکر آنکھین ٹھنڈی کرے اور خاطر کے زنگ کو اُسکے احوال اور اقوال سے
دور کرے اور جو لوگ اصل کتاب مجمع السلوک مین عربی عبارات اور باریک نکات کے سبب اُسکے سمجھنے کی طاقت
نہین رکھتے اس انتخاب کے ذریعہ سے نفع حاصل کرین اور اس حیران پریشان کو دعائے خیر سے یاد
فرماوین لیکن اختصار پر جرات نہ ہوتی تھی کہ ایک رات حضرت مخدوم سعد الدین کو مین نے خواب مین دیکھا
کہ آپ اس کتاب کو میرے سامنے رکھکر فرماتے ہین کہ اس مقام کو یہان سے اور ان سطور کو اس صفحہ سے انتخاب کر
جب مین جاگا تو اُسکے خلاصہ کرنے پر ہمت باندھی اور ہر ایک جگہ سے عمدہ عبارات اور لطیف اشارات بجنسہ
لفظون سمیت جناب قطب عالم حضرت مخدوم شیخ مینا قدس سرہ کے جو اُس کتاب مین درج تھے اُٹھا لیے
اور کسی عبارت مین تغیر تبدیل نہین کی اور کہین ایک لفظ اپنی طرف سے نہین بڑھایا الا جو عبارات کہ متفرق مقامات
لین اُنمین پیوند دینے کی خاطر تقدیم تاخیر کی گئی اور سابق کو لاحق سے رابطہ ہونے کے لیے فائدہ کا لفظ شرحی
سے اختیار کیا اور اس طریق سے ایک لطیف مجموعہ مرتب کیا اور **فوائد سعدیہ**
اُسکا نام رکھا تالیف کے بعد دل مین آیا کہ کسیقدر حالات کرامت آیات حضرت مخدوم اور اُنکے پیر
اور مریدون کے جو کہین ایک کتاب مین جمع نہین ہین متفرق کتب مثل سبع سنابل اور معارج الولایت
وغیرہ سے لیکر ترتیب وار لکھدیے جائین اور جو کچھ ثقہ اشخاص کی زبانی سماعت مین آئے وہ بھی
ایزاد کرون تا کہ کامل فائدہ اور ہر خاص و عام کے اعتقا کو ترقی ہو اور اسدہی کی طرف سے توفیق ہے +

احوال حاجی شاہ قوام الدین قدس اللہ سرہٗ

بیابان طریقت کے سیلانی دریائے حقیقت کے پیر اک تخت فقر اور فنا کے بادشاہ توکل اور استغنا کے
دروازہ پر بیٹھے ہوئے بحر تفرید کے نہنگ بیشہ تجرید کے پلنگ کوہ قاف قناعت کے عنقا آسمان بیگانگی
کے آفتاب حریم خاص اشخاص کے محرم خلعت اختصاص سے مکرم لطف ذات پاک اُسکی مین ہین اسرار غیب +
اُسکے سینے مین بھرے انوار غیب + عارف باللہ شیخ باکمال + مورد افضال رب ذوالجلال + شاہ
والا مرتبہ عالی مقام + آستان ہے مرجع ہر خاص و عام + خلق مین لیکن بکار دوست ہے +

نخچیر پر ہوشیار دوست ہی دل تھا اُسکا عشق سے بس چاک چاک تھی صدا کیا اُسکی آہ دردناک آفتاب اور مطلع اُسکا
اوج تقدس بادشہ لشکر تھا اُسکا فوج قدس یار کے غم مین نہ تھی اپنی خبر جلوہ ولدار تھا پیش نظر لطف عام اُسکا تھا بفقر از نواح
اور شاہون سے طبیعت سے بے نیاز قدوۃ العارفین حضرت حاجی شاہ قوام الدین بن ظہیر الدین عباسی قدس اللہ سرہ
کہ مرید قطب المشائخ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی اور خلیفہ سید السادات مخدوم جہانیان قدس اللہ سرہما کے تھے
اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی شرف زیارت کو پہونچے اور وہان اکثر مشائخ وقت سے ملے اور دمشق مین شیخ
قطب الدین دمشقی سے جنکی تصنیف رسالہ مکیہ مشہور ہی ذکر کی تلقین پائی اور اُسکو تجرید اور تفرید مین
کمال کا مرتبہ تھا چنانچہ ایک دن کا ذکر ہی کہ سماع کا سمان نہین بنتا تھا آپنے خیال کیا شاید گھر مین کوئی دنیا کی چیز
ہو جب خوب ڈھونڈھا تو کسیقدر گُڑ نکلا کہ اُسکی حافظ بی بی کی خاطر رکھا تھا جب تک اُسے صرف نہین کیا آرام و قرار نہ آیا

نقل ہی کہ ایک دن بھوکھا کتا دیکھا پکارے کہ ہی کوئی خریدار دو روٹی پر سات حج بیچتا ہون ایک
شخص آیا اور چند روٹی اُسکی قیمت مین دین اُنسے کتے کا پیٹ بھرا اور جب سید السادات کی وفات قریب ہوئی
تو آپسے پوچھا کہ نعمت سجادہ اور امانت مرشدان کسکو دون عرض کی کہ سید صدر الدین راجو قتال کو
دینی چاہیے کہ اس سے بہتر کوئی نہین پس آپنے سید راجو کو جانشین کیا اور ایک خرقہ خلافت کا سید ناصر الدین
اپنے بیٹے کو عنایت فرمایا سید السادات کی بی بی نے یہ خبر سُنکر فرمایا جسنے یہ مشورہ دیا اُسکی نعمت اُسکے
فرزندان کو نہ پہونچے آپ کو اس بات سے وجد ہوا اور کہا الحمد للہ کہ میرے ایمان کی نسبت کچھ نہین فرمایا
اگر میری نعمت ظاہری فرزندان کو نہ پہونچے تو میرے باطنی فرزند کافی ہین اور اُسکے ایک لڑکا نظام الدین نامے
تھا جب دلّی جاکر سلطان محمد بن فیروز شاہ کے پاس نوکر ہوا اُسنے آنحضرت کے اعتقاد کی وجہ سے اُسکے
نسبت بہت مہربانی فرمائی اور صاحب نوبت نقارہ کر دیا اس بات کے وقوع سے آپ بہت آزردہ ہوئے ہر چند
قصور اپنا معاف کرانا چاہا مگر معاف نہ کیا حتی کہ ایک روز گھوڑے پر سوار نقارہ بجاتے ہوئے خانقاہ کی انگنائی
مین آن گھسا آپنے اُسکے پیچھے آکر فرمایا یہ نابرخوردار قوام الدین کے گھر مین گھوڑا کہان سے لایا جب دوسرے
دن گھوڑے پر سوار شکار کو گیا گھوڑے سے گرا اور مر گیا حضرت شیخ کا اصلی وطن دلّی ہی مگر شیخ مبارک بجنوری کی
محبت کے سبب لکھنؤ مین آن کر بود و باش اختیار کی بعضے مریدون نے وہان خانقاہ اور مکان کی تعمیر کر دی ہی اور
وفات کے بعد اُسکے مدفن پر ایک گنبذ بنا دیا اور جب ایک زمانہ گذر گیا وہانکے حاکم نے روضہ اور خانقاہ مسمار کر
داخل اپنے مکان مین کر لیا اسطرح کہ مرقد مبارک آپ کا دیوانخانے کے چبوترہ تلے آگیا وہان کے معمارون نے
چبوترہ کے کنارہ ایک نشان بنا دیا آخرکار اس حاکم ظالم کی مجلس ایسے حالانکہ اُسکے خاندان مین ریاست
باقی تھی بیچراغ اور ویران ہو گئی ایک معتبر شخص سے مین نے سنا کہ اس عرصے مین ایک شخص اس روضہ متبرکہ کے قریب

سورہا صبح ہوئی تو اُٹھ کر وضو کر مصلّے پر بیٹھا کیا دیکھتا ہی کہ چار آدمی نورانی شکل کے آسمان سے اُترے اور روضہ کا دروازہ کھولکر اندر آئے دیر کے بعد ایک جنازہ کو چارپائی پر رکھ اور اُسکے چار گوشون کو اُٹھا آسمان کی طرف لیگئے اُسی دن روضہ مسمار ہوا وَسَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ ۔ اور اسیطرح اس ظالم ناپاک نے جب ارادہ کیا کہ روضہ متبرکہ اور خانقاہ قطب العالم شیخ محمد مینا قدس سرہ کو مسمار کرے رات کو اُسنے خواب مین دیکھا کہ آپ ننگی تلوار ہاتھ مین لیے کھڑے ہین اور فرماتے ہین کہ شیخ قوام الدین اپنی حالت حیات مین گمنام بیٹھے رہتے تھے مرنے کے بعد بھی اُنکو گمنامی پسند آئی اگر میرے مکان کے ڈھانے کا ارادہ تو کریگا لکھنؤ کے قطعہ زمین کو اُلٹ دونگا جیسیہ آیہ صادق آئی جَعَلۡنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا اور تجھے بھی ساتھیون سمیت تہس نہس کر ڈالونگا جو نہین وہ جاگا اس خراب ارادے توبہ اور استغفار کی آپ کی وفات بیسوین شعبان معظم آغاز نوین صدی ہجری ہی رسالہ معیار الصوفیہ اور کتاب ارشاد المریدین اور اساس الطریقہ آپ کی تصنیفات سے ہی آپ کے کلام سے ہی ؎ نادیدہ رخ یار عزن لات تجلی + پرتو نبود عین تو این نکتہ تگمدار + بے نور رخش حسن وجمالش نتوان دید + بے تابش خور می نتوان دید رخ یار ؎ این کار کسے ہست کہ خیز و زسر جان + این کار خرابی رہ بیہدہ الموسے نیست + سیمرغ تو اند کہ کند خانہ بکہ قاف + این شیوہ ہمون وانمکار مگسے نیست

احوال حضرت مخدوم شیخ سارنگ قدس سرہ

طریقت کے سالک اور حقیقت کے چڑھنے والے مجلس ہدایت کے لیے شمع اور خانہ ولایت کے چشم وچراغ اولیاے بزرگ سے برگزیدہ اور مشائخ عظام کے پیشوا لشکر تحقیق کے مقدم الجیش میدان تصدیق کے مجاہد فتوحات غیبی کے انوار آپ سے ظاہر اور عطیات الٰہی کے اسرار آپ پر نازل نظم وہ مہ تابندۂ اوج کمال + اختر تابندہ باوج جلال + چارۂ درد دل بیچارگان + سرور دین ہادی آوارگان + دار وے درد دل ہر دردمند + سایہ مین اُسکے تھا ہر اک مستمند + راہ مین حق کے تھے وہ ثابت قدم + بہرہ مین معدن لعل کرم + نور حق اُس سے تھا جھلکتا ہوا + لطف الٰہی تھا از سر تا بپا + عارف کامل شہ نیکو خصال + صاحب بخشایش وبحر نوال + قدوۃ المشائخ حاج الحرمین حضرت مخدوم شیخ سارنگ طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کہ ملک ہند کے شرفا سے ہین آغاز ابتدا زمانہ مین سلطان فیروز شاہ کے نامی امراسے تھے اس جہت سے کہ ہمشیرہ اُنکی سلطان محمد بن شاہ موصوف کے عقد نکاح مین تھی دربار سلطنت مین اُسکو عزت اور اعتبار بہت کچھ حاصل تھا چنانچہ سارنگپور جو ہندوستان کے مشہور شہرون سے ہی اُسی کا آباد کیا ہوا ہی اور اُسکو ملک سارنگ کہتے تھے الغرض

زمانے مین حضرت مخدوم جہانیان اور حضرت راجو قتال دلی مین تشریف لائے ملک سارنگ نوجوان صاحب جمال
تھا اُسکے ہاتھون اکثر کھانے اور تحفہ تحائف دونون بزرگون کی خدمت مین بادشاہ بھیجا کرتا ایک دن
سید راجو نے فرمایا کہ اگر پنج وقتہ نماز تو پڑھا کرے تو مخدوم جہانیان کا اولش ہم تجھے دین اُسنے فوراً قبول
کیا دوسرے روز سید نے کہا اگر اشراق کی نماز پڑھا کرے تو ہم تیرے ساتھ کھانا یکجائی کھائین اُسکی بھی
تعمیل کی تب حضرت مخدوم اور سید راجو نے اُسکے ساتھ ایک پلیٹ مین کھانا کھایا پھر معرفت کا نور اُسکے
باطن مین چمکنے لگا اور چند مدت بعد حضرت شیخ قوام الدین کا مرید ہوا وہ ابھی لباس اہل دنیا مین تھا کہ
شیخ نے اُسے شغل باطنی کا پیران چشت کے طریق پر تلقین کیا اور خوب اچھی طرح اُسنے عمل کیا اور جب دلی کی
سلطنت سلطان محمود بن سلطان محمد کی طرف منتقل ہوئی ایک جذبہ عنایت الٰہی پہونچا کہ تمام سامان
دولت اور حشمت کو ایکبارگی چھوڑکر وہان سے چھڑی سواری نکل کھڑا ہوا اور حرمین شریفین کی زیارت کے لیے
اہل و عیال سمیت پیادہ پا قافلے کے ہمراہ ہوا ازبسکہ پیدل چلنے کا کبھی اُسے اتفاق نہوا تھا پاؤن مین چھالے
پڑ گئے اور حاجیون کے قافلے سے بچھڑ گیا تیسرے دن پچھلے پہرے یعنی آخر شب اٹھکر اپنے اہل و عیال سے
فرمایا کہ آنکھ بند کرکے تین قدم میرے پیچھے آؤ ایسا ہی عمل کیا جب آنکھین کھولین تو قافلے مین سب موجود تھے پھر
ایک مدت مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ مین مجاور رہے اور ریاضت اور مجاہدہ مین بسر کرتے تھے بعد ازان اجازت نبوی سے
پھر ملک ہند کی طرف واپس آئے اور قصبہ ایرچ مین یوسف ایرچی کے پاس پہونچے جو مخدوم جہانیان کے
خلفا سے تھے اور برسون اُنکی صحبت مین رہکر سلوک کے تمام مراتب طے کیے اور اُنکے ہاتھ سے خرقہ خلافت کا
پہنا اور رسالہ مکیہ اُنکے سامنے پڑھا اور جب شیخ قوام الدین کی وفات کا وقت قریب آیا آپ موجود نہ تھے
شیخ نے افسوس کیا اور فرمایا کہ سارنگ یہان حاضر نہین کہ خرقہ اپنا اُسکو دون اب اُسے قبر مین لیے جاتا ہون
مگر ایک کفن بے آستین حاضرین کے سپرد کیا کہ یہ اُسے پہونچا دینا لوگون نے اُسکے آنے پر امانت سپرد کی
اُسنے تہ کر رکھی اور وصیت کی کہ اسے میری آخرت کا لباس بناوین چونکہ آپ کو اژدحام خلائق پسند نہ تھا
لکھنؤ سے دس بارہ کوس کے فاصلہ پر مقام مجھگوہ مین بود و باش اختیار کی اور یہ مقام اعمال پرگنہ
فتحپور سے ہے اور ویران متو کا مقام ہے اور وہین انواع و اقسام کی ریاضت اور ذکر شغل مین مصروف رہے
اُسوقت حضرت سید راجو قتال نے خرقہ خلافت اور دیگر امانات جو پیران طریقت سے اُنھین پہونچی تھین
بلا سابقہ طلب آپکے پاس بھیجدین آپنے قبول نہ کین اور واپس بھیجدین اور لکھا مین ایک نومسلم آدمی ہون
اسکی لیاقت مجھے کہان ہے کہ اولیا ماسدکی پوشاک پہنون سید راجو نے پھر واپس کرکہلا بھیجا کہ ہمنے
اپنی طرف سے نہین بھیجین بلکہ حکم خدا و رسول اور مرشدان طریقت کا یہی ہے کوئی دغدغہ دل مین نہ لاؤ

اور اسکو بہو کہ تمھین مبارک ہو تب آپنے قبول کیا اُسی تاریخ سے جو کوئی توبہ کرنے اور مرید ہونے کے لیے
شہر لکھنو سے حضرت سید کی خدمت مین بمقام اچھ جاتا آپ اُسکو لوٹا دیتے اور فرماتے کو وہان شیخ سارنگ کو
مین نے مقرر کیا ہی تمھین اسقدر مسافت طی کرنی ضرور نہین وہین جاکر مرید ہو اور حضرت شیخ کے دو خلیفہ
تھے اول بندگی قطب العالم شیخ مینا دوسرے مخدوم حسام الدین صوفی اور نولسے آپکے جانشین اور صاحب سجادہ تھے
نقل ہی کہ ایک دن آپ شرعی عذر سے رمضان شریف مین کھانا تناول فرماتے تھے اور قطب العالم
حضور مین کھڑے رہتے تھے قطب العالم کو خطرہ گذرا کہ اگر شیخ اُسمین عنایت فرمائین تو اُسے نوش اور کفارہ کے
ساٹھ روزے ادا کرون فوراً آپ نے سر اُٹھاکر فرمایا کہ مجھے افطار شرعا مباح ہی تمھین باوجود مرتبہ قطبیت کے
ایک امر نامشروع کی اجازت دون مجھے کیا مناسب ہی اگر شب کو کچھ تناول کرون تو اوس تمکو دون اور
شیخ نے ایک سو بیس [۱۲۰] سال کی عمر پائی اور شوال کی سولھوین [۱۶] اوسط نوین صدی مین بہشت کو سدھارے
مزار آپ کا مجھگوہ مین کہ زیارت گاہ ہی اور موجب برکات ہی

احوال حضرت قطب العالم مخدوم شیخ مینا قدس سرہٗ

طریقت کے حقائق کھولنے والے حقیقت کی رموز کے جاننے والے شہباز بلند پرواز اوج قدس کے
بلبل چہچہانے والے باغ انس کے محل تحقیق کے شمع باغ تصدیق کے سرو خلاصۂ اولیا کبار اور منتخب
متقیان اخیار اسرار الہی کے محرم اور انوار یزدانی کے ظہور گاہ ملک عرفان کے شہریار کبار
مسالک معرفت کے شاہ سوار + سرور و مقتدائے اہل صفا + دیدۂ فقر کے فروغ و ضیا + سرور
خیل طالبان خدا + عارف دستگیر ہر دو سرا + بحر بخشش کے ہین دُر یکتا + فضل کے چرخ پر ہین
مہر ضیا + وارث انبیا بعلم و عمل + قدوۂ اولیا روز ازل + خلق کے رہنما بسوے یقین + بادشاہ اہل
سرور دین + گل باغ خلافت کبری + ثمر نخل بوستان ہدی + منبع فیض و مخزن اسرار +
مصدر لطف و معدن انوار + غوث الانام قطب العالم حضرت مخدوم شیخ محمد عرف شیخ مینا
اسعد اُنکے برکات ہمیشہ ہمارے کامون مین رہے ولی مادر زاد تھے جیسا کہ مشہور ہی کہ ایام حمل مین
آپ کی والدہ ماجدہ کے پیٹ سے آواز ذکر تلاوت قرآن مجید کی سُنا کرتے تھے اور جنھا کرتے
اور شیر خواری کے عہد مین رمضان کے مہینے بھر دن کو دودھ نہ پیتے اور شیر خواری کی تمام مدت میں
آپ کی والدہ اگر بے وضو ہوتین دودھ نوش نہ کرتے اور رات کو جو والدہ شریفہ آپ کو بغل مین لاتین
جب آنکھ کھلتی تو آپ کو پلنگ سے نیچے سجدہ مین پاتین کہتے ہین کہ آپ کی پیدایش کے قبل آپکے چچا بزرگوار
حضرت مخدوم شیخ قوام الدین قدس سرہ نے بشارت دی کہ میرے بھائی قطب الدین کے گھر مین

ایک فرزند پیدا ہونے والا ہی کہ ہمارے خاندان کا چراغ ہوگا اور ہمارا نام اُس سے روشن ہوگا جب
آپکے تولد شریف کی خبر حضرت شیخ کے سمع مبارک مین پہونچی ہندی زبان مین فرمایا آؤ مورے مینا
اسواسطے عرف آپکا شیخ مینا ہوا اور نام آنحضرت کا شیخ محمد تھا اور جب آپ دو برس کے ہوئے
باپ بزرگوار سے کہتے کہ یہ چڑیان جو اُڑتی ہین مجھے دو وہ فرماتے اسے چڑیون تھین شیخ مینا بلاتے ہین
وہ آپکے روبرو آبیٹھتین اور جب تلک آپ رخصت نہ کرتے اڑ نہین سکتین اور پانچ سال کی عمر مین جب مکتب
گئے معلم نے کہا کہ کہو الف فرمایا الف جب معلم نے کہا کہ کہو بے فرمایا دو جا کی اور الف کے لفظ مین
اسقدر حقائق اور معارف بیان کیے کہ معلم اور حاضرین بیخود ہوہو گئے اور ہر گاہ معلم نے جانا کہ ولی مادر زاد ہی
تعلیم مین چندان کوشش نہ کرتے اور آپکے مکتب مین آنے کو غنیمت جانتے اور جسوقت سے مکتب مین
پہونچتے آنکھین بند کرکے ذکر مین مشغول ہوتے اور رخصت کے وقت مکتب کے لڑکون کے شور سے ہوشیار ہوکر
معلم کو سلام کرکے گھر کو جاتے اور دس برس کی عمر تک حضرت شاہ قوام الدین کے سایہ تربیت اور ظل رحمت مین
رہے بعد ازان حضرت سید راجو قتال کے بعض خدام سے ذکر کی تلقین لی اور اُسپر عمل کیا اور شیخ اعظم
ثانی کے سامنے جو مشاہیر علمائے وقت سے تھے شرح وقایہ کی عبادات پڑھنے مین اسقدر باریک
باتین اور نکات بیان کرتے کہ شیخ نے کبھی باوجود کمال فضیلت نہ سنے تھے اور ہر مسئلہ تازہ کا استفادہ
کرتے اور بحث عبادات کو تمام کر فرمایا کہ مجھے دوسرا معاملہ درپیش ہی بحث معاملات سے مجھے کام نہین
اور کتاب عوارف المعارف تمام و کمال پڑھی آخر کار چند مدت مین ایسے ہوگئے کہ علماء بزرگ
اکثر مقامات علوم عقلی و نقلی کی آپ سے تحقیق کرتے اور جب بارہ برس کا سن ہوا مرتبہ قطبیت کو
فائز ہوئے اور قطبیت آپ کی قاضی شہاب الدین آتش پرکالہ ساکن جیلانی نے ظاہر کی جو شاہ
بدیع الدین مدار کے مرید تھے اور قصہ اُسکا یہ ہی کہ قاضی ایک وقت اپنے پیر کی قدمبوسی کے لیے
روانہ ہوا جب لکھنو آیا وہانکے اکثر باشندون نے اپنی حاجتین عرض کین قاضی وہ سب حاجات
لکھکر اپنے ساتھ لیگیا اور رخصت کے وقت پیر کے حضور مین گذرانین آپنے فرمایا کہ اہل حاجات سے
کہدو کہ شیخ مینا کی خدمت مین رجوع کرین کہ قطبیت اُنکے حوالہ ہوئی ہی اور آنحضرت ابھی کم سن
ہین بارہ یا تیرہ برس کے اور تمام آپ کا حلیہ مبارک بیان کیا اور کہا اُنکو معلوم ہی کہ مین قطب ہون
مگر وہان کے لوگون کو اسکی خبر نہین تم جاکر میری طرف سے سلام پہونچاؤ اور حاجتمندون کی
سفارش کرو اور ایک مصلا پشمینہ دیا کہ اسکو میری طرف سے ہدیہ کے طریق گذرانو چنانچہ وہ مصلا
ابتلک اولاد مین حضرت مخدوم شیخ اللہ دیا کے موجود ہی قاضی وہان سے روانہ ہوکر پھر لکھنو پہونچا

حاجتمندون کو ساتھ لیکر قطب العالم کے حضور مین آیا اور تحفۂ سلام اور ہدیۂ مصلا اپنے پیر کی طرف
سے پہونچایا آنحضرت نے سب کو تعویذ اور دعا عنایت کی الا ایک کو انمین سے کہ جسنے اپنے لڑکے کی
شفا کے لیے عرض کی تھی وہ اسی طرح ٹھہرا تھا دیر کے بعد جو دوبارہ التماس کی فرمایا کہ بابا جاؤ صبر کرو
تیرے لڑکے کے لیے شفا ہرچند درگاہ الٰہی سے چاہی کچھ فائدہ نہوا اور خطاب ہوا کہ اسکی عمر اسیقدر
تھی اور ایک دوہرا پڑھا جسکے معنی یہ ہین ؎ وہ رشتۂ عمر نہین سکتا جو ٹوٹا اوپر سے + کہ دوست ہوگیا
دشمن نہ دوستی ہی اُسے + اسی طرح آپکے کام ہر روز بلندی پر تھے حتیٰ کہ پندرہ سال کی عمر مین حضرت
مخدوم شیخ سارنگ کے مرید ہوئے باوجود ولایت کے جو عطاے الٰہی تھی اسقدر ریاضات شاقہ
کھینچین کہ طاقت انسانی سے باہر ہین چنانچہ حضرت مخدوم شیخ سعد قدس سرہ لکھتے ہین کہ پیر دستگیر
قطب عالم پر جاڑون مین نیند غلبہ کرتی تو آپ کبھی کرتا اور کبھی ٹوپی ٹھنڈے پانی مین تر کرکے پہنتے
اور حضرت شاہ قوام الدین کی خانقاہ کے صحن مین بیٹھتے تاکہ جاڑے کی شدت اور ہوا کی ٹھنڈک سے
نیند جاتی رہے اور رات بھر یاد الٰہی مین رہتے بعض وقت وضو کے لیے پانی گرم کرتے اگر آگ کی گرمی
نفس کسیقدر آرام پاتا یا سستی دیکھتے تو فوراً اٹھتے اور گرم پانی چھوڑ کر باسی ٹھنڈے پانی سے غسل یا ضرورت
کرتے اور راتون کو نماز معکوس مین مشغول رہتے اور کبھی کنکر پتھر کے روڑے زمین پر بچھاتے اور اسپر بھی
مشغول ہوتے جب کبھی نیند غالب ہوتی اُسپر لوٹتے اور پھر اُٹھ بیٹھتے ظاہر ہی کہ سنگریزون پر کیا نیند آتی
اور کبھی راتون کو کسی اونچی دیوار پر جا بیٹھتے کہ نیچے گرنے کے خوف سے نیند جاتی رہتی اور اکثر طے کے
روزے رکھتے اور چلہ مین بیٹھتے اور جب چلہ ختم کے قریب ہوتا کسی دوست یا مسافر کے پاس خاطر سے جو
کھانا کھانے پر اصرار کرتا روزے کو توڑ ڈالتے اور اُس سے نہ کہتے کہ مین روزے سے ہون اسواسطے کہ ظہرت سے
غرض نہ تھی اور پھر از سر نو چلہ اختیار فرماتے اور اسیطرح مدت ہاے مدید بسر کردین اور چلہ کے پورے ہونے
کی طرف متوجہ نہوتے تاکہ نفس اُسکے پورے ہونے پر مغرور نہو اور اکثر ٹھرانو مین پہنکر گیارہ بارہ کوس
اپنے پیر کی زیارت کو جاتے اور نفس کو اسیطرح مشقت اور اذیت مین رکھتے تب کامل مکمل ہوتے اور
نور حقیقت کو پہونچے ؎ پہونچے ہین مرد رنج و محن سے مقام کو + تو بیخبر ہی عیش کا بندہ کہان مقام
اور جو حلم اور بردباری آپ مین تھی مشہور اور معروف ہی چنانچہ ایکدن کسی متوالے حجام نے نشہ مین گالیان
دینی شروع کین اُسے کچھ دیکر لطف کے ساتھ رخصت کیا اور معذرت سے پیش آئے اور جو کسی شخص سے
تکلیف پہونچتی معاف فرماتے اور نہایت کشادہ پیشانی سے دعائین دیتے اور یہ بیتین زبان مبارک پر
لاتے ؎ ہر کہ مارا یار نبود ایزد او را یار باد + ہر کہ مارا رنج دادہ راحتش بسیار باد + ہر کہ اندر راہ ما خارے نہد از دشمنی

ہر گلے کز باغ عمرش شگفتہ شد خار باد ٭ اور جناب مخدوم یہ بھی کہتے ہین کہ بیس برس قطب عالم کے حضور مین
حاضر رہا کبھی پانون اونچا استادہ کر کے بیٹھے نہین دیکھا ہمیشہ قبلہ رو نماز کی شکل پر بیٹھتے تھے اور کسی وقت
جوتا قبلہ کی جانب سے دوسری جانب نہ رکھا اور نہ پہنا ہمیشہ قبلہ رخ ہو کر پہنتے اور کبھی کوئی چیز طلب
کر کے نہ کھائی اور کبھی اپنی مرضی اور خواہش کا جامہ نہ پہنا اور فرماتے اگر صوفی نفس کی ہوا سے کھائے
یا پیئے حاشا و کلا صوفی نہو بلکہ وہ راہزن دین مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور یہ بھی آپ کی عادت تھی
کہ اگر باوضو ہوں ایک دو ساعت بعد تازہ وضو کرتے اور دو رکعت تحیۃ کی ادا کرتے اور وضو سے
فارغ ہو کر آیندہ وضو کی نیت سے برتن مین پانی بھر کے رکھتے اور کھانا کھانے کے وقت اور اُس
فارغ ہو کر بھی تازہ وضو کرتے اور فرماتے کہ جو کھانا وضو سے کھایا جاتا ہے باطن تسبیح مین مشغول ہوتا ہے
اور کھانے کے بعد گرانی اُسکی دور کرتا ہے اور نور پر نور زیادہ کرتا ہے اور کبھی بغیر وضو کلام نہین کیا اور
نہ کبھی بے وضو سوئے اور جب سوتے بے وضو اور بے ادائے دوگانہ کروٹ نہ بدلتے اور جو نہین
نیند سے بیدار ہوتے اول تیمم کرتے بعد ازان وضو کا قصد کرتے اور فرماتے کہ اصل پیدایش آدمی کی
آب اور خاک سے ہے ان دونون سے آتش طلب دنیا کی بجھتی ہے بڑی امید ہے کہ آخرت کی آگ بھی اس
بجھ جائیگی نقل ہے کہ حضرت شیخ سارنگ نے ایکدفعہ آنحضرت کو کسی شہر کی طرف ایک مہم کی خاطر روانہ
کیا وہان جا کر بعد اصلاح مہم مراجعت فرما کر حضور مین پہونچے شیخ نے فرمایا کہ وہان کوئی عارف تھا
تمنے ملاقات کی کہا نہین شیخ نے کہا جس شہر مین جایئے وہان اگر کوئی درویش ہو تو اُس سے ملاقات
کرنی چاہیے آپ نے یہ بیت پڑھی ٭ ہمہ شہر پر ز خوبان من و رخیال ماہے ٭ چکنم کہ چشم بدخو نکند بکس نگاہے
مجھے اپنے شیخ کی محبت بس ہے دوسرے کے ساتھ مجھے مشغولی نہین اُسوقت شیخ نے جامہ خلافت پہنا کر
رخصت کیا کہ اپنے مقام پر مشغول رہو کہتے ہین کہ ایک شخص عالم مسافرت مین مرگیا اور سر اُسکا ہلتا تھا اور ہرگز
نہین ٹھہرتا اُسکا تابوت جس منزل اور مقام پر پہونچتا وہان کے علما اور مشائخ سے اس واقعہ غریبہ کا سبب
دریافت کرتے کہین جواب شافی نہ پایا جب لکھنؤ مین پہونچے اور قطب العالم کے حضور مین آکر اس حال کا انکشاف
چاہا آپنے جواب مین فرمایا کہ وہ کسی کا مرید نہین ہے کلاہ اور شجرہ مانگتا ہے اور آپ نے سر مبارک کی ٹوپی دی
کہ اسکے سر پر رکھدو اور شجرہ لکھکر عنایت کیا کہ اسکی چھاتی پر رکھدو جسوقت کہ ٹوپی اُس میت کے سر پر
رکھدی سر کا ہلنا موقوف ہوا اور ٹھہر گیا اور فرمایا کہ سر اُسکا ظاہر مین جنبش کرتا تھا مگر اندرونی جنبش
سب سر ون مین ہے کہ پیر ون کی ٹوپی بغیر اُنکو قرار اور آرام نہین حضرت مخدوم شیخ سعد الدین قدس سرہ
سے روایت ہے کہ مین ایک روز حضرت قطب العالم کے حضور سے برسات مین رخصت ہو کر قصبہ نام مین

اپنے والدین کی زیارت اور قرابتیوں کی ملاقات کے لیے گیا جب ملتان کے قریب پہنچا اتفاقاً طغیانی سیلاب کے سبب گھوڑے سے گر پڑا اسوقت پیر دستگیر قطب العالم کو مین نے یاد کیا یاد کرتے ہی حضرت کو اپنے پاس موجود پایا آپ نے مجھے پکڑ پانی سے نکال دیا اور پھر ایک جو پیر نیا ہاتھ میں تھا میرے ہاتھ پر اپنے پیر لگئے اور بھی ایک دفعہ بخار مجھے شدت سے تھا کئی ہفتے تک کی طاقت نہیں رہی تھی حال اپنا حضور مین کہلا بھیجا حضرت قطب عالم مرشد قطب المشائخ جناب سید مخدوم نصیر الدین یا شیخ ولی کا کھانا تقسیم فرما رہے تھے حال میرا سنکر چند روٹیان گھی شکر سے ترکی ہوئین جو مجلس میں آئی تھین انمین سے ایک روٹی میرے پاس بھیجی کہ پوری کھائے یا قسمت ہمت کے موافق حالانکہ ایک لقمہ کھانے کی بھی طاقت نہ تھی سب آہستہ آہستہ کھائی اور سو رہا جسوقت کہ جاگا صحت کامل حاصل تھی باقی اور کرامات اور تصرفات اسقدر ہین کہ تحریر سے باہر ہین وے ہین روح نجون کی مساعت اور ایک نسبت نہین رکھتی آب اور خاک + آنکھ اٹھی موجود ہو وے بند + اور اپنے وجود سے نہ پیوند + اپنے سے فنا خدا سے باقی + تن سے الگ اور بچان ملاقی + حق سے ملے آپ سے جدا ہو + ما لیعرفہم کے آشنا ہین + اور آنحضرت مجرد اور پارسا تھے اور دو شخص کو آپ نے خلیفہ اپنا کیا ایک مخدوم شیخ سعد اور دوم شیخ قطب الدین بھتیجے کہ صاحب سجادہ تھے قطب عالم قدس سرہ کی وفات ستیسوین صفر ۸۴۳ھ آٹھ سو چوراسی کو ہوئی اور مزار آپ کا شہر لکھنؤ مین زیارت گاہ ہر خاص و عام ہے ایک بزرگ نے فرمایا شعر

ہر کہ خواہد چشم را بینا کند + سرمہ از خاک رہ بینا کند +

احوال حضرت مخدوم شیخ سعد قدس سرہٗ

شریعت غرا کے حامی قوانین ملت کے پھیلانے والے دین متین کی حدود کے نگہبان شرع مبین کے قواعد تازہ کرنے والے ارباب فضل و کمال کے پیشوا سالکان صاحب حال کے مقتدا ہدایت اور ارشاد کا نیزہ بلند کرنے والے شیخ العالم قطب الافراد وہ نو گل گلشن طریقت + وہ بلبل گلبن حقیقت + وہ بادشہ ممالک دین + خورشید سپہر عز و تمکین + وہ قطب زمان و دین پناہ ہے + اور فقر و فنا کا بادشاہ ہے + وہ جوہر تیغ دین و ایمان + وہ گوہر تاج اہل ایقان + وارث الانبیاء والمرسلین حضرت مخدوم سعد الدین قدس سرہٗ اولاد قاضی قدوہ سے ہین اور آپ کے آباء کرام ساکن قصبہ اناؤ مین قاضی بدھن بن شیخ محمد آپ کے والد بزرگوار نے جب آپ کو مکتب مین بھیجا ہر روز سبق اپنا حفظ کرتے اور رات کو ہمیشہ ہزار بار پڑھتے اسی طرح سبقاً سبقاً قرآن مجید حفظ کر لیا اور چند سال مین علوم عقلی اور نقلی سے فراغت حاصل کر لی اور علماء زبردست سے ہوئے اور درسی کتابون سے اکثر پر شرح اور حاشیے لکھے خصوصاً

شرح مصباح وکافیہ نحو مین او شرح جامی اور بزدوی علم اصول مین اور مجمع السلوک شرح رسالہ مکیہ تصوف
مین آپ کی مشہور ترین تصانیف سے ہین اور علوم شرعیہ مین آپ کو اسقدر تبحر تھا کہ ایک شب کسی
عارف نے عالم معاملہ مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ شیخ سعد کو زمرۂ علما
مین کیا مرتبہ ہے فرمایا اجتہاد مین رتبہ امام احمد حنبل کا ہے اور عالم شباب مین قطب عالم شیخ مینا قدس سرہ
کے مرید ہوئے اور بیس سال انکی خدمت بابرکت مین رہ کر سخت ریاضتین کین اور مرتبہ کمال کو پہونچے
اور خلافت کے خلعت سے مشرف ہوئے اور اپنے پیر کے طریق کے موافق مجرد اور پارسا اور متورع اور
متوکل اور وجد و سماع کے شائق تھے اور اپنی زندگی بھر پیر کی اتباع سے عادات اور عبادات مین سرمو
تجاوز نہ کیا حسب الحکم قطب عالم کتاب عوارف المعارف کے سبق پڑھنے کو ہر روز مولانا اعظم ثانی کے
پاس جاتے ایک دن عرض کی کہ حضور کو معلوم ہے کہ اس خادم کی طبیعت اس کتاب کی تصحیح الفاظ کے لیے
کافی ہے اور اک معانی خود خاصیت احوال شریف اب ملازمت درس ستیگان کس واسطے ہے فرمایا کہ
بابا دیانت کی بات نہین ہے کہ باوجود علما کے علم کو ترک کرین اور اپنے علم پر اکتفا روایت ہے کہ جب
قطب العالم کی وفات ہوتی حضرت مخدوم کی حالت موجودگی مین لکھنو کے اندر صاحب سجادہ کی طرف
کسی کو رجوع نہ تھی اسلیے قطب العالم نے خواب مین فرمایا کہ تم خیرآباد مین جا کر طالبان خدا کی ہدایت
مین مشغول ہو آپ حسب الحکم خیرآباد کو روانہ ہوے اور شیخ سلیم چودھری جو مریدان قطب العالم سے
تھے انکے یہان فروکش ہوے اُس زمانے مین خیرآباد کا کل علاقہ راجے موسٰی کے وجہ علاقہ مین تھا اور
اسوقت شیخ سلیم اُسکی مجلس مین بیٹھا ہوا آپ کی تشریف آوری کی خبر سنتے ہی وہان سے اٹھا
راجے موسی نے سبب دریافت کیا شیخ نے کہا کہ میرے پیر کے خلیفہ تشریف لائے ہین اُنکی قدمبوسی کو
جاتا ہون چونکہ اُس سال بارش نہین ہوئی تھی راجے موسی نے کہا کہ ہمنے بہت مشائخ دیکھے کوئی نہین
کہ اُسکی دعا سے مینھ برسے شیخ نے کہا ایسا کلمہ گستاخانہ نہ کہیے ہمارے مخدوم ایسے نہین ہین کہ انکے
ساتھ کسی کو بے ادبی کی طاقت ہو اگر اُنکی دعا سے مینھ برسے تو تم کیا کرو وہ بولا کہ ننگے پانون جا کر انکا
مرید ہو جاؤن جب شیخ سلیم وہان سے آکر قدمبوس ہوا مخدوم کے ساتھ دو چار صوفی اور دو تین قوال
تھے سب کے لیے کھانا طیار کرایا اور کمال اعتقاد سے ایک جگہ آپ کو ٹھہرایا نماز عشا کے بعد شیخ سلیم نے
حضور مین اس گفتگو کو دُہرایا اور عرض کی کہ راجے موسی مرد صالح اور صاحب اخلاق حمیدہ ہے مگر آج مجھسے
ایسی گفتگو باہم ہو گئی ہے مخدوم نے فرمایا وہ سچ کہتا ہے مجھے یہ لیاقت کہان ہے کہ میری دعا سے
کوئی کام پورا ہو یا مینھ برسے تمنے اُس سے کسلیے مباحثہ کیا شیخ اُٹھ کھڑا ہوا اور قدم چوم کر عرض کی

کہ میری آبرو مخدوم کے ہاتھ ہی آپ نے فرمایا اللہ تعالی رؤف رحیم ہی اگر مینھ برسائے اسکا لطف کہ
جو نھین یہ کلمہ مخدوم کی زبان سے نکلا چارون طرف سے ابر اٹھا اور خیرآباد کے علاقہ مین تو اسقدر
برسا کہ جل تھل ہو گئے فجر کی نماز کے بعد شیخ سلیم راجے موسی کے گھر گیا اور کہا اطلاع میری کرو وہ
خبر سنتے ہی گھر سے باہر آیا اور کئی ہزار اشرفی اور بہت سے تحفہ تحائف نذرانہ کے لیے اٹھلے اور
جاگیر کا فرمان ہاتھ مین لے اپنے بیٹون بھائی بندون کے ساتھ ننگے پانون جا کر قدمبوس ہوا اور
نذر گذرانی اور مرید ہوا اور فرمان جاگیر حضور مین پیش کرکے عرض کی کہ جسکو آپ چاہین یہ عنایت
فرمائین مخدوم نے اسے پڑھکر لپیٹا اور واپس دیا اور فرمایا کہ یہ تمھارے پاس رہے جس کسی کو کچھ
دینا ہوگا تمکو رقعہ جائیگا اسنے قبول کرکے اٹھا لیا اطراف وجوانب سے جو لوگ طلب علم اور طلب
خدا مین جمع ہوتے ان فتوحات سے گذرہ کرتے تھے جو پیش ہوتی تھین اور کھانا امرا طے سے
آنے جانے والے کے لیے خاص لنگر خانے مین طیار ہوتا تھا اور ہر روز جو فتوح آتی اسی روز خرچ
ہو جاتی دوسرے دن کے لیے نہین اوٹھا رکھتے چنانچہ جس روز وفات فرمائی کفن تک گھر سے
نہ نکلا ؎ ہار سب کچھ اور پانون اپنے کو توڑ + ہی روا کفنی کو تو رکھے نہ جوڑ + نقل ہی کہ سلطان سکندر
لودی نے مخدوم کی خدمت مین عریضہ بھیجا کہ آرزو سے ملازمت بہت ہی اور زراعت کی پامالی
جو لشکر کی کثرت سے ہو جاتی ہی اسلیے حاضری سے معذور ہون اگر حضور قدم رنجہ فرمائین تو میری
عزت اور سرفرازی ہی مخدوم عریضہ کو دیکھکر روانہ ہوے بادشاہ نے اپنے نوکرون کو تاکید سے
حکم دیا کہ سواری کی کشتی مین سوراخ کرکے ایک سلاخ لوہے کی اسمین پہنادین جب مخدوم رفیقون
سمیت اس کشتی پر سوار ہون اور گنگا مین جہان بلی نہ لگے سلاخ کو چپکے سے کھینچ لین تاکہ مخدوم
ہمراہیون سمیت ڈوب جائین ملازمان کوتاہ بین نے ایسا ہی کیا عنایت الٰہی اور تصرف حضرت مخدوم سے
دریا پایاب ہو گیا اور آب دریا خشک جب سلامت باکرامت کشتی سے اترے ملاح اور سلطانی نوکر
سب کے سب حیرت مین آگئے جو تاریخ دریا پر پہونچنے کی مقرر تھی اسیدن بادشاہ روسیاہ نے
راجے موسی سے مخاطب ہو کر کہا کہ سنا جاتا ہی کشتی تمھارے پیر کی ڈوب گئی راجے موسی نے عرض کی
کہ یہ خبر غلط ہو گی میرے پیر ایسے ہین کہ کرورون آدمی اسکی کشتی مین نجات کے کنارے پر پہونچینگے اسی درمیان
مین خبر پہونچی کہ مخدوم شہر کے قریب آ پہونچے بادشاہ اس نالائق حرکت سے بہت شرمندہ ہوا
ملاقات کے وقت کمال تعظیم اور تکریم سے پیش آیا اور آنحضرت مدت تک وہان تشریف فرما رہے
چونکہ اس زمانے مین ایک گانون مطیع الاسلام کو لوٹ کر اسکا مال لشکر مین فروخت کرتے تھے

اور آپ کی فرودگاہ مین بھی کھانے پینے کی چیزین بازار سے آتی تھین آپنے مشتبہ سمجھکر کوئی چیز نہ کھائی
اور کامل بارہ روز تک پانی پر گذر کی اور یہ بات یار و اغیار سے پوشیدہ رکھی آخر قاضی محمد من اللہ ساکن کاکوری
جو آپکے ساتھ تھے اس حال سے واقف ہوئے اور ایک امیر سے جو کھانے پینے کی بابت احتیاط کلی اُسے
تھی اطلاع کی اُس روز سے کھانا آپکے لیے اُس امیر کے یہان سے پہونچتا تھا اور یہ ایک ہلکا سا زخم تھا کہ
آپنے اپنے نفس پر مارا اور جب وقت آیا کہ بادشاہ سے رخصت ہون تو بادشاہ نے خلوت مین آپ کو
بلایا کہ وہان بادشاہ اور شیخ جمال لکھنوی کے سوا جو صاحب عزت اور مکنت تھا تیسرا کوئی نہ تھا بادشاہ نے
پوچھا کہ مخدوم نے سنت نکاح کسواسطے ترک فرمائی آنحضرت نے ہنوز کلام شروع نہ کیا تھا کہ شیخ جمال نے
جواب دیا کہ شاید مردی کم ہے مخدوم نے فرمایا تمکو زیادہ تر ہے بادشاہ نے اس سوال سے پشیمان ہوکر شیخ سے
کہا کہ تم اس سے خوف کرتے رہو آخر کو وہ ایسا مغلوب الشہوت ہوا کہ حلال اور حرام اور محرم اور نامحرم
مین اُسے تمیز نہ تھی اور مرتے دم تک رسوائی مین مبتلا رہا اور جو عزت اور اعتبار اُسے تھا سب برباد ہوا
اور وہ بادشاہ بھی بدخواہی کے سبب جو شیخ کے مقدمے مین کی تھی تباہ ہوا اور اُسکے ملک پر مغلیہ نے قبضہ کیا
اُسوقت سے اب تک سلطنت پٹھانون کے ہاتھ نہ آئی روایت ہے بعضے ثقات سے کہ جب آپکے سمع مبارک
مین پہونچا کہ آپ کی شرح کافیہ پر صدر الصدور دہلی رد لکھتا ہے مخدوم شاہ صفی سے فرمایا کہ تم جا کر اُس سے بحث کرو
آپ نے عرض کی کہ وہ عالم متبحر ہے مین اُسکے ساتھ مباحثہ نہین کر سکتا آپنے جواب دیا کہ صرف اور نحو اور معانی
مین سیبویہ اور اخفش اور عبد القاہر جرجانی اور علامہ زمخشری تیرے ساتھ کرتا ہون اور تفسیر و حدیث و فقہ و اصول
مین حضرت عبد اللہ بن عباس رح اور محمد اسمٰعیل بخاری اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی تیرے ہمراہ ہین اور علوم
عقلیہ مین ارسطو اور افلاطون مدد دینگے ہر علم مین روح امام اُس فن کی امداد کرنے والی ہوگی وہ آنحضرت کا یہ کلام
سنکر روانہ دہلی ہوئے اور اُس صدر الصدور سے ملاقات کی وہ آپ کا نام بزرگ سنکر پاؤن پر گرا اور معافی تقصیرات کی
چاہی اور بہت کچھ معذرت کی اور کہا کل شب کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت ہوئی فرماتے ہین
کہ ہمارے سعد کی آزردہ خاطر نکر اسنے تیرے جیر پھاڑنے کے لیے ایک شیر بھیجا ہے جسکے ساتھ ہر فن کے علما ہمراہ ہین
اور وہ اس شکل اور شمائل کے ساتھ عنقریب پہونچتا ہے اگر خیریت اپنی مطلوب ہے اس سے توبہ کر مین فوراً خواب سے بیدار ہوا
اور اُن اوراق کو دھو ڈالا اور لازم کیا کہ اپنی زندگی بھر اُسے ہر روز وظیفہ کی طرح تلاوت کرون میرا قصور معاف
کرین اور مخدوم سے معاف کرائین اور آپ کے کلام کرامت نظام سے ہے ۵ برو اے عقل نامحرم کہ امشب
و خیال او + چنان خوش خلوتے دارم کہ من ہم نیستم محرم + وفات آپ کی سولھوین ربیع الاول آخر نوین صدی
سے شروع دسوین تک اور مرقد شریف آپ کا خیرآباد مین زیارت گاہ بندگان الٰہی ہے

احوال حضرت مخدوم شاہ صفی قدس سرہٗ

صدر نشین ہدایت جامع خصائص ولایت برج کرامت کے ستارے درج شہامت کے در شاہوار شراب جذبے کے مست اور مخمور اور فقر و فنا کے نشہ مین چور صاحب قناعت و استغنا قفل غیبی امور کے مفتاح زود کشا شعر
جنید زمان شبلی روزگار + حقیقت مین تھے وہ شہ نامدار + گل تازہ گلشن اتقا + مہ روشن چرخ عز و علا + وہ خوش سرور صدر ایوان دین + کہ قبضے مین تھا جسکے ملک یقین + عمل علم مین شاہ ذوالاحترام + وحید زمان افتخار انام + محب خدا اور منظور حق + دل اُسکا تھا معمور از نور حق + بدن پر تھا بس خلعت مہتری + سر اُسکا تھا بس لائق سروری + ہوا نور عرفان جبین پر عیان + سریر ولایت تھا اُسکا مکان + قد اسکا تھا سرو ریاض صفا + رخ اُسکا تھا خورشید چرخ ہدا + تھے اسرار حق اُسکے سینے مین پُر + دل اسکا بہت صاف مانند دُر + مقولہ نہ تھا اُسکا جز ذکر حق + خیال اُسکو ہرگز نہ جز فکر حق + شیخ المشائخ قطب العرفا و الواصلین غوث الاسلام و المسلمین پیر دستگیر شاہ عبد الصمد صفی بن شیخ حلیم الدین قدس اللہ سرہ ایام شباب مین محبت الٰہی کے جذبے سے حضرت مخدوم شیخ سعد قدس سرہ کے حضور مین تحصیل شرعی علوم کی فرمائی اور آپکے مرید ہوے اور مدت دراز تک پیر کے حضور مین سخت ریاضتین اور چلّے کیے اور مرتبۂ کمال اور تکمیل کو پہونچے اور خلعت خلافت سے مشرف ہوے اور اپنے پیر کی روش پر مجرد اور پارسا زندگی بسر کی ذوق اور شوق آپ کو کمال تھا اور جلال غالب جس کسی پر آپ کی نظر پڑتی بیہوش ہوجاتا اور دیر تک بیخود رہتا اور باوجود مرتبۂ قطبیت کے لباس تبدیل نہین کیا اور فرمایا کرتے کہ یہ لباس مردون کا ہی اور مین ہنوز مردون کے درجے کو نہین پہونچا ہون کہ جامہ تبدیل کرون اور باوجود جلال اسقدر انکسار آپکے مزاج مین تھا کہ خانقاہ مین حضرت مخدوم سعد قدس سرہ کے ایک غلام بچہ صفیا نامے تھا جب کوئی اُسے پکارتا آپ بول اُٹھتے اور حاضر ہوتے اور ہرگز آپ کی خاطر مین یہ نہ آتا کہ مجھے کوئی صفیا نہ کہیگا
نقل ہی کہ بابر بادشاہ کے زمانے مین چند مغلیہ آپکے حضور مین آئے اور سادات کی صحت کے درمیان گفتگو ہوئی مغلیہ بولے کہ ملک ہند مین کوئی سید صحیح النسب نہین ہی ہرچند حضرت مخدوم فرماتے تھے کہ یہان سادات ہین سماعت نہ کی اور بہت گفتگو کی بعدہٗ کہا کہ ہماری ولایت مین ایسے سادات ہین کہ اُنکے گیسو تراش کر آگ مین رکھین تو نہ جلے مخدوم نے فرمایا یہان بھی ایسے ہین اور سید طہٰ بلگرامی کو بُلا کر اُنکے گیسو تراش کر تیز آگ مین کر دیے ایک بال بھی نہ جلا اور جب آگ سے اُٹھا لیے تو برف کی مثال خنک تھے مغلیہ دعوے اور شیخی سے نادم ہوئے کبھی مخدوم کے قدمون پر سر رکھتے اور کبھی سید کے پاؤن پر گرتے تھے کہتے ہین کہ شاہ حسین ایک شخص نو مشرب مرشد کی تلاش مین اکثر بلاد ہندوستان مین پھرا کسی کو حسب دلخواہ نہ پایا آخر دلّی پہونچا ایک شب مرقد مبارک خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس سرہ کی چار دیواری مین سویا اور آپ کی طرف متوجہ ہوا

خواب مین آنحضرت نے فرمایا کہ تجھے فرزندان شاہ مینا کے ہمنے سپرد کیا وہان سے چلکر قنوج مین آیا اور لوگون سے
استفسار کیا کہ خلفاے قطب العالم سے کون ہین ایک طالب علم نے کہا کہ سائی پور مین مخدوم شاہ صفی صاحب
کرامات و تصرفات ہین اور طالبان خدا کی ہدایت مین مشغول وہ شخص قنوج سے فتحپور مین آیا غسل کر جامہ پاک پہن
تمام گناہون سے توبہ اور دل مین اپنے تین نیت کر کے ملازمت مخدوم کے لیے سائی پور روانہ ہوا اول یہ کہ چند
بیڑے پان کے مخدوم کے سامنے رکھون ایک بیڑہ آپ تناول فرمائین اور ایک بیڑہ مجھے دین باقی اورون کو
عنایت فرمائین دوسری یہ کہ مین اوباشی مین مشہور ہون اور جہان مین جاتا ہون چوری کا توہم لوگ کرتے
ہین مخدوم میرے حق مین ایسی بات فرمائین کہ خانقاہ کے لوگ توہم نکرین تیسری یہ کہ کلاہ ارادت طلب کیے
مجھے عنایت فرمائین جب سائی پور کے مقام پہونچا کہ اب صفی پور کے نام سے مشہور ہے خیال کیا کہ یان کی
ضرور ہین شیرینی خرید کر لیجاؤن ہر چند حلوائی کی دوکان تلاش کی تنبولی کی دوکان کے سوا نہ ملی ناچار چند بیڑہ پان کے
خرید کر شرف قدمبوس حاصل کی اور بیڑے پان کے پیش کیے حضرت مخدوم نے ایک بیڑہ آپ نوش کیا دوسرا اُسے دیا
اور باقی اہل خانقاہ کو تقسیم کر دیے اور اُٹھ کر فرمایا کہ مصلے اور نعلین اپنے چھوڑے جاتا ہون تم محافظ رہو
اور تھوڑی دیر بعد تشریف لاکر کلاہ سر مبارک بے طلب دیکر مرید کیا **نقل** ہے کہ ایک بڑھیا آپ کی مرید تھی
حاکم وقت نے اُسپر ظلم کیا کہ اُسکا گھر کھود کر اپنے گھر مین شامل کر لیا وہ بڑھیا حضور مین آپ کے آکر فریادی ہوئی
آپنے تین مرتبہ اُس سے کہلا بھیجا کہ اسکا گھر چھوڑ دین اُسنے حکومت کے غرور مین آکر نہ مانا آپنے غصہ مین آکر اگال
پان کا اُس بڑھیا کے ہاتھ دیا کہ اس حاکم کے گھر مین پھینک دے حضرت مخدوم شیخ سعد قدس سرہ نے یہ ماجرا
بنور باطن دریافت کیا اور بڑھیا کو بلا کر اگال اُسکے ہاتھ سے لیکر خود حاکم کے گھر تشریف لیگئے اور فرمایا تو نے
صفی کی سفارش نہین سُنی اُسنے تیرا گھر جلانے کے لیے یہ اُگال بڑھیا کے ہاتھ دیا ہے اور حاکم کے روبرو اگال
گھانس پر ڈال دیا اور گھانس جلنے لگی اور تمام راکھ اُسکی قعر زمین مین چلی گئی اور فرمایا کہ اگر مین اُسکے ہاتھ سے نہ لیتا
اور وہ تیرے مکان پر ڈال دیتی تمام آدمی اور اسباب تیرے گھر کا جلکر قعر زمین مین چلا جاتا مناسب ہے
کہ تو اُسکا گھر چھوڑ دے اور جیسا تھا ویسا ہی بنوا دے حاکم بہت ترسان و ہراسان ہوا اور ویسا ہی عمل کیا اور
اپنے قصور کی معافی چاہی اور یہ بھی روایت ہے کہ ایکروز حضرت مخدوم ندی کے کنارے غسل فرما رہے تھے
کہ ایک جوگی آیا اور کہا مین حضرت شیخ سعد کی ملاقات کو جاتا ہون اور دیکھون کہ اُسکے پاس آگ ہے یا نہین اور وہان سے
روانہ ہوا اور شہر خیرآباد مین پہونچکر بقوت استدراج تمام شہر کی آگ کو سرد کر دیا اور شیخ کے حضور مین آکر آگ
مانگی آپنے ایک مرید سے فرمایا کہ آگ لاکر اُسے دے دو وہ دو تین گھر گھوم کر واپس آیا اور عرض کی کہ آگ نہین ہے وہ
جوگی وہان سے پلٹ آیا اور مخدوم کی خدمت مین پہونچا مخدوم نے اُس سے پوچھا کہ ہمارے سعد کو تو دیکھ آیا

جواب دیا کہ ہان دیکھ آیا اور اُسے سر وپا یا فرمایا میرے پیر کو تو سر دیکھتا ہی آگ تیری گدڑی تلے ہی یہ فرمانا تھا کہ لباس
اُسکا جلا اور اُسکے بدن مین آگ لگی اُسنے واویلا شروع کی حضرت مخدوم سعد قدس سرہ نے یہ معاملہ نور باطن سے
دریافت کیا اور بے اختیار دوڑے اور اُسکی آگ کو سرد کیا اور مخدوم پر غصے ہو کر فرمایا کہ مین اُسکے
ارادے سے آگاہ ہوا تھا اور مین اُسکو آگ دکھلا سکتا تھا مگر اُسکا سر وجاننا ہمکو مضر نہ تھا فقیر کو اسقدر
نہ چاہیے اور یہ بھی مشہور ہی کہ سائی پور کے لوگ آپ کے حضور مین آئے اور شکایت کی کہ کنوون کا
پانی کھاری ہی آنحضرت نے تھوک اپنا کنوئین مین ڈالدیا پانی شیرین اور مزہ دار ہو گیا چنانچہ وہ کنوان
کنوان اب تک موجود ہی اور آپ کی بہت کچھ کرامات اور تصرفات ہین جنکی شمار اور گنتی نہین ہی وفات
آپ کی اٹھارھوین محرم الحرام ۸۳۹ھ نو سو انتیس کو ہوئی اور مزار مبارک سائی پور مین زیارت گاہ
خلائق ہی اور آپ کے مرقد شریف پر اسقدر ہیبت اور جلال ہی کہ زیارت کے وقت بدن مین رعشہ پڑتا ہی اور
کہتے ہین کہ پہلے زمانے مین ایک عورت گنبد کے اندر زیارت کو گئی تھی اُسکے جسم پر آبلہ ہو گئے تب سے
عورات زیارت روضہ کی باہر سے کرتی ہین اور سیفی صفی سعد میتا میتا سعد صفی مشکلات اور مہمات کے واسطے
مجرب اور آزمودہ ہی ترکیب اسکے پڑھنے کی خاندان صفویہ مین مشہور ہی جاننا چاہیے کہ مرید اس خاندان عالیشان
کے اور دیگر ارادتمندان سلسلہ مخدوم جہانیان قدس سرہ کے بالتخصیص مکن پور مین حضرت شاہ بدیع الدین
مدار کے مزار کی زیارت کو نہین جاتے اور نہ منت مانتے ہین الا اگر زیارت گاہ اُنکی سر راہ آن پڑے تو وہان جاکر
فاتحہ کا پڑھنا مضائقہ نہین اور وجہ اسکی سید عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ نے سبع سنابل مین یہ لکھی ہی
کہ جس زمانے مین حضرت شاہ مدار کالپی کے مقام مین رہتے تھے وہان کا حاکم قادر شاہ بن سلطان محمود
نبیرہ فیروز شاہ ایک نیک مرد تھا فقرا سے محبت اور اعتقاد اُسے تھا اسواسطے اکثر آنحضرت کی ملاقات کو
آتا مگر آپ ہرگز ملتفت نہ ہوتے اور کلام نہ کرتے مایوس ہو کر واپس چلا جاتا ایک روز آیا تو دیکھا کہ آپ ایک
جوگی کے ساتھ کمال التفات سے باتین کر رہے ہین بولا یہ کیا درویشی ہی کہ مین تو طلب دین مین آتا ہون
التفات نہین کرتے اور ایک بے دین ہندو کے ساتھ باتین کر رہے ہین ہمارے شہر مین نہ رہنے پائین اور
یہ کہکر واپس گیا اُس جوگی نے قوت استدراج سے تصرف کیا کہ قادر شاہ کے بدن مین سفید سفید دھبے
پڑے وہ حضور مین اپنے شیخ سراج الدین خلیفہ مخدوم جہانیان کے آیا اور عرض کی آپنے لعاب
اپنے منھ کا اُن داغون پر ملا فوراً آرام ہو گیا اور نشان تک نہ رہا جب رات ہوئی شاہ مدار ننگی تلوار ہاتھ
مین لیکر نمودار ہوئے اور چاہا کہ قادر شاہ کو مار ڈالین شیخ سراج نے کہا یہ ہمارا مرید ہی بے گناہ اسکو نہ مارنا
چاہیے شاہ مدار نے فرمایا کہ مین آزردہ کیا مین ہرگز اسے نہ چھوڑونگا آخر گفتگو مین طول ہوا اور شاہ مدار نے کہا

جب فقیر نے تلوار میان سے نکالی تو خالی نہ جائے شیخ نے کہا مین نے اپنے اوپر لی اور مرید اپنے کی نصرت
روا نہین رکھتا شاہ مدار نے تلوار ہاتھ سے ڈالکر کہا مین نے تجھے جلا دیا شیخ نے فرمایا مین نے تیرا سلسلہ
جلا دیا اور تیرے مریدون کو گمراہ کر دیا اور سب کو گمراہی کے جنگل مین ڈالدیا شاہ مدار نے فرمایا کہ میرے
چند مرید ہین مگر کسی کو خلافت نہین دی اور آیندہ کسی کو مرید نہ کرونگا نہ خلافت دونگا آخر الامر جب تک
شیخ زندہ تھا باطن اُسکا جلا کرتا تھا اس سبب سے اُسکو سراج الدین سوختہ کہتے ہین اور وہ جو تھوڑے
مرید شاہ مدار کے تھے گمراہ ہو گئے اور بدون خرقہ خلافت لیے لوگون کو مرید کرنا شروع کر دیا جب کہ
شاہ مدار کی [illegible] قریب آیا اپنے دستخط سے رقعات اطراف وجوانب مین لکھ بھیجے کہ مین نے
کسی کو خلافت نہین دی ہے [illegible] میرے سلسلہ مین مرید ہوا ور گمراہی مین نہ پڑے چنانچہ وہ رقعہ دستخطی
اُسکا حضرت مخدوم شیخ سعد کے ہاتھ لگا تھا اور اکثر لوگون نے دیکھا ہی اس جہت سے طبقات مداریہ کے فقرا کو
[illegible] شیخ بن بیٹھلاتے ہین ہو چکا خلاصہ اُسکے کلام کا +

احوال [illegible] مخدوم سید نظام الدین عرف شیخ الہدیہ قدس سرہٗ

اولیا [illegible] پیشوا [illegible] اصحاب طریقت کے رہنما صاحب عرفان و ایقان میدان فتوت کے شہسوار
[illegible] باغ تبدیت [illegible] دریاے توحید کے غریق اور ملک تفرید کے شہنشاہ بالتحقیق سے نہال تازہ
باغ ولایت + چراغ [illegible] بزم ہدایت + کلام اُسکا سنا بر اہل عرفان + مقام اسکا ہی قبلہ اہل ایقان + طریقت
مین ہی یکتا شاہ سوار + [illegible] مین ہی شاہنشاہ کرار + صف اہل صفا مین پیشوا ہی + گروہ گمرہان کا رہنما ہی +
محبت کے نشہ مین چور چور + خدا کی یاد مین بس ہو گیا چور + دل اُسکا پر گداز وسوز پایا + کہ معشوق حقیقی سے
لگایا + قبا سے جیو دہی اُسکے بدن پر + خدا کے شوق مین رہتا ہی بے ڈر + زبدۃ الکاملین حضرت مخدوم سید
نظام الدین عرف شیخ الہدیہ قدس سرہ لڑکپن مین اپنے والد بزرگوار کے ساتھ جنکا نام سید میرن تھا مخدوم
شیخ سعد قدس سرہ کے حضور مین پہونچکر مرید ہوے اور آپ کے اشارہ سے تحصیل علم کے لیے ملک پنجاب گئے
جب کہ علوم نقلی وعقلی حاصل کر کے معاودت وہان سے کی تو حضرت وفات پا چکے تھے مرتے وقت مخدوم
شاہ صفی کو حضرت نے وصیت فرمائی کہ الہدیہ جب آئے اُسے تعلیم و تلقین کر کے بعد تکمیل خرقہ خلافت کا
دینا اتفاقاً جس روز آپ پہونچے اور شاہ صفی کی پا بوسی سے مشرف ہوے حضرت مخدوم کے عُرس کی
مجلس تھی شیخ نے فرمایا کہ تم عرس کی مجلس مین حاضر ہو آپ نے عذر کیا کہ وہان محفل راگ اور سماع ہی
اس بدعت کے شریک مین نہین ہو سکتا شیخ نے فرمایا کہ مین آگے آگے جا کر لوگون کو منع کرتا ہون تم میرے
پیچھے سے آؤ اور آپ جا کر قوالون کو منع کیا وہ لوگ مزامیر چھوڑ کر کنارے ہوے ڈھولک اور تنبورہ خود بخود

بجنے لگا حضرت سید یہ حال دیکھکر بیہوش ہوگئے اور گر پڑے اور ہر گز نا سوائے انکو خبر نہ تھی حضرت شیخ مجلس عرس سے
فارغ ہو کر اُٹھ گئے اور وہان کے حاضرین سے کہدیا کہ جب سید اللہدیہ ہوش مین آوین تو کہدینا کہ صفی
بھاگ گئے آپ کو جب ہوش آیا تو اس بات سے مطلع ہو کر پیچھے ہو لیے وہان سُنا کہ یہان سے حضرت
لکھنؤ روانہ ہوئے وہان سے لکھنؤ مین آکر سُنا کہ صفی پور تشریف لیگئے جب صفی پور گئے تو سُنا کہ خیرآباد تشریف
لیگئے چونکہ وہان اُن دنون روضہ حضرت شیخ کا حین حیات تعمیر ہو رہا تھا وہ بھی اور مزدورون کی طرح
مقبرہ کی اینٹ گارہ دینے لگے مزدوری نہین لیتے تھے حضرت شیخ چندروز بعد تشریف لائے اور یہ
حال دیکھکر فرمایا کہ تمنے اپنی بنیاد مستحکم کی اور بہت خوش ہوئے اور دعائین دین بعدہ اس روضہ مین
ایک حجرہ مین کہ اب تک موجود ہے حضرت سید کو چلّے مین بٹھلایا اور واصلان حق سے کیا کمال اور تکمیل کے
مرتبہ کو پہونچے پھر خرقہ خلافت دیکر فرمان باڑی کی ولایت کا جو خیرآباد سے دس کوس ہے عطا فرما کر روانہ کیا
آپنے مرقد مقدس شیخ قدس سرہ کی محبت سے خیرآباد مین رہنا اختیار کیا اور جس زمانہ مین اکبر بادشاہ دین سے
برگشتہ ہوا اور علماء نامدار کو اطراف اور اکناف سے بلاکر بہت سی تکلیفین دیتا تھا آپ کی طلبی بھی ہوئی اور احدی
لوگ فرمان شاہی لیکر خیرآباد کو روانہ ہوئے آپنے بنور باطن یہ بات معلوم کر کے فرزند ارجمند
سید ابوالفتح سے فرمایا کہ بادشاہ کے احدی بلانے آتے ہین یہان پر شہر والون کو اذیت دینگے چاہیے کہ انکے
پہونچنے سے پہلے ہم یہانسے روانہ ہون اور راہ مین انسے ملین آخر فرزند کو ساتھ لیکر دریا پر پہونچے اور کنارہ پر انکے
منتظر بیٹھے اور جب وہ آئے تو احدیون سے فرمان لیکر پڑھا اور کہا کہ مجھے سواری سمیت کشتی پر بٹھلاؤ تاکہ
میرے ہاتھ پانون ترہون اس دریا مین جہان ہندو غسل کرتے ہین اور پانی اُسکا مستعمل ہے جب ایسا کیا تو دریا مین
اسقدر زور شور اور تلاطم لہرون کا ہوا کہ ایک طوفان عظیم برپا ہو گیا آپ نے دریافت کیا کہ اس دریا مین ہمیشہ
ایسا ہی زور شور اور تلاطم رہتا ہے یا آج ہی کے روز ہوا ہے سید ابوالفتح نے عرض کی کہ یہ دریا اپنی کم نصیبی پر
آہ و نالہ کرتا ہے کہ ایسے شیخ متبرک گذرین پانون انکا اس پانی مین تر نہو فرمایا کہ میرے پانون اُٹھا کر اس پانی مین
رکھدو جو ہنین پاے مبارک پانی پر پہونچے دریا کو سکون ہو گیا اور شور جاتا رہا پھر جب وہان سے آگے
بڑھے اور اکبرآباد پہونچے فیضی کو یہ خبر ہوئی بادشاہ کو آپ کی تشریف آوری سے اطلاع دی اور کہا
تعظیم تکریم آپ کی نہین کرنی چاہیے جسوقت کہ آنحضرت مجلس سلطان مین پہونچے بادشاہ بے اختیار جلدی سے
اُٹھ کر کھڑا ہوا اور بکمال تعظیم و تکریم پیش آیا بعد نشست کے آنحضرت نے پند و نصائح بہت فرمائین اور
دین اسلام کے پھیلانے مین اور خلافات و بدعات کے دور کرنے مین بہت ترغیب دی اور بلا نذرانہ اور
ہدیہ لیے وہان سے اُٹھ کھڑے ہوئے فیضی نے آکر بادشاہ سے تعظیم و تکریم کی بابت تعرض کیا بادشاہ نے

کہا کہ دو شیر آپ کے داہنے بائین تھے اگر مین تعظیم نہ کرتا وہ مجھے ہلاک کر دیتے دوسرے دن شیخ فیضی حضور مین آپکے پہونچا اور عرض کی کہ آج رات کو میرے یہان دعوت ہی قبول فرمائیے آنحضرت نے قبول کی اور اسکے گھر تشریف لیگئے اُس کمبخت نے کُتے اور بلی اور چوہے مار کر قلیہ اور پلاؤ اُسکا طیار کر پیش کیا آنحضرت نے ہاتھ دھوکر دسترخوان پر بیٹھے پلیٹون کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ شارع نے تمھارا کھانا ہمارے اوپر حرام کیا ہی جہان سے آئے ہو وہان اٹھ کر چلے جاؤ جو نھین یہ فرمایا کتے بلی چوہے زندہ ہوکر ایک طرف چلے گئے وہ کمبخت یہ حال دیکھکر پانوٗن پر گر پڑا اور بہت معذرت کی آپنے فرمایا کہ ہم پانی کا حکم رکھتے ہین جو ہمارے اوپر آتا ہی گذر جاتا ہی ہمکو اُس سے کدورت مطلق نہین ہی تم کسلیے معذرت کرتے ہو اور وہان سے آپ بغیر کھانا کھائے اُٹھ آئے اور بعد چندے رخصت ہوکر خیرآباد پہونچے اور اسقدر فقر و فاقہ اور توکل اختیار کیا کہ ہر گز کسی مخلوق کے پاس حاجت نہ لیگئے اور آپ نے عمر درازپائی آپ کی وفات ساتوین ربیع الاول سنہ ہجری نوسو ترانوے ۹۹۳ ہجری مین واقع ہوئی مزار آپ کا خیرآباد مین ہی جسکی زیارت ہوتی ہی اور برکت اس سے حاصل کیجاتی ہی اور شیخ فیضی نے چھ مہینے بعد وفات سے ایک بڑا گنبذ آپکے مرقد مبارک پر بنوادیا اور سید ابو الفتح قدس سرہ فرزند آپکے بڑے بزرگ اور صاحب کشف و کمال اور اہل وجد و حال سے تھے کہتے ہین کہ والد بزرگوار کے عرس کی مجلس مین قوال لوگ یہ بیت گاتے تھے ؎ جان بجایان دہ و گرنہ از تو بستاند اجل + خود تو منصف باش اے دل این نکو یا آن نکو + انکو کمال درجہ ذوق ہوا بے اختیار کہا کہ این نکو این نکو و ادم و ادم اور جان اپنی محبوب کو دیکر باغ رضوان مین چل بسے مزار آپ کا آپ کے والد ماجد کے روضہ مین ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نہایت ہی حمد اور بہت بہت شکر اُس خداوند پاک کے واسطے ہین جسنے دوستون کے قلوب کو منزہ اس سے کیا کہ دنیا کی آرایش کی طرف التفات کرین اور انکے اسرار کو پاکیزہ کیا ہی اس سے کہ اُسکے غیر کو ملاحظہ کرین پھر اپنی بساط عزت کا معتکف کیا اور حقیقت واقعی اُنھین دکھلائی اور اپنے اسماء و صفات انپر روشن کیے حتی کہ انوار معرفت سے منور ہوئے اور حجاب ذات کے کشف کیے یہان تک کہ اُسکی آتش محبت مین جل گئے وہ یکتا جسکی وحدت نے ہر طالب کی پیشانی پر عبدیت کی رقم بنائی اور وہ موجود جسکے جذبہ لطف سے ہر طالب اپنے وجود مطلوب کو پہونچا اُسکے جمال کے انوار جب مہربانی کی چمک دکھلائے غلبۂ مشہود سے کوئی اپنے سے خبر نہوا اور جو اسکے جلال کے آثار قہر کی تجلی چمکائے کائنات کا نشان باقی نرہے حجاب اُسکا اسی کا نور ہی اور اسکی پوشیدگی اسی کے شدت ظہور سے ہی ؎ جب تو ہی جہان ہی کیا جہان ہی + گر مین نہین پھر یہ کیا گمان ہی

اور درود اور تحیات بے حد و بے پایان حضرت خاتم انبیا سرور اصفیا سید کونین خلاصۂ ثقلین پر کہ مقیم مقام
اور مسافر عالم او ادنیٰ کے قابل خلعت فاوحیٰ اور محرم اسرار ما اوحیٰ کے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین اور آپکے اصحاب اور عترت اور پیروان با برکت پر کہ خلق کے پیشوا اور رہنما ہین اور تجلیات الٰہی سے
مخصوص اور اصحاب قرب و اختصاص ہین راضی ہو اللہ تعالیٰ اُن سب حضرات سے خواجہ جُنید رحمہ اللہ سے
سوال کیا کہ مرید کو کلمات مشائخ اور انکی حکایات سے کیا فائدہ ہی جواب دیا تقویت دل اور ثبات قدم مجاہدہ
اور تجدید عہد طلب پر پہر کہا اسکا موکد کوئی قرآن مجید سے آپکے پاس ہی فرمایا وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ
مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ اور کہتے ہین کہ كَلِمَاتُ الْمَشَائِخِ جُنْدٌ مِنْ جُنُودِ
اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ یعنی مشائخ کی باتین مدد دینے والی طالبان کی ہین تاکہ جو بیچارہ شیخ کامل کی صحبت تک نہ پہونچے
اگر شیطان چاہے کہ طلب اور ریاضت اور مجاہدہ کے درمیان کسی شبہہ اور بدعت سے اسکی طلب کا راہزن ہو
تو کلمات مشائخ کی سند پکڑے اور اپنی واردات کی نقد اُنکے بیان شافی کی کسوٹی پر کسے تاکہ وسواس شیطانی اور
ہواجس نفسانی سے خلاص پاوے اور صراط مستقیم اور دین قویم کے راستے پر قائم ہو اسی واسطے خواجہ ابو سعید
ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مرید کو چاہیے کہ ہر روز ایک پارہ کی مقدار ان باتون سے کہے اور سُنے اور دیکھے اور مشہور
ہی کہ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهُ یعنی جو کسی چیز کو دوست رکھتا ہی ذکر اُسکا اکثر کرتا ہی پیر دستگیر روشن ضمیر
مخدوم جہان چراغ ملت و زمان شیخ شیوخ اسلام قطب عالم و امام صاحب شریعت و طریقت شیخ محمد قطب
معروف شیخ مینا قدس سرہ جنکے شان مین ہی ؎ شَيْخٌ يَكَادُ كَانَ نَبِيًّا لِرَبِّهِ + لَوْ كَانَتِ النُّبُوَّةُ مِنْ بَعْدِ
جَائِزًا + ترجمہ ؎ وہ شیخ جو قریب ہی ہوتا نبی حق + ہوتی نبوت آپکے پیچھے اگر روا + بارہا فرمایا کرتے تھے کہ مخدوم
شیخ الاسلام شیخ نظام الحق والدین رحمہ اللہ حضرت قطب عالم شیخ فرید الحق والدین رحمہ اللہ کی تقریر سے
راحت القلوب ملفوظات مین لائے ہین بڑی سعادت ہی اس مرید کی جو پیر کی زبان سے سنے اور اُسے
کان دھر کے سنے اور اسکو لکھے کسواسطے کہ آثار اولیا مین آیا ہی کہ جب مرید پیر سے جو کچھ سُنے اور اسے لکھے ایک ایک
حرف کے عوض جو لکھے ثواب طاعت کا اسکے نامہ اعمال مین لکھتے ہین اور مرنے کے بعد اُسکا مقام علیین مین ہوگا
فائدہ پیر دستگیر قطب العالم سے مین نے سُنا ہی کہ امام فخر الدین رازی نے چند کتابین توحید مین لکھین ایک
عورت نے کہا اے امام توحید مین جو کتابین تو نے لکھین وہ عرفان سے پہلے کی ہین یا پیچھے کی اگر قبول
کرے کہ عرفان سے پیچھے کی ہین تو فرمائیے کہ عرفان کے بعد گفتار کا کیا موقع ہی اور اگر قبول کرے کہ عرفان سے
پہلے کی ہین تو کہیے پہلے کیا موقع رفتار کا ہی ایک بزرگ نے فرمایا کہ توحید کی علامت نسیان توحید ہی یعنی
موحد مقام مشاہدہ مین وحدانیت حق کے اندر مستغرق ہو جاوے کہ احساس یاد جان بوجھ اُسکی سلب ہو

اور مشاہدہ حق کے سوا اور کچھ نہو وسے اسی سبب سے پیر دستگیر قطب العالم فرمایا کرتے تھے کہ توحید کا دم اُسکو
سجتا ہی کہ جسکی زبان سے تلخ اور شیرین نہ نکلے

فائدہ سمجھو کہ یہ نور حقیقی ہی اور نامحدود اور نامتناہی اُسکی ذات ہی اور وجہ ہی اور نفس ہی ہستی کی نظر سے یہ نور اور ہی اور نظر اس نور پر کہ تمام موجودات مین عام ہی اور نور ہی اور دونون کے مجموعہ کی نظر سے اور نور ہی جب اس نظر کو جان چکے ہستی ذات اُس نور کی ہی اور مجموعہ ہستی دونون مرتبہ کا نفس اُس نور کا ہی اور صفات اس نور کے ذات کے مرتبہ مین ہین اور تمام اس نور کے مرتبہ وجہ مین ہین اور افعال اس نور کے مرتبہ نفس مین ہین اے عزیز یہ نور تمام موجودات کو عام ہی اور موجودات کی بقا اسی نور سے ہی ذرات موجودات سے کوئی ذرہ ایسا نہین ہی کہ نور خدا اُسکے ساتھ نہین اور اُسکو محیط نہین ہی اسی عموم اور اس احاطہ کو وجہ اس نور کی کہتے ہین پس جسکی طرف تو متوجہ ہو اس نور کی وجہ سے تو متوجہ ہوگا فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ یعنی جسطرف مُنھ پھیرو وہین وجہ اللہ ہی جو شخص اس نور حقیقی کو پہونچا مشکل کام اسپر آسان ہون اور علم کے دروازے اسپر کھلجائین اور خلق عالم کے ساتھ صلحکار ہو جاوے اعتراض اور انکار سے دور اور آزاد ہو اور رمز اس بات کی علم ظاہر مین کتاب النکاح اور باب الطلاق سے ظاہر اور باب لقطہ اور فصل العتاق سے حل ہو عارف کامل درکار ہی کہ وہ جانے کہ جو وجہ خدا کو پہونچا اور وجہ خدا جسے دیکھا خدا کو بندگی کی لیکن مشرک ہی وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ اور تمام دین کے ساتھ لڑائی اور انکار اور اعتراض مین ہی اور جو وجہ خدا سے گذر کر ذات خدا کو پہونچا اور ذات خدا سے کو دیکھا وہ بھی خدا کو بندگی کرتا ہی لیکن موحد ہی انکار اور اعتراض سے آزاد اے عزیز اگر دریاے کثرت سے تو پار ہو اور دریاے وحدت مین غوض کرے تو عاشق اور معشوق کو تو ایک دیکھے اور عالم معلوم کو ایک پاوے یہ سب وجہ کے مرتبہ مین ہین اور وجہ سے گذر جاوے اور ذات کو پہونچے کوئی اسامی نہین سب ذات محض ہین مصرع نیست غیر از تو کسی غیر کرای شمری ✦ ترجمہ ۵ غیر تیرا کون ہی اور کسکو تو سمجھا ہی غیر پس اگر کہیں کہ ہم ہین کہ ہم تھے اور ہم ہین کہ ہین ہم اور ہم ہین کہ ہم ہونگے سب درست ہی اور اگر کہین نہ ہم ہین کہ ہم تھے اور نہ ہم ہین کہ ہم ہین اور نہ ہم ہین کہ ہم ہونگے یہ بھی سب ٹھیک ہی پس اے عزیز یہ دریاے محیط جیسا اور جیسا ہین دیکھنا چاہیے اور اس نور نامحدود ولا انتہا کو پہونچنا چاہیے اور اس نور کو دیکھنا چاہیے اور اس نور سے عالم مین نگاہ کرنی چاہیے تا کہ ہمیشہ کے شرک سے خلاصی ہو اور اعتراض اور انکار سب رفع ہو جاوے **نظم**
کہ جہان صورت ست و معنی دوست ✦ ور بمعنی نظر کنی ہمہ اوست ✦ ترجمہ ۵ ہی جہان صورت اور معنی دوست ✦ وہی معنی ہی اور یاں پوست ✦ اے عزیز یہ دریاے بے پایان دیکھنا اور اس نور بے منتہا کو پہونچنا بڑا مشکل کام ہی اور دشوار اور مقام بلند ہی اور تربیت محال ریاضت اور مجاہدہ کھینچنا چاہیے اور محنت

اور مشقت کے بیابان مین دوڑنا لازم ہے نہ کہ کبھی جمعیت مین اور کبھی ناجمعیت مین رہین جیسے کہ چند روز ریاضت
کرین اور تھوڑے دن بعد چھوڑ دین اور اپنے کام دھندے مین لگین چنانچہ عادت اہل زمانہ کی اور سیرت اہل وقت
روزگار کی ہے کہ ایسی ریاضت سے کام نہین چلتا اور اس سے کچھ حاصل نہین ہوتا حاشا وکلا اول اپنے ترک مین
قدم رکھنا چاہیے اور بتون کو توڑنا لازم ہے اور ایک جہت اور یک قبلہ واجب ہے جمعیت اور فراغت حاصل
کرنی ضرور ہے اور مرشد کی صحبت مین ریاضت اور مجاہدہ مین دل کی فراغت اور سادگی سے مشغول ہونا
چاہیے تب اس سے نعمت حاصل ہو سکتی ہے جب تک پہلے بدن کا شیشہ پاک اور صاف نہو شعاع اور عکس
ظاہر نہو طالب کو چاہیے کہ ریاضت کی آتش سے صاف ہو یہ پہلا مقام ہے پھر مجاہدہ کی صیقل سے دل کے
آئینہ کو صاف اور روشن کرے اور نور اللہ کا ظاہر ہو اور یہ مقام اخیر ہے

فائدہ جاننا چاہیے کہ سچا مرید وہ ہے کہ بالکل توجہ اُسکی خدائے تعالیٰ کی طرف اور دوام دل شیخ کی طرف ہووے
اعتقاد سے شیخ کی روحانیت کو حاضر جانے ہر حالت مین اور باطن کی راہ سے مدد اُس سے مانگے اور جب شیاطین
ظاہر ہون یا صفات خراب نفس امارہ کے تو اُسکے سایہ ولایت مین پناہ لے اور شیخ کامل کے سامنے اپنے کو ایسا بنانے
کہ مردہ غسال کے ہاتھ مین ہوا اور غفلت کی نیند تمام بدبختی کی اصل ہے کہ غافل آدمی سے لیت ولعل اور تال مال کے
سوا اور کچھ نہین ہوتا اور ٹال مال شیطانی وعدے ہین کہ غافلون کو اُسکے ساتھ فریفتہ اور بیکار رکھتا ہے وہ
کام دنیا کا کرے تو دیر ہو + دیر سے دل تیرا ہم سے سیر ہو + غفلت جوانی اور شہوت لاجنی کب تک جیسے کل ویسے آج
افسوس مَنِ اسْتَوٰى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُونٌ یعنی جو شخص دو دن برابر بلا ترقی رہا وہ گھاٹے مین ہے وقت غنیمت ہے
اجل گھات مین قیامت آپہونچی جب تک کہ پلک جھپکے وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ قیامت کا قائم ہونا نہین مگر پلک مارنے کے
برابر اور تو ویسے ہی غفلت کی نیند مین مغرور ہے اور دنیا کی زینت مین خوش اور مسرور بزرگون نے اور صادقین نے
جہان سے سفر کیا چند طالب دنیا اور غافلان عقبیٰ رہ گئے اور روز بروز دنیا کا کام قابل اہتمام ہوتا چلا جاتا ہے جسقدر
دین کا چرچا اور نام ونشان رہا تھا آج کے دن وہ بھی نہین نظر آتا کوئی دین کا نام بھی نہین لیتا اور بالکل
یہ طریقہ پرانا اور بوسیدہ ہوگیا اور نسیاً منسیاً ہو کر جاتا رہا فتنہ اور محنت کا زمانہ ہے قریب ہے کہ بڑی علامت
قیامت جیسے دجال کا خروج اور سورج کا پچھان سے نکلنا ہو اور توبہ کا دروازہ بند ہو اور دابۃ الارض کا
ظہور اور عیسیٰ علیہ السلام کا نزول واقع ہو اور دوسری علامتین ظاہر ہون اب طلب کہان اور سلوک
کہان اور مرشد کہان اور سالک کہان الحمدللہ کام بیان تلک پہونچا کہ اس فقیر سے جو ادنیٰ اس گروہ کے
ہے مقام کا بیان چاہتے ہین اور مرشد زمانہ کہتے ہین نظم ہزار بار کہ ہر دم ہزار بار افسوس + نہ ایک دو بلکہ
ہر دم ہزار بار دریغ + شیخ جنید رح نے اپنے زمانہ سے فریاد کی اور کہا عَلٰى هٰذَا قَدْ ظَهَرَ ... [illegible]

منذ كذا سَنَةٍ وَنحنُ نتكلّمُ بحواشيهِ + ہمارے اس علم کی بساط تہ ہو گئی یعنی اُٹھ گئی اسقدر سنوات ہیے اور ہم اسکے حواشی سے کلام کرتے ہین اور اُس زمانے کو چھ سو برس گذرے ہون یا نہ گذرے ہون اب ہم تلک کیا ہو پہنچے کامون کی بنیاد خراب کردین اور دروازے بند کردیے پیر دستگیر میرے بھی بارہا فرمایا کرتے اور کہتے خدائے تعالی کو علم ہے کہ کس زمانے مین کوئی بزرگ اپنے زمانے کی حالت پر روئے اور یہ کہا نظم نہ طفلے بر سر راہے نہ برنا بر سر کوئے + نہ پیرے بر در مسجد ہم این خالی ہم آن خالی + مجالس خلق از ورفتہ مدارس مندرس گشتہ + مساجد جملہ شکستہ مقابر ہمچنان خالی + ملایک میکنند نوحہ کہ یارب این چہ روز آمد + کہ تا پیش از قیامت شد زمردم اینجہان خالی + ترجمہ ۵ نہ کوچے پر کوئی لڑکا نہ کوچے مین جوان کوئی، نہ مسجد مین کوئی بوڑھا یہ خالی اور وہان خالی + گئی مجلس سے سب خلق اور مدرسے ہوگئے کہنہ مساجد سب کی سب ٹوٹین مقابر ہین یہان خالی + فرشتے رو رہے ہین یا الٰہی دن یہ کون آیا + کہ پہلے ہی قیامت سے ہوا سارا جہان خالی + افسوس صد افسوس آخری زمانے مین توبہ کرنی چاہیے اور استغفار اور غیر حق کے شغل سے کنارہ کرنا چاہیے کہ مَا شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ جو خدا سے غافل کرے وہی بت ہے اس بُرے وقت مین اگر ایمان سلامت ہم ساتھ لیجائین تو درحقیقت ہم جنید اور شبلی کے مقام کو پہونچ گئے اس وقت مین غافل بنیا کو ہوشیار ہونا چاہیے اور غفلت کی نیند سے بیدار ہونا ہم تو اس باخبر مرد کے غلام ہین کہ جب کسی صاحب دولت اور مومن صدیق کو دیکھے خدمت مین حاضر ہو وہ بُرا ہے کہ غفلت مین توپا ہوا اور کسی چیز سے خبر نہو اور غفلت کی نیند مین ڈوبا ہوا وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ؕ جب مولا غلام سے غافل نہو غلام مولا سے کسطرح غافل ہو ہوشیاری اور مولا کے یاد کرنے کی نشانی یہ ہے کہ ہمیشہ مولا کی طرف نگاہ رکھے اور خلقت کی پروا نہ کرے اور کسی سے نہ ڈرے ہمیشہ پیدا کرنے والے سے ڈرے اور اسکے حکم کا مطیع اور فرمان بردار ہو دیکھ اے عزیز جو گناہ صغیرہ کہ تیرے نظر مین موجب خطر نہین وہ تیرے واسطے درحقیقت کوہ قاف ہے تیرا احوال ہے کہ ہمارے دین کو کیا زیان کرے جو ایک بال تیری آنکھ مین گرے وہ تجھے بیقرار کرتا ہے اور دین کی آنکھ تیرے سر کی آنکھ سے زیادہ نازک ہے جو بال کی برداشت اُسکو نہین اَلشِّرْكُ فِي أُمَّتِي أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلَةِ السَّوْدَاءِ شرک میری امت مین پوشیدہ تر ہے ایک سیاہ چیونٹی کی چال سے مگر وہ شرک کہ بال سے زیادہ باریک تیرے دین کی آنکھ مین پڑا ہوا ہے اُس سے تیرے دین کی آنکھ بیقرار ہے الا اُسکی بیقراری سے خبر نہین اسواسطے کہ تو مردہ ہے اور بدن حیوانی کو خواب غفلت مین چھوڑ دیا غافل اور مردہ کو خبر نہین ہوتی جب دین کی حیات ظاہر ہو اُس درد کو تو معلوم کرے اَلنَّاسُ نِيَامٌ إِذَا مَاتُوا انْتَبَهُوا آدمی پڑے سوتے ہین جب مرینگے تب جاگینگے تو خواب مین ہے جب تو جاگے اسکے نماز کا رنج معلوم ہو

اُسوقت تو فریاد کریگا کہ میری آنکھ دُکھتی ہی دیکھو جسکو تو وہ دکھلانے اُسی کی آنکھ کام نہین کرتی اور نہین دیکھ سکتی اب ایمان سکے آئینہ مین دیکھ اور وہ آئینہ خود عزیزی اگر یہ بال دین کی آنکھ سے تو نہین نکالیگا آنکھ بالکل برباد ہو جائیگی اخلاص کا سرمہ درکار ہی کہ یہ بیمار آنکھ اچھی ہو جاۓ حکیم سے صحت نہین طلب کرتی جائیے دُکھ کی دوا نہ ملے بلکہ رنج پر رنج زیادہ ہو اور اُسکی کمبخت صحبت سے موت کا سامنا ہو ہان اے بھائی نفس ایک کُتّا گھر کا پالا ہوا تیرا ہی اور وہ ہمیشہ تیرے دل کی چوکھٹ پر سر رکھے ہوئے ہی اور تو اُسے ہر روز پرورش کرتا ہی نعم الکلب یا کلک اس کُتے کو تو پالتا ہی وہ تجھے کھائیگا اور تجھے خبر نہوگی غفلت کی نیند مین تو مست ہی اور تباہ سنگار مین تو خوش ہی کھانا اُسکا پوشیدہ ہی اُسکی خوراک تیرا دین ہی یہ سرشت بشری اسکا گھوڑا ہی شیطانی گھوڑون سے اور یہ جہان تمام جاگیر شیطان کی ہی اور شیطان کی سب جاگیرات خراب ہین اور اوجاڑ ویران وَمَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ جو کسی اجڑی زمین کو آباد کرے وہ زمین اسی کی ہی جب آدمی غفلت کی نیند سے بیدار ہوا اور اس شیطانی ویرانے کو کسیقدر آباد کرے وہ اُسکی ملک ہوا اور ملکیت کا نشان تقویٰ اور بیداری کے احاطہ کا آباد کرنا ہی جب اُسکے گرداگرد کھائین بنائے اُسوقت آخرت کی کھیتی ہو کہ دنیا کھیتی آخرت کی ہی پس سچا مرید نیکبختی مین در آئے اور خواب غفلت سے علحدہ ہو خطیرہ قدس پاک لوگون کی جگہ ہی نہ مبیا کون کی اور درگاہ الٰہی شہبازون کا مقام ہی نہ تن پرورون کا آسے جوانمرد طہارت اور آلایش اور علم و جہل اور دنیا و آخرت مین ضدیت ہی قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ ضَرَّتَانِ اِنْ رَضِيَتْ اِحْدٰهُمَا سَخِطَتِ الْاُخْرٰى ترجمہ دنیا اور آخرت دو سوتھ یعنی ایک میان کی دو بی بی ہین جو ایک راضی ہو تو دوسری غصہ ہو دنیا مردار ہی دوستی کے لائق نہین خدا کو دوست رکھ جسنے تجھے دوستی سے پرورش کیا ہی اور ہر طرف کے حوادث اور مصائب سے محفوظ رکھتا ہی تیرا وجود خاکی تیری دنیا ہی اور تجھسے ملی جلی ہی ع وُجُوْدُكَ ذَنْبٌ لَا يُقَاسُ بِهَا ذَنْبٌ تیرا وجود خود گناہ ہی جسکے برابر دوسرا گناہ نہین جب تک خاکی وجود سے تو باہر نہ آئے حضرت خداوندی کا مجرم تو نہو گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ دنیا حرام ہی اہل آخرت پر اور آخرت حرام ہی اہل دنیا پر اور وہ دونون حرام ہین اہل اللہ پر دنیا حصہ ہی اہل فضول اور غرور کا اور عقبیٰ حصہ ہی اہل راحت اور سرور کا اور مشاہدہ حق تعالیٰ خصوص ہی اہل ہمم سے جو کہ اُنکے جو جمال الٰہی کے عاشق ہین اور اسکے دریاے شوق اور معرفت مین ڈوبے ہوئے ہین اور توحید و تفرید اور تجرید سے موصوف ہین اللہ تعالیٰ نے غیر پر اُنکی نظر حرام کی ہی اور نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ اَرَادَ اَنْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ فَلْيَزْهَدْ فِي الدُّنْيَا جو شخص چاہے کہ اللہ کو دوست رکھے تو اُسکو چاہیے کہ دنیا مین

زہد کرے اور اسکو ترک کرے یعنی جو طالب خدا ہی کہ جب تک دنیا کو چھوڑ دے کہ دنیا کا ملوث بارگاہ ربانی کا محرم
نہین ہوتا حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دنیا کی دوستی سب خطاؤن کی اصل اور جڑ ہی اسیلئے
طالبان حق کے نزدیک آخرت کی خواہش قرب اور مشاہدہ کی مانع ہی دنیا مردون کا ذکر تو کیا ہی جو خدا کی
راہ سے جو باز رکھے کفر ہی یا ایمان + جو روکے دوست سے وہ نقش برا ہو خواہ وہ اچھا جان اسے عزیز یہی دنیا کے
بکیفیت وہ لوگ ہین کہ دین کو آخرت کی کھیتی بناوین یہان بالکل بندگی اور خیر کو بوئین وہان بویا ہوا حاصل
کرین اور درگاہ الٰہی سے لائق نہین پس جب کہ توفیق رفیق ہو اور سمجھے کہ ملوث کو صلاحیت حضرت ربانی کی
نہین ہوتی طہارت ظاہر و باطن مین مشغول ہو اسواسطے کہ خدمت کے لیے پاک چاہیے نفس ناپاک خدمت کے
لائق نہین سر پلید حق کے لائق کب ہو اور نفس کی ناپاکی جو خدمت سے باز رکھے ایک عینی ہی دوسری حکمی اور حکمی
دو قسم ہی حدث و جنابت اور یہ دونون خدمت سے باز رکھنے والی ہین باطن کی ناپاکی تین قسم ہی دنیا اور
خلق اور نفس دنیا مثال نجاست عینی ہی جب دنیا کی نجاست سے جو آلودہ ہو مقام قرب کے لائق نہین
جیسے کہ آلودہ نجاست عینی کا خدمت کے لائق نہو اور خلق مثال نجاست حدث کے ہی جس سے وضو جاتا
رہے جب کہ دل خلق کا مشغول اور محب ہو مقام قرب کا سزاوار نہین جسطرح نفس محدث خدمت اور طاعت
کے قابل نہین اور نفس جنابت کے مثل ہی ہرگاہ دل شہوات نفسانی مین مشغول ہو مقام قرب کے لیے شایستہ
نہین جیسے نفس جنابت کے ساتھ کہ غسل کا محتاج ہو خدمت اور طاعت کے لائق نہین ہوتا جب تک
دنیا اور خلق اور نفس سے منھ نہ موڑے اور غیر سے بالکل پرہیز اور کنارہ نہ کرے طہارت باطنی ہرگز حاصل نہو
خواجہ سنائی رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ ہی **نظم** کی درآید فرشتہ تا نکنی + سگ ز در دور و صورت از دیوار + کی در
احمد رسی و در صدیق + عنکبوتے تنیدہ بر در غار + ترجمہ کب فرشتہ گھر مین آئے جب تک کرتا نہین +
کتا دروازہ سے اور دیوار سے صورت کو دور + کب تو احمد پاس پہونچے اور کب صدیق کے + تا ن رکھا غار
در پہ ہی مکڑی نے ضرور + عزیز میرے کام باطن کے اندیشہ کا ہی دیکھا چاہیے کہ خود باطن کس شی مین لپٹا
ہوا ہی اگر دنیا دل مین ہی اس دل کا محل پریشانی سے معمور ہو گیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پریشہ کی برابر اسکا
وزن نہین ہی اور جو اندیشہ اسکا عقبیٰ کے تعلق ہی وہ مختصر اور حقیر کام ہی اور اگر اسکا اندیشہ دونون عالم سے
گذر گیا ہو البتہ یہان طہارت اسکے ہاتھ آسکتی ہی شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین
نظم این رہ ما بوسے عدم میزند + کیست درین رہ کہ قدم میزند + ہر کہ درین راہ مجرد دو صفت
بر سر کونین علم میزند + در دل محمود اثر نیست زان + لاف محبت بستم میزند + تا ن اے برادر باطنی طہارت والا
اسے کہتے ہین کہ حق کے سوا دوسری چیز کی طرف نہ جھکے ماسوی اللہ اسکے خاطر کے آس پاس نہ آسکے

اور کثرت سے بھاگے اور وحدت مین یگانگت ہے اور دنیا کے کسی مال متاع مین نہ الجھے اے جوانمرد
شرک خفی راہ حق مین راہزن ہی جب تک نظر غیر پر ہی شرک قائم ہی وَاِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ
ہر آئینہ شرک بڑا ظلم ہی اور بیابان معرفت مین وحدت کا گھوڑا تیز کر رہیں روشیان محتسب عارفان
شیخ قوام الحق والدین فرماتے ہین سے میران سمند وحدت و پامال کن دو کون + اے شہسوار قرب
چہ زیبا ست صفدری سے اسپ وحدت کو چلا دو نون جہان پامال کر + شہسوار قرب بس کیا خوب ہی
یہ صفدری + اے عزیز طہارت باطنی کی ایک رمز اور سن پیر دستگیر قطب العالم قدس اللہ روحہ فرماتے تھے
کہ حضرت ابراہیم خلیل الرحمن صلوۃ اللہ علیہ پر فرشتے طعنہ کرتے تھے کہ مال اور نعمت اور بکریان اسکے پاس
بہت ہین انھین مین ابراہیم کا دل لگا رہتا ہی پھر کسطرح خلیل اللہ اور کیونکر لقب خلت کے شایان ہو
حق سبحانہ وتعالے نے جبرئیل علیہ السلام کو آدمی کی صورت مین بھیجا اُسنے تین بار حق تعالے کا نام لیا اور کہا
یَا قُدُّوْسُ مال نعمت بکریان سب کی سب اسکو دے دین خداوند تعالی نے فرشتون سے کہا کہ دیکھو
کہ ابراہیم کا دل مال اور بکریون مین نہین ہی فرشتون نے کہا ابراہیم علیہ السلام کا دل بیٹون کی طرف متوجہ ہی
حق تعالی نے فرزند کی قربانی کا حکم دیا اُسنے قبول کیا فرزند کو لیگیا تاکہ قربانی کرے فرشتون کو معلوم ہوا
کہ بیٹون پر دل اُسکا نہین مگر کبھی یہ کہا کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے تئین دوست رکھتا ہی حق تعالی نے
ایسی تقدیر کی کہ نمرود لعین نے انکو گوپھن مین رکھا تاکہ آگ مین ڈالے تب فرشتون کا شک دور کرنے کو
حق سبحانہ وتعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا کہ میرے خلیل کو لینا وہ آیا اور کہا اے ابراہیم کیا حاجت ہی
کہو تاکہ روا کرون فرمایا کیا تیری طرف پس کچھ نہین اور جبرئیل علیہ السلام کی طرف متوجہ نہوے اور راضی
بقضاء الٰہی رہے فرشتون نے جب یہ حال انکا دیکھ لیا تو اقرار کیا کہ ابراہیم علیہ السلام کا دل مال اولاد
اور اپنی ذات پر نہین ہی خلت کے لائق ہی مراد حق کے ساتھ قائم ہی پس جو دعوی دوستی کا کرے اور طہارت
باطنی کرے چاہیے کہ خلیل اللہ کی متابعت اور پیروی کرے اور دولت مال اولاد کو ترک اور فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ
پڑھے یعنی اللہ کی طرف رجوع کرو تب نعمت خلت کے سزاوار ہو نظم دلا گر عشق تو چاہے تبرا غیر حق پر کر +
جوانمردانہ لا پروا ہو عشق حق کو لے سر پر + عجب ہی سب سے یہ حضرت اگر چاہے کہ تو پاوے + نکل دنیا سے اور
عقبی کے مار اک لات ان سر پر + اے عزیز خداوند تعالی کا مقصود بندہ سے طاعت اور محبت ہی اور طاعت
اور محبت میسر نہین آتی جب تلک کہ اپنے نفس کی مخالفت اور نامرادی کو اختیار نکرے اور ثمرہ محبت اسے حاصل نہ ہو
کہ خود پرست خدا پرست نہین ہوتا اور نہ مطیعان اور محبان کے گروہ مین داخل ہو پیغمبر علیہ السلام نے کہا
الٰہی کیونکر راستہ تیری طرف ہے حکم پہونچا کہ چھوڑ اپنا نفس اور چلا آ محبت مین [illegible]

اُس سے محبت کرے اور طاعت روزی ہو شیخ حسن بصری رح نے کیا خوب کہا ہے ۱؎ أَتَعْصِي الْإِلٰهَ
وَأَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهُ • هٰذَا لَعَمْرِي فِي الْفِعَالِ بَدِيعٌ • لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَأَطَعْتَهُ • إِنَّ
الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعٌ • اے جوانمرد محب ہوا فق خداوند تعالی کا وہ ہے جو اپنے دل اور جان کو اُسکی
خدمت مین مصروف رکھے اسواسطے کہ جو شخص اپنے ہوا و حرص مین مشغول ہے محبت اور اطاعت سے دور اور محبت مین
جھوٹھا ہے وہ اپنا محب ہے نہ محب دوست کا حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ دوست رکھنا ہر ایک چیز کو
عیب بینی سے اندھا اور عیب بین کی ملامت سُننے سے بہرا گونگا کرتا ہے اور ملامت پرست محب نہوگا ۲؎ وَلَا يَخَافُونَ
لَوْمَةَ لَائِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ایک عاشق اپنی بی بی پر تھا اور اُس
عورت کی ایک آنکھ مین پھلّی تھی خاوند کو اس عیب سے خبر نہوئی جب ایک زمانہ گذر گیا اور خوب مطلب اُس سے
حاصل کر لیا عشق کم ہو گیا پھلّی دیکھ بی بی سے کہنے لگا کہ یہ سفیدی تیری آنکھ مین کب سے آگئی بولی جب سے
محبت میری تیرے دل سے کم ہوئی اے عزیز اگر سچی محبت کا دعوی اور قصد اُسکی موافقت کا تجھے ہے
تو مر جا کہ اُسکے وصال سے تجھے فائدہ حاصل ہو اسواسطے کہ وصل اُسکا اُن لوگون کی قسمت مین نہین ہے جو ہوا
طبیعت سے زندہ ہین اور وہ دوست اور مطیع نہین ہین اور جب تک ۳؎ مُوتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا
کی صفت سے تو موصوف نہو حیات باقی نہ پائیگا اور جب تک وہ زندگی تجھے نہ ملے اُسکے وصال کو نہ پہنچیگا
اور اُسکی محبت مین سچا نہوگا پس اُسکی محبت اور اُسکی طاعت کی موافقت مین موت کو اختیار کر اور پہلے
قدم پر جان قربان کر یا محبت کے دعوی کو ترک کر کہ گواہ اس قول اور صدق حالت کا جان دینے کے
سوا نہین ہے تو نے سنا ہوگا کہ مالک دینار رح نے بیان کیا کہ ایک دن رابعہ عدویہ رح کے پاس مین گیا
اُسنے فجر کی نماز ادا کی اور مصلے پر بیٹھی اُسکے گھر مین ایک ٹوٹا ہوا لوٹا مین نے دیکھا جس سے وہ طہارت کرتی
اور پانی پیتی اور ایک اینٹ تھی کہ تکیے کی جگہ رکھتی اور مصلا بوریا تھا جسپر نماز پڑھتی اُسکے سوا اور کچھ اُسکے
گھر مین نہ تھا مین نے اُس سے کہا تجھے مین بہت ناچار پاتا ہون میرے بہت دوست مالدار ہین اُنسے کہدون کہ
تیری ضروریات کا بندوبست کرین اُسنے جواب دیا کہ اے مالک اگر تو رزاق خلق کو نہین پہچانتا تو کیا تو یہ بھی
نہین جانتا کہ میرا رزاق اور اس مالدار کا ایک ہے کیا تجھے گمان ہے کہ اُسکو اُسکی دولتمندی سے یاد رکھتا ہے اور
مجھے میری غریبی کے سبب بھول جاتا ہے مالک نے کہا کہ تب تو مین رویا پھر رابعہ نے مجھسے کہا مالک آ اور
میری آنکھ مین دیکھ کہ اسمین کوئی چیز چبھتی ہے مین نے نگاہ کی تو کئی انگل کا ایک تنکا بوریے کا اُسکی آنکھ مین گھسا
ہوا تھا اور آنکھ کو برباد کر دیا تھا مین نے کہا اے سیدہ آنکھ تیری تباہ ہو گئی اور تجھے اُسکی خبر نہین کہا اے مالک
[illegible]

ترجمہ ۱؎ بھلا تو اُسکی برائی کرتا ہے اور اُسکی محبت کا دعوی کرتا ہے یہ فعل بڑا عجیب ہے زندگی کی قسم تو محبت سچی ہوتی تو ضرور تو اُسکی اطاعت کرتا کیونکہ چاہنے والا اُسی کا فرمانبردار ہوتا ہے جسکو چاہتا ہے ۱۲ مترجم

ترجمہ ۲؎ اور نہین ڈرتے وہ کسی کی ملامت کرنے والے کی ملامت سے یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے ۱۲ مترجم

ترجمہ ۳؎ موت کی تلخی آنے سے پہلے موت کی استعداد پیدا کرو ۱۲ مترجم

ڈالین خداوند تعالیٰ کے خوف سے مجھے خبر نہو اور اگر مجھے اس حالت مین خبر ہو طاعت مین موافقت نہین
بلکہ محبت مین جھوٹی ہون افسر محبان خواجہ ابراہیم ادہم رح جب طاعت پر دلنہادہ ہوئے اور
مخالفت سے باز رہے مشہور ہی کہ ملک اور مال سلطنت اور جاہ سے مردانہ علیحدہ ہوے اور غیر کی
محبت نہ رکھی اور دنیا مردار کو دفعتہً ایک طرف پھینک دیا پیر دستگیر قطب العالم قدس اللہ روحہ
فرماتے تھے کہ ابراہیم ادہم کا جب وقت آیا کہ مخالفت سے باز رہے اور طاعت اور محبت مین در آئے
ایک روز شکارگاہ مین گھوڑا ایک شکار کے پیچھے مارے ہوئے جاتے تھے شکار نے ابراہیم کی طرف
منھ پھیر کر کہا کہ ابراہیم کیا اسلیے تو پیدا کیا گیا ہی ابراہیم پر خوف اور اضطراب چھا گیا پھر زین کے
ہرنے سے بھی یہی آواز آئی جب تھوڑی دیر گذری تو یہی آواز گریبان سے آئی ابراہیم رح نے توبہ کی
اور خداوند تعالیٰ کی طاعت اور محبت کا ارادہ دل سے کیا اور عارفون کا سلطان ہوا اور اپنی جان عزیز کو
اسکی محبت مین دیدیا اور بعضے کہتے ہین کہ ابراہیم کے دروازۂ مکان کے برابر دکان تھی اُسپر ابراہیم
بیٹھا ہوا تھا ایک شخص آیا منھ چھپائے عمامہ باندھے ایک مہار گردن مین ڈالے ساربانون کی طرح
ابراہیم رح کے گھر مین جانے لگا ابراہیم بولا کہان جاتا ہی وہ بولا اس سراے مین کہا یہ سراے نہین کہا
پھر کیا ہی کہا ابراہیم کا محل ہی کہا کب سے کہا باپ سے ورثہ مین ملا کہا اُسکے باپ نے کس سے پایا کہا
اُسنے اپنے باپ سے اُس شخص نے کہا ایسی ہی سراے ہی کہ ایک آتا ہی اور دوسرا جاتا ہی وہ شخص اُٹھ پھر گیا
ابراہیم نے جو اُسکی یہ عمدہ بات سُنے اسکے دل پر کلگر ہو گئی چونکا اور اُسکا پیچھا کیا مگر اُسے نہ پایا جب شہر کے
دروازے سے باہر گیا اُس شخص کو دیکھا اور آواز دی کہ اپنے معبود کے واسطے کھڑے ہو وہ شخص ٹھہر گیا
کہا تو کون ہی اور کس واسطے تو آیا تھا کہا مین خضر ہون اور اسلیے آیا تھا کہ تجھے خداے تعالیٰ کی راہ پر لگاؤ
اور بارگاہ الٰہی کے در پر لیجاؤن ابراہیم ادہم نے کہا اُٹھ ابھی آتا ہون بہت سے کام ہین کر آؤن کہا
اجل کام کی اس سے بھی زیادہ عجلت ہی ایسا نہو کہ اجل آ پہونچے یہین سے روانہ ہوا اور خضر علیہ السلام غائب
ہوگئے ابراہیم علیہ السلام ایک چرواہے کے پاس گئے اُسے اپنی پوشاک اُتار دی کپڑے اسکے اُس سے
لیے اور پہنے اور عیال و اطفال سپرد خداے تعالیٰ کیے اور جنگل کو نکل گئے ایک مقام پر پہونچے جہان ایک پل تھا
اُسے غول کہتے تھے ایک شخص کو دیکھا کہ پل کے کنارہ پر لوٹا قریب تھا کہ پل سے گرے ابراہیم نے کہا
کہ الٰہی اسے بچائیو وہ شخص گرتا ہوا مین ادھر رہگیا یہان تک کہ اور لوگ آگئے اور پل کے اوپر لے آئے
سچ ہی کہ جب توبہ سچے دل سے کی اور موافقت کی راہ چلے اسی وقت ایسی کرامت سے اُسکو مکرم کیا
مرد کو چاہیے کہ کچھ اندیشہ نہ کرے اور سچے دل سے راہ پر آئے اللہ تعالیٰ لطف و کرم مین بہت بلند

اور بڑھ کر چھایا خواجہ سنائی کا قول ہے ۵ تو کشتی مین گرا اپنے تئین تسبیح مصلا چھوڑ + کہ خود روح القدس نا لے
بسم اللہ مجریہا + بعضے کہتے ہین کہ ابراہیم رح کے دل مین کبھی کبھی طلب مولی آتی تھی کہ اگر ہو سکے تو عمر اپنی
خدائے تعالی کی طاعت اور عبادت مین صرف کرون اور غیر کی محبت دور کرون اسی فکر اور اسی اندیشہ مین
گذرتی تھی کہ ایک شب محل کے اوپر لیٹے ہوے تھے یکایک ایک شخص آیا ابراہیم نے پوچھا تو کون ہے اور کہان سے
اس اونچے محل پر چڑھ آیا کہا اونٹ میرا گم ہو گیا ہے اسکی تلاش مین آیا ہون ابراہیم نے کہا عجب طرح کی بات ہے
اونٹ یہان کہان اسنے کہا یہ ابھی عجب خیال ہے خدا تعالی یہان کہان جذبہ الہی پہونچا تو بہ کی اور خدا تعالی کی
محبت مین گھر بار چھوڑ طاعت اور عبادت مین جنگل کے درمیان مشغول ہوا حتی کہ قرب خداوندی کو پہونچا ۵
جلا اور پھونک دے گھر بار باغ اور بوستان سب کو + محبت حق کی گر چاہے مقام اسکا ہے حیرانی + ٹپک
یہ تاج نخوت کا تب اس عالم کو رخصت کر + جو قرب حق کا طالب ہو کرے کیا عالم فانی پیر دستگیر قطب العالم
نور اللہ مرقدہ سے سنا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب یہ آیہ سنی اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ترجمہ ہر آئینہ تو ہدایت نہین کر سکتا جسکو تو چاہے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو وہ
چاہے وجد مین آکر رقص کرنے لگے اور اپنی ہدایت پانے کی خوشی مین پھولے نہ سمائے اور کہا شکر ہے اللہ کا
جسنے ہدایت اور معرفت اپنے ہاتھ مین رکھی دوسرے کے حوالہ نہ کی اسواسطے کہ اگر ہدایت جناب محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مین ہوتی تو ابو طالب کو جو اسکا معین اور مددگار ہے اسے چھوڑ کر مجھ ایسے
حبشی کو پسند نہ کرتا اور یہ بھی پیر دستگیر قدس اللہ روحہ نے فرمایا کہ ایک دن حضرت مخدوم قطب عالم شیخ
قوام الحق والدین قدس اللہ سرہ کا انس رہے تھے اور معیت کا مقام طاری تھا ایک شخص کو جو حاضر تھا گریہ
ہوا اور نیازمندی اور شکستگی ظاہر کرتا تھا حضرت مخدوم کہ درویشون کے سردار اور عارفون کے محتسب تھے
اسکے حال کی پرسش اور جستجو کرنے لگے کہ عزیز تو نے اس حال سے کیا سمجھا اور اپنے اللہ اس حال سے کیا
حاصل اور پیدا کیا وہ بیچارہ عرض کرنے لگا کہ حضور آپکا حال میرے سمجھ مین کچھ نہین آیا اور نہ مین اپنے تئین
صاحب حال شمار کرتا ہون لیکن میرے دل مین ایک خطرہ گذرتا ہے اسی پر آنسو میری آنکھ سے جاری ہین وہ
یہ ہے کہ سبحان اللہ قبل از وجود مجھ سے کیا وقوع مین آیا کہ عاصی گردانا اور طاغی کہا اور حضور کے وجود سے پہلے
حضور سے کیا بن آیا کہ عارف کامل کر دیا اور معرفت کے تخت پر بٹھلایا مخدوم کو اس بات پر اور بھی زیادہ
ذوق ہوا اس غریب کو شفقت سے بغلگیر کیا اور ہاے ہاے کر کے رونے لگے اور بار بار یہی فرماتے تھے
کہ ذوق اور حال اگر ہوا ہے تو تیرے ہی واسطے قوام الدین کو اور دوسرون کو تیرے طفیل مین حاصل ہوا
اور یہ آیت مکرر سہ کرر دیر تک پڑھتے رہے اور حاضرین کے قلوب مین ایک ذوق پیدا کرتے تھے

وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اس محل پر پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ مشہور
معروف ہی ابو طالب کو ایمان اور مغفرت نصیب نہین ہوئی اور وہ اہل عذاب سے ہی لیکن محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اعانت کی برکت سے حق تعالی نے اُسے تخفیفًا عذاب کے لائق خیال کیا اور وہ یہ ہی کہ دو نعل
آتشین اُسکے پانوٴن مین پہنا دیے جائینگے کہ اس سے دماغ ابو طالب کا جوش کریگا اور کوئی عذاب اُسکو نہوگا
پیر دستگیر قطب العالم سے مین نے سنا ہی کہ فضیل عیاض اگرچہ راہزن اور چور تھے لیکن اسکے ساتھ دل سے
خدا ترس تھے اُنکے آدمی ایک روز گئے اور ایک قافلہ پر چھاپا مارا اور اسباب مال تال سب لیلیا اسکے بعد
کھانا کھانے لگے قافلہ مین سے ایک شخص نے اُنسے پوچھا کہ سردار تمھارا کون ہی وہ بولے ہمارے ساتھ
نہین ہی اور ایک درخت کے طرف اشارہ کیا کہ وہان نماز پڑھتا ہی کہا نماز کا وقت نہین جواب دیا کہ نفل
ادا کرتا ہی کہا تمھارے ساتھ نہین کھاتا جواب دیا کہ روزہ سے ہی کہا رمضان نہین بولے نفل کے روزے
ہین اُس شخص کو تعجب آیا فضیل کے پاس آیا دیکھا کہ نماز مین ہی بڑے خضوع وخشوع سے ایک ساعت وہان کھڑا رہا
یہان تک کہ نماز پوری کی جب وہ نماز پڑھ چکا تو اُسنے کہا ای عزیز دو ضد ایکجا جمع نہین ہوتین مین نے
سُنا ہی کہ تو روزہ رکھتا ہی اور چوری کرتا ہی اور نماز پڑھتا ہی اور مسلمانون کو قتل کرتا ہی نماز پڑھنا اور مسلمانون کو قتل
کرنا یہ کیا بات ہی فضیل نے اُس سے پوچھا کہ تو قرآن پڑھا ہی وہ بولا کہ ہان کہا پڑھو اُسنے یہ آیت پڑھی وَ
آخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ
إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ حق سبحانہ تعالی نے فضیل کو مدد اور توفیق بخشی توبہ کی اور حضرت خداوندی کی طرف
رجوع کی پیر دستگیر نے اسی موقع پر فرمایا کہ جب فضیل رہزنی کرتا تھا جس سے جو کچھ لیتا نام اور گھر اور نسب اور تاریخ
اور اشیا دفتر مین لکھ لیتا ایکبار وہ دفتر دیکھ رہا تھا کہ نظر اسکی اُسپر پڑی کہ فلان جہود نیشاپوری سے چالیس ہزار
دینار لیے تھے اور اُسکو راضی نہین کیا اِس جہود کے پاس گیا اور کہا مین فضیل ہون تجھسے چالیس ہزار دینار
قافلے مقام پر اتنے دن ہوئے کہ لیے تھے اب مین نے توبہ کی ہی سب مدعیون کو خوش کیا مگر تیرے دینے کو
اسوقت میرے پاس کچھ نہین سو تیری خدمت مین آیا ہون کہ تو جو چاہے سو کر خواہ مزدوری مین کام لے یا معاف
کردے جہود نے کہا میرا حق مجھے دے تا کہ تجھسے مین راضی ہون فضیل جہود کے گھر ملازم ہوا جہود نے توریت مین
پڑھا تھا کہ امت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کوئی صدق دل سے توبہ کریگا اگر خاک مٹھی مین سے لے
سونا ہو جاے اب مین اسکا امتحان کرون جہود گھر مین گیا اور ایک تھیلی مین خاک بھر کر طاق مین رکھکر باہر نکل آیا
جہود نے کہا مین نے قسم کھائی ہی کہ تجھسے اشرفیان لون مگر ایک حیلہ کرتا ہون جا اور میرے گھر مین فلانے طاق مین
تھیلی اشرفیون کی ہی لے آؤ اور مجھے دیدو قسم اُتر جاے اور تجھسے خوش ہون فضیل جو گھر کے اندر گئے

اور طاق مین سے تھیلی اُٹھا لائے اور جہودکے سامنے اونڈیل دی جسقدر اشرفیان جہود سے لی تھین اُتنی ہی
اشرفی نکلی تھین جہود بولا کہ میرے کفر کے تانبے کو تونے کھرا سونا بنا دیا میرے اوپر اسلام
عرض کر کہ دین تمہارا برحق ہے اُسی وقت جہود ستر آدمی سمیت مسلمان ہوا اس فقیر کے پیر دستگیر قطب عالم
فرماتے تھے کہ ایک دفعہ مخدوم قاضی شہاب الدین بادشاہ کے لشکر مین تھے اور تقضاء حاجت کے لیے
جنگل کی طرف نکل گئے یکایک طربآباد کی طرف انکا گذر ہوا ایک فاحشہ کے خیمہ سے رونے کی آواز سُنی
وہان ٹھٹکے کہ طربآباد کو گریہ سے کیا مناسبت بیقرار ہو کر گھوڑے سے اُترے اور کھڑے ہو کر سوچنے لگے
اور خلق کے خوف اور بدگمانی سے اندیشہ کر کے اندر نہ جا سکے جب رونا بہت سُنا خیمہ کے اندر آئے دیکھا
کہ ایک فاحشہ عورت اکیلی بیٹھی رو رہی ہے فاحشہ نے جو مخدوم کو دیکھا بولی اے عزیز اُلٹا پھر جا وہ شخص
ایام مین ہے اور معذور ہے یار آیا اُسکو واپس کر دیا تو بھی پھر جا مخدوم بولے کہ تو نہین دیکھتی کہ مین ایک
مُلّا آدمی ہون اور صلحا کا جامہ پہنے ہوئے تماش بینون کا طریق میرا نہین ہے اُسنے پوچھا کہ پھر آنے کا
سبب کیا ہے آپنے کہا کہ تیرا گریہ مجھے یہان لایا تبلا سبب تیرے رونے کا کیا ہے اُسنے کچھ جواب نہین دیا
مخدوم نے جب بہت کچھ اصرار کیا تو کہا اے عزیز آج میرے دل مین یہ آیا کہ مجھے فاحشہ کہتے ہین مین
ڈرتی ہون اور لرزتی ہون کہ ایسا نہو کہ خدا تعالے اس نام کے سبب مجھے کل قیامت کے دن دوزخ مین
ڈالے مخدوم بولے تام کیسا تجھسے بُرا کام ہوتا ہے وہ بولی نعوذ باللہ منہا مجھسے بُرا کام سرزد نہین ہوتا
جو تماش بین آتا ہے جیسے عذر تیرے سامنے کیا اسی طرح اُس سے عذر کر دیتی ہون اور واپس کر دیتی ہون
مخدوم بولے اے ولی اللہ تو آزاد ہے یا لونڈی کہا ایک شخص کی لونڈی ہون اُسکا حکم بجا لاتی ہون
تمام دن مصلے پر بیٹھے عبادت اللہ تعالی مین مشغول رہتی ہون اور جب یہان سے جاتی ہون چار روپیہ
جسکا مطالبہ مولی نے میرے ذمہ مقرر کیا ہے مصلے کے نیچے سے پاتی ہون وہ لیجاتی ہون اور اپنے
مولا کو دیدیتی ہون پھر مخدوم نے پوچھا جو شب کو حریف آتا ہے اور مولی تجھے اُسکے حوالہ کرتا ہے اُسوقت
تو کیا کرتی ہے بولی جو نہین مین گھر کے اندر داخل ہوتی ہون تپ محرق اسقدر لاحق ہوتی ہے کہ مجھے تن بدن
اور جان و جہان کی خبر نہین رہتی پیر دستگیر اس فقیر کے فرماتے تھے کہ جب تلک بُشر ربح توبہ کے بعد زندہ
تھے سر برہنگے رہتے اور کہتے تھے کہ جس روز خدا تعالی کی مدد پہونچی تھی اور مین نے توبہ کی تھی اسی طرح پر
مین تھا حق سبحانہ تعالی نے وہانکے چارپایون کو حکم دیا تھا کہ کوئی اس مقام پر گوبر نکرے حتی کہ ایک روز
لوگون نے دیکھا کہ چارپایون نے وہان پر گوبر کیا سب کو یالاتفاق معلوم ہوا کہ بُشر حافی دنیا سے اُٹھ گئے
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بُشر ربح اس عالم سے تشریف لیگئے اور جان بحق تسلیم کی

فائدہ جاننا چاہیے کہ اہل تصوف کو تین چیز کی خواہش ہوتی ہے جذبہ سلوک عروج جذبہ سے مراد کشش ہے کہ ایک جذبہ جذبات حق سے دوجہان کے عمل کے ہموزن ہے اور سلوک سے مراد کوشش ہے کہ راہ خدا تعالی مین سالک سیر کرے تاکہ مقصود کو پہونچے اور عروج عبارت بخشش سے اگر ایک کو حق سبحانہ تعالی اپنا جذبہ روزی کرے وہ خدا تعالی کی طرف دل کو لاوے اور سب کو ایکبارگی ترک کرے اور جو غیر حق ہے سب کو محو اور فراموش کرے اور عشق کے مرتبہ کو پہونچے بعضے وہ ہین کہ اسی عالم مین رہتے ہین ادھر نہین آتے اور عشق کے مرتبہ مین زیست کرتے ہین اور اسی مین رہتے ہین ایسے شخص مجذوب کہلاتے ہین اور بعضے وہ ہین کہ پھر اسطرف آتے ہین اور اپنے سے باخبر ہوتے ہین اور اگر سلوک کرین اور راہ حق تعالی مین چلین انکو مجذوب سالک کہتے ہین اور اگر سلوک کرین اور اسے تمام کرین اور اسوقت جذبہ حق اسے پہونچے وہ سالک مجذوب کہلاتے ہین اور اگر سلوک کیا اور اسے تمام کیا مگر اسکو جذبہ حق نہ پہونچا وہ سالک کہلاتا ہے سب چار قسمین ہوئین مجذوب مجذوب سالک سالک مجذوب سالک پس صرف سالک اور صرف مجذوب شیخی اور پیشوائی کے لائق نہین اور یہ لوگ اہل اقتدا اور اتباع بھی نہین ہین مگر سالک مجذوب اور مجذوب سالک شیخی اور پیشوائی کے قابل ہین انکی اقتدا کرنی چاہیے انکی اقتدا اور انکی پیروی قرب حق تعالی کے لیے وسیلہ ہے اور نجات دارین انسے حاصل ہوتی ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ + وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ھِیَ التَّقَرُّبُ اِلَی الْفُقَرَاءِ یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور وسیلہ اسکی طرف تلاش اور حاصل کرو اور فرمایا رسول مقبول علیہ السلام نے کہ وہ وسیلہ تقرب ہے فقرا کی طرف اور مقام شیخی اور مقتدائی مین سب سے بلند تر مجذوب سالک ہے ہرگاہ معلوم ہوا کہ ہر ایک شخص شیخی اور مقتدائی کے لائق نہین ہے کہا گیا ہے لہذا مریدو چاہیے کہ مرید ہونے کے لیے اول احتیاط کرین مرید کسی کے یکایک نہ ہون اگرچہ مرد صالح اور عزیز ہو شیخی اور پیشوائی اور مرید کرنا اور کام ہے اور شوخی اور رسوائی اور دغابازی امر دوسرا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے مقتدا وہ ہے کہ عالم شریعت عالم طریقت عالم حقیقت کا ماہر اور کامل ہو اور ایسا شخص کہ تینون علوم مین بہرہ مند ہو مثل نبی کے دعوت اور ارشاد مین ہادی ہوگا اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ یعنی شیخ اپنی قوم مین ایسا ہے کہ نبی اپنی امت مین اسکا وصف ہے اور نیز صاحب سجادہ اسے کہتے ہین کہ سجادہ مذکور پر مستقیم ہو اور شریعت طریقت اور حقیقت سے خالی نہو ورنہ سجادہ اسے نہ کہین

الا انما مجازا فی الارشاد ... سمی السجادۃ سجادۃ ...

وركبت والمراد منها ثلث طرق شريعة وطريقة وحقيقة فمن سلك هذه الطرق
الثلثة استحق السجادة والا لا ترجمہ ارشاد مین ہے اور سجادہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے
کہ اصل اسکی سہ جادہ فارسی ہے پھر عربی لفظ بنا لیا اور مرکب کر دیا اور مراد اس سے تین راستہ ہین
شریعت طریقت حقیقت پس جو کوئی یہ تین راہ چلا وہ سجادہ کا مستحق ہے نہین تو نہین جب تجھے
یہ سب معلوم ہوا اب جاننا چاہیے کہ معنی سلوک کے سیر ہین اور سیر دو قسم ہے سیر الی اللہ اور سیر
فی اللہ سیر الی اللہ کی نہایت ہے اور اہل تصوف کہتے ہین کہ سیر الی اللہ وہ ہے کہ سالک اتنی سیر کرے کہ
حق تعالی کو پہچانے اور جب خدا تعالی کو پہچانا سیر الی اللہ ختم ہوئی اور سیر فی اللہ شروع ہو گئی اور یہ بات
کہنی آسان ہے مگر کرنی دشوار ہے خدا تعالی کا پہچاننا بڑی محنت اور مشقت کے بعد ہے اہل وحدت
کہتے ہین سیر الی اللہ سے یہ مراد ہے کہ سالک اسقدر سیر کرے کہ بالیقین جانے کہ وجود ایک سے زیادہ
نہین ہے اور وجود حضرت حق کے سوا دوسرا وجود نہین ہے اور یہ امر بجز فنا اور فنا فنا کے حاصل نہین
ہوتا اور سیر فی اللہ اہل تصوف کے نزدیک یہ ہے کہ سالک شناخت حق کے بعد اسقدر سیر کرے
کہ تمام صفات اور اسماء اور علم اور حکمت خدا تعالی کی جو بے انتہا ہین معلوم کرے اور جب تک
زندہ رہے اسی کام مین رہے اور اہل وحدت کے نزدیک سیر فی اللہ سے یہ مراد ہے کہ سالک وہ سب باتین
جانے جو مذکور ہوئین اسکے بعد اسقدر سیر کرے کہ جواہر اشیا کی تمام حکمتین جون کی تون جانے اور دیکھے
بعضے کہتے ہین سیر فی اللہ ممکن نہین اسواسطے کہ انسان کی عمر کم اور علم و حکمت خدا تعالے کی بہت اور
بیشمار ہین بعضے کہتے ہین کہ ممکن ہے کہ استعداد انسان کی متفاوت ہے بعض کی استعداد قوی ہے بفضلہ تعالی
ممکن ہے کہ یہ سب تمام جانے اور پہچانے اور دیکھے بعد ازین سن اے عزیز کہ سالک اور طالب کو درد
اور محبت ہوتی ہے کہ اس راہ مین سیر درد اور عشق کے بغیر میسر نہین ہوتی جو لوگ صرف نماز روزہ پر خوش
ہوئے شرف مقامات اور بلندی درجات سے بیخبر گئے ایک عزیز کا قول ہے ؎ آنکو ہزار جان گرفتار
تو نیست + وانکو ہزار دل خریدار تو نیست + از پردہ برون آے بگویش زنہار + زو یاد ہی کن کہ مرد
کار تو نیست + نظم سو جان سے تیرا جو گرفتار نہین ہے + سو دل سے اگر تیرا خریدار نہین ہے + پردے سے نکل آ اور اسے
یہ کہہ دے کہ خبردار + جا کھیل کہ عشاق ترا کار نہین ہے + پیر و دستگیر قطب عالم قدس اللہ سرہ فرمایا کرتے تھے کہ نماز
بہت پڑھنی اور روزے بیشمار رکھنے اور قرآن شریف کی تلاوت ہر ایک سے ہو سکے مگر درد اور محبت کا
حاصل کرنا جو سالک کے لیے ضرور ہے ہر ایک کی طاقت مین نہین ہے اس راہ مین اصل درد ہے درد ابن اے
درد اور بہت بڑائی بیت مارا نہ مرد ورد خوان سے باید + نے زاہد و حافظ قرآن سے باید

صاحب درد سے سوختہ جان سے باید + آتش زدہ بخانماں سے باید + نظم ہو نہ مرید مجرد و خوان ہے درکار + ناز اہد و حافظ قرآن ہے درکار + ایک درد بھرا جان جلا ہے مطلوب + پھونکے ہوسے جو خانمان ہے درکار + اور یہ مثنوی پڑھی نظم سینہ مین ہے درد یار اپنے + اور اُسمین ہین سو دیار اپنے + سینے سے نہ جا تو درد یار ہر + ہرگز کہ ہین تجھسے کار اپنے + در و عشق کی نشانی یہ ہے کہ دنیا دارون کی صحبت زہر قاتل معلوم ہو اور دنیا کی طلب اور اُسکی ریاست اور جاہ اور مال و منال سے دل سرد ہو جائے اور ہوائے نفسانی سے بالکل نچنت اور فارغ ہو خواجہ سنائی کا قول ہے نظم نہ کرے عشق نفس زندہ قبول نہ کرے باز موش مردہ شکار + اور دائم الحزن ایسا ہو کہ جیسے کسی کا پدر مشفق یا مادر مشفقہ یا فرزند عزیز جاتا رہا ہو کہ اُسکے لیے کائبہ احزان مین رہتا ہو پس کار سلوک اور تصوف کا یہ ہوش نہین ہے کہ فلان شخص جامہ کوتاہ پہنتا ہے مین بھی پہنون یا فلان شخص نماز بہت پڑھتا ہے مین بھی اسیقدر پڑھون یہ طریق اُن لوگون کا ہے کہ سب چیز سے دست بردار ہون اور رات دن نفس سے مخالفت کرین اور اسکے ساتھ لڑین اور درد و رنج حاصل کرین پس عشق کو صدق کے ساتھ برتین امیر خسرو فرماتے ہین نظم اونچا ہے بہت مراد کا قصر + اُس تک نہ ہوس کی ہو رسائی + یہ شربت عاشقی ہے خسرو + ہو خون جگر نہ یہ مٹھائی + رئیس درویشان محتسب عارفان شیخ قوام الحق و الدین قدس اللہ سرہ فرماتے تھے نظم یہ کام ہے اُسکا کہ ہو جان سے اُسے کام + یہ خانہ خرابی نہ چلے اہل ہوس سے + سیمرغ سے ممکن ہے کہ گھر قاف مین رکھے + یہ شیوہ اسی کا ہے نہ بن آئے مگس سے + اور پیر دستگیر قدس اللہ سرہ فرماتے تھے کہ مولانا عمدہ بداوٗنی کہ دانشمند صاحب عزت و جاہ تھے حضرت مخدوم شیخ الاسلام رح کے عہد دولت مین برسون معلمی کرتے رہے ایک روز عنایت ازلی آپہونچی سب کچھ چھوڑ راہ ملامت اختیار کی پوشاک زنانہ پہن ایک رخسار سیاہ اور دوسرا سرخ کیا اور شیخ الاسلام کے زانو بزانو بیٹھکر کہا مولانا نظام الدین آپ سے ہوسکتا ہے جو مین نے کیا ہمیشہ تکبر اور رعونت سے سجادہ پر بیٹھے رہتے ہو اور اپنے تئین بڑے طالب اور سالک اور صادق ظاہر کرتے ہو حضرت شیخ الاسلام خاموش تھے حتی کہ مولانا عمدہ نے دو تین بار اسکا اعادہ کیا اور کہا مولانا کسواسطے جواب نہین دیتے ہو حضرت شیخ الاسلام نے فرمایا جو کام تو نے کیا سہل در اندون اور مخنثون کا ہے مگر مردان خدائے تعالی کا کام دوسرا ہے مولانا عمدہ کو اچنبھا ہوا اور کہا وہ کام کیا ہے حضرت نے فرمایا کام مردان خدائے تعالی کا یہ ہے کہ ہمیشہ درد عشق الٰہی مین جلتے ہین اور دل کے نگہبان ہوتے ہین تاکہ غیر کا خطرہ نہ آنے پاوے اور پیر دستگیر فرماتے تھے کہ ایک دفعہ شیخ الاسلام حضرت شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت مین

ایک درویش آیا اور ایک بزرگ کا ذکر کرنے لگا کہ وہ بزرگ ایسا کشف اور ایسی کرامات رکھتے ہین
حضرت نے فرمایا آن دارد یعنی عشق اور اصطلاح صوفیان مین عشق کو آن کہتے ہین جسکا ترجمہ ہندی مین
وہ ہی شیخ الاسلام مخدوم نصیر الحق والدین قدس سرہ فرماتے تھے کہ جب محبت ہوئی تو سب چیز ہوئی
خاندان ہمارا دو چیز کے ساتھ منسوب ہی ایک محبت دوم اتفاق ایک مرید نے پوچھا محبت کس چیز سے
حاصل ہوتی ہی فرمایا عنایت خدا تعالی سے روزی ہوتی ہی کہا دوسری چیز سے بھی فرمایا احسان سے بھی
دوسرے نے عرض کی کہ کوئی وظیفہ ایسا ہی کہ اسکے پڑھنے سے محبت خدا تعالی روزی ہو فرمایا عصر کے
بعد پانچ مرتبہ سورہ نبا پڑھے تو اسپر محبت خدا تعالی ہو جاے اور فرمایا کہ مخدوم شیخ الاسلام شیخ نظام الدین
قدس سرہ سے مین نے سنا ہی کہ جو شخص بعد سبعات عشر سات بار یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مُحِبًّا لَّکَ
وَاَمِتْنِیْ مُحِبًّا لَّکَ وَاحْشُرْنِیْ تَحْتَ اَقْدَامِ کِلَابِ اَحِبَّائِکَ حق تعالی اسکو اپنی محبت کا اہل
کرے اور بعد دوگانہ تحیۃ کے یہ دعا پڑھے بعدہ فرمایا آدمی کو اپنی طرف سے کوشش اور جہد کرنی چاہیے
والباقی علی اللہ **نظم** گرو اس راہ مین تو ہان نہ کرے + جان دے جان دے زبان نہ کرے
فائدہ جان اے عزیز کہ سالکین نے محبت اور عشق مین فرق بیان کیا ہی عشق انتہائی محبت کو کہتے مین اور
یہ محبت موافقت ہی بعدہ میل ہی پھر موانست پھر مودت پھر ہوا بعدہ خلت پھر محبت پھر شغفت
بعدہ تیم اسکے بعد عشق موافقت وہ ہی کہ دشمنان حق کو دنیا اور شیطان اور نفس کو تو دشمن رکھے اور
دوستان حق کو دوست رکھے اور انکی ملازمت اور صحبت اور انکے حکم کو تو عزیز رکھے تاکہ انکے دل مین
تیرے جگہ ہو کسواسطے کہ جس کسی نے کسی صاحب دولت کے دل مین جگہ پائی اور اسکا منظور نظر ہوا
صاحب دولت ہوا اور فائدہ پایا **نظم** مرد کی تجھپر پڑے جبوقت نظر + اپنی ہستی کی تو پائیگا خبر + اور میل
وہ ہی کہ رجوع حق تعالی کی طرف لائے اور موانست یہ ہی کہ سب سے تو بھاگے اور تمام وقت حق کا جویاں رہے
مَنْ اَنِسَ بِاللّٰہِ اسْتَوْحَشَ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ جسکو اللہ کے ساتھ انس ہوا غیر اللہ سے اسے وحشت
ہوتی مودت وہ ہی کہ تو خلوت دل مین مشغول ہو عجز اور زاری اور نہایت اشتیاق اور بیقراری سے
اور ہوا وہ ہی کہ دل کو ہمیشہ ریاضت مین رکھے اور جگر کو پانی کرے جیسے کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم راتون نماز مین کھڑے رہتے اور پاے مبارک ورم کرتے اور بارہا نماز مین پانون کی انگلیون کے
بل کھڑے ہوتے صحابہ عرض کرتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور کے حق مین یہ حکم آیا ہی
لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ پھر کسواسطے آپ اپنے تئین ایسی محنت مین رکھتے ہین
[illegible] اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا ترجمہ کیا مین بندہ شاکر نہون اور خلت وہ ہی

کہ اپنے تمام اعضا کو دوست سے تو پُر کرے اور غیر دوست سے خالی سو میرے اجزاو پوست نے سب لیئے
نام ہی میرا فقط اور ہی وہی + اور محبت وہ ہی کہ بُرے صفات سے تو پاک صاف ہو اور نیک اوصاف سے
موصوف جسقدر نفس اوصاف ذمیمہ سے پاک ہو روح جذبہ محبت مین کھچیگی اور نیک صفات سے
موصوف ہوگی اَشَدُّھُمْ حُبًّا لِلّٰہِ اَحْسَنُھُمْ تَخَلُّقًا بِاَخْلَاقِہٖ یعنی اللہ کی محبت مین وہی بڑھکر ہی
جو اخلاق الٰہی سے متخلق سب سے زیادہ ہو شغف وہ ہی کہ شوق کی نہایت حرارت سے تو دل کے حجاب کو
ٹکڑے کرے اور آنکھ سے ایک آنسو نہ ٹپکے تا کہ محبت کو نجانے کوئی کہ محبت سرّ ربوبیت ہی جسکا اظہار کفر ہی
الا جب کہ غلبہ حال کو ہو کہ طاقت رہے اور نہ اختیار سو چاہون نہ کرون نالہ ولیکن دل سے +
ناخواستہ اے ولے ہی نکلے فریاد + اور تیتم وہ ہی کہ اپنے تیئن بندۂ محبت اور اسیر اُسکا تو کرے
اور تجرید ظاہری اور تفرید باطنی سے صفت کیا جاے اور ولہ وہ ہی کہ تو دل کے آئینہ کو جمال دوست کے
مقابل رکھے اور شراب حال کا تو متوالا ہو جاے اور حالت بیمارون کی سی ہو اور عشق وہ ہی کہ تو
اپنے تیئن گم کرے اور بیقرار ہو جیسے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت عشق اور بیقراری سے
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کبھی فرماتے کَلِّمِیْنِیْ یَا حُمَیْرَاءُ اور کبھی بلال کے
کہتے اَرِحْنَا یَا بِلَال پیر دستگیر قطب العالم قدس اللہ سرہ فرماتے تھے فوائد الفواد مین لکھا ہی
کہ ایک روز حضرت شیخ الاسلام شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز کے حضور مین سلوک مین سخن ہونے لگا
فرمایا سالک کمال کی طرف رخ رکھے یعنی جب تلک وہ سلوک مین ہی کمالیت کا امیدوار ہی بعد ازان
فرمایا کہ سالک ہی اور واقف ہی اور راجع ہی سالک وہ ہی جو راہ چلے اور واقف وہ ہی جسکو وقفہ واقع ہو
بندہ نے عرض کی کہ سالک کو وقفہ ہوتا ہی فرمایا ہان جب سالک کی طاعت مین فتور آوے
جیسے کہ ذوق طاعت سے رہجاے اسکو وقفہ کہتے ہین اگر جلد باز آجاے اور توبہ کرے تو پھر
سالک ہو سکے اور معاذ اللہ اگر اسی مین رہے تو خوف ہی کہ راجع ہو اُسکے بعد سات قسم پر اس راہ کی
لغزش بیان فرمائی اعراض حجاب تغافل سلب مزید سلب قدیم تسلی عداوت اور اس تقسیم کو مثال دیکر
فرمایا کہ اگر دو دوست ہون عاشق معشوق اور ایک دوسرے کی محبت مین ڈوبے ہوئے اس درمیان
اگر عاشق سے کوئی حرکت یا سکون یا کوئی فعل سرزد ہو کہ دوست کے ناپسند ہو تو دوست اس سے اعراض
کرے یعنی منہ اپنا پھیرے پس عاشق کو واجب ہی کہ اُسی وقت توبہ اور استغفار مین مصروف ہو
اور معذرت کرے اور پھر آئینہ دوست راضی ہو جاے تھوڑا اعراض جو تھا وہ نیست نابود ہو
اور اگر وہ محب اُسی خطا پر ایستادگی کرے اور عذر خواہی نہ کرے تو اعراض آگے بڑھکر حجاب بنجاتا ہی

معشوق بیچ مین حجاب اور یہ وہ طاتا ہو اور اُسوقت کہ خواجہ ذکرہ اللہ با لخیر تمثیل مین حجاب کے یہان تک پہونچے
تو آپ نے ہاتھ بلند کیا اور آستین روے مبارک کے سامنے کی اور فرمایا کہ مثلاً اسطرح حجاب محب اور
محبوب مین ہو پس محب کو واجب ہی کہ عذرخواہی مین کوشش کرے اور توبہ استغفار کی طرف مائل ہو
اور جو اس باب مین بھی سہل انکاری کرے وہ حجاب تغافل بنجاے اسمین کیا ہوتا ہی کہ دوست اُس سے
جدائی قبول کرتا ہی پس پہلے اعراض سے زیادہ نہ تھا جب عذر نہ کیا حجاب ہوا اور ناپسندیدگی پریشانی کی
سے تغافل ہوا اور اب بھی اگر وہ دوست توبہ نہ کرے سلب مزید ہو یعنی اُسے جو ترقی وظیفون مین
اور ذوق طاعت اور عبادت وغیرہ مین تھی اُس سے واپس لیتے ہین پس اگر اب بھی عذرخواہی نہ کرے
اور اس بیہودگی پر قایم رہے سلب قدیم ہو جاے جو ذوق طاعت اور راحت کہ مزید سے پہلے اسے
حاصل تھی وہ بھی پھیر لیتے ہین اُسوقت بھی توبہ مین کوتاہی کرے تسلی پیدا ہو وہ کیا ہی کہ اسکے دوست کو اسکی
جدائی پر آرامیدگی اور قرار ہو اب بھی انابت اور توبہ مین اہمال اور تاخیر کرے عداوت ہو جاے نعوذ باللہ منہا
فائدہ سالک جب اُسکا حجاب اٹھائین تب وہ دل مین یقین کرے کہ خدا تعالی ہی اور ہمارے ساتھ
حاضر ناظر اور موجود ہی اسکو بھی اونے وصال کہتے ہین اور حجاب رفع ہونے اور کشف کے بعد تجلی ذات کی
ہو مشاہدہ اعلے کے مقام مین داخل ہو اسکو وصال اعلے کہتے ہین طالبان خدا کو اسی کے لئے ڈھونڈھتے ہین
اور سالک کو پہلے مقام محاضرہ ہی بعدہ مکاشفہ بعدہ مشاہدہ اور محاضرہ اہل علم الیقین کے لیے
اور مکاشفہ اہل عین الیقین کے لیے اور مشاہدہ اہل حق الیقین کے لیے ہی پیر دستگیر قطب العالم قدس اللہ
سرہ جو اس راہ کو دیکھے ہوے اور نور حقیقی اور تجلی ذاتی کو پہونچے ہوے تھے فرماتے تھے کہ مشاہدہ
اور مکاشفہ اور تجلی مین فرق نہایت ہی باریک ہی وہ فرق کوئی نہین کرسکتا اور وہ جو مرصاد العباد مین ہی
کہ مشاہدہ بے تجلی اور یا تجلی ہوتا ہی اور تجلی بے مشاہدہ اور یا مشاہدہ ہوتی ہی جب کہ تجلی صفات
جمال سے ہو یا مشاہدہ ہی اور صفات جلال سے ہی تو بے مشاہدہ کہ مشاہدہ باب مفاعلہ سے ہی دوئی
اسکا اقتضا ہی اور تجلی جو صفات جلال سے ہی وہ دوئی کو رفع اور وحدت کو اثبات کرے
لیکن مشاہدہ اور تجلی بے مکاشفہ نہو اور مکاشفہ بے مشاہدہ اور تجلی کے ہوتا ہی تمام ہوا اُسکا کلام
ہمت کتا ہی لیکن میرے نزدیک مشاہدہ کا ہونا بے تجلی مشکل معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ مشاہدہ سے
مراد ہی کہ ذات اور صفات الوہیت کا ظہور ہو پس ضرور مشاہدہ بے تجلی نہوا اور شاید کہ سب مجھے
وہان تک رسائی اور ادراک نہوا ہو اور اسرار جانے کو حقیقت حال ہی میں اسے عزیز جان کہ مکاشفہ
رفع حجاب کو کہتے ہین کہ روح اور جسم کے درمیان ہی جسکا ادراک بحق ہی اُسکو ظاہر نہین کرسکتے

کہا ہی کہ جب سالک بسبب ارادت طبیعت سفلی سے بلندی حقیقت پر قدم رکھے اور اپنے باطن کو ریاضت سے
صاف کرے ہر آئینۂ آنکھیں اُسکی کھلتی ہین اسکے موافق رفع حجاب اور صفائی عقل اور ادراک معانی معقولات
کا زیادہ ہو اُسکو کشف نظری کہتے ہین لازم ہی کہ سالک اس سے گذر جاے اور قدم آگے بڑھائے
تاکہ نور دل سے ملے اسی کو کشف نوری کہتے ہین وہان سے بھی سالک قدم آگے بڑھائے تاکہ مکاشفات
سِرّی ظاہر ہون جسے کشف الٰہی کہتے ہین پیدایش کے بھید اور ہستی کی حکمت وہان کھلے اور سالک کو
چاہیے کہ اُس مقام سے بھی آگے بڑھے تاکہ مکاشفہ روحانی ہو اور اسکو کشف روحانی کہتے ہین بہشت
اور دوزخ اور فرشتے اور ابتدا انتہا عالم مکشوف ہون ولایت اس مقام پر ظاہر ہو سالک کو لازم ہی
کہ اور آگے بڑھے تاکہ مکاشفات خفی پیدا ہون کہ اسکے وسیلہ سے عالم صفات خداوندی مین راہ ملے
اور اُسکو مکاشفہ صفاتی کہتے ہین اس حال مین اگر صفت علمی کا مکاشفہ ہو علم لدنی کی قسم سے حاصل ہو
جیسے خضر علیہ السلام کو ہوا اور جو صفت سمعی کا مکاشفہ ہو کلام الٰہی اور خطاب سُنے جیسے کہ حضرت موسیٰ
صلوٰۃ اللہ علیہ کو کہ ایک سو چار بار کلام حق سُنا اور جو صفت بصری کا مکاشفہ ہو رویت اور مشاہدہ ملے باقی
صفات اسی پر قیاس کرین الا کشف ذاتی کا مرتبہ بہت بلند ہی کہ عبارت اور اشارت اسکے بیان سے کوتاہ ہی
فائدہ منقول ہی کہ ایکبار حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو مان باپ سے زیادہ مشفق
اور مہربان امت پر ہین مناجات کی کہ خداوندا کل قیامت کے دن حساب میری امت کا میرے
ہاتھ مین دے اسواسطے کہ میری امت نہایت جور و جفا مین ہی ایسا نہو کہ اور انبیا کے سامنے فضیحت
ہون اگر ہون تو میرے سامنے حکم ہوا کہ قیامت کے دن تیری امت کا حساب خاص مین دیکھونگا
کہ یہ لوگ تیرے سامنے بھی فضیحت نہون اگر تیری امت ہین تو میرے بندے ہین مین انکو تیرے
سامنے کسلیے فضیحت کرون ع تیرا کرم جو عام ہو پھر کیسے ہو عذاب + اور یہ بھی روایت ہی کہ خدا ے
عز و جل فرماتا ہی کہ کتنے ہی سال ہوے اور بہت کچھ مہینے گذرے کہ مین کہتا ہون عبدی یعنی بندے میرے
اور تو ہرگز نہین کہتا لبیک سیدی یعنی حاضر ہون خداوند میرے میرے بندے شرم ہو تجھے کہ جب تو مجھے
پکارتا ہی مین جواب دیتا ہون اور جب مین تجھے پکارتا ہون تو جواب نہین دیتا لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰہِ
کو دیکھ کہ میری رحمت سے ناامید نہو اور طمع میری بخشش سے تو نہ چھوڑ ہر چند تیرے گناہون کی انتہا
نہین ہماری رحمت کی بھی حد نہین ہی لیکن اے عزیز افسوس ہی اور بہت افسوس کہ وہ ہر وقت باوجود
کمال لایزال کے بلا احتیاج تجھے پکارتا ہی اور تو ناقص اور محتاج ہو کر اس سے بھاگتا ہی یا دے
اُسکی طلب مین سے بلا عذر بھاگنے کی کوشش مین آمادہ ہو اگر عالم غیب و ملکوت اور قرب اور وصل کا تجھے

دکھلائین تو تیرا مطلب تیرا حاصل ہو اور نہ قیامت کے دن تیرا اجر تجھے ملیگا مگر شرط ہی کہ شریعت اور طریقت کی
حد اپنے حواس اور انفاس پر تو مقرر کرے اور ایک دم اپنا ضائع نہ کرے کہ سب سے زیادہ مصیبت وقت کا
بیفائدہ گذرنا ہی بلکہ نقد وقت پر خوش ہو آیندہ کی فکر مین نرہو مجاہدون کا سامان کر اور یہ جو چھپکر
تیری چشم دل کے سامنے حجاب ہو گیا ہی اُسے دور کر تاکہ مشاہدہ کا آب زلال ملے ہر ایک ملوث کا یہ کام
نہین ہی کہ مردون کے میدان مین نکلے اور تلوار بڑھکر مارے تاکہ غنیمت سے حلال پائے ساتھ تیغ اپنی
ملوث کے سبب رنگین نکرے ہی تو رستم پیشہ بہتر ہی کہ رستم پر لگا+ اے عزیز اور اے دوست ہوا پرستے
خدا پرستی ہرگز نہ بن پڑے اور خود پرستی کے ساتھ یار پرستی بھلی معلوم نہو پیر دستگیر قطب العالم قدس
سرہ فرماتے تھے کہ ایک کافر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کھانا مانگا آپ نے اُسمین تامل کیا
حضرت رب العزۃ نے وحی بھیجی کہ اس گبر کو مدت دراز سے روزی دیتا ہون دوسرے سے ہمکا رزق
دینا مجھے پسند نہین ہی اُسکے کھانا دینے مین صرف ایکبار کے کیون تو کسمساتا ہی اور کھانا اُسے
کسواسطے نہین دیتا ابراہیم علیہ السلام اسے لائے اور ضیافت کی کافر نے کہا کہ ابراہیم کسنے تجھے
ادب سکھلایا آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے ادب سکھلایا اور تیری ضیافت کے لیے دوڑایا وہ
کافر مسلمان ہو گیا اور کہا کیا اچھا ہی رب خلیل پر عتاب کیا ایک دشمن کے لیے اور
وہ کافر حقیقت اسلام کو پہونچا اور کہا کیا اچھا خدا ہی کہ یگانہ پر بیگانہ کی خاطر عتاب کرتا ہی اور یگانہ کے
کہے اور کیے کو پذیرا نہین کرتا نقل ہی کہ فتح موصلی رح کہتا ہی کہ ایک وقت مین نے کعبہ معظمہ زادہا اللہ شرفا کی
زیارت کا ارادہ کیا ایک لڑکا دیکھا راستے مین کہ ہنوز تکلیف شرعی اُسپر نہ تھی مین نے کہا تو کہان سے
آتا ہی اسے کہا خانہ خدا سے آتا ہون مین نے کہا ابھی تو لڑکا ہی احکام شرعی تیرے اوپر جاری نہین
کیون زحمت اُٹھائی اور بیفائدہ مشقت مین پڑا بولا اے پیر ایسی بات پھر مینے جی نہ کہنا کہ مین نے
دیکھا ہی ملک الموت نے مجھ سے بھی چھوٹے چھوٹے بچون کی جان قبض کی ہی اور خاک مین دبا دیا
مین نے کہا کیا حال ہی کہ تیرے پاس توشہ اور سواری نہین اسکے بغیر تیرا سفر مین درست نہین سمجھتا
اُسنے کہا توشہ میرا یقین میرا ہی اور سواری میری قدم میرے ہین اور ساندنی میری شوق میرا اور مرکب میرا
عشق میرا ہی مین نے کہا مین اسکا حال تجھسے نہین پوچھتا روٹی پانی کا حال دریافت کرتا ہون جسکے بغیر
تیرے ہلاک ہونے کا مجھے اندیشہ ہی کہا نام تیرا کیا ہی مین نے کہا فتح کہا اے فتح اگر تیرے دوستون سے
دنیا کے کوئی دوست تجھے اپنی مہمانی کے لیے بلائے کیا مناسب ہو کہ تو اپنے ساتھ کھانا لیجاے اور تو
اپنا ہی کھانا کھائے مین بولا کہ نہین پھر کہا کہ اے ضعیف الیقین خداوند ہمارا جو اپنے گنہگار بندگانے

اور غیر مہمانون کو روزی دیتا ہی مجھے جو اپنے گھر مہمان کرکے بلایا ہی کسطرح کھانا پینا نہ دیگا پیر دستگیر قطب عالم فر
قدس اللہ سرہ سے مین نے سنا ہی کہ ایک شخص نے برسون عبادت مین عمر اپنی صرف کی تھی اور ذرہ بھر
حکم سے باہر نہ گیا دفعتًہ ایک گناہ مین پڑا چاہا کہ دوبارہ درگاہ مین ارحم الراحمین کے متوجہ طاعت ہو اور اپنا
بندگی سے شیطان لعین نے کہا تجھے شرم نہین آتی کہ تو اس آلودگی کے ساتھ قدم خداوند پاک کے بساط پر
رکھے ہوئے چلا آتا ہی اور چاہا کہ راہ سے بھٹکا دے اور گمراہ کردے خدا تعالی نے اُس زمانہ کے نبی
پاس وحی بھیجی کہ اُسکو کہدو اے فلان تو نے بندگی ہماری کی ہم نے اُسکی جزا دی پھر تو نے چھوڑ دی ہم نے
تجھے مہلت دی اگر پھر رجوع ہماری طرف کرے تو ہم قبول کرین تو ہمارے واسطے اور ہم تیرے واسطے ہین
فضولی سے کہدے کہ تو درمیان مین کون ہی حضرت سلطان العارفین برہان السالکین شیخ قوام الحق
والدین قدس اللہ سرہ فرماتے ہین ؎ گر مفسدم من زان او ور مصلحم من زان او + او زان من
من زان او تو درمیانہ کیستی گو + ؎ مفسد ہون تو اُسکا ہی ہون مصلح ہون تو اُسکا ہی ہون + وہ مجھ
مرا مین اُسکا ہون تو بیچ مین کہ کون ہی + اور نیز روایت ہی کہ ایک رات خواجہ جنید رح مسجد شونیزیہ
کی طرف اُٹھے اور مسجد مین جانے کا ارادہ کیا ایک صورت بڑی ہولناک دیکھی مسجد مین آنے سے
اُسکا دل پھرا مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر پوچھا کہ تو کون ہی کہ میرا دل تجھسے منکر ہی اور مسجد مین
جو اولیا کا مسکن ہی آنا دشوار معلوم ہوتا ہی ابلیس نے جواب دیا کہ شیطان مردود درگاہ سبحانی جنید نے
کہا کہ مدت ہوئی ایک سؤال تجھسے کرنا چاہتا ہون اور تیرے شر سے خدا تعالی کے ساتھ پناہ مانگتا ہون
اے ابلیس بیان کر تجھے درویشون پر کسوقت غلبہ ہوتا ہی اور وہ کسطرح انپر چلتا ہی ابلیس نے جواب دیا
کہ انپر میرا داؤ نہین چلتا اور غلبہ میرا انپر نہین ہوتا جب مین چاہتا ہون کہ انکو دنیا مین مبتلا کرون عقبی
کی طرف بھاگ جاتے ہین اور جب چاہتا ہون کہ عقبی مین اُلجھاؤن تو حضرت مولی کی راہ لیکر مجھے
اُڑتے ہین اور مجھے حضرت مولی مین راہ نہین ملتی اور نہ میرا ہاتھ وہان قابو رکھتا ہی جنید رح نے
پھر پوچھا کہ تجھے انکے احوال سے بھی اطلاع ہوتی ہی اور اُسوقت تیری حرکات کا اثر ہوتا ہی ابلیس
بولا کہ نہین مگر جب کہ وجد اور سماع ہوتا ہی تو مین جانتا ہون کہ انکو کیا چیز ظاہر ہوئی ہی اور مین سمجھتا
ہون کہ انکو کیا ذوق ہی جب ابلیس نے یہ کہا تو نظر سے غائب ہو گیا خواجہ جنید فکرمند ہوئے اور مسجد مین
آئے تو مسجد کے کونے سے ایک آواز آئی کہ اے لڑکے خبردار اس دشمن کے کہنے پر فریفتہ نہونا
اور اسکے کہنے پر اپنے تئین تردد مین نہ ڈالنا درویشان حق عزیز تر ہین کہ جبرئیل و میکائیل علیہ السلام
کو انکا حال معلوم نہو جو کرم اُنپر ہی اُس دشمن خراب خستہ پر کب ظاہر کرے اسی وجہ سے

کہ روایت ہی حق سبحانہ وتعالی جب کریمی رحیمی کرے منادی کو حکم دے کہ ندا کرے ہر آئینہ جو کوئی کسی
نبی کے نام سے موسوم ہو تو بہشت مین داخل ہو پیر دستگیر قطب العالم سے مین نے
سُنا ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسکا نام میرے نام پر رکھا گیا یا اُسکے نام مین میرے نام کے
حرفون سے حرف ہو وہ بخشا گیا ہی اور متفرقات ظہیریہ مین حکایت ہی حق سبحانہ وتعالی سے بندون کے
حساب کتاب کے وقت مین ہرگاہ بندون کی بدی کا پلہ جھک جائیگا تو اُسکو دوزخ مین جانے کا
حکم ہوگا بعدہ اللہ تعالی جبرئیل علیہ السلام سے فرمائیگا میرے بندے سے ملاقات کر اور پوچھ نیکیون سے
خالی کیون ہی کہ فرمایا اگر اُسکا نام موافق ہو کسی عالم کے نام سے دنیا مین تو مین نے اُسے بخشا اسوجہ سے کہ
نام اُسکا عبادو کے نام سے موافق ہی اور مناقب مین ہی کہ ہر آئینہ بنچ رہینگی بہت قومین کہ اُنکے نام کسی
نبی کے نام پر نہین ہین پس اللہ سبحانہ وتعالی فرمائیگا کہ مین مومن ہون اور ہر آئینہ تمکو مومنین کے
نام سے پکارا پھر بہشت مین اُنکو داخل کریگا اور ظہیریہ کی بعض روایات مین ہی کہ اللہ تعالی فرمائیگا
جبرئیل علیہ السلام سے لے اُسے اپنے ہاتھ مین اور بہشت مین داخل کر اسواسطے کہ وہ ایک شخص کو
دوست رکھتا ہی جو دوست رکھتا ہی عالم کو تو اسلیے بخشا مین نے اُسے روایت ہی کہ حضرت محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حکایت کے سُننے سے خوش ہوے آے رسول اللہ ہر آئینہ فقرا تیری امت کے
بہشت مین داخل ہونگے اغنیا اور دولتمندون سے پہلے بقدر نصف یوم کے یوم قیامت سے جسکے
پانسو برس ہوئے اور ایک صحابہ کو بُلایا کہ شعر حضور پر نور مین پڑھے اور خوشی ظاہر کرے اُس بارے
مین شعر حسن داودی سے کہنا شروع کیا ع لَقَدْ لَسَعَتْ حَيَّةُ الْهَوٰى كَبِدِىْ + فَلَا طَبِيْبَ لَهَا
وَلَا رَاقِىْ + اِلَّا الْحَبِيْبُ الَّذِىْ شُغِفْتُ بِهٖ فَعِنْدَهٗ رُقْيَتِىْ وَتِرْيَاقِىْ + **ترجمہ**
جگر ڈسگئی میرا الفت کی ناگن + نہ اُسکا سیانا کوئی نا طبیب + گر وہ حبیب آئے جسپر گیا دل + ہی تریاق منتر اُسی کے قریب
حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوے جیسے صوفی لوگ سماع مین بحالت وجد اُٹھ کھڑے
ہوتے ہین اور چند قدم ذوق شوق کے ساتھ بڑھے حتی کہ رداے مبارک آپ کے جسم اطہر سے علیحدہ
ہو گئی اور اُسکو صحابہ علیہم الرضوان نے تبرگا تقسیم کر لیا یہی وجہ ہی کہ صوفیون نے سماع کو جائز رکھا ہی
اور تقربات الہی سے اسکو خیال کرتے ہین ہان ہان اے عزیز اے برادر شفیق تو ٹُرا نیکبخت خوش نصیب ہی
اگر تو دیدار حق کا طالب ہی ہرگز بے نصیبون کی بات نہ سُننا شیطان شیطنت مین اور ابلیس تلبیس مین
مصروف ہی اللہ میرے اپنی محبت ہمکو روزی کر اور محبت اُسکی جو تجھسے محبت رکھے اور محبت اس عمل کی
جو تیری محبت کے نزدیک پہونچائے تیرے فضل سے اے کریم اے وہاب اے رحیم اے تواب شیخ معین القضاۃ ہمدانی

کہتے ہین دیکھنا ذات خدا سے لذت کا پانا اور کیفیت ادراک اور احاطہ کی غیر ممکن ہی کہ اُسکی
ذات دیکھنے والے کو دیکھنے سے لے لیتی ہی جب دیکھنے والا نہ رہا تو کسکو دیکھے اور کب دیکھے مگر جو توصفات
پڑھتا ہی کہ اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ اُس سے نشان ہی جب حق جل جلالہ اپنے تئین جلوہ دے
جس صورت کے ساتھ کہ دیکھنے والا چاہے اُسکے ساتھ متمثل ہوکر دکھلائے اس مقام مین کہ مین
عین القضاۃ ہون ایک نور مین نے دیکھا کہ اُس سے جدا ہوا اور ایک نور اپنے سے مین نے دیکھا
کہ برآمد ہوا دونون نورون سے ایک صورت زیبا ہوگئے چنانچہ عرصہ تک مین اُسمین متحیر تھا ہر آئینہ
بہشت مین ایک بازار ہی کہ اُسمین خرید فروخت ہوتی ہی تصور اُسکا ہی اور دیکھا مین نے اپنے
رب کو شب معراج مین اچھی صورت سے خود نشان دیتا ہی وریغا اس کلمہ کو سُن انتہا اور قصہ
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ہی کہ جسنے مجھے دیکھا ہر آئینہ حق کو دیکھا بیان اس کلمہ کا
کرتا ہی اے عزیز تونے اس حدیث سے کیا سمجھا ہی کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
تَفَكَّرُوْا فِي الْآئِهٖ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِي ذَاتِهٖ یعنی مت فکر کرو ذات خداے تعالیٰ مین مگر اُسکی
صفات مین فکر کرو یہان عالم شرع زیر و زبر ہوتا ہی جانتا ہی تو مین کیا کہتا ہون مین کہتا ہون
نور خدا اپنے سے نہین دیکھ سکتے کہ یہان آدمی باخود ہوتا ہی لیکن ذات خدا بخدا دیکھ سکتے ہین کہ
آدمی کو خودی سے لے لیتا ہی لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ یہ وہ مقام ہی
کہ جہان خدا ہو اس مقام مین آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ نہین دیکھا اور
دوسرے سے فرمایا کہ دیکھا مین نے یعنی نور اُسکا نہ ذات اُسکی شعاع آفتاب کی دیکھ سکتے ہین کہ
نوازندہ اور روشنی دہندہ ہی مگر عین آفتاب کو نہین دیکھ سکتے کہ جلانے والا ہی اے عزیز جو اُس
نور کو پہونچا ابھی طفل راہ ہی پس ثابت ہوا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رویت شب معراج مین
ہوئی ہی بعضے چشم دل سے کہتے ہین بعضے چشم سر سے بعض نے دوسرا قول اختیار کیا ہی اور یہ بھی
ثابت ہوا ہی کہ رویت خداوند تعالیٰ دنیا مین چشم دل سے بحالت بیداری ہوئی ہی جیسے کہ بحالت
خواب دنیا مین ہوتی ہی جو شخص چاہے کہ خواب مین شرف رویت خداوند تعالیٰ سے مشرف ہو
سورۂ آل عمران کو پڑھے اسواسطے کہ تفسیر زاہدی مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ فرمایا آپنے کہ جسنے پڑھا سورۂ آل عمران کو دنیا سے وہ نہ جائیگا جب تک کہ وہ دیکھ لے اپنے
رب کو خواب مین اور اسکے جنازہ پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نماز پڑھین اور اللہ تعالیٰ نے
اُسکی قبر مین وسعت مد نظر کی دیگا اور نیز حدیث مین ہی کہ جو کوئی سورۂ طٰہٰ چالیس شب جمعہ کو پڑھے

پڑھے حق سبحانہ تعالی کو خواب مین دیکھے رئیس درویشان او محتسب عارفان شیخ قوام الدین رح نے
فرمایا ہی مکاشفہ وہ ہی کہ ہویت حق کا ادراک کرے اسواسطے کہ مخلوقات سے کوئی شخص انبیا
اور اولیا اور صدیقین سے مشاہدہ ذات حق مین داخل نہین ہوتا دنیا مین اسے جو انمرد جو تو چاہے
نام رکھ رویت قلبی کا خواہ رویت بصر کہو خواہ مکاشفہ کہو اصطلاح صوفیہ مین رویت قلبی ہی نہ رویت عیانی
کہ حاسہ بصر سے متعلق ہو سید امیر ماہ رح فرماتے ہین ؎ جمال دوست کو دیکھا میرے دل سے + جو نزدیک
ودور کر سے تو بھی دل سے دیکھ سکے + جب یہ سب تجھے معلوم ہوا اب جاننا چاہیے کہ تجلی سے مراد ظہور ذات
وصفات الوہیت ہی اور روح کو بھی تجلی ہوتی ہی یہین سالکون کو بہت غلطی ہو جاتی ہی کبھی ہوتا ہی
کہ صفات روح ذات روح کے ساتھ تجلی کرتی ہی سالک کو ذوق تجلی حق کا معلوم ہوتا ہی سالک اس مقام مین
دھوکے مین آجاتا ہی اور گمان اسے ہوتا ہی کہ تجلی حق ہی اس محل مین پیر مرشد چاہیے تاکہ ہلاکت سے
بچا دے فرق تجلی روحانی اور تجلی ربانی مین یہ ہی کہ تجلی روحانی سے دل کا آرام ملتا ہی اور آمیزش
شک وشبہ سے نہین چھوڑتا اور ذوق معرفت پورا حاصل نہین ہوتا اور تجلی حق سبحانہ وتعالی اسکے
برخلاف ہی اور دوسرے یہ کہ تجلی روحانی سے غرور وپندار آجاتا ہی اور طلب وخوف اور نیاز مین
نقصان آتا ہی اور تجلی حقانی سے اسکے برخلاف ہو اور ہستی نیستی سے بدل جاے اور طلب اور
خوف ونیاز مین ترقی ہو اور تجلی حقانی دو قسم ہی تجلی ذات اور تجلی صفات تجلی ذات طرح طرح کی ہی
اور تجلی صفات بھی طرح طرح کی کتب سلوک مثل مرصاد العباد اور اساس الطریقہ مین تشریح اور تفصیل
مذکور ہی اس مختصر مین اسکی گنجایش نہین ہی اے عزیز تجلیات الٰہی کی نہایت نہین ہی اگر تمام کمال
لکھون تو طالبان حق متحیر ہون ؎ آج آئینہ مین جسنے نہین دیکھا رخ یار + طفلک راہ ہی کرتا ہی
جو کل کی امید + دولت باقی وہی ہی کہ ایک وقت فراغ دل سے مشاہدہ دوست مین مصروف ہو جیسے کہ
ایک عزیز کہتا ہی ؎ بفراغ دل زمانے نظرے بخوبروئے + بہ از انکہ چتر شاہی ہمہ عمر ہاے وہوئے
ترجمہ ؎ فراغت سے کوئی دم خوبصورت پر نظر خوش ہی + نہ تخت وتاج بہتر ہی نہ ہاے وہوے
دلکش ہی + خواجہ بایزید رح سے پوچھا کہ آپ کی عمر کسقدر ہی فرمایا چار سال کہا یہ کیا فرمایا ستر برس حجاب مین
گذرے مگر چار برس ہوے کہ اسے دیکھتا ہون ؎ اپنی تمام عمر مین اکدم جو تو ملے + حاصل وہ دم ہی
عمر کا مغت اور دن سے گئے + پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ کہ نور حقیقی کو پہونچے تھے بارہا یہ بیت
فرماتے ؎ ورای حسن ہر روے تو چیزیست + کہ آنرا کس نمیداند چہ نام ست + رئیس درویشان
محتسب عارفان شیخ قوام الحق والدین قدس سرہ فرماتے ہین امت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین

ایسے بھی مکاشفان بلند ہمت ہین کہ خدا تعالی سے رویت کا سوال نہین کرتے ایک پیر سے پوچھا کہ
تو خدا تعالی کو دیکھنا چاہتا ہی کہا نہین کہا کیون نہین کہا موسی علیہ السلام نے چاہا اور نہ دیکھا اور
حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ چاہا اور دیکھا پس ہماری خواست حجاب عظیم ہی دیدار
حق جل وعلا سے

فائدہ بندہ حریت اور آزادی کے مقام پر اسوقت پہونچے کہ دنیا اور عقبی کی کوئی غرض باقی
نہ رہی ہو بلکہ خرد اور اکنگ ہو اور فرد کو نہ دنیا کی نعمتین قابو مین لا سکتی ہین اور نہ عقبی کی بلکہ
جو کچھ ہو اور جسقدر سب سے الگ ہو جب تلک غرض ہی اسکی قید مین ہی اور جب اسکی قید مین ہی
تو اسی کا بندہ ہی نہ کہ آزاد وہ آزاد و پاک ہی آرزو اور سوال اور قصد اور حاجت سے نہین ہی اسکے لیے
کوئی حظ مگر اللہ اور نہ کچھ نصیب اسکے سوا ہی ایک دن شبلی رح کسی حال مین تھے ایک شخص نے
اس سے کہا تو نہین جانتا کہ رحمان ہی کہا ہان جانتا ہون ولیکن جب سے مین نے اسکی رحمت کو
پہچانا ہی مین نے ہرگز نہین کہا کہ میرے اوپر رحمت کر جسکو اس سے حاجت ہو اس سے مانگے اور جسکو
حاجت اسکی ہی یعنی ذات کی اس سے کیا مانگے اور خواجہ جنید رح سے سوال کیا اس شخص کی بابت
جسکے پاس اسباب دنیا سے کچھ نہین سوائے اسکے کہ چھوارے کی گٹھلی ہو سے خواجہ نے جواب دیا
کہ المکاتب عبد ما بقی علیہ درہم ترجمہ مکاتب غلام ہی جب تلک اسپر ایک درم باقی ہی
مکاتب وہ غلام ہی جو کسی مقدار کے ادا کرنے پر آزادی اسکی مقرر ہی یعنی جس کسی کو دنیا کا لوث
اسقدر بھی ہو یا کوئی غرض اغراض دنیا سے اسکی نظر مین رہی ہو مقام حریت اور آزادی اسکے لیے
مسلم نہین مقصد الاقصی مین کہتا ہی کہ انسان آزاد کامل وہ ہی کہ اسمین آٹھ چیز کمال کے ساتھ ہون
اقوال افعال معارف اخلاق نیک ترک عزلت قناعت فراغت جسمین یہ آٹھ چیز ہون وہ آزاد
کامل ہی اور جو پہلی چار چیز رکھے اور آخر کی چار چیز نہون بالغ ہی مگر آزاد نہین ہی اور کامل آزاد دو گروہ
ہوئے بعض نے ترک کے بعد عزلت قناعت اور گمنامی اختیار کی اور بعض نے ترک کے بعد رضا
و تسلیم منظور رکھی جس گروہ نے خمول وعزلت اختیار کی اس سبب سے کی کہ یقینا جانا کہ اہل دنیا کی
صحبت مین پراگندگی اور تفرقہ ہی پس جنھون نے ترک کیا ہی ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ اہل دنیا چاہتے
کہ انکی خدمت کرین اور دنیا کی چیزون سے فتوح اسکی خدمت مین بھیجین باوجودیکہ حلال اور بے شبہہ
قبول نہین کرتے اور اس سے ڈرتے ہین بھاگتے ہین اور دوسرے گروہ نے جو ترک کے بعد رضا و
تسلیم اختیار کی اس سبب سے اختیار کی کہ اسکو یقین سے جانا کہ آدمی بیشتر کام مین لاعلم ہی کہ نفع اسکا کس چیز مین ہے

چنانچہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ آدمی کے سامنے کوئی چیز آتی ہی جسکو وہ پسند نہین کرتا اور
اُسکا نفع اس چیز مین ہی عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ جب طائفہ مذکور اس سے
واقف ہوئے اپنی تدبیر اور تصرف سے دست بردار اور راضی برضا و تسلیم ہوئے دنیا دار اگر انکی
زیارت کو آئے تو منع نہین کرتے نہ آئے تو کچھ پروا نہین کرتے خلق کی رد و قبول انکے نزدیک
یکسان ہی اہل دنیا اگر اشیاء دنیا اسکی خدمت مین پیش کرین حلال ہو تو قبول فرماتے ہین سبب کہ تھے
معلوم ہوا اب جاننا چاہیے کہ جب عبودیت کا مقام پورا حاصل ہو گیا اور آزادی کے درجہ کو
پہونچا تو یہ بات نہین ہی کہ احکام بندگی اُس سے دور ہو گئے یہ تو بندہ پر اسوقت تک لازم ہین جب تک
کہ وہ زندہ اور عاقل ہی بلکہ آزادی سے یہ مراد ہی کہ اپنے نفس کی بندگی اور غلامی سے آزاد ہو گیا یعنی کہ
جو نفس حکم دے اسکی تعمیل نہ کرے بلکہ وہ نفس کا مالک ہو جاوے اور نفس اسکا مطیع اور فرمانبردار
ہو ایک گروہ ملحدون کا قول ہی کہ خدمت اتنی کرے کہ بندہ ولی اللہ ہو جاوے اور جب ایسا ہو تو
احکام بندگی اُس سے زائل ہو جائین جیسے کہ زاد و راحلہ اسلیے درکار ہی کہ مکہ معظمہ مین پہونچے
اور جب وہان پہونچ گیا تو زاد و راحلہ جاتا رہا اور یہ ظاہر گمراہی ہی نہین دیکھتے کہ حضرت محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم تمام کمالات سے موصوف تھے پھر بھی احکام بندگی آپ سے دور نہ ہوئے
بلکہ حکم ہوا کہ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ اے الموت پس دوسرے شخص سے کب
ساقط ہو سکتے ہین ہر چند قرب زیادہ تر بندگی زیادہ تر لیکن سالک جب مقام حریت کو پہونچے
دل خدا کے ساتھ پاک اور صاف ہو اور ہمیشہ تجلی حضور مین رہتا ہی تکلیفون کے وقت اسکی
کدورت اس سے جاتی رہتی ہی نہ یہ کہ نفس تکلیف اُس سے ساقط ہو مراد یہ ہی کہ جو کچھ اعمال اور
لوگ مشقت اور رنج سے کرتے ہین وہ آسانی کے ساتھ کرتا ہی اور عبادت اور پرستش الٰہی مین
اُسکو کچھ محنت نہین ہوتی بلکہ لذت اور راحت ملتی ہی حتی کہ اگر کوئی عبادت کا مانع پیش آسکے
بڑی بلا اور مشقت بزرگ اُسپر نازل ہوتی ہی کہ وہ عبادت بغیر نہین رہ سکتا یہی وجہ ہی کہ بعضے
کہتے ہین کاش بہشت مین نماز ہوتی اور بعضے کہتے ہین کہ بہشت مین ذکر دوام لازم ہوتا پیر دستگیر
قطب عالم فرماتے ہین کہ امام شبلی رح نے مرض الموت مین ایک سے کہا کہ مجھے وضو کرا دے جب
وہ شخص وضو کرانے لگا سب فرض واجب سنت اور مستحب اور آداب وضو کے ادا کیے مگر داڑھی کا
خلال بھول گئے شبلی رح نے ہاتھ اُسکے پکڑے اور اپنی ریش مبارک مین لائے یہ سنت بھی اُسی وقت
بجا لائے پیر دستگیر قطب عالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ شریعت کشتی کے مثل ہی اور طریقت

ترجمہ اور پرستش کر اپنے رب کی یہان تک کہ پہنچے تجھ کو موت
مترجم

دریا کی طرح اور حقیقت موتی کے مانند پس جسنے موتی کا ارادہ کیا تو کشتی مین بیٹھا پھر دریا مین گیا
پھر موتی تک پہونچا اور جسنے یہ ترتیب چھوڑی موتی تک نہ پہونچا اور نیز فرماتے تھے کہ اگر ایک کو ہوا مین اڑتے
یا دریا پر چلتے دیکھو اور وہ ایک فرض یا سنت کو چھوڑ دیتا ہو تو جان لو کہ وہ جھوٹھا ہی اور اُسکا فعل
کرامت نہین ہی بلکہ سحر اور استدراج ہی شرح اوراد مین کہا ہی اول مرتبہ سالک کا شریعت ہی چاہیے
کہ شریعت کے صحیح شرائط کو برابر پورا اور اسکی حفاظت مین کوشش کرے جب اس باب مین عادت کے
موافق کوشش کرے اور ہمت کو بلند رکھے شریعت کے اوپر عمل کرنے سے اور ہمت کے بلند رکھنے سے
اسکو طریقت حاصل ہوگی جو راہ دل ہی اور جب کہ طریقت کے حقوق ادا کرے اور ہمت کو بلند رکھے
حق تعالی پردون کو اُسکے دل کی آنکھون کے سامنے سے اٹھاے اور حقیقت کے معنی اُسے دکھلائے شریعت
معاملات کا نگاہ رکھنا ہی اور طریقت باطن کا بُری خصائل سے پاک کرنا مثلاً کپڑے کو نجاست کے
لگنے سے بچانا شریعت ہی اور دل کا کدورت بشریت سے نگاہ رکھنا طریقت ہی انبیا علیہم السلام
امت کو شریعت کا حکم دیتے ہین اُنکی تحقیق کے لیے اور خود راہ طریقت کی چلتے ہین اپنی تحقیق کے لیے
اور اگر کوئی امت سے عالی ہمت ہو اور چاہے کہ حقائق کو پہونچے طریقت اختیار کرے تاکہ عوام کے
درجے سے بلند ہو اور خواص کے زمرہ مین داخل ہووے پس جب کہ تجھے معلوم ہوا کہ شریعت اقوال ہی
اور طریقت افعال اور حقیقت احوال اور طریقت و حقیقت شریعت بغیر کھلے نہ فائدہ بخشتے پس واجب ہی
سالک کو کہ علم شریعت سے جو کچھ ضرورت ہی سیکھے اور علم طریقت کو پورا حاصل کرے تاکہ تو حقیقت کو
پہونچے جو قبول کرتا ہی اور ذکر تا ہی جو کچھ پیغمبر علیہ السلام نے کہا ہی وہ اہل شریعت ہی اور جو کرتا ہی
وہ جو پیغمبر علیہ السلام نے کیا ہی وہ اہل طریقت ہی اور جو کوئی دیکھتا ہی جو کچھ پیغمبر علیہ السلام نے
دیکھا ہی وہ اہل حقیقت ہی اور جو تینون رکھے وہ تینون رکھتا ہی اور جو دو رکھے وہ
دو رکھتا ہی اور جو ایک رکھے وہ ایک رکھتا ہی اور جو کچھ نہ رکھے وہ کچھ نہین رکھتا ہی وہ گروہ کہ تینون
رکھین وہ کامل ہین شایان پیشوائی اور مقتدائی کے ہین اور جو کچھ نہین رکھتے ناقص ہین بلکہ
چوپایون سے بھی فروتر ہین اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰئِکَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ
اسے بھائی صورت کا اعتبار نہین معنی کا اعتبار ہی اگر صورت با معنی ہو تمام اعتبار ہو ع جو
دونون ہون تو ہی نور علی نور اے عزیز تو جانتا ہی کہ شریعت طریقت اور حقیقت سے غرض کیا ہی
غرض کلی یہ ہی کہ آدمی بات اور کام کا درست کم آزار و ادا منیک خلق اور صاحب معرفت ہو اور جب
غرض تینون سے تجھے معلوم ہوئی تو چاہیے کہ علم شریعت کے جاننے کے بعد ہمیشہ علم شریعت کی

گفتگو مین تو رہے اور اگر گفتگو سے تو درگذرے ایسا کام کر کہ ٹھکانے پر پہونچے قول بے عمل
اور صورت بغیر معنی کے کام نہ آوے عمل ہی ہی کہ سالکون کو مقام عالی پر پہونچاتا ہے وَالْعَمَلُ
الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ترجمہ اور نیک عمل اسکو بلند کرتا ہی ٥ شاخ درخت علم نہ رکھے مگر عمل
گر علم بے عمل ہی تو وہ شاخ بے ثمر + جس علم کا عمل نہووے سود جان اُسے ۔ آنکھ اسلیے ہی تا کہ تو
اُس سے کرے نظر ۔ تفسیر وان کو میری طرف سے کہے کوئی ۔ عامل جو تو نہین ہی تو بہتر ہی تجھسے خر
مغرور آج اپنی فصاحت پہ ہی کہ تو ۔ ہر باب مین ہمارا ہی سے خبر + کل روز حشر جب کہ تو ہوگا حساب مین
علت نہ عذر پیش چلیگی سن رے کان دھر + اور طریقت کا آغاز اور شریعت کا انجام عمل کا اختیار کرنا ہی
جو احسن واجب ہو یعنی ہمیشہ نماز کا پڑھنا اور باوضو رہنا اور نماز اور ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن مجید کی
اور کم کھانا کم سونا کم کام کرنا اور لوگون سے کم ملنا جلنا احکام شرع مین احتیاط کا کرنا رخصت
اور آسانی سے پرہیز کرنا یعنی صوفی کو کوئی مسئلہ پیش آئے تو اصحاب حدیث اور فقہ سے رجوع کرے
اگر اُس مسئلہ مین دونون فریق کو متفق پاوے تو فہو المراد اُسپر عمل کرے اور جسمین فقہا اور محدثین کو
اختلاف ہو تو جو حاوی اور اسلم ہو اُسے اختیار کرے جیسے کہ فقہا کے درمیان جواز اور فساد کا اختلاف
تو فساد کا جانب اختیار کرے تا کہ فرائض سے یقین کے ساتھ عہدہ برا ہوا اور اگر حلال اور حرام کا اختلاف
کسی چیز مین واقع ہو تو اسوجہ سے کہ اگر وہ چیز حلال ہو حلال سے کنارہ کرنا زیان نہ کرے اور اگر
وہ چیز حرام ہو تو حرام کا ارتکاب زیان کرتا ہی اور یہ ایسا ہی کہ نماز کے جائز ہونے مین بغیر سورۂ فاتحہ کے
علما کو اختلاف ہی صوفی لوگ سورۂ فاتحہ کو ترک نہین کرتے احتیاطاً اور وتر کی ایک رکعت پڑھنے مین
اختلاف ہی ایک رکعت نہین ادا کرتے احتیاطاً اور مستعمل پانی مین امام اعظم رضی اللہ عنہ نجاست مغلظہ
فرماتے ہین اور ابو یوسف رح خفیفہ اور امام محمد رح طاہر غیر مطہر کہتے ہین اور شافعی رح طاہر مطہر
حضرات صوفیہ اس محل مین امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کرتے ہین کہ اُسمین احتیاط ظاہر ہی
اور جیسے ظالمون کے ہدیون کے کھانے مین کہ اکثر مال انکا حرام سے ہی بعضے رخصت اور اجازت
دیتے ہین بعضے منع کرتے ہین صوفی کو چاہیے کہ تحفہ تحائف اُنکے نہ کھاوے تا کہ کھانے مین احتیاط ہو
کہا ہی کہ دعا کے لیے دو پر ہین اکل حلال اور صدق مقال اور کہا ہی کہ بات دین مین احتیاط واجب ہی
اسواسطے کہ محتاط ہمیشہ حق کے ساتھ رہتا ہی اور متوسع رخصتی کبھی حق کے ساتھ اور کبھی باطل کے ساتھ ہی
اور دوسری بات یہ ہی کہ جو چیز کہ فقہا کو اُسمین اختلاف ہی جب وہ اختیار کرے کہ اُسمین احتیاط زیادہ ہی
بدن پر زیادہ دشوار و گران ہوتی ہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہین اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَشَقُّهَا

عَلَے الْبَدَنِ فاضل ترین اعمال سے وہ ہی جو بدن کے اوپر زیادہ سخت ہو اور نیز جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نمازوں کے منجملہ پوچھا تو فرمایا کہ طول قیام ہر آئینہ زیادہ کھڑے رہنا بدن پر دشوار تر ہی اور جو عبادت بدن پر دشوار ہو عبادت وہی ہی اسواسطے کہ تمام عبادتوں کی اصل نفس کی مخالفت ہی قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى حضرت قاضی شیخ بن مرتضی قدس سرہٗ اس فقیر کے اُستاد فرماتے ہین ~ نفس اگر ایکدم ہو تیرا مطیع + راہ کی لے کہ جو ہی وسیع + اَے عزیز بڑا فائدہ اسمین یہ ہی کہ نفس امارہ رخصت مین بہت راہ پاتا ہی نہ احتیاط اور آسانی کے ترک مین پس جب صوفی رخصت کی طرف مائل ہو نفس کو راہ ملتی ہی اور شیطان شکار کرتا ہی لیکن اگر اعمال احتیاط سے کرے اور رخصت اور آسانی سے پرہیز کرے نفس پلید مغلوب اور مردود ہو اور شیطان کو راہ نہ ملے کہ شکار کھیلے اور یہ جو سب ہمنے بیان کیا شریعت ہی اور شریعت رخصت سے باز رکھتی ہی خواجہ سنائی کا قول ہی ~ فقہ نبود گرد رخصت گشتن از تر دامنی + فقہ چہ بود عقل و جان و تن بسامان داشتن ~ یہ نہین ہی فقہ رخصت سے مزہ حاصل کرین + فقہ ہی عقل اور جان اور تن کو سامان سے بھرین پس اس گروہ کی حقیقت یہ ہی جائز نہ رکھین کہ تمام عمر نفس کی خواہش پر چلین کہ نفس کا موافق جہنم کے رہنما کے موافق ہی نہین دیکھتے ہو کہ ابلیس مین نفس کی تعظیم نہوتی تو اس سے مخالفت امر الٰہی کی نہ ہوتی پس موافقت خداے تعالیٰ کی مخالفت نفس کے سوا نہین ہی اور بدون اُسکی مخالفت کے یہ راستہ نہین چل سکتا ~ وہ نہین جو نفس اور شیطان کے اسیر چلین + وہ ہین کسکو کہتے ہین فرمان حق سے جا ملین + خواجہ ابراہیم نے فرمایا ہی کہ کوئی شخص درجہ صلحا اور اہل طریقت کو نہ پہونچے جب تک کہ چھ گھاٹیون سے نہ اُترے اوّل یہ کہ نعمت کا دروازہ اپنے اوپر بند کرے اور ذلت کا دروازہ کھولے دوسرے یہ دروازہ ہواے نفس کا اپنے اوپر بند کرے اور رضاے الٰہی کا دروازہ کھولے تیسرے یہ کہ دولتمندی کا دروازہ بند اور مفلسی کا کشادہ کرے چوتھے سونے کا دروازہ بند اور بیداری کا کشادہ کرے پانچوین آرام کا دروازہ بند اور رنج کا در کشادہ کرے چھٹے در امید بند اور آمادگی مرگ کا در کھولے پیر دستگیر قطب العالم قدس اللہ روحہ جاڑے کے موسم مین جب سردی کمال ہوتی اگر نیند غلبہ کرتی تو کبھی کرتہ ٹھنڈے پانی مین تر کرکے پہنتے اور مخدوم شیخ قوام الدین رح جماعت خانہ کے صحن مین بیٹھتے ہر طرف سے ہوا لگتی اور سردی بہت اثر کرتی اور نیند جاتی رہتی اور کبھی ایسا ہوتا کہ ٹوپی کو ٹھنڈے پانی سے تر کرکے ٹھنڈے ہوے سر پر دیتے اور کبھی کبھی سنگریزہ جمع کرکے اُسپر بیٹھتے تمام شب عبادت خداتعالیٰ مین مشغول ہوتے تھے کہ جب خواب غالب ہوتی اُن سنگریزون پر لوٹتے ظاہری

کرسنگریزون سے بستر پر کیا نیند آئیگی اور کیا آرام ملیگا اور کبھی اونچی دیوار کے اوپر بیٹھتے اور دیوار سے گرنے کے خوف کے باعث نیند نہ آتی اور تمام رات ذکر خدا مین گذرتی بعض اوقات جو گرم پانی کرتے اگر آگ کی گرمی سے نفس کسیقدر راحت پاتا یا دل مین خطرہ گذرتا کہ کسیقدر ٹھہر کر وضو کرون اُسی وقت اُٹھ کھڑے ہوتے گرم پانی چھوڑ دیتے ٹھنڈے پانی سے بے ضرورت غسل فرماتے راتون کو نماز معکوس مین مشغول رہتے طی کے روزے اکثر رکھتے کھڑانون پہنکر پیادہ دس بارہ کوس اپنے پیر شیخ نگارح کی خدمت مین جاتے نفس کو اسطرح مشقت مین رکھتے اُسوقت طریقت مین کامل ہوے پھر نور حقیقت کو پہونچے ؎ پہونچے ہین مرد رنج و محن سے مقام کو + تو بیخبر ہے عیش کا بندہ کجا مقام + اے عزیز جو رنج اور مشقت کہ پیر دستگیر نے راہ خدا مین کھینچی اُسکے بیان کو سنو جلد درکار ہین اسوقت تمام ہون یا نہ ہون ایسی محنت اور مشقت کہ طاقت بشری سے باہر ہے بجز فضل الٰہی میسر نہو جان میری اُسکے روان پاک پر فدا ہو فرماتے تھے ایک شب خواجہ جنیدرح کو جنابت یعنی غسل کی حاجت ہوئی رات کے وقت سردی نہایت تھی آپ سوچے کہ اگر غسل کیا تو ہلاک ہو جاؤنگا شرع تاخیر کی اجازت دیتی ہے اور ہلاکت سے روکتی ہے اب توقف کرون جب صبح کو اٹھون اور پانی گرم کرون یا حمام جاؤن اور غسل کرون یہ خطرہ گذرتے ہی حوض کی طرف دوڑے اور مرقعہ سمیت پانی مین جا پڑے اسطرف کا جاڑا معلوم ہے کہ مہلک ہوتا ہے اور سردی نہایت درجہ تھی حوض سے باہر نہ آسکے ایک ساعت کے بعد ہزار حیلہ سے باہر نکلے اور پانی کے کنارے گرے حق سبحانہ تعالیٰ نے جنگل کے ہرن بھیجے کہ اندام مبارک گرم کرتے تھے جب خواجہ کو تھوڑا ہوش ہوا اُٹھے اور نماز ادا کی اس خطرہ کے کفارہ مین چھ مہینے تک اس خرقہ کو دھوپ نہ دی اسی طرح جاڑے کی ٹھنڈی ہوا مین کئی مہینے تک پہنتے رہے نقل ہے کہ تمیم داری ایک شب سو رہے تہجد کو نہ اُٹھے اور تہجد کی نماز فوت ہوئی اُسکے عوض ایک سال نہ سوئے اور قیام کیا پیر دستگیر قطب عالم سے مسموع ہے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت تھی کہ ہر رات تین سو رکعت شرائط اور آداب اور حضور تمام کے ساتھ ادا کرتے تھے یکایک ایک دن کسی شخص سے سُنا کہ وہ دوسرے سے کہتا تھا کہ یہ شخص رات کو پانسو رکعت پڑھتا ہے اور ہرگز آرام نہین کرتا امام رضی اللہ عنہ نے اسوقت سے پانسو رکعت اپنے اوپر لازم کرلین اور اُنکے ادا کا قصد کیا فرمایا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا طریقہ تھا کہ اگر کوئی انکو مثل اسکے گمان کرتا اگرچہ وہ ایسے نہوتے اپنے تئین اُسکے گمان مین ثابت کرتے تاکہ ایسا نہو کہ یہ مضمون صادق آئے یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا دوست رکھتے ہین اس بات کو کہ اُن باتون کی تعریف کیے جائین جو وہ نہین کرتے

پھر ایک راستہ ہو کر گذرے ایک لڑکا کہنے لگا کہ یہ صاحب ہر شب ہزار رکعت نماز پڑھتے ہین اور ذرا نہین سوتے
امام نے یہ کلام سُنا اُسوقت سے ہزار رکعت کا التزام کیا پھر ایکبار راستہ مین جاتے تھے ایک شخص نے
کہا کہ یہ مرد تمام رات قیام کرتا ہی اور ہرگز پہلو کو راحت نہین دیتا امام نے کہا کہ مین نے عہد کیا کہ بعد
ازین رات کو بالکل نہ سوؤن اور آنکھ کو نیند سے آرام نہ دون اُس روز سے امام نے تیس ۳۰ برس تک
نماز صبح کی عشاء کے وضو سے ادا کی اور یہ عہد مدت مذکور تک پورا کیا حضرت شیخ الاسلام شیخ
فریدالدین قدس سرہ نے فرمایا کہ ایکبار بھائی شیخ بہاؤالدین زکریا سے لوگون نے پوچھا کہ مجاہدہ
کیا ہی فرمایا مجاہدہ وہ ہی کہ نفس جو آرزو کرے بیس برس تک وہ آرزو نفس کی پوری نہ کرے اُسوقت
فرمایا بحرمت صمدیت کہ بیس سال اپنے نفس کو سوا پانچ درم وزن پانی اور دو درم وزن طعام کے مین نے
نہین دیا اور اب تلک مین جانتا ہون کہ مین نے کچھ نہین کیا اور متقدمین کے نزدیک یہ ہیچ در ہیچ ہی
کہ انھون نے ستر برس نفس کو پانی نہین دیا اور عذاب مین رکھا ہی فرمایا کہ خواجہ محمد چشتی رح کہ پیر خواجہ
محمد یوسف چشتی کے تھے پہلے اُنھین عالم تحیر رہتا تھا تیس ۳۰ برس حضرت خواجہ عالم تحیر مین کھڑے رہتے
پہلوے مبارک آپ کا زمین سے نہ لگا تھا مجاہدہ ان حضرات کا تھا کہ ایک ایک اور دو دو سال
نفس کو پانی اور روٹی نہ دیتے اور راتون نماز معکوس مین مشغول رہتے ایک کنوان گھر کے اندر
تھا اُسمین اپنے تئین لٹکا دیتے اور نماز ادا کرتے پس اے عزیز مشائخ سلف اور اہل طریقت کی
سیرت تھی کہ نفس کو رنج مین رکھتے اور آسانی کو ترک کرتے جب تیرا نفس سرکشی کرے اور عبادت کے
روزمرہ سے رُکے اور سہولت کی راہ چلے اس جماعت کے احوال اور رنج اور مشقت اُنکی نظر مین رکھ
اور طاعت اور مشقت سے سُستی نہ کر اے عزیز نفس پلید طرح طرح کی حرکات اور تلوینات کیا کرتا ہی
کبھی کہتا ہی کہ وہ اور وقت تھا کہ مرشدان عظام تھے اب مرشد نہین رہے کبھی کہتا ہی کہ یہ آخری زمانہ
آگیا ہی فیض منقطع ہو گیا محتاب ہو یا نہو اُن تلوینات اور حرکات پر ہرگز التفات نہ کر اور اپنے تئین عشق کی
کشتی مین ڈال امید کمال ہی کہ فضل اور کرم سے خداے غفار کے جو ہمیشہ باقی ہی تو کنارے جا لگے گا اور
اگر اُنکے افعال سے تو عاجز ہو تو اُنکے احوال کے سننے اور پڑھنے سے غافل نہو ع گر نہین لکھتا تو
قلم ہی کو تراش + اور اگر تیرا نفس کہے کہ یہ حضرات قوی تھے اُنکی پیروی کہان ہو سکتی ہی تو اُن عورات کے
احوال کو جو اہل مجاہدہ تھین اور آرام و آسایش کا دروازہ اپنے اوپر بند کر دیا تھا مطالعہ کر اور اُس سے
کہہ کہ اے نفس تو مردانگی کا دعوی رکھتا ہی کسقدر ضعف اور کم ہمتی کی بات ہی کہ ایک عورت سے بھی
تو کم ہی نقل ہی کہ حبیبہ عدویہ عشاء کی نماز جب ادا کرتی اپنے کوٹھے پر جاتی اور کرتا اور دوپٹہ مضبوط باندھتی

پھر کہتی الٰہی ستارے غروب ہوے اور آنکھین بند اور بادشاہون نے اپنے دروازے بند کر لیے
اور ہر ایک دوست نے اپنے دوست سے خلوت قبول کی اور یہ مقام میرا تیری بارگاہ مین ہے تب نماز
کی طرف متوجہ ہوتی اور تمام رات اسمین گذر جاتی جب صبح ہوتی کہتی الٰہی رات نے منھ پھیرا اور دن روشن ہوا
پس کاش مین جانتی کہ یہ رات میری تو نے قبول کی تا کہ مبارکباد مجھے دین یا رد کی تا کہ میری تعزیت کرین قسم
تیری عزت کی ہے کہ مجھے اگر تو اپنے دروازے سے نکالے مین اُس سے دور نہون پیر دستگیر قطب العالم
قدس سرہ فرماتے تھے رابعہ بصریؒ کے گھر مین دروازے کے کواڑ نہ تھے کسی نے کہا دروازہ
بند کر رات فراغت خاطر سے بفکر تو رہا اور کواڑ کی جوڑی موجود کی رات کو بند کیا اور صبح کو دور پوچھا کسواسطے
دور کیا کہا کواڑون کے ہونے مین فکر اسکے بند کرنے کی اور اسقدر وقت ضائع ہوتا ہے رابعہؒ
مناجات مین کہتی اے بادشاہ جو کچھ دنیا سے رابعہ کا نصیب ہے اپنے دشمنون کو دے اور جو حصہ
رابعہ کا ہے بہشت سے وہ اپنے دوستون کو دے رابعہ کو دنیا مین تیرا غم غمگسار کافی ہے اور بہشت مین
تیرا نام یادگار بس اے عزیز اگر تو چاہے کہ اپنے نفس کا مراقبہ اور مرابطہ ہو اور آسانی چھوڑے
تو واجب ہے اہل اللہ کے حالات کا مطالعہ کرتا تا کہ حرص ان کامون کی پیدا ہو اور اُنکی راہ تو چلے اور
بیراہ نہو تا کہ جو اُنھون نے دیکھا تو بھی دیکھے اور جو سُنا وہ تو بھی سُنے اور جسکو وہ پہونچے تو بھی
پہونچے ؏ تو راہ نہین چلا نہ دکھلائی پڑا + ورنہ جو گیا اُسکے لیے در ہے کھُلا + گر چاہے تو اُسکی راہ پر
جان کو دے + تو بھی وہی پاوے جو کہ اُسنے رولا + اور اہل زمانہ سے پرہیز لازم ہے کہ اکثر فی زمانا
رسمی اور مصنوعی رنگئے ہین اور قرب خدا تعالی سے تن پروری کے سبب دور پڑے ہین ؏
حیوان صفت ملائک صفت کو کب پہونچ سکتے ہین ؏ وہ فرخ اشام اگلے تھے اور یہ کاہل ہین سب
ان سبک وزنون کو اُنکے پلے مین کیونکر رکھین + اے عزیز مرتاض اور مجاہدہ کشون کی حکایات
بیشمار ہین جسقدر ہمنے بیان کین اہل عبرت کے لیے کافی ہین حضرت پیر دستگیر قطب عالم نور اللہ مرقدہ
فرماتے تھے سالکون نے جو کہا ہے کہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو وہی انتقال کر سکتا ہے
کہ جس مقام مین وہ ہے اُسکو استوار اور مستحکم کرے یہ قول اُس شخص کے حق مین ہے کہ درد اور محبت
اُسکو کامل ہو لیکن اگر کسی کو درد و عشق اللہ تعالی کے فضل سے آن گھیرے وہ اگرچہ مبتدی ہو
اُسکو ہمارے پیران عظام استقامت توبہ اور ورع زہد اور تقوی سے پہلے ذکر اور مراقبہ کی تلقین
کر دیتے ہین اور شیخ کے ساتھ رابطہ سکھا دیتے ہین اور شرائط بھی اُسکے ساتھ لگا دیتے ہین تا کہ
یہ شخص اسمین مشغول ہو اور اسکو خبر بھی نہو کہ یہ سب مقامات اُسکے ہاتھ آوین اس شخص کو اسی گروہ کے سالک

نہین جانتے جاننا وہی ہے جو ہماری گفت کا ہے اور جو اس مقام کو نہین پہونچا وہ اس کلام کو نہین سمجھتا
اے عزیز جسوقت کہ عشق چمکا زہد کہان اور ورع کدھر عشق ایک آتش ہے کہ ایک لپٹ مین سب موانع کو جلا کر
خاکستر کر دیتا ہے ع سلطان جہان خیمہ کرے غوغا رہے کب عام کا + لیکن جو بیچارہ کہ ایسا نہین ہے
اُسکو نفس اور شیطان کے ساتھ رات دن مقابلہ کرنا چاہیے اور پہلوانون کی طرح کشتی لڑنی ضرور ہے کہ
وہ کبھی گرتا ہے اور کبھی اُٹھتا ہے کبھی مغلوب ہوتا ہے اور کبھی غالب طول دینا کیا ضرور ہے مناسب کہ بڑی محنت
اور مشقت سے اُن مقامات کو حاصل کرے تب انتہا کو پہونچے اور نہین توفیق ہے مگر اللہ کے ساتھ پیر دستگیر
قدس سرہٗ بارہا یہ بیت پڑھا کرتے **بیت** جوع طعام خویش کن تا بقبول حق رسی + چونکہ قبول حق شدی
با ہمہ خلق ناز کن + **ف** اپنی غذا تو بھوکھ کر تا کہ قبول حق ملے + جب کہ قبول حق تو ہو کون و مکان پہ ناز کرے +
اور فرمایا کرتے کہ ایک دن کوئی صوفی لباس دوسرے صوفی کے دروازہ آیا اور اُسکے لڑکی سے پانی مانگا
خیال کیا کہ وضو کے لیے پانی چاہتا ہے ایک گھڑا بھر کے لائی صوفی نے اُس لڑکی کے سامنے پینا شروع کیا
لڑکی باپ کے پاس دوڑی گئی اور کہنے لگی ابا اطیار ہو کہ قیامت آپہونچی باپ نے کہا بیٹا کیا کہتی ہے تجھے
کسطرح تحقیق ہوا کہ ایسے خوف اور تحقیق کے ساتھ کہتی ہے وہ بولی ابا جان مین نے دیکھا کہ ایک صوفیون کا
جامہ پہنے ہوئے دن کو پانی پیتا ہے عجب ہے کہ صوفی دن کے وقت پانی پیے اور قیامت قائم نہو اسی حق قع پر
فرمایا کہ ایام بیض تیرہ چودہ پندرہ تاریخ کو کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اُسکی یہ ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو
زمین پر اُتارا گریہ وزاری مین مشغول ہوئے حتی کہ تمام بدن آپکا شامت لغزش سے سیاہ ہو گیا پس جب حق تعالی نے
اُسکی توبہ قبول کی اور حکم دیا کہ ان تاریخون مین روزے رکھین ہر ایک دن تہائی بدن سفید ہوتا تھا جسوقت
کہ تینون تاریخ کے روزے پورے ہو گئے تمام جسم آپکا سفید ہو گیا اور بعضے اضافت ایام کی بیض کی طرف
با دنی ملابست کہتے ہین اسواسطے کہ ان تینون دن کی راتین نہایت سفید ہوتی ہین حضرت سید السادات رح فرماتے ہین
روزے کے چار فائدے ہین اول خاموشی دوم فکر سوم معرفت چہارم محبت شیخ العارفین شیخ شیوخ الاسلام
صاحب عوارف (یعنی شیخ شہاب الدین سہروردی) فرماتے ہین جسکا یہ ترجمہ ہے ہمیشہ معدہ کے سبک ہونے
مین کوشش کرے تاکہ نصیبہ صوم سے حاصل ہو اور نفل روزہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کو رکھے اسپر ازدیاد کرے اور اچھا ور ہر
مہینے مین ایام بیض کے روزے رکھے اور یہ اول قسم ہے اور اسی سبب سے ہمارے مخدوم شیخ کبیر کی خانقاہ
مین جو کوئی یہ پہلا مرتبہ اختیار کرتا اسے مواحت کے طریق بیضی کہا کرتے درویشون کا امر مطلوب یہ ہے کہ ہمت کو
بلند کرے اور اپنے تئین پست نہ کرے بلکہ روزہ بیض کے ساتھ رکھے اور مشائخ صوفیہ نے اتفاق کیا ہے
کہ چار روزے سے زیادہ افطار مکروہ ہے اسواسطے کہ تمام سال مین چار دن متصل افطار آیا ہے اور آداب روزہ سے یہ ہے

کہ جب تو روزہ دار ہو کہین نہ جائے جہان کہ کھانا کھاتے ہون یا کھانے والے ہون اور اگر اتفاق سے ایسا ہی
تو روزہ نہ کھو لے اور یہ بات مت سن کہ ایک مسلمان کا دل نگاہ رکھنا فاضل تر ہی اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہی
اِنْ کُنْتَ صَائِمًا فَصَلِّ یعنی اگر تو نہین جاسے جہان کھانا کھاتے ہون اور تو روزہ دار ہو
انکو دعا دے کہ وہ کھاتین اور دل کی نگہداشت وہان ہوتی ہی کہ کسی کی دعوت کرین اور وہی شخص مقصود
دعوت سے ہو اور قوم کو اسکے طفیل بلایا ہو جیسا کہ حقائق مین ہی اور افطار کی اجازت اور رخصت کسی مسلمان
اور بھائی کے کہے سے اسوقت ہی کہ قبل از زوال ہو لیکن زوال کے بعد نہین چاہیے کہ افطار کرے الا اگر مان
باپ استاد یا پیر فرمائے ہمارے مرشدون نے عرس مین بھی افطار کیا ہی اگرچہ بعد از زوال ہو تاخرالدین لکھا ہی
کہ مولانا وجیہ الدین پایلی صائم الدہر تھے اور حضرت شیخ الاسلام سید نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہ کے
مرید اور حضرت نے انکی تربیت کی ایک روز مولانا وجیہ الدین شیخ قطب عالم رکن الدین قدس سرہ کی خدمت مین
گئے شیخ نے ایک لقمہ اٹھا کر انکو دیا کہ کھاؤ عرض کی کہ مین صائم ہون نہ کھایا اور اپنے گھر گیا اسکے بعد شیخ رکن الدین
قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ مولانا وجیہ الدین کی استعداد مکمل تھی اور بھائی مولانا نظام الدین قدس اللہ روحہ نے
ایک مقام تک پہونچایا اور وہان سے آگے بڑھنا موقوف اس لقمہ پر تھا ابو الفتح نے چاہا کہ اس مقام سے ترقی پاتے مگر کیجیے
کہ نہ کھایا بعدہ جب وہ خبر مولانا وجیہ الدین نے سنی تاسف کیا اور پشیمان ہوا اور شیخ رکن الدین قدس سرہ کی
خدمت مین آئے آپنے فرمایا کہ وہ وقت گذر گیا اور یہ حکایت سید السادات مد اللہ ظلہ نے فرمائی کہ ملک مبارک میرہ
قاضی فخر الدین پسر قاضی خان کو مہمان کیا اور بندگان ملک شریف آئے اسدن سید السادات کی نفل روزہ کی نیت
تھی عصر کی نماز بعد کھانا سامنے لائے سید السادات نے فرمایا افطار کا وقت قریب ہی کہ کھانا کھاتے ہوئے پہونچیگا
حصہ میرا میرے سامنے ہی تھوڑی دیر مین کھا لونگا بزرگان ملک نے فرمایا کہ ایسی جماعت مین افطار کرنا چاہیے
سید السادات نے افطار کیا ایک روز حضرت مخدوم کو اچہ مین کسی نے ضیافت مین طلب کیا آپ کو روزہ
بیض تھا آدھا دن گذرا تھا دعوت قبول کی اور افطار کرکے فرمایا کہ مسلمان بھائی کے خاطر کا رکھنا بہتر نفل
روزہ کے ثواب سے ہی اور اگر دعوت خاص نہو تو کہدے کہ مین روزہ دار ہون اور جاننا چاہیے کہ مسلمان
بھائی کی خاطر نفل روزہ کا افطار اسوقت صحیح ہو کہ نفس کی حرص کھانے مین اسکے ساتھ شریک اور ملی نہو بلکہ
خالص نیت طیب خاطر مسلمان بھائی کی ہو اور نیت کا خالص کرنا محض موافقت کے لیے باوجود حرص نفس کے
مشکل اور دشوار ہی کیس حاصل یہ ہی کہ جسطرح نفس کی مخالفت ہو سکے روزہ سے یا افطار سے وہی پیش نظر رہے
کہ اس گروہ کا مقصود قہر نفس ہی پیر دستگیر قطب عالم قدس سرہ فرماتے ہین کہ ایام بیض کے روزہ رکھنے مین
جو ثواب اور فضیلت زیادہ تھی تو ہمارے پیر عظام کی طرف سے افطار کی رخصت ہرگز نہ تھی البتہ شیخ الاسلام

مخدوم نصیر الدین قدس اللہ سرہ العزیز نے افطار کی اجازت دی ہی اسی سبب سے کہ اکثر مرید آپ کے تارک دنیا
تھے اسلیے بعض کے روزون کا حکم دے کر افطار کی بھی اجازت دیتے تھے اور یہ بھی فرماتے تھے سالک کو چاہیے
کہ ہمت بلند کرے روزہ بیض پر اکتفا نہو اگر تمام سال رکھے اور عید وغیرہ ایام ممنوع کے روزہ نہ رکھے
تو بہتر ہی اور یہ نہو سکے تو رجب اور شعبان کے رکھے اور جمعرات جمعہ اور پیر کے دن روزہ لازم کرے
کہ یہ نشان محبان ہی اور عاشورہ اور ایام دیگر کے روزہ جو اوراد مین مذکور ہین وہ بھی رکھے کہ اسمین
بہت فضیلت ہی +

فائدہ اے عزیز روزہ کے تین مرتبہ ہین عوام کا روزہ خواص کا روزہ اخص الخواص کا روزہ
عوام کا روزہ یہ ہی کہ کھانے پینے اور عورت کے قرب سے باز رہین اور خواص کا روزہ یہ ہی کہ آنکھ
کان ہاتھ پانون اور زبان اور تمام اعضا کو گناہون سے باز رکھین تا کہ کسی عضو سے گناہ صادر
نہو اُسوقت روزہ گروہ صوفیہ کے نزدیک روزہ ہو اور اخص الخواص کا روزہ یہ ہی کہ دل کو کار
دینی اور دنیوی سے باز رکھین اور ما سوا اللہ سب سے بالکل بری اور پاک ہون پس جو شخص اسطرح کا
روزہ رکھے اُسکے روزہ کا مرتبہ اور درجہ اس راہ مین ہوگا اور اُسی کے حق مین ہی کہ روزہ دار کی نیند
عبادت ہی اور نفس اسکا تسبیح مین ہی لیکن جو روزہ عوام کا رکھے اور اعضا کو گناہون سے اور دل کو
کار دنیا اور برائیون سے باز نہ رکھے تو عند اللہ بے روزہ اور عند النفس روزہ دار ہی پیر دستگیر
قطب العالم نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ حضرت مخدوم سلطان نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز کے
عہد دولت مین ایک صوفی تھا صبح سے شام تک جو فتوح آتی خرچ کرتا اور فقرا اور مستحقین کو پہونچاتا
اور آپ روزہ رکھتا مگر جب کوئی ذکر اسکا حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز کے حضور مین
کرتا تو آپ فرماتے نام اُس بخیل کا میرے سامنے نہ لو ہر شخص کو اس بات پر تعجب ہوتا جبکہ بار ہا اسیطرح
فرمایا تو ایک بار شخص نے عرض کی کہ حضور ہر بار فرماتے ہین کہ نام اُس بخیل کا میرے سامنے نہ لو وہ صبح
شام تک کچھ نہین رکھتا فرمایا صحیح ہی لیکن جو پہلے فتوح آتی ہی اُسمین سے دو روٹی اپنے لیے
روزہ کھولنے کو رکھ لیتا ہی اتنا اُسے اعتماد نہین کہ جو اسقدر پہونچاتا ہی افطار کے وقت دو روٹی بھی پہونچا سکتا ہی
دو روٹی پر سے نہین اُٹھ سکتا ضرور ہی مین اُسے بخیل کہتا ہون پس اے عزیز روزہ طریقت کے موافق
سنت ہو کہ خواص کا روزہ تو رکھے اور جو عوام کے روزہ پر اکتفا کرے تو مرتبہ طریقت کو جو خواص کا
مقام ہی کسطرح تو پہونچے یا تو ایسا روزہ رکھے کہ غذا کم ہو اس راہ مین کچھ فائدہ نہ دے اسلیے کہ
غرض اس گروہ کی بھوکا رکھنا اور دبانا نفس کا ہی پھر اگر دو وقت کا کھانا ایک وقت کھالے تو اس گروہ

نزدیک مفطر ہی نہ صائم پس خواص کا روزہ رکھنے والا اُسکے مشابہ ہی کہ دوپہر کا کھانا کسی محتاج کو دے
اور آپ ایک وقت کی مقدار کھائے ورنہ بیفائدہ زحمت اُٹھاتی ہی اور اپنے تئین روزہ دار سمجھکر شیخی کرتی ہی
پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ نے چلّے بہت کھینچے تھے مگر شہرت کے پاس نہ تھے روزہ سے مشغول ہوتے
اور آنے والون کی ملاقات کو باہر آتے تھوڑی دیر خانقاہ مین بیٹھتے پھر حجرہ مین چلے جاتے بعض اوقات
برابر تیس دن گذر جاتے کہ کوئی بھائی اور معتقد چھوٹا پانی چاہتا یا روزہ کے افطار مین اصرار کرتا اخفا
کرتے نہ کہتے کہ مین روزہ سے ہون جو اُسکی خوشی ہوتی وہ کرتے پھر از سر نو چلہ شروع کرتے اور مقصود
اُس سے تہر نفس سمجھتے تاکہ نفس چلّے کے پورے ہونے پر مغرور اور مومن بھائی مکدر نہو۔
فائدہ پیر دستگیر قدس سرہٗ فرماتے تھے کہ ایکبار ایک درویش نے جوان دیکھا کہ تمام رات ایک
گلی مین کھڑا تھا درویش نے اُس سے پوچھا کہ تمام رات تو کس لیے کھڑا رہا کہا معشوقہ سے ملاقات کا وعدہ کیا تھا
اُسکا منتظر رہا پس درویش کو تنبیہ ہوئی کہ جو شخص مجازی عشق کا دعویٰ رکھتا ہی تو تمام شب نہ سوئے
افسوس کہ دعوی محبت حق کرے اور تمام رات سویا کرے ~ عجب ہی کہ عاشق کو آجائے خواب + کہ عاشق پہ ہی خواب
بالکل حرام + اُٹھ اے دوست کب تک تو سویا کرے + طلبگار رب سوئے اسمین کلام ~ جس آنکھ مین ہو خار وہ کیونکر سوئے
جسکو غم یار ہو وہ کیونکر سوئے + اے چشم گنہ کرتی ہی اور سوتی + جو بس کہ گنہگار ہو وہ کیونکر سوئے +
اے عزیز ہر ایک چیز کی ایک علامت ہی بغیر علامت کے اُس چیز کی صداقت نہین ہوتی طالب خدا کو
طول قیام اور راتون کو جاگنا اور آہ و نالہ کی درازی علامت ہی ایک بزرگ کا قول ہی ~
ترے رخ کی یاد مین رات بھر دم سرد ہی کبھی آہ ہی + رخ زرد اور یہ چشم تر مرے دعوی پہ دو گواہ ہی +
پھر سنو اے عزیز جسکو نعمت ملی قیام شب کی بدولت ملی اور قیام شب کے فضائل بہت ہین یہی سبب ہی
کہ بزرگان راہ دین نے راتون کی بیداری ہمیشہ کے لیے اختیار کی ہی نہین دیکھتے ہو حضرت محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم باوجود کمال رفعت کے راتون قیام فرماتے اور آپ کے پاے مبارک ورم کرتے
خلاصہ قیام شب بڑی نعمت ہی اگرچہ قلیل ہو وہ بڑے صاحب دولت اور اہل نعمت ہین کہ اکثر شب
یا تمام شب بیداری اور قیام مین گذرانتے ہین یہ صاحب دولتون کا کام ہی کسکو ملتا ہی جب یہ
سب کچھ تجھے معلوم ہوا اب جاننا چاہیے کہ جس کسی کو قیام شب اور بیداری مطلوب ہو لازم ہی جو اسباب
قیام شب کے مددگار ہون اُنکو نگاہ رکھے اور قیام شب کے مددگار اسباب بہت ہین ایک اُنمین سے
طعام مین قلت ہی چاہیے کہ صوفی معدہ کو کھانے سے خالی اور صاف رکھے تاکہ بہت پانی نہ پیے کہ بہت
پانی پینے سے آدمی خاکی ضعیف اور سست ہو جاتا ہی اور نیند اُسکو بہت آتی ہی اور چاہیے کہ کھانے کی

چیزون مین حلال کا قصد کرے اور جو چیز کھائے حضور اور ذکر خدا کے ساتھ کھائے اسواسطے کہ طعام بالذات بیماری ہی اور ذکر خدا اُسکی دوا ہی اگر بدن مین کھانے سے آلکس پائے چاہیے کہ ذکر بہت کرے یا نماز بہت پڑھے تاکہ آلکس جاتا رہے اور گرانی اُسکی دور ہو اور نقصان نہ کرے اور ایک مددگار یہ ہی کہ دن کو اپنا بدن بہت کامون مین نہ کھپائے تاکہ اعضا اور رگون مین سستی نہ آئے سستی اعضا کی اور رگون کی نیند کی راہ ہی اور ایک یہ ہی کہ قیلولہ یعنی دوپہر کا سونا موقوف نہ کرے اسلیے کہ قیلولہ سُنت ہی اور بیداری شب کے لیے مددگار ہی اور ایک یہ ہی کہ دن مین گناہون سے آلودہ نہو اسواسطے کہ گناہون سے دل سخت ہوتا ہی اور اُسکی شامت سے قیام شب پر قادر نہو گا ایک شخص نے حضرت خواجہ حسن بصری سے پوچھا کہ مین بھلا چنگا رات بسر کرتا ہون اور قیام شب مجھے پسند ہی اور اُسکا سامان بھی طیار رکھتا ہون کیا سبب ہی کہ قیام شب مجھسے نہین ہو سکتا فرمایا کہ گناہون نے تجھے قیدی کر رکھا ہی اور خواجہ ثوری نے فرمایا کہ قیام شب سے پانچ مہینے مین محروم رہا ایک گناہ کے سبب جو مجھسے سرزد ہوا پوچھا وہ کیا گناہ تھا کہا ایک شخص کو روتے دیکھا مین نے اپنے دل مین کہا کہ ریا سے گریہ کرتا ہی ایک اُنمین سے یہ ہی کہ مغرب عشا کے درمیان نہ سوئے ذکر یا تلاوت قرآن شریف یا نماز یا مراقبہ مین مشغول رہے اسواسطے کہ جب صوفی اسوقت مین ایسا کرے جو کدورت کہ خلق کی آمیزش اور اُنکے کلام کہنے اور سُننے سے دن کے وقت پیدا ہوتی ہی خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اُسکو محو کر دیتا ہی اور تہجد کی نماز اُسپر آسان فرماتا ہی اور وہ شخص نماز اور طاعت کی حلاوت پاتا ہی پیر دستگیر قطب عالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ درویشون نے مغرب عشا کے درمیان ذکر اور تلاوت وغیرہ اسی سبب سے اختیار کی ہی تاکہ جو شخص اسمین کاہلی کرے قیام شب اس سے نہو سکے اور اگر اُٹھے مناجات کی حلاوت نہ پائے اور ایک اُسمین سے یہ ہی کہ عشاء اخیر کے بعد کلام نہ کرے کسی سے بات نہ کرے اور نہ کچھ کہے اسواسطے کہ صوفی جو اسوقت حکایات مین مشغول ہو تو جو تازگی نور حضور کی مغرب عشا کے درمیان ورد وظائف سے حاصل ہوئی ہی دور ہو جاتی ہی کدورت جیسی تھی ویسی ہی قائم رہتی ہی قیام شب آسان نہین ہوتا اور ایک اُن اسباب سے یہ ہی کہ عشا اخیر کے بعد تازہ وضو کرے اور ہو سکے تو غسل کرے کہ وضو اور غسل عشا کے بعد کا ظاہر اثر قیام شب پر رکھتا ہی اور ایک یہ ہی کہ قصداً نہ سوئے بلکہ عشاء اخیر کے بعد ذکر صلوۃ یا تلاوت قرآن مجید یا مراقبہ مین مشغول رہے تاکہ نیند نہ آئے اور نیند کے زیادہ آنے مین بھی ایک دو بار وضو کرے یا کسی قدر داہنے بائین چہلقدمی کرے جب کہ نیند غالب آئے لیٹ رہے اسطرح کہ سوئے تو امید ہی کہ جلد اُٹھے مگر وہ شخص کہ اُسے استقامت حاصل ہوئی ہو اور

بیداری ہوسنے مین اعتماد اُسکو اپنے نفس پر ہو اگر وہ قصداً سو رہے تاکہ ذکر اور صلوٰۃ کی نشاط اور
مسرت ہو مضائقہ نہین اور ایک اُنمین سے یہ ہی کہ عادت بدلجائے مثلاً اُسکو عادت ہی کہ تکیہ رکھتا تھا
یا بستر لگاتا تھا اُسے دور کرے مصلے پر بیٹھا رہے اگر نیند بہت آئے اُسی جگہ کچھ آرام کرلے اسواسطے
کہ جسوقت صوفی تکیہ بستر جاگنے کی نیت سے بڑھائے خداے عزوجل کہ ہر ایک کی نیت کا جاننے والا
ہی جلد اسے توفیق بیداری کی بخشتا ہی اور بعضے مشائخ نے کہا ہی کہ اگر شیطان کو اپنے گھر مین دیکھون
تو یہ محبوب تر ہی مجھے اس سے کہ تکیہ دیکھون ایک اُنمین سے یہ ہی کہ بے وضو نہ سوئے کسواسطے
کہ صوفی باوضو سوئے تو جلد اُٹھنے اور جاگنے مین امداد کرے اور باوضو سونے مین بڑی فضیلت ہی
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ بندہ باوضو سوئے عروج کرتی ہی روح اُسکی عرش تک
اور خواب اُسکی صادق ہوتی ہی اور جو طہارت سے نہ سوئے تو روح اُسکی بلندی پر جانے سے رہجاتی ہی
پس خواب اُسکے بھی غلط ہوتے ہین جو صادق نہین ہوتے ایک اُنمین سے یہ ہی کہ جب سوئے کینہ اور
حسد اور بغض اور دنیاوی رنجون سے دل کو خالی کرے اسواسطے کہ جو شخص ان تعلقات کے ساتھ سوتا ہی
اُسکو بھی قیام شب آسان نہین ہوتا اور اگر ایسا ہو بھی کہ اُٹھے اور نماز پر کھڑا ہو دنیا کے مکروہات کے سوا
کچھ نہین سوجھتا اور وسواس کے سوا اور دل مین اُسکے نہ آئے ایسے شخص کے حق مین کہا جاتا ہی
جب تو جاگے تب بھی سوتا ہوا ہی ایک اُنمین سے یہ ہی کہ خوف غالب ہو کہ برابر دل کے ساتھ رہے
اسلیے کہ اگر خوف غالب ہوا احوال آخرت اور عذابات دوزخ کو سوچے نیند جاتی رہے جیسا کہ طاؤس
رحمہ اللہ نے کہا ذکر دوزخ کا عابدون کی نیند کھو دیتا ہی ایک اُنمین سے یہ ہی کہ قیام شب کے فضائل
آیتون اور حدیثون سے اور اقوال بزرگون سے معلوم کرے تاکہ امید اور شوق اُسکا ثواب سے مضبوط
ہو اور درجات بہشت کی رغبت مزید کے لیے اسکے اشتیاق کو برانگیختہ کرے جب ان اسباب کو نگاہ
رکھے اور سوتے وقت دعائین جو اوراد شیخ کبیر بہاؤ الدین زکریا ح مین لکھی ہین پڑھے ضرور کرم الٰہی سے
اسکو قیام شب نصیب ہو +

فائدہ اے عزیز توکل قناعت اور صبر ہی ایسے ہین کہ جسکو عطا فرمائے خزانہ اور ملک دیا اور جسکو
در بدر دوڑایا ہاتھ پانون سے یا کہل سے اُسکو ذلیل خوار کیا اگر کوئی پانون سے نہ جائے اور دل سے
دوڑے اور ڈھونڈھے حاشا و کلا وہ متوکل نہین متوکل وہ ہی کہ دل اور جوارح سے تابع ہو اور حق تعالیٰ کے
سوا دوسرے کی طرف التفات نہ کرے تب وہ زمرہ متوکلین مین آوے اور قناعت کا خزانہ اُسے
بادشاہی تک پہونچاوے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ بارہا یہ بیت فرماتے **بیت**

شیر نر بو سد بلطہا مرد قانع را قدم + مادہ سگ خاید بدندان پائے مرد ہر دری ٭ شیر نر چومے لبوسے
مرد قانع کے قدم + اور کاٹے در کا کتا بر دری انسان کا پانون + پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے
کہ حقیقت توکل یہ ہی کہ جنگل مین رہے اور ویرانون مین گذر کرے اور خلوت اور گوشہ نشینی تمام و کمال
کرے اور خلائق کے ملنے جلنے سے ظاہر اور باطن مین دست بردار ہو اور حیلہ اور چارہ اور آشنائی اور
علیک سلیک ترک کرے تا ان گوشہ اختیار کرنا اور نماز روزہ مین مشغول رہنا شہر اور قصبات مین رہنا بھی داخل
توکل کیا ہی مگر اس شرط سے کہ شہرت اور زیادہ میل جول اور جاہ و منزلت اور سرداری اور مخدومی اور بزرگی
دل مین نہو اور صدقی امد خلوت رکھے اور خلائق اور اُنکے اختلاط سے دل کو علیحدہ کرے حتی کہ اگر
ایک شخص پیشہ ترک کرے اور گھر مین مشغول ہو اور دل اُسکا گھر مین بیقرار رہے اور لوگون کی آمد رفت
اور اُنکے تحفہ تحائف کی امید رکھے اُسکے حق مین پیشہ کرنا بہتر ہی اسواسطے کہ دل کا میلان حاصل کرنے
کی طرف سے اور چھڑانا اُسکا پیشہ کے چھوڑنے سے زیادہ اہم ہی اور ارباب توکل وہ چیز کبھی نہ لیتے تھے
جسکے لیے دل اُنکا متوقع اور منتظر ہوتا پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ امام داؤد طائی کے
نزدیک جماعت فرض ہی جب کہ یہ امام ہمام جماعت کے لیے باہر نکلتے خلقت کا ازدحام ہوتا اور اُنکی
قدمبوسی کو دوڑتے امام رح نے حضرت خداوند تعالی مین نالش اور عاجزی کی کہ بار خدایا میرے
اجتہاد مین جماعت فرض ثابت ہوئی اور خلق پابوسی مین دق کرتے ہین مجھے انکا ازدحام اچھا نہین
معلوم ہوتا مجھے کسی بلا مین مبتلا کر کہ فرض جماعت مجھسے ساقط ہو جاسے کہ باہر کا نکلنا موقوف ہو اور
خلق کے ہجوم سے فرصت ملے اور بیفکر تشویش تیری عبادت مین مشغول ہون اسواسطے کہ جو چیز حق سے
باز رکھے وہ بت ہی اور شہرت آفت ہی اور گمنامی راحت ہی حق تعالی نے اُنکی دعا قبول فرمائی ایک ہوا کو مسلط
کیا کہ ایک جگہ ہی رہگئے اور باہر نکلنے سے معذور ہوے پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ مولانا ضیاء نے
حسرت نامہ مین لکھا ہی کہ ہارون رشید خلیفہ جو حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا کی اولاد سے
ہین راتون خواجہ داؤد طائی رح اور اور زاہدون کی زیارت کو جایا کرتے یہ اندر نہین بلاتے بعض خواص
اور بزرگون نے ہارون کو ملامت کی کہ تو اولوالامر اور چچازاد مصطفے صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا ہی تیرا جانا
زاہدون اور درویشون کے در پر اچھا نہین معلوم ہوتا ہارون نے جواب دیا کہ اگرچہ یہ لوگ مجھے اندر
نہین بلاتے میرا جانا خالصاً للہ ہی ایک دو گھڑی اپنی عزت کو ذلت سے بدلتا ہون اور دنیاداری کے
کفارہ کے لیے ایسی ذلت کا مین تحمل کرتا ہون اور خداوند تعالی سے امید خلاص دنیا کے مکروہات سے
رکھتا ہون اور داخل ثواب ہوتا ہون اور یہ دنیا کو دوستی حق کے سبب دشمن جانتے ہین اسلیے مجھے بھی

دشمن رکھتے ہین اور اندر نہین بلاتے اور ملاقات نہین کرتے اور وہ افضل ثواب ہوتے ہین اور بعضے لوگون نے
اُس سے کہا کہ داؤد طائی رح جمعہ کی راتون کو ہمسایہ کے دروازہ جاتا ہی جو پیشہ ور ہی اور تارک الدنیا اگر خلیفہ
اُسکو درمیان ڈالے تو شاید داؤد طائی رح کی ملاقات میسر آوے دوسری شب خلیفہ پیادہ پا ہمسایہ
داؤد طائی کے گھر گیا اُسنے خلیفہ سے عذر کیا کہ مین ایک غریب آدمی ہون اور پیشہ کرتا ہون اپنی اور
اپنی عیال کی گذر اُس سے کرتا ہون خلیفہ کے مثل سردار میرے پاس کسلیے آیا اور مجھسے امیرالمومنین کی
کون غرض نکلے صبح کو جو بغداد کی خلقت سُنیگی کہ خلیفہ پیدل میرے دروازے آیا ہی اُسکی تعظیم تکریم
سے میرے کاروبار پیشہ مین فرق آئیگا پس بچون کیطرف تیرے بیٹے کو کہان سے لاونگا خلیفہ نے جو اس شخص کو
نہایت سچا اور غریب پایا اُسکے عذر کو سُنا اور دو تھیلی دینار زر کی اُسکے آگے رکھدین اس زاہد نے کہا
کہ مجھے اتنے برس ہوئے کہ اپنے گھر کے گوشہ مین اپنی رکعتین ادا کرتا ہون اور اُسکے قبول ہونے کی مجھے
خبر نہین اور اس تھوڑی عبادت کے سوا جو مین کرتا ہون مال نہین رکھتا کہ صدقہ کرون اور طاقت نہین
کہ جہاد پر جاؤن اور کنبے کو نہین چھوڑ سکتا کہ حج ادا کرون اور علم نہین کہ اورون کو پہونچاؤن خلیفہ کے
ان دو توڑون کو لیکر کیا کرون اور بس قرب خدا اور طاعت کی قوت پر بیت المال کا بہت سا مال الیون
اور قیامت کے دن کیا جواب ان دو توڑہ اشرفی کا دون وہ تو یہ کلمات کہتا رہا اور خلیفہ
زار زار رویا کیا حتی کہ فرمایا وہ دو توڑے اُٹھالو اور بڑی رقت کے ساتھ زاہد سے کہا کہ مین تیرے
پاس ایک حاجت لیکر آیا ہون تجھسے ہو سکتا ہی کہ اُسکو روا کرے زاہد نے کہا کہ وہ حاجت بیان کیجیے اگر
ممکن ہوا تو اُسمین کوتاہی نہ کرونگا خلیفہ نے کہا مین نے سُنا ہی کہ جمعہ کی راتون کو داؤد طائی تیرے پاس
آتے ہین میری طرف سے کہو کہ اولوالامر اور قریشی بنی ہاشم اولاد چچا آنجناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا ہون تیرے دروازے اس نیت سے آتا ہون کہ مجھے تم نصیحت کرو تاکہ مین اُسے قبول کرون
اور اُسکا عامل ہون اور تیرے اس نصیحت اور وعظ سے بہت سی خلقت امت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے نفع حاصل کرے کیون مجھسے ملاقات نہین کرتے زاہد نے مان لیا اور کہا اگلے جمعہ کی رات
جو داؤد طائی آسکے خلیفہ کا پیغام اُسے پہونچاؤنگا خلیفہ مع الخیر یہان سے مراجعت فرمائے اور
بعد ازین میرے دروازے تکلیف نہ کرے کہ اگر ایسا پھر ہوا تو بغداد کو چھوڑ دونگا خلیفہ نے کہا کہ نہ تو
میرے پاس آئے اور نہ مجھے آنے دیتا ہی پھر داؤد کا جواب مجھ تک کون پہونچائے زاہد نے کہا کہ اپنے
ہمراہیون سے ایک کا سامنا مجھسے کرا دے کہ وہ شب جمعہ کی صبح میرے پاس آئے اور داؤد کا جواب
لیجائے اس قرارداد پر خلیفہ اُسکے پاس سے واپس آیا جب شب جمعہ کو داؤد طائی زاہد کے گھر آیا خلیفہ کا

پیغام اُسے دیا داؤد اس پیغام کو سُنکر زار زار رویا اور کہا مین نہین جانتا کہ خلیفہ کو میری ملاقات سے
کیا مقصود ہی بغداد مین مجھسے بہتر بہت زاہد ہین کہ مخفی زہد کرتے ہین جو مین نہ مشہور معروف ہوتا
خلیفہ میری ملاقات کی تمنا نہ کرتا بعد اُسکے داؤد نے زاہد سے کہا اگر خلیفہ کا آدمی تیرے پاس آوے
میری طرف سے اُسے کہدو کہ مین جانتا ہون تو اولوالامر اور چچا زاد جناب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا ہی اور یہ جو مین تجھسے ملاقات نہین کرتا اور تجھ سے کچھ نہین لیتا اُسکا سبب یہ ہی کہ مین
جھوٹھ سچ خلق مین زاہد مشہور ہو گیا ہون اگر خلیفہ سے مین ملاقات کرون اور اُس سے کچھ بھی لون
میرے بعد جو کوئی زہد اختیار کرے وہ جانے کہ بادشاہون کی ملاقات اور روپیہ کے لینے سے
زہد نہین جاتا اسواسطے کہ داؤد طائی نے ملاقات کی اور روپیہ بھی لیا ہی اور اگر خلیفہ میرے دروازے
اسلیئے آتا ہی کہ قیامت کے دن دنیاداری کا حساب اُس سے نہ لین خلیفہ کو اس حاجت کے برآنے کےلیے
کسی عاشق کا دامن عاشقان الٰہی سے پکڑنا چاہیے اور اُسکی حمایت مین اپنے تئین ڈالنا مناسب ہی
تاکہ جس چیز سے وہ ڈرتا ہی اُس سے خلاص ملے الا یہ غرض زاہدون کے دروازے آنے سے حاصل ہوگی
اور مین نے جو کچھ جانا خلیفہ کو رہنمائی کی اور اپنے دروازے پر آنے کا جو حق تھا وہ ادا کر دیا پھر خلیفہ اس
نصیحت کو سُنے خواہ نہ سُنے مین نے جو کچھ جانا کہدیا وہ جانے جب خلیفہ کا خادم زاہد پاس آیا جو داؤد طائی سے
سُنا تھا اُسکے سامنے تقریر کی اُسنے امیر المومنین کے کان تک پہونچائی اور یہ بھی پیر دستگیر قطب العالم سے
مین نے سُنا ہی کہ ایک روز ہارون رشید خلیفہ امام ابی یوسفؒ سے بجد ہوا کہ داؤد طائی سے ملاقات
کرون کوئی راہ ہی کہ ملاقات اُسکی ہو امام ابو یوسف نے قبول کیا اور داؤد طائی کے دروازے پہونچے
اور آواز دی والدہ اُسکی باہر آئی امام ابو یوسف نے کہا کہ جاؤ اور کہو کہ ہارون خلیفہ چاہتا ہی کہ
تمہاری ملاقات کو آوے اور تھوڑی دیر اپنے دل کو راحت دے اجازت ہی کہ مین اور وہ دونون
آوین امام داؤد طائی نے کہا کہ اے ماں جاؤ اور کہو خلیفہ سے کہ جو کام اُسے پسند ہوا اُسمین رہے اور
جو کام مجھے پسند ہی اُسمین خود مشغول ہون كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ہر ایک گروہ خوش ہی
اُس چیز سے کہ اُنکے پاس ہی وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعْشَقُونَ مَذَاهِبُ جس چیز کو محبوب رکھتے ہین اُنمین
لوگون کو بہت راستہ ہین پھر امام ابو یوسف نے والدہ سے کہا جاؤ اور کہو وہ علم جو مجھسے آپ نے
حاصل کیا ہی اُسکے بحق اذن دیجیے کہ خلیفہ آوے تاکہ مین اُس سے شرمندہ نہون پھر داؤد نے جواب
کہلا بھیجا کہ اے امام یہی تیرا علم مجھے ملاقات سے باز رکھتا ہی اور اُسکا آنا اپنے پاس مین نہین قبول کرتا
اسلیے کہ تجھسے مین نے پڑھا ہی ظالم کی صورت دیکھنی قلب کو سیاہ کرتی ہی جس دل کو سالہا محبت الٰہی سے

روشن کیا ہی مین جائز نہین رکھتا کہ ظالم کی صورت دیکھنے سے اسکو سیاہ کرون مجھسے درگذر اور اس معاملہ
مین نہ ڈر امام ابو یوسف نے پھر والدہ سے کہا کہ مین نے خلیفہ سے قول قرار کیا ہی مجھے شرم آتی ہی کوئی
حیلہ ہی کہ داؤد اُس سے ملاقات کرے کہ میری شرمندگی دور ہو تب والدہ اُسکی اندر گئی اور داؤد کے سامنے
کھڑی ہوئی اور کہا بحق شیر جو مین نے تجھے دیا ہی خلیفہ کی ملاقات کر اور اُسکے آنے سے دق نہو امام
داؤد رح درگاہ آلٰہی مین رونے لگے اور بہت کچھ زاری اور تضرع کی کہ بارخدایا تو نے فرمایا کہ حقدارون کی
رعایت کرنی چاہیے اور انکا کہا سُننا چاہیے صاحبان حقوق تصدیع ہین مجھے معذور رکھو اور اس معاملہ مین
عذاب نہ کرنا داؤد رح نے اصحاب حقوق کے کہنے سے قبول کیا اور کہا شرط ہی کہ جب آئے تو رات کو آئے اور مجمع خلائق کا
ساتھ نہو جیسے رات ہوئی امام ابو یوسف اور خلیفہ دونون آگئے جب گھر مین داخل ہوئے امام داؤد نے
چراغ بڑھا دیا کہ خلیفہ کی صورت نہ دیکھو پڑے کیونکہ ظالم کی صورت دیکھنے سے دل سیاہ ہوتا ہی
امام ابو یوسف نے ہاتھ بڑھایا تا کہ مصافحہ کرے داؤد نے بجا سے ہاتھ دینے کے ہاتھ کھینچ لیا
امام ابو یوسف نے کہا اے داؤد ہاتھ کسواسطے نہین بڑھاتے اور مجھسے کیون تنگ آگئے کہا اے
امام مین جانتا ہون کہ تیرا ہاتھ خلیفہ کے طعام مین آلودہ ہوا ہی اور خلیفہ کا طعام شبہات اور حرام سے
خالی نہوگا ضرور مجھے ہاتھ بڑھانا میرے لیے نقصان کریگا تھوڑی دیر بعد خلیفہ نے ہزار اشرفی امام
داؤد کے سامنے رکھین اور کہا یہ مال باپ کی میراث سے مجھے پہونچا ہی اس سبب سے تیری خدمت مین
حاضر لایا ہون قبول کیجیے اور اس مال کے صرف مین تعلل نہ فرمایئے کہ ایسا اور ویسا ہی داؤد نے کہا کہ اگر
تجھسے قبول کرون بڑے امام اُستاد میرے اپنی کمائی سے چار سو درم لائے تھے کیون نہ قبول کرون
داؤد رح نے ہدیہ خلیفہ کا قبول نہ کیا اور خلیفہ کو مع ہدیہ رخصت کر دیا امام ابو یوسف رح نے داؤد کی
والدہ سے استفسار کیا کہ داؤد کہان سے کھاتا ہی اُسنے کہا چند درم میراث باپ کے اُسکے پاس ہین اُس سے
اپنی گذر کرتا ہی ایک بقال کے گھر مین رکھے ہین ایک دانگ روز اپنی قوت کرتا ہی اور کسی سے نہین ملتا
اور ہمیشہ یہی دعا مانگتا ہی کہ الٰہی جسدن یہ مال چک جاے داؤد کی عمر بھی ختم ہو امام ابو یوسف نے
جستجو کی کہ کتنے درم باقی رہے ہین جب تعداد معلوم ہوئی تو اپنے دل مین حساب کر رکھا اور داؤد کی
وفات اُس روز یقینی سمجھی جب وہ دن پہونچا ایک شاگرد بھیجا کہ داؤد کے انتقال کی خبر لاوے
شاگرد دروازہ پر پہونچا تو خبر سُنی کہ داؤد نے وفات پائی اور باغ رضوان کو تشریف لیگئے رحمۃ اللہ علیہ
فائدہ بہت آفتین ہین جس سے اخلاص مین فرق آئے بعضی کھلی کھلی اور بعضی چھپی ہوئی بعضی
ضعیف یا درشتی اور بعضی قوی یا پوشیدگی اور اُسکے درجات ظاہر اور پوشیدہ ہوتے ہین سمجھ مین

نہین اُسکتے مگر مثال سے اور سب مشتبہات اخلاص مین سے ظاہر تر ریا ہی چاہیے اُسکی مین ایک مثال
دون اور کہتا ہون کہ شیطان نماز پڑھنے والے پر آفت لاتا ہی جسوقت کہ وہ اپنی نماز مین باخلاص
ہو پس جب کوئی اُسکی طرف دیکھے یا دروازہ پر آئے تو شیطان کہتا ہی کہ نماز درست پڑھ تاکہ یہ
شخص حاضر وقار اور صلاح کی نگاہ سے تجھے دیکھے اور حقیر نہ جانے اور تجھے برا نہ کہے پس نماز ہی کے
جوارح مین خشوع اور خضوع آئے اور ہاتھ پانون ساکن اور نماز اچھی طرح ادا ہو اور یہ ظاہر
ریا ہی اور نئے مریدون پر پوشیدہ نہین اور یہ پہلا درجہ ہی دوسرا درجہ اگر مرید اس آفت کو سمجھے
اور پرہیز اُس سے کرے اور شیطان کے حکم کو نہ مانے نہ اُسکا خیال کرے اور نماز کو بدستور
جاری رکھے جیسی تھی پس خبر کے موقع پر اور اس محل مین کہ دوسرا کوئی دروازہ پر ہو شیطان کہتا ہی
تو پیشوا ہی اور تیری سب پیروی کرتے ہین اور تیری طرف سب کی نگاہ ہی اور توجہ کرے وہ قدردانی
نے اور تجھے مقتدا کرین پھر اُنکے اعمال کا ثواب تجھے ہوگا اگر تو اچھا کرے اور اُسکی سزا تیرے ذمہ
اگر برا کرے پس اپنا عمل اُسکے سامنے اچھی طرح کر اسواسطے کہ شاید عبادت کی عمدگی اور خشوع مین
تیری اقتدا کرین اور یہ اول سے باریک ہی اور ممکن ہی کہ اسپر فریفتہ ہو جاے وہ شخص کہ اول یہ
فریفتہ نہ ہوا اور یہ عین ریا اور اخلاص کا باطل کرنے والا ہی اسواسطے کہ اگر وہ خشوع اور حسن عبادت
ایسی چیز جانتا ہی کہ غیر کے ترک کو نہین پسند کرتا پھر اپنے نفس کے واسطے خلوت مین کیون نہین پسند
کرتا اور امکان نہین کہ غیر کا نفس عزیز تر اُسکے نزدیک اپنے نفس سے ہو سو یہ محض تلبیس اور مکاری ہی
پس مقتدا وہ شخص ہی کہ اپنے نفس مین استقامت حاصل کی ہو اور دل اُسکا روشن اور دوسرے کو
نور پہونچاتا ہو البتہ اسکو اسپر ثواب ہوگا مگر یہ محض نفاق اور مکاری پر مبنی ہی پس جو کوئی اسکا اقتدا کرے
اسکو اسکا ثواب دین اور اس شخص سے مواخذہ کرینگے اس امر کے اظہار کا جسکے ساتھ وہ متصف نہین ہی
تیسرا درجہ گذشتہ اقسام سے بہت باریک ہی یعنی بندہ اپنے نفس کو اُسمین آزمائے اور شیطان کے
مکر پر مطلع ہوا اور جانے کہ مخالفت اُسکی مشاہدہ اور جلوت مین بالکل ریا ہی اور سمجھے کہ میرا اخلاص
اس بات مین ہی کہ خلوت مین نماز اُسکی ویسی ہو کہ جلوت مین اور اپنے نفس اور اپنے پروردگار سے
شرم کرے کہ خلق کے دیکھنے کے لیے اپنی عادت سے بڑھکر اظہار کرے پس اپنے نفس کی طرف
متوجہ ہوا اور خلوت مین نماز اچھی طرح ادا کرے کہ ظاہر مین اُسکو پسند کرین اور جلوت مین بھی
اسی طرح ادا کرے پس یہ بھی ایک گہری ریا ہی اسواسطے کہ خلوت مین نماز خوب پڑھتا ہی تاکہ جلوت مین بھی
خوب پڑھے اور اُسمین فرق ہی پس التفات خلا اور ملا مین خلق کی طرف ہوا بلکہ اخلاص وہ ہی کہ اُسکی

نماز کو چار پایوں کا دیکھنا اور آدمیوں کا دیکھنا برابر ہو پس گویا کہ نفس جرات نہیں کرتا ہی کہ لوگوں کے سامنے نماز بری طرح ادا کرے اور اُسوقت اپنے نفس سے شرماسے کہ ریاکاروں کی صورت بن رہا ہی اور خیال کرے کہ وہ زائل ہو جائیگا اس طرح پر کہ نماز خلا اور ملا مین برابر تھی اور یہ بات نہین ہی بلکہ زوال اُسکا اس سے ہو کہ خلق کی طرف التفات ہی نہ کرے جسطرح جمادات کی طرف خلا و ملا مین التفات نہ کرے اور یہ شخص وہ ہی کہ ہمیشہ خلا و ملا مین مشغول بخلق ہی اور یہ شیطانی پوشیدہ مکروں سے ہی درجۂ چہارم اور بھی زیادہ باریک اور پوشیدہ ہی اور وہ یہ کہ خلق اُسکو دیکھے اور وہ نماز مین ہو پس شیطان عاجز ہو کر اُسے کہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال مین درآ یعنی جسکی درگاہ مین تو کھڑا ہی فکر اور شرم رکھ اس سے کہ حق تعالیٰ اُسمین نظر کرے اور تو اُس سے غافل ہے پس اُسکا دل اسپر حاضر ہو اور جوارح خاشع ہوں اور خیال کرے کہ یہ عین اخلاص ہی حالانکہ عین مکر اور فریب نفس کا ہی اسواسطے کہ خشوع اُسکا اگر اسکے جلال دیکھنے کے واسطے ہو تو ضرور یہ خطرہ خلوت مین بھی اُسکے ساتھ ہو اور حضوری اُسکی نمازی کے دل مین موقت اور دوسرے کی موجودگی سے مخصوص نہو۔

فائدہ فوائد الفواد مین مذکور ہی تھوڑی دیر سخن توکل مین چلا فرمایا کہ اعتماد حق تعالیٰ پر کرنا چاہیے دوسرے پر نظر نہو بعد ازان آپ کی زبان پر آیا کہ ایمان کسی کا پورا نہو جب تک تمام خلق اُسکے نزدیک ایسے ہوں جیسے سرگین شتر بعد ازان اسی ذکر مین ایک حکایت فرمائی کہ ایکبار خواجہ بایزید بسطامی رح کی خدمت مین ایک شخص کفن چور آیا اور اس فعل سے توبہ کی خواجہ نے اُس سے پوچھا کہ کتنے مردوں کے کفن تو نے لیے ہونگے بولا ہزار شخص کے بایزید رح نے پوچھا کہ اُنمین سے کسقدر تھے جنکا منھ قبلہ کی طرف تھا کہا دو شخص کا منھ قبلہ کی طرف پایا اور باقی سبکا منھ قبلہ سے پھرا ہوا دیکھا حاضرین نے خواجہ بایزید رح سے پوچھا کہ اسکا سبب کیا ہی کہ دو کا رخ قبلہ طرف اور باقی کا قبلہ سے پھرا ہوا تھا فرمایا ان دو شخص کو اعتماد حق پر تھا اور دوسروں کو نہ تھا بعد ازان خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے فرمایا کہ مشائخ نے رزق کو چار قسم کیا ہی۔ رزق مضمون رزق مقسوم رزق مملوک رزق موعود رزق مضمون وہ ہی کہ جو کچھ اُسے پہونچے کھانے اور پینے سے اور جو کچھ اُسکا کفاف ہی اُسکو رزق مضمون کہتے ہین یعنی وہ رزق کہ ضامن اُسکا خدا تعالیٰ ہی وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا اور رزق مقسوم وہ ہی کہ اول قسمت ہوا ہی اور لوح محفوظ مین لکھا ہی رزق مملوک وہ ہی کہ اُسکے پاس ذخیرہ اور جمع ہو روپیہ پیسے اور جامہ و اسباب سے اور رزق موعود وہ ہی کہ حق تعالیٰ نے صالحوں اور عابدوں کے ساتھ وعدہ کیا ہی وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ بعد ازان فرمایا

ترجمہ ١ اور نہین ہی کوئی جنبش کرنیوالا زمین مین مگر خدا کے ذمہ ہی روزی اُسکی ١٢ ترجمہ

ترجمہ ٢ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے کرے اسکے لیے خلاصی اور اُسکو روزی دے ایسی جگہ سے جسکا گمان نہو ١٢ ترجمہ

کہ توکل رزق مضمون مین ہی دوسرے رزقون مین نہین ہی اسواسطے کہ جو کچھ مقسوم ہی اُسمین توکل
کیا کرے اور جو کچھ مملوک ہی اُسمین بھی توکل نہین ہوتا اور جو موعود ہی وہان بھی توکل نہین ہی کسواسطے
کہ جو کچھ وعدہ کیا ہی وہ پہونچایگا توکل صرف رزق مضمون مین ہی یعنی جانے کہ جو کفاف میرا ہی
وہ پہونچیگا توکل کرے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ اس گروہ کو فتوح لینی
اُسوقت درست ہی کہ نفس کی خواہش اور کھانے پینے کی ہوس سے درگذرا ہوا اور اخلاص کے مقام
مین جو سب مقامات سے نازک تر ہی ترقی کی ہو کہ اُسکے نزدیک تعریف اور ہجو یکسان معلوم ہووے
بلکہ ہجو مین تعریف سے زیادہ خوش رہے مفلس اور مالدار کو ایک نظر سے دیکھے بلکہ فقیر کو عند اللہ غنی سے
سوگونہ درجات مین تصور کرے اور غنی کی دولت اور مرتبہ کی طرف ظاہراً اور باطناً میل نہ کرے
فتوح لانے والے کو ہرگز واسطہ نہ جانے اور ایسا ہو جاے کہ مطلق کو دیکھے تاکہ جو کہے حق سے کہے
اور جو کچھ لے حق سے لے اور جو کچھ کھاے حق کے ساتھ کھاے اور فتوح کا لینے والا چاہیے کہ سخی
اور کریم الطبع ہو اور ذاتی بخشش اور دلی سخاوت سے آراستہ ہو اور بلند ہمتی سے چاہیے کہ فتوح
لانے والے کو دوچند فتوح کا یا مثل اُسکے معاوضہ کرے اور جو نہ کر سکے اپنے باطن سے اُسکو دعا دے
کہ حق سے اسکے عوض اور مکافات چاہے اور جو شخص مقامات مذکور کو نہ پہونچا ہو اور شیخی کے گمان
مین ہو کہ خلقت کی رغبت اور لوگون کی کثرت کو اپنے خاطر مین جگہ دے اور فتوح کے لینے پر
دلیری کرے اور اُسکو نفس کی ہوا اور حظوظ مین اور زوجہ اور فرزند اور قرابتی اور توابع مین مقدار
حاجت سے زیادہ خرچ کرے یا عوام کو دے اور اُنکو بہکائے یا جمع کرے اور ذخیرہ بنائے ایسا شخص
گمراہ ہی اور مدعی ہی نعوذ باللہ منہا بلکہ اس گروہ کو جب عالم غیب سے بے قصد اور بلا امید کچھ پہونچے
غریبون کو اور محتاج فقیرون کو دے اور ذخیرہ کا نام صورتاً اور معنیً دل مین نہ لاوے ایک طرف سے
آئے دوسری طرف جاے ؎ سخی کا ہاتھ ہی دولاب جیسا + ادھر لایا اُدھر کو اُسنے پھینکا
اور یہ ترک اُسکے لیے ذخیرہ ہی جسکا دل بیقرار نہو اور نفس اُسکا خلق اللہ اور اُنکے ہدیہ و تحایف کی طرف
نگران نہو بلکہ اُسکا دل حق وکیل کے سوا مائل اور متوجہ نہو اور اگر دل بیقرار ہے اور عبادت اور ذکر
کی طرف سے منحرف ہو ذخیرہ کرنا اولی ہی اسلیے کہ مقصود اصلاح قلوب ہی تاکہ ذکر الٰہی کے لیے فارغ
اور مجرد ہو اگر ایسا کوئی شخص ہو کہ مال کی موجودگی اُسکو مشغول کرے تو اُسکے حق مین ذخیرہ کا موجود
ہونا محذور اور قابل پرہیز اور احتراز کے ہی والا دنیا بالذات محذور نہین نہ وجود اُسکا اور نہ عدم
اُسکا اور جسکا توکل صحیح ہو اُسکو ذخیرہ کرنا اس غرض کے لیے کہ صدقہ فی اللہ ہو اگرچہ اجازت دی ہی

اور کہا ہے جب توکل صحیح ہوا ذخیرہ اُسکو موجب زیان نہین لیکن ذخیرہ کا ترک اولیٰ اور بہتر ہے جیسے کہ
ضعیف القلب اور ضعیف الیقین کے لیے بہتر ہے کہ حاجت کے موافق ذخیرہ کرے اور یہ حکم منفرد اور مجرد کے
حق مین ہے لیکن عیالدار اگر ایک سال کے موافق عیال کا خرچ ذخیرہ رکھے وہ ہولے نفس توکل کی حد سے
باہر ہوگا اور جو ایک سال سے زیادہ رکھتا توکل کو باطل کرتا ہے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے
اس گروہ پر کوئی ظلم کرے یا چور اسباب لیجاوے بددعا نہ کرین اگر کرین تو توکل باطل ہو جاوے بلکہ چور
اگر مال اُسکا لیجاوے یا کہ مال گم ہو جاوے خوشحال ہو نہ غمناک اور ہو سکے تو کہے کہ اُسی مین خیریت تھی
تب وہ لیگیا تھا یا گم ہو گیا ہے اور اُسمین دو جہان کی خیریت تصور کرے ایکبار ایک مرید گھوڑا قطب العالم
قدس سرہ کے حضور مین لایا رات کو چور آئے اور گھوڑا لیگئے چورون نے خبر پائی کہ گھوڑا حضرت قطب العالم کا ہے
پیغام دیا کہ پھیر دین اور گھوڑا لیجاوین آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی مرضی یہی تھی کہ گھوڑے کو چور لیجائین اور اسی مین
بہتری تھی بارہا دیا ہوا لینا اس راہ کے خلاف ہے گھوڑے سے ہم باز آئے تمہین کو بخشا قطب العالم قدس سرہ
فرماتے تھے کہ الٰہی جو میرا ہو نہ ہو اُسکا خدا ہی یار ہو + رنج دے جو ہمکو راحت اُسکو بسیار ہو + دشمنی سے جو کہ
رکھے خار میری راہ مین + باغ مین اُسکے کھلے جو پھول وہ بیخار ہو + اور یہ بھی فرماتے تھے کہ ایکدن سُنہری دستار
شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہ کی گم ہو گئی آپ کو اطلاع دی فرمایا الحمد للہ بعد چندے وہ
پھر ملگئی اور اطلاع دی گئی آپنے پھر فرمایا الحمد للہ یاران حضار دوسری الحمد للہ کے فرمانے سے متعجب
ہو گئے وہ دل مین سوچے کہ دنیا کے آنے مین حضرت شیخ نے الحمد للہ کسواسطے فرمایا حضرت نے خطرہ
اُنکا نور باطن سے پاکر فرمایا کہ میرا الحمد للہ کہنا دونون بار دنیا کی آمد رفت کے سبب نہ تھا بلکہ سبب اُسکا
قرار دل کا تھا اسواسطے کہ جب گم ہونے کی خبر پہونچائی تو دل کو غمگین اور متردد ہرگز نہ پایا تو مین نے کہا
الحمد للہ اور جب اُسکے ملنے کی خبر دیگئی تو دل کو خوش و خرم نہ پایا بلکہ اپنے حال پر برقرار مین نے کہا الحمد للہ
پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ متوکل کو دوا کا ترک عزیمت ہے اور علاج کرنا اُس مرض مین
کہ حکیم لوگ کہین رخصت ہے توکل کا ناقض نہین ہے اسواسطے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دوا کی ہے اور فرمایا ہے کہ کوئی مرض نہین الا اُسکی دوا ہے جانا اُسنے جسنے جانا اور نہ جانا اُسنے جسنے نہ جانا
مگر موت اور یہ بھی فرمایا ہے کہ دوا دارو کرو اے اللہ کے بندو اور حدیث مشہور مین ہے کہ مین فرشتون
کے کسی گروہ پر نہین گذرا مگر یہ کہ اُنھون نے کہا اپنی امت کو حکم حجامت یعنی پچھنے کے علاج کا دو
اور جاننا چاہیے کہ نقصان کے دور کرنے والے سبب تین قسم کے ہین قطعی وہمی ظنی قطعی جیسے روٹی
اور پانی کہ بھوک اور پیاس کے نقصان کو دور کرتے ہین اُسکا ترک بالکل توکل سے نہین ہے

بلکہ اُسکا ترک مرنے کے خوف کے وقت حرام ہی اور وہی جیسا داغ اور منتر ترک اُسکا شرط توکل ہی اور طبی
جیسے فصد اور حجامت اور دستون کی دوا کھانی اور دوسرے معالجات ظنی کہ ظاہری حکیمون کے نزدیک
مین اُنکا استعمال توکل کا شکستندہ نہین ہی اور بُش لیے عزیز دوا اور علاج کا ترک اُس شخص کے واسطے ہی
کہ جو صاحب کشف ہو اور کشف سے اسے معلوم ہو کہ عمر اُسکی انتہا کو پہونچی ہی اور دوا فائدہ نہ دیگی یا آنکہ
بیمار اپنے حال مین مشغول ہو گیا اور طاقت کا خوف اور اطلاع حق اُسپر غالب ہوا اور درد و بیماری اُسے
فراموش اور معالجہ کی طرف اسکی طبیعت مشغول نہو یا آنکہ مقصود بندہ کا علاج کے چھوڑنے سے یہ ہو کہ
بیماری اُسکی زائل نہو تا کہ بیماری اور بلا کا ثواب اُسکو حاصل ہو اور خدا تعالیٰ کی بلا پر صبر کرے اسواسطے
کہ بیماری کے ثواب مین احادیث کثیر وارد ہوئی ہین فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ
آزماتا ہی اپنے بندہ کو بلا کے ساتھ جسطرح کوئی آگ سے سونے کو آزمائے۔

فائدہ پیر دستگیر قدس سرہٗ فرماتے تھے کہ فوائد الفواد مین لکھا ہی کہ ایک جوان خواجہ ابراہیم رح کی
خدمت مین آیا اور مرید ہوا وہ جوان عبادت بہت کرتا تھا چنانچہ ابراہیم رح کو اُسکی کثرت طاعت اور
عبادت سے تعجب ہوا اپنے نفس پر غصے ہوے کہ یہ جوان تیرے پاس آیا ہی اسقدر طاعت کرتا ہی
اور تو اسقدر نہین کرتا اسکے بعد نور ضمیر سے اُنکو دریافت ہوا کہ یہ سب شیطانی ہی لقمہ غیر واجبی کھاتا ہی اور
شیطان نے اسے طاعت پر چڑھا رکھا ہی ابراہیم رح نے اُس سے کہا کہ جو مین کھاتا ہون تو بھی وہی کھا جوان نے
ایسا ہی کیا درویشانہ طعام جو ابراہیم رح کھاتے تھے اور لکڑی بیچنے سے حاصل ہوتا تھا جوان نے
بھی اُسی سے کھانا اختیار کیا طاعت بے اصل کے چڑھاؤ سے اُتر آیا اور تھوڑی عبادت پر ٹھہرا اور ابراہیم
رح نے فرمایا اس راہ مین کوئی مقصود کو نہین پہونچا مگر وہ شخص جسنے جانا کہ اپنے پیٹ مین کیا ڈالے
فضیل بن عیاض نے کہا کہ جو شخص پہچانے اپنے پیٹ کو اُس سے بھرے حق تعالیٰ اُسکو صدیقین سے
لکھتا ہی اور صدیق کرتا ہی اور یحیٰ معاذ نے کہا طاعت ایک خزانہ ہی خزانون مین سے اور کُنجی اُسکی دعا ہی
اور دندانے اُس کُنجی کے لقمے حلال ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جسکا یہ ترجمہ ہی اللہ نہین
قبول کرتا نماز اس آدمی کی جسکے پیٹ مین حرام ہو اور امام سہیل تستری نے کہا کہ چالیس دن جو طعام
شبہہ کا کھائے اُسکا دل سیاہ ہو جاوے **حکایت** ہی کہ ایک حبشیہ ورنے کھانا ایک ابدال کو دیا
اُسنے نہ کھایا سبب پوچھا تو کہا ہم بجز حلال کے نہین کھاتے کہ اُسکے سبب ہمارا دل مستقیم رہتا ہی
اور حال ہمارا دائم رہتا ہی اور ملکوت کا عالم ہمپر مکشوف ہوتا ہی اور آخرت کو ہم دیکھتے ہین اور اگر
ہم تین روز تمھارا کھانا کھائین علم یقین کی طرف ہم نہ جائین اور خوف اور مشاہدہ ہمارے دلون سے

محو ہو جاے پس اُس بہشتیہ ورنے کہا کہ مین بارہ مہینے روزہ رہتا ہون اور ہر مہینے تیس ختم قرآن مجید
کرتا ہون اور تین سو رکعت نماز ہر روز ادا کرتا ہون ابدال نے کہا یہ کسی قدر شیر کہ مجھے پیتے ہوے
تو نے دیکھا میرے نزدیک تیرے تیس ختم اور تین سو رکعت سے زیادہ محبوب اور مرغوب ہے اور
وہ ایک خنگل کی ہرنی کا تھا امام سہیل نے کہا جو کوئی حرام کھائے اُسکے جوارح اور اعضا گناہ کرتے ہین
اگرچہ وہ چاہے یا نہ چاہے اور جانے یا نہ جانے جسکا لقمہ حلال ہے اُسکے جوارح طاعت کرین اور
خیرات و حسنات مین موافق ہون اور پہلے بزرگون مین سے ایک کا قول ہے کہ پہلا لقمہ کہ بندہ حلال سے
کھائے اُسکے پچھلے سب گناہ بخشے جائین اور جو اپنے نفس کو خواری کے مقام مین لقمہ حلال کی طلب مین
ٹھہرائے گناہ اُسکے اُس سے جیسے پتے درخت سے ساقط ہون اور حدیث مین ہے کہ توریت مین لکھا ہے
کہ جو اُسکی پروا نہ کرے اور نہ ڈرے کہ اُسکا کھانا کہان سے ملتا ہے خدا ے عزوجل پروا نہین کرتا
کہ دوزخ مین اسے کس دروازہ سے بھیجے فضیل عیاض اور ابن عیینہ اور ابن المبارک نے وہب کے
پاس ایک زمانے کے بعد چھوارے یاد کیے وہب نے کہا چھوارے محبوب اور مرغوب ہین لیکن میرے
نزدیک ایسے ہین کہ مین نہین کھاتا اسواسطے کہ مکے کے رطب زبیدہ وغیرہ کے باغات سے ملے جلے ہین ابن المبارک
نے کہا کہ اگر اس قسم کے کلمات مین تو نظر کرے روٹی کا کھانا بھی تیرے اوپر تنگ اور دشوار ہو جائیگا اسواسطے
کہ خالص کا شبہہ سے ملنا اس سے خالی نہو وہب کو غشی آگئی سفیان نے کہا تو نے اس شخص کو ہلاک کیا
ابن المبارک نے کہا کہ میری مراد اسکے سوا نہ تھی کہ اُسپر آسان کرون اور جب اُسے ہوش آیا اُسنے نذر کی
کہ مین کبھی روٹی نہ کھاؤن جب تک اُسکی درگاہ مین پہونچون اُسدن سے دودھ پیا کرتا ایکدن والدہ
اُسکی دودھ لائی اُس سے پوچھا کہ کہان سے لائی والدہ نے کہا کہ بنی فلان کی بکری کا ہے پس اُسکی
قیمت پوچھی اور کہا یہ لوگ اُس بکری کو کہان سے لائے ہین والدہ نے وہ حال بیان کیا جب منتہ تک
لایا کہا یہ بات باقی رہگئی کہ بکری کہان چرتی ہے والدہ چپ ہو رہی اُسنے وہ دودھ نہ پیا اس سبب سے
کہ اُس جگہ چرتی تھی کہ مسلمانون کا اُسمین حق تھا پس والدہ نے کہا کہ پی جا خداے تعالی معاف کریگا
کہا مین نہین چاہتا کہ مجھے بخشے اور مین اُسے چاہتا رہون اور بخشش اُسکی گناہون کے ساتھ پاؤن پس
اے عزیز ہر چند کہ بندہ نفس پر تشدد کرے اور شبہات سے پرہیز اور رنج محنت مین پڑے کام اُسکا
چلد پورا ہو اور حجاب سیاہ و سفید سے جلد آزاد ہووے

فائدہ اے عزیز حیات عشق سے جان اور موت بغیر عشق کے سوداے عشق اچھا سودا ہے کہ اس
سودا کا فائدہ تیری ذات کے سوا نہو جسکو عشق نہین وہ مجنون ہے حاصل یہ جسکو عشق نہین ہے وہ نخوت مین

اور خود راسے ہی ؎ ہی عشق ازل سے تا ابد خود ہوگا + اور عشق کا جو بندہ ہی بجید ہوگا + کل
جب کہ قیامت آشکارا ہوگی + جو شخص کہ عاشق نہین وہ مردود ہوگا + اور عشق ایک آتش ہی کہ دل مین
پڑتی ہی پس محبوب کے ماسوا کو جلا دیتی ہی اور بعض نے کہا ہی کہ عشق بلا کا دریا ہی اور بعض نے
کہا ہی کہ عشق سوز ہی اور قتل ہی اور بعد اُسکے اللہ تعالی کی بخشش سے زندگی ہی کہ فنا اُسکو نہین اور
بعض نے فرمایا کہ عشق جنون الٰہی ہی عقل کی عمارت کی گرا دینے والی ہی اور بعض نے کہا کہ عشق ارکان
قیام معشوق کے ساتھ بلا واسطہ ہی پیر دستگیر قطب العالم سے مین نے سُنا ہی کہ امام داؤد طائی رح
مع اتباع و صحابہ زاہد تھے اسی سبب سے ویران گھر رکھتے آدھا سایہ مین آدھا دھوپ مین جب آفتاب
سر پر آتا والدہ اُنکی سر پر سایہ کرتی اور وہ مشغول بحق اُسی طرح رہتے ایکدن والدہ آپکی کسی کام مین
لگین امام اپنے محل حق مین ویسے ہی دھوپ مین رہے والدہ نے کہا فرزند سایہ کی طرف کیون نہین
آگیا اور کیون دھوپ مین جلا کیا امام نے کہا کہ اسے والدہ مشفقہ مین حق سبحانہ و تعالی کے ساتھ
ایسا مشغول ہون کہ دھوپ کی گرمی سے مجھے خبر نہین ؎ دوست سے جب تک خبر دیتا ہی مجھکو
ذوق دل + طعنہ و دشمن سے مجھکو کچھ بھی آگاہی نہین + پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ
عشق کو عشقہ سے مشتق کیا ہی اور عشقہ ایک بیل ہی کہ جس درخت پر چڑھتی ہی اُسکو خشک کر دیتی ہی
اور آپ تر و تازہ رہتی ہی پس عشق بھی جس کسی کے اندر آتا ہی غیر محبوب کو خشک کر دیتا ہی اور مٹا دیتا ہی
اور اس تن کو کم زور اور لاغر کرتا ہی اور دل اور روح کو روشنی دیتا ہی الحاصل اے عزیز عشق بندگی ہی کہ عاشق کو کوئی
اختیار اور مطلوب اور مقصود نہین ہوتا اور عاشق جب تک کہ نفس کے سر کو ریاضت کی تلوار سے نہ اُتارے کہ ہلاک
کرو نفسون کو مجاہدہ کی تلوارون سے اور سرواری اور مغروری اور ریاستی کا تاج دور نہ کرے ہرگز سعادت
عشق کا ہما اُسپر سایہ نہ ڈالے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہٗ ایک رباعی کو بارہا فرماتے جسکا
ترجمہ ہی ؎ عشق کی تلوار سے جب تک نہو بے سر کوئی + مذہب عشاق مین ہرگز نہ مطلق ہو
کوئی + عشق کی خواہش ہو تجھکو اور سلامت سر رہے + ہان تو چاہا کر مگر کرتا بھی یا ور ہو کوئی +
پھر سنو اے عزیز جب ابراہیم خلیل اللہ نے ہمت کی نعلین قصد کے پاؤن مین پہنین اور تجرید کی
ازار تفرید کی کمر پر چڑھائی اور حقیقت کی سواری پر بیٹھے اور آنکھین ثوابت اور سیارون سے
بند کین پھر جو کچھ دیکھا دوست کے نشان اور آیات کو دیکھا بیابان طلب مین قدم رکھا اور کہا
اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ترجمہ ہر آئینہ متوجہ
ہوا مین اور رخ لایا اپنا اُسکی طرف جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو جب کہ چند منزلین راہ طلب مین

ملی کین جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور کہا اسے جوانمرد شیفتہ کہان جاتا ہی تو کہا مین جانے والا ہون
اپنے رب کی طرف جب نمرود کی آگ دہکتی ہوئی دیکھی چارکوس سے چارکوس اسطرح کی کہ اگر ایک کوس کے
فاصلہ سے کوئی جانور بجلیٔ اُس سے اُرتا تو وہ جل بھنکر کباب ہو جاتا کہا یا اللہ یہ کیا ہی آواز آئی کہ یہ
خلوتگاہ ہی کہا ہرگاہ خلوتگاہ ہی تو اُسکا دروازہ کسطرف ہی خطاب آیا چونکہ خلوتگاہ دشمن کے ہاتھ سے
بنایا ہی اُسکا دروازہ بھی دشمن کے ہاتھ سے بناوینگا جب ابراہیم علیہ السلام کو گوپھین مین رکھا اور
نمرود کی آگ مین ڈالا جبرئیل علیہ السلام آئے اور اُسکو ہوا مین اپنے پرون پر لیکر کہا اسے ابراہیم
حاجت مانگ کہا اسے جبرئیل کیا تیری طرف سو نہین تھوڑی دیر معاف کرکہ ایک عظیم الشان خلوتخانہ
دیکھتا ہون تاکہ اس خلوتخانہ مین دم بھر آرام پاؤن جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ہم سے حاجت نہین مانگتا
تو اپنے دوست سے چاہ فرمایا اسے جبرئیل وہ دیکھتا ہی کہا ہان کہا وہ جانتا ہی کہا ہان کہا اسکا
علم جو میرے حال پر ہی میرے سوال سے کفایت کرتا ہی جب ابراہیم علیہ السلام آگ کے پاس پہونچے
خلت کی ہوا چلی اور آتش نمرود گل وریحان ہو گئی نمرود نظارہ کرنے لگا کہا اسے خلیل آگ مین یہ گل وریحان
کیسے ہین جواب دیا کہ اسے بدبخت تو نہ سمجھا کہ تیری آتش کو ہمارے سینہ کی آتش کے سامنے رتبہ نہین ہی
آتش نمرود نے رضوان بہشت کے پاس پیغام بھیجا کہ مجھے تھوڑے گل وریحان مستعار دے تاکہ تحفہ کے
کے طریق دستار چہ پر رکھکر خلیل کے سامنے رکھون کہ مجھے اپنے سینہ کی آتش سے پناہ دے ہیہات
ہیہات ایک عارف اس حال کا بیان کرتا ہی ؎ کوئی کیا جانے کہ کیا حکمت ہی یان + اور

ہر ایک تن کہ کیا قسمت ہی یان +

فائدہ اگر کوئی اپنے باطن مین ایک چیز پاوے یا دیکھے کہ اُسکے گمان مین حال اور کرامات ہی تو چاہیے
کہ اُسکو اپنے معاملہ مین کسے اگر معاملہ اُسکا اور برتاو حق کے ساتھ درست ہی اور شریعت کو جسطرح کہ واجب ہی
عمل مین لاتا ہی تو جو کچھ باطن مین پاتا ہی یا دیکھتا ہی احتمال ہی کہ حال اور کرامت ہو اور اگر اداب اور افعال
شرائع کے ادا سے قاصر اور غافل ہی وہ تمام شیطانی مکر جانے کہ ظاہر کو خراب کرکے چاہتا ہی کہ باطن کو
بھی اُسکے تباہ اور خراب کرے پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ اگر تو ایک شخص کو پانی پر چلتا یا ہوا
مین اُڑتا دیکھے اور ذرہ بھر شریعت سے تجاوز اور فرو گذاشت کرے تو جان لو کہ وہ جادو گر جھوٹھا
گمراہ اور مغوی ہی اسے عزیز جان کہ فضائل علم کے آیات اور احادیث مین آئے ہین یہ بات نہین ہی
کہ صرف علم پڑھا ہو اور اُسپر عمل نہو تب بھی اُن فضائل مین داخل ہی حاشا وکلا فقیہ کامل وہ ہی کہ
احکام شرعی جانتا اور اُسپر عمل کرتا ہو اگر کوئی علم پڑھے اور اُسپر عمل نہو تو وہ فقیہ کامل نہو بلکہ وہ

علماء سوء یعنی برائی کے عالمون سے ہوگا حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب
عالم علم پر عمل نہ کرے وہ علم نفع نہین دیتا اُسکو نہ دوسرے کو اگرچہ علم سے گو نین کی گونین بھرے
محمد بن الفضل رح نے فرمایا کہ بدبختی کی علامت تین ہین ایک یہ ہی کہ آدمی کو علم دین اور عمل سے
محروم رکھین دوسرے یہ کہ عمل دیا جاے مگر اخلاص سے محروم رکھین تیسرے یہ کہ آدمی کو صحبت
صلحا عطا کرین اور اُنکی تعظیم اور خدمت سے محروم رکھین پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ
ایکبار ابراہیم ادہم رح کوفہ مین پہونچے امام ابو حنیفہ کو اطلاع ہوئی اور یہ زبان سے انکی
نکلا کہ علم پڑھنا چاہیے تھا دوسرے روز باہم ملاقات ہوئی مگر راستے مین ابراہیم نے کہا کہ ایک
حدیث مجھے علماسے پہونچی ہی کہ دنیا کا ترک سب عبادت کی اصل ہی اُسپر مین نے عمل کیا ہی اسقدر
علم کہ تجھے حاصل ہوا تو نے کیا کام کیا امام ابو حنیفہ بیہوش ہوکر گر پڑے جب ہوش مین آئے اپنے کیے سے
نادم اور عذر خواہ ہوئے خواجہ سنائی رح کا قول ہی ؎ علم تیرا تجھے جو تجھسے نہ لے + جہل بہتر اُس
علم سے سو بار + نہ ہوئی لعنت اس سے شیطان پر + کہ نہین جانتا یہی ولیبار + لعنت اس پہ ہوئی کہ علم
رکھے + دین مین اور عمل تھو نہار + اور بعضی روایات مین حدیث کی آیا ہی علم طلب کرو اگرچہ وہ علم ملک
چین مین ہو اور چین ایک مقام بعید ہی اور وہان تک آدمی اُسوقت پہونچے کہ بہت سے شدائد اور مکروہات کو
جھیلے پس معنی یہ ہوے کہ علم طلب کرو اگرچہ وہ علم ایسے مقام پر ہو دوم یہ کہ چین بمعنی مسکن شیر ہی اور
مسکن شیر مین پہونچنا جان کو خطرہ ہلاکت مین ڈالنا ہی یعنی علم طلب کرو اگرچہ وہ علم خوفناک مقام مین ہو
پس ثابت ہوا کہ علم سے چارہ نہین تا کہ عمل درست ہو مگر علم بہت ہی اور عمر کوتاہ اور کسب علم کا سیکھنا فرض
نہین ہی مگر اُسقدر کہ شریعت سے متعلق ہی اور معاملت اُسپر ٹھیک ہووے اور پیر دستگیر بارہا ایک بیت
فرمایا کرتے جسکا ترجمہ یہ ہی ؎ دھو لوح دل کو سعدی ہر ایک نقش غیر سے + پہونچائے گر نہ حق کو
ضلالت ہی وہ نہ علم + اور توحید قِدم کا فرد کرنا اور حدوث کا اُس سے الگ کرنا ہی آسے عزیز علم وہی ہی
کہ نافع ہو اور نافع وہ ہی کہ مقام ہیبت اور توحید اور خدمت پر پہونچائے اسی سبب سے کہا ہی کہ علم
ایک حرف ہی اور باقی ہزل ہی سالکون نے کہا ہی کہ بندگی کرنی کیا ہی وہ کرے جو حکم دے اور بندہ ہونا کیا ہی
ایسے تو رہے کہ جیسے رکھے چون وچرا سے تو زبان بند کرے شربت دین یا زہر دین خوشی سے نوش کرے
اور اپنے تئین بیچ مین نہ لائے اور نہ تو یہ کہے کہ مجھے یہ چاہیے اور یہ نہ چاہیے بندہ کو خداوند تعالیٰ پر
اعتراض نہین اور جو وہ کرے اُس سے اعراض نہین پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ
مفتاح الکنوز مین لکھا ہی کہ چار ہزار پیر طریقت نے اجماع کیا ہی کہ انتہائے ریاضت وہ ہی کہ تو

اپنے دل کو ٹوٹے ملازم حق تعالیٰ پاوے شعر دل بود آنکہ وقت بیچاپیچ + جز غم حق و در دنیا ہیچ +
ترجمہ دل ہی وہ جو کہ وقت بیچاپیچ + عشق حق کے سوا نہ اُسمین ہیچ + آن اگر تو پانی پر چلتا ہی خار و خس ہی
اور اگر تو ہوا پیر پرواز کرے مگس ہی لیکن اگر ہاتھ مین دل لائے تو آدمی ہی اہل دل کہتے ہین نماز پڑھنی
زاہدون کا کام ہی اور روزہ رکھنا روٹی کا صرفہ کرنا ہی اور حج کرنا جہان کا تماشا ہی اور دل ہاتھ مین
لانا مردون کا کام ہی قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَرَمُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَحَرَامٌ عَلٰی حَرَمِ اللّٰہِ اَنْ یَلِجَ فِیْہِ
غَیْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی ترجمہ مومن کا دل اللہ تعالیٰ کا حرم ہی اور حرم اللہ پر حرام ہی کہ اُسمین اللہ تعالیٰ
کے سوا کوئی داخل ہو عارف قدس سرہ شعر دل کا دعویٰ نہ کر کہ جز غم حق + منہ و یار حرم حق کی
کوئی + گا تون ہی وہ نہ دل کہ جس دل مین + خر ہی جا کسی بیل کی ہو کوئی + پس اے عزیز بعد ازان کہ ترک
شہوات اور لذات کا تو اختیار کرے لازم ہی کہ تو دل کی نگہبانی کرے اور چاہیے کہ غیر حق کو دل مین
جگہ نہ دے تا کہ خدا کو پہونچے اے عزیز علم تصوف سمی نہین کہ آیات و حدیث پڑھنے سے حاصل ہو
اور جب تک راہ دیکھے ہوے شیخ کامل کی پیروی نہ کرے مقصود کلی کو نہ پہونچے جسکو کاملین پہونچے ہین
ایک بزرگ کا قول ہی شعر مثل خورشید چاہیے پس راے + تاکہ جانے مزاج ہر سوداے +
پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ ایک بزرگ نے مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی کے
عہد مین دنیا کو ترک کیا اور عبادت خدا تعالیٰ مین مشغول ہوا عوارف اور مصابیح کو آگے رکھا اور
دونون کتاب کو مطالعہ کرتا تھا اور جو کچھ کہ اُن دونون کتابون مین تھا اُسپر عمل کرتا رہا حتی کہ چند روز
اُسپر گذرے مگر مقصود اصلی حاصل نہین ہوتا تھا اور معرفت حقیقی کو نہین پہونچا تب وہ بزرگوار
شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین رح کی طرف متوجہ ہوا اور حضرت کی بندگی مین پہونچا اور بیت پڑھی
شعر من کہ در کوے بتان پا نہ نہادم ہرگز + چون بدیدم رخ زیباے تو سر بنہادم + ترجمہ
پانون تک کوچہ مین رکھتا تھا بتون کے نہ کبھی + دیکھتے ہی رخ زیبا کو ترے سر رکھا + مرید ہوا
اور قطب جہان کی اقتدا کی تھوڑے دن مین اس بزرگوار کو ذکر خفی پر پہونچا دیا اور واصلان و مقربان حق سے کر دیا
نقل ہی کہ خواجہ ابو علی دقاق رحمہ اللہ علیہ کہتا تھا جو درخت خود پیدا ہوا اُسمین پتے آوین لیکن میوہ
اُسمین نہ لگے اور لگے تو مزہ کا نہو اسی طرح مرید جسکا کوئی پیر اور استاد نہو ہوا پرست ہو اور اُس سے
کچھ نہو سکے رئیس درویشان اور محتسب عارفان شیخ قوام الدین رح فرماتے ہین شیخ کا دل آئینہ
صیقل کیا ہوا ہی جہان سے فیض حضرت عزت جاری ہی اور وہ تجلیات ذاتی و صفاتی و اسمائی اور
افعال کے ساتھ تجلی کرتے ہین اور ہر دم لطائف غیبی کے ساتھ آراستہ ہوتا ہی جب کہ مرید صادق

پورے ارادت اور اعتقاد سے اپنے دل کو مقابل ایسے دل کے رکھے شیخ کا دل مرید کے دل پر
پرتو ڈالے وہ تو تمام کمالات بلاکسب و عمل مرید کے دل مین جانشین ہو جاوین کہ کدورت غیریت
اور زنگ طبعیت سے پاک اور صاف ہو اور اُس سے زمان واحد مین مرید کی استعداد لائق حال میسر آوے
کہ ہرگز مجاہدہ اور ریاضت سے حاصل نہو اور یہ بات طالب کی فہم مین بغیر مثال کے نہین آسکتی
کتاب مشوق المصالح مین شیخ الشیوخ نے فرمایا ہے دو نقاش بادشاہ چین کی خدمت مین آئے ایک
ہندی دوسرا چینی دونون نقاشی کے دعویدار ہوگئے اور کمال نقاشی مین ہر ایک نے سر اٹھایا بادشاہ نے حکم دیا کہ دونون کو
ایک کمرہ مین کیا اور بیچ مین ایک پردہ ڈال دیا نقاش چین رنگ آمیزی کے بیل بوٹے بنانے مین مشغول
ہوا اور نقاش ہندی دیوار کو جو نقاش چین کے مقابل تھی اُسکی خالی صفائی مین مصروف ہوا ایک
مدت دراز کے بعد بہت مشقت اُٹھا کے نقاشی سے فارغ ہوئے بادشاہ کو خبر کی کہ ملاحظہ کا وقت
آگیا بادشاہ رونق افروز اس کمرہ مین ہوا اور فرمایا کہ درمیان سے پردہ اُٹھا لین جب پردہ اُٹھایا
وہ تمام نقوش اس دیوار کے اندر بطریق عکس صاف اور لطیف تر نظر آئی بادشاہ نے نقاش ہند کو
خلعت اور انعام زیادہ نقاش چین سے دیا اب تو سمجھیگا کہ کمالات پیر کے دل سے مرید کے دل پر
صاف اور صیقل اسی طریق پر انعکاس کرتے ہین اور یہ کتابون کے دیکھنے سے حاصل نہین ہوسکتے
مثلاً جو شخص کہ مرشد حقانی نہ رکھے اور کتب صوفیہ کے مطالعہ پر خورسند ہوا اور اس مقدار پر قناعت کی
وہ اس شخص کے مشابہ ہے کہ طبابت کتب طبی کی رو سے کرے بدون اسکے کہ اُستاد حکیم کی شاگردی کرے
یقین ہے کہ غلطی مین پڑے نہ مرض کی شناخت اُسے ہوا اور نہ دوا کی تعداد اور کیفیت جانے بلکہ
اُسکی بدولت بیمار ہلاک ہو جاوے اور صحت کا منھ نہ دیکھے عالم حکمت مین پیر سے چارہ نہین ہے
نادان لوگ کہتے ہین کہ پیر کی حاجت کیا ہے کتاب اور سُنت پر عمل کافی ہے نفس کے حالات ہر شخص
کتاب اور سنت سے نہ جانے اگرچہ کلام اللہ انواع حکمت سے مملو ہے حکیم کے سوا دوسرا شخص
نہین جانتا کہ مریض کس دوا کے لائق ہے اور شیخ مرید سالک کو مجاہدہ زہد اور تقوی پر رہنمائی کرتا ہے
چاہیے کہ کھلا ہے کہ اگر مرید مبتدی جاہل ہو شیخ کو چاہیے کہ پہلے اُسے احکام عبادت اور نماز کے سیکھنے کا
حکم دے اُسکے بعد بتلا دے کہ اُسپر کیونکر عمل کرے یعنی جو کچھ فرمائے اُسکی استعداد اور قابلیت کے
موافق لطف اور نرمی سے حکم دے اور اگر مرید کے پاس کوئی مال حرام کی قسم سے دیکھے اُسکے
چھوڑ دینے کا حکم دے اور مرید کے لیے سب سے بہتر چیز صاف کرنا ہو کھانے پینے کی چیز اور پوشاک کا یعنی کھانا پینا
اور کپڑا جو کھاتے پیتے اور پہنتے چاہیے کہ وجہ حلال سے اور پاک ہو اور جو چیزین فرض ہون جیسے روزہ

اور نماز اور حج اور زکوٰۃ کہ پیشتر واجب ہوئے تھے اور اُس سے فوت ہوئے ہوں حکم دے تاکہ حتی الامکان
اُنکا ادا کرے اور اگر مرید کے اوپر وجیہ دار ہوں اُنکے لیے حکم دے کہ اُن لوگوں کو خوش اور راضی
کرے اسواسطے کہ گروہ فقرا کہتے ہیں کہ جو شخص داعیہ داروں کو راضی نہ کرے اس راہ سے اُسپر
کچھ کشود نہوگا اور جو مرید کے پاس مال زائد از ضرورت دیکھے اُسے لیکر راہ خدا تعالی میں صرف
کرے بعدہ مرید کو اُسکے نفس پر مطلع کرے اور نفس کو ریاضت سے صاحب ادب کرے تاکہ
جن چیزوں سے مالوف ہوا اُنسے جدا کردے اور خلاف خواہشوں کے لیے امر کرے اور باز رکھے
اُسکو آرزو کے حصول سے اور اُسکو عادی سختیوں کا کرے کہ کہتے ہیں اَسَاسُ الْکُفْرِ قِیَامُكَ
عَلٰی مُرَادِ نَفْسِكَ ترجمہ تیرا قیام اپنے نفس کی مراد پر بنائے کفر ہے اور پچھلی مخالفتوں کی سپاہی
کے ساتھ کڑوی باتوں کے چکھانے اور وظائف کی کثرت اور نفل روزوں کے دوام سے سب
عادات کو جو بت پرستی ہے دور کرے اگر اُسکو موٹے کپڑے یا نرم کی خواہش ہو تو چاہیے کہ اُس
عادت کو بدلے اور اُسکے برخلاف حکم دے اگر کھانے کی طرف اُسکی رغبت دیکھے تو روزہ اور
قلت طعام کا حکم دے اور جب اُسکے سامنے مزہ دار کھانے رکھیں اوروں کے سامنے رکھے اور
آپ نہ کھائے اور اگر نیند کا راغب دیکھے شب بیداری کی عادت کرائے اور حکم دے کہ جب تک خواب
غالب نہ ہو نہ سوئے اور جسوقت تک کہ ہو سکے نیند کے غلبہ کو دفع کرے اور اگر اُسکو غصہ ور دیکھے
حلم اور سکوت کا حکم دے یا کسی کو اُسپر مسلط کرے جسکے اخلاق بُرے ہوں تاکہ حلم اور بردباری کی
عادت پڑے اور اگر بدن اور کپڑے کی لطافت کا راغب دیکھے میلے گھر اور محلہ کی جھاڑو دینے کا حکم
دے اور باورچیخانہ اور وضو کے مکانات کی خدمت اُسکے سپرد کرے اور مثل اسکے جن چیزوں میں
نفس کی مخالفت دیکھے اسی پر نرمی اور لطف سے امر کرے اور مخالف کو پہچاننے والا بجز عارف کامل کے
دوسرا نہو جو اس راہ پر گیا ہو حتی کہ کہا ہے عارف طبیب دلہا ہیں جب طبیب بیماری کی علت سے ناواقف
ہو بیمار کو اپنے علاج سے ہلاک کرے کہ اُس سے بیمار کی پرورش نہیں جانتا اور کاموں کے خطرہ کو
نہ پہچانے اور دوا علاج بیماری کے خلاف کرے اسواسطے کہ ہر ایک مرض کی دوا دوسری ہے
اور ہر ایک جنون کی معجون علیحدہ اور ہر دوا کی خاصیت الگ ہے کہ اُسکو اطبا صادق جانتے ہیں
طبیب جاہل اُسے عزیز سالک بے علم اگرچہ شیخ کامل کی صحبت میں رہے کب تلک ہر منزل
میں اور ہر واقعہ میں اُس سے دریافت کرے اگر اُسکو دق کرے عالم بشریت باقی ہے کیا عجب
کہ ایک وقت ایسا ہو کہ پیر اُس سے آزردہ ہو جاوے بلکہ شاید کبھی ایسا ہو کہ شیخ کامل کسی حال میں

حالات سے ہوا ور مرید بے علم کو کہ حاجت سب واقعات مین ہے اند ضرورت سے آسکے اور رہ جانے
کہ ہر حالت مین بے تعبیر مناسب مقام پوچھنا شروع کرے اور زحمت دے تعجب نہین کہ اُس سے مضرت
پہونچے جسکو دفع کوئی نہ کرسکے پس ضرور سالک کو چاہیے کہ علم ضروری حاصل کرے پھر سلوک میں
در آئے اور شیخ کامل کی صحبت اختیار کرے اسی سے عزیز مشائخ کبار کہ سب اہل علم سے تھے علم تصوف اور تفسیر
اور حدیث وفقہ ونحو وصرف ولغت ومعانی وبیان وبدیع وعلم کلام بلکہ علم منطق اور تمام علوم مین
کامل ہوئے ہین کہتے ہین جس روز کہ مخدوم سلطان المشائخ شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز
نے وفات پائی سرھانے آپ کے صحائف تھی جو کتاب علم کلام کی ہے نہایت تعجب ہے کہ بعض صوفی
جاہل جنھون نے ان کا آرام اختیار کیا ہے کہتے ہین کسی علم کی حاجت نہین ہے بعضے کا قول ہے کہ تھوڑا
چاہیے بعضے کہتے ہین کہ علم سلوک کا جاننا چاہیے باقی علوم قیل وقال ہین پیردستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے
کہ بعضے جاہل کہ داڑھی کا منڈانا متابعت ایک بزرگ کی تصور کرتے ہین جسنے غلبہ حال مین ایک دن کہا کہ
یہ داڑھی میری کس کام آئے اُسنے داڑھی پر ہاتھ پھیرا تمام بال علیحدہ ہوکر زمین پر گر پڑے پھر ایک جماعت
بعض خادمان اور دوستان نے کہا کہ خلقت عیب لگاتی ہے کہ تارک سُنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے
جو داڑھی نہ رکھے پھر اُس بزرگ نے فرمایا کہ میری داڑھی میرے پاس موجود ہے کسلیے مجھے بُرا کہتے ہین
اُسی وقت ہاتھ منھ پر پھیرا داڑھی جیسی تھی ویسی ہی ہوگئی پھر ایک روز حال غالب ہوا اُسوقت پھر
کہا کہ داڑھی میری کس کام آئے اور داڑھی کو ہاتھ لگایا سب بال علیحدہ ہوکر زمین پر گر پڑے پس
عمل اس بزرگ کا داڑھی کے منڈانے پر نہویا آنکہ مثل ان افعال کے جو بحالت غلبہ حال ایک سے صادر ہون
اُنکی متابعت نہین کرنی چاہیے آن افعال کی مثل اُنھی بزرگوار پر چھوڑنی چاہیے رئیس درویشان
محتسب عارفان شیخ قوام الحق والدین نے اساس الطریقہ مین کہا ہے ایک نے محبان سے مکاشفہ مین
چالیس حورین بہشت کی دیکھین سونے چاندی اور جواہرات مین غرق اُنکی طرف ایک نظر دیکھا چالیس
روز عذاب مین رہا بعد اُسکے مشاہدہ مین اسّی حور بہشتی دیکھین کہ حسن وجمال مین اُن چالیس سے لطیف
اور حسین زیادہ تھین اس سے کہا انکی طرف دیکھ مکاشفہ سے سجدہ مین گرا اور آنکھین بند کرلین تاکہ اُنپر
نظر نہ پڑے اور کہا پناہ مانگتا ہون مین تیرے ساتھ تیرے ماسوا سے آسے جوانمردجہان کہین کہ جمال
حورون کا وصل مکشوف کے لیے حجاب اور عتاب ہو جمال لڑکون کا اور اچھی خوبصورت عورتون کا کسطرح
اہل نفوس کو حق تک پہونچا سے بڑا دھوکا ہے کہ اہل ہوا کہتے ہین ہم جمال مقید مین جمال مطلق کو مشاہدہ
کرتے ہین پیردستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے اگر کوئی نماز مین بلا اخلاص مشغول ہو حکم ہوتا ہے

کہ لفّوا صلوتہٗ وَالقوہ علے وجہہٖ ترجمہ لپیٹو اسکی نماز کو اور اُسکے منھ پر مارو کہ ہم
ایسی نماز قبول نہین کرتے جبتک کہ خالص نہو آیا ذوالنون مصری رح فرماتے ہین کہ علامت اخلاص کی
تین چیزین ہین ایک برابر ہونا لوگون کی تعریف اور ہجو کا دوسرے بھول جانا رویت اعمال کا اعمال مین
تیسرے خواہش نہ کرنا ثواب کا نہ دین مین اور نہ دنیا مین آور بعضے مشائخون نے کہا ہی صدق اخلاص
یہ ہی کہ نظر جانب حق علی الدوام ایسی رہے کہ رویت خلق کی فراموشی ہو پس جبتک خلق کی
نظر سے تو باہر نہو ہرگز کبھی صدق اخلاص کو نہ پہونچے یہی وجہ ہی کہ صوفی کو ملامتی پر فضل دیتے ہین
الصُّوفِیُّ یَعْنِی السّلامتی اَفْضَلُ مِنَ المَلامتی اسواسطے کہ ملامتی ہنوز رویت خلق کے مقام مین
ہی خلق کو نظر مین رکھتا ہی تب تو عمل اور حال اپنا پوشیدہ کرتا ہی اور صوفی سلامتی ہمیشہ نظر بحق رکھتا ہی
رویت خلق اُسکو فراموش ہی اور خلق پر ہرگز نظر نہین کرتا اور اُنکے نفع اور نقصان کی طرف متوجہ نہین ہوتا
مصنف ضیاء اصوفیہ کا کہتا ہی کہ مین نے سنا ہی شیخ بزرگوار طلحہ تستری رح عراقی سے کہ کہا مین نے
شیخزادہ عماد الدین محمد فرزند شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رح سے سنا ہی کہ کہا ایکبار
مین اپنے والد بزرگ شیخ الشیوخ کے ساتھ حج کو گیا ایک دن طواف مین ایک شیخ کو مین نے دیکھا
کہ خلق عین طواف مین اُس سے تقرب اور زیارت و تبرک کرتی تھی میرے ساتھیون نے اُسکے سامنے
میری تعریف شیخ الشیوخ کی فرزندی کے ساتھ کی اس شیخ نے مرحبا کہی اور میرے سر پر بوسہ دیا
جسکا اثر اب تلک اپنے اندر مین پاتا ہون اور آخرت مین بڑے اجر کا امیدوار ہون پس
سات شوط یعنی سات قدم اور فراغ از دو رکعت طواف کے بعد خدمت شیخ مین حاضر ہوا میرے ساتھیون
نے کہا کہ شیخزادہ کے تئین ہمنے عیسی مغربی کو دکھلایا بہت مرحبا اور حبذا اسنے کہی اور سر پر اُسکے
بوسہ دیا شیخ الشیوخ یعنی شیخ شہاب الدین سہروردی رح نے بہت خوشی اور بشاشت ظاہر فرمائی
اور اُسوقت ہمارے اصحاب کی جماعت نے اس شیخ عیسی مغربی کے اوصاف بیان کرنے شروع کیے
ازانجملہ یہ بات کہی کہ ہمنے سنا ہی کہ اُسکا ورد شبانروزی یہ ہی کہ ستر ہزار ختم قرآن کرتا ہی اصحاب کہتے ہین
ایک بولا ان واسعدمین نے یہ بات سُنی تھی اور اس بات کا وعدہ میری خاطر مین متمکن ہوا تھی کہ
ایک شب مین نے اُس شیخ عیسی مغربی کو طواف مین پایا بعد ازان کہ حجر الاسود کو بوسہ دیا ملتزم تک معمولی
رفتار مین ختم تمام پڑھا اور مین نے حرف بحرف سُنا اور سمجھے اور ظاہر ہی کہ ملتزم کی مسافت تین
چار قدم سے زیادہ نہین ہی اور اسوقت مجھے یقین ہوا کہ شیخ کا ورد ستر ہزار ختم درست اور راست ہی
پس شیخ الشیوخ اور تمام اصحاب نے اس ناقل کی جو شہر اقول کا سچا تھا اس خبر مین تصدیق کی اور سب آگے

اس امر کے وقوع کا یقین لائے شیخ الشیوخ سے سوال کیا کہ یہ کسطرح ہی شیخ نے فرمایا کہ یہ امر
بسط زمان کے قبیل سے ہی کسواسطے کہ حق تعالی جسطرح نسبت بعضے اولیاء کے جو اصحاب خطرہ
ہین مکان کو تنگ اور سمٹا ہوا کرتا ہی کہ ایک سال کی راہ جلد طی کرتے ہین اسی طرح بعض اولیاء کی
نسبت جو کہ اصحاب لحظہ ولمحہ ہین زمان کو منبسط اور پھیلا ہوا کرتا ہی کہ وہی زمان کہ اور خلق کی نسبت
ایک ساعت ہی اُنکی نسبت پانچ یا دس سال ہو جاتے ہین پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ
فرماتے تھے اعمال صالح بندہ کو بہشت مین پہوچاتے ہین آداب خداوند بہشت تک پہونچاتے ہین
نہین دیکھتے ہو کہ حضرت آدم صلوات اللہ علیہ والسلام کو اگرچہ لغزش ہوئی بجا آوری
ادب سے مقبول ہوئے اور واصل ہوگئے اور وہ ادب یہ تھا کہ کہا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا ترجمہ
اے رب ہمارے ظلم کیا ہمنے اپنے نفسون پر ابلیس لعین اگرچہ طاعت اُسکو تھی ایک ادب کے ترک سے
راندہ ہوا جو اُسنے کہا اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ترجمہ مین بہتر ہون اُس سے مشایخ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے
فرمایا کہ توحید موجب ایمان ہی پس جسکو ایمان نہین ہی توحید نہین اور ایمان موجب علم شریعت ہی
پس جسکو شریعت نہین ایمان نہین اور توحید نہین اور شریعت موجب ادب ہی پس جسکو ادب نہین اُسکو شریعت
نہین اور ایمان نہین اور توحید نہین پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے نقل ہی کہ جو شخص
تہاون اور کاہلی آداب مین کرے وہ حرمان سنت کے عقوبت مین ڈالا جاوے اور جو سنت مین تہاون کرے
حرمان فرائض کے عقوبت مین ڈالا جائیگا اور جو فرائض مین تہاون کرے اُسکو معرفت سے حرمان ہو نعوذ باللہ
منہا پس طالب کو چاہیے کہ آداب مین کوشش کرے تاکہ ایک حرمان سے دوسرے حرمان تک نہ جائے اور معرفت اصل سے
محروم نہو کام بہت کا ہی جسکو بہت زیادہ اعمال اور آداب بیشتر خواجہ سری رح کا قول ہی کہ ایک رات وظیفہ پڑھا اور
محراب کی طرف پانون بڑھائے آواز آئی کہ اے سری بادشاہون کے سامنے اسی طرح بیٹھتے ہین اُسی وقت
پانون مین نے سمیٹ لیے اور کہا مین نے قسم تیری عزت کی کہ پھر کبھی پانون نہ پھیلاؤن کہتے ہین خواجہ
جنید رح نے تیس ۳۰ برس دن کو نہ رات کو پانون کبھی نہین پھیلائے سہیل تستری رح نے کہا کہ اول
پرہیز کر صحبت سلاطین اور ظالمین اور امرا اور قضات سے اسی سبب حضرت شیخ الاسلام فرید الحق والدین
قدس سرہ نے جناب سلطان المشائخ شیخ نظام الدین قدس سرہ سے فرمایا ترجمہ اُسکا
یہ ہی کہ اگر تم بزرگون کے درجے کو پہونچا چاہتے ہو اپنے ذمہ لازم کرو کہ بادشاہون اور فرزندان
بادشاہ کی طرف التفات نہ کرو تاآن اے عزیز ملوک اور امرا اور جبار لوگون کی طرف التفات زہر قاتل ہی
جسکی دوا بجز توبہ نصوح کے نہین ایک عارف کا قول ہی **ع** بدکی صحبت مت رکھو کہ صحبت بد +

پاک ہو تو کرے پلید زہد + دوسرے مداہن یعنی ریاکار بے دیانت اور فاسق کی صحبت سے پرہیز کر
کہ اسکی صحبت بھی بدتر ہے تیسرے صوفیان جاہل کی صحبت سے پرہیز کر کہ جاہلون کو
دین سے بہرہ نہیں ہے اور جو دین سے بے بہرہ ہو اسکی صحبت بجز مضرت کے اور فائدہ نہین بخشتی
اور خزانہ جلالی مین لکھا ہی کہ جناب سید السادات نے فرمایا ایک علامات قیامت سے یہ ہی کہ علما
فاسق ہون اور صوفی جاہل ہون پناہ مین رکھے اللہ تعالی اس سے اے عزیز یہ دن وہی دن ہی
کہ صوفی لوگ لوگون کے سامنے دیکھے جاتے ہین کہ بے علم اور بے تربیت راہ و رسم جدید بیہودہ
ایجاد کرتے ہین اور ناقلین ذکر کی جیسے کہ سلسلہ وار حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی
اور کتب صوفیہ مین درج ہین ترک کرتے ہین اور لوگون کے معتقد کرنے کو دوسری طرح بتاتے ہین
اور عوام اور طالبین کو حیرت مین ڈالتے ہین اور سیدھے راستے سے دور کرتے ہین بعضون سے
مین نے سنا ہی کہ ہوا جو زمین و آسمان کے درمیان ہی اسکے معائنہ مین طالبان خدا تعالی کو
رکھتے ہین اور اسکو تمثیل ذات خداوندی جلشانہ سے کرتے ہین اور جو طالب کہ اسمین معائنہ کرے
اسکو واصل کہتے ہین عجب ضلالت اور عجب بطالت اللہ اسکو بخشے اور توبہ نصیب کرے
اور سیدھا راستہ انکو روزی کرے رئیس درویشان محتسب عارفان شیخ قوام الدین قدس سرہٗ
فرماتے ہین ؎ بے دیکھے رخ دوست تجلی ہے نہ کرامات + پرتو نہ کبھی عین ہے یہ نکتہ خبردار
ہے نور رخ اسکے نہ وہ ہے حسن اسکا دکھائی + سورج کی چمک بن نظر آوے نہ رخ یار + پیر دستگیر
شیخ ہمارے فرماتے ہین وہ مرد ہین کہ سید المرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت مین بیک
چشم زدن آسمان اور ملائک سے آگے بڑھ گئے اور دو جہان اور انکی نعمت کو آنکھ اٹھا کر
نہ دیکھا بلکہ قدم مرتبہ قاب پر رکھا اور سر او ادنی کو پہونچے اور کونین کے عمل پر راضی ہوئے کہ ایک نفس
انفاس مشتاقین سے بہتر عبادت ثقلین سے ہی ایک بزرگ کا قول ہی ؎ اے اہل جہان جلد شتابی
آو + عشاق کے قافلے سے ان مل جاو + اے اہل مناجات کہ محراب مین ہو + سو قافلہ جا چکے ہین تم خواب
مین ہو + پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہٗ کہ صاحبدل تھے اور معارف اور اسرار الٰہی مین
کمال تھے بار با خوشی کے الحان سے فرمایا کرتے ؎ عالم دل مین سمائے دو جہان + کون
دیکھے دل کا عالم ہر گھڑی + نہین دیکھتے ہو کہ کیا کہا ہی اَلْقَلْبُ بَيْتُ اللهِ الْاَعْظَم ترجمہ
دل خانۂ خدا بزرگ ہی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ کہان ہی آپنے
جواب دیا کہ اپنے بندون کے دل مین نہان ہو شیاری کا محل ہی ہوشیار ہو خواجہ واجدی بیچارہ

ہم یا کہتا ہے ؎ لا مکان میں نہیں ہے جو لعبان ۔ تنگ دل میں وہ ہو گیا پنہان + اے عزیز یہ دل ہے کہ
جسمین حق جا سکتا ہے مگر جو دل کہ محبت الٰہی میں لگ گیا ہے اور ماسوی اللہ سے آنکھیں بند کی ہوں ایسے دل کو
بیت اللہ الاعظم کہتے ہیں دیکھو ایک بزرگ کا قول ہے ؎ دل یکی منظر بیت ربانی + خانہ ویران چہ دل خرابی
بنشاں خواسے ہے اور خواجہ بایزید بسطامی رح نے دس سال دل کی نگہبانی کی اور دس سال دل نے اُنکی پاسبانی
کی اور بیس سال حق تعالیٰ نے اُنکے دل کی حفاظت فرمائی جب تیس سال تمام ہوئے اُس وقت دل دل ہوا
ایک روز کوئی شخص حج کو جاتا تھا پوچھا کہاں جاتا ہے کہا حج کو جاتا ہوں خواجہ نے کہا توشہ تیرے پاس
کیا ہے کہا سات دینار خواجہ نے کہا مجھے دے اُسنے دے دیے خواجہ نے کہا میرے ارد گرد سات بار
طواف کر حج تیرا قبول ہوا اُسنے ایسا ہی کیا اور اُسکے نام حج مقبول لکھا گیا ؎ میرا حسن رخ ہے محراب جہان
میرے دل میں شاہ خوبان ہے نہان +

فائدہ سُننے والے پر جو واجب ہے وہ یہ ہے کہ جب کسی سے ایک بات سُنے تو کہنے والے کی طرف خطا کو
نسبت نہ کرے بلکہ نیک گمان اُسپر کرے کہ جو کہتا ہے سچ کہتا ہے اور جو حق اُسمین ظاہر نہو اُسے اپنی فہم کے
قصور پر حمل کرے نہ کہنے والے کے قصور پر اسی وجہ سے ہے کہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے
تھے کہ مرید کو صفت موسوی چاہیے اور صفت موسوی نہ چاہیے جو صفت کہ چاہیے وہ یہ ہے کہ ہمیشہ
خدا کی جستجو میں رہے اور ایک لمحہ آرام اور آسایش نہ کرے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کی حالت تھی اور فرماتے
کہ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ **ترجمہ** یا رب دکھا تو مجھے اپنے تئین کہ تیری طرف میں نظر کروں اور
جو صفت نہ چاہیے وہ یہ ہے کہ جو کچھ پیر سے دیکھے یا سُنے اُسمین اعتراض اور نکتہ چینی نہ کرے جیسے کہ موسیٰ
علیہ السلام نے خضر علیہ السلام پر کی اور برکت صحبت سے محروم رہے بلکہ اپنی کم فہمی پر گمان کرے
تاکہ پیر کی صحبت سے فائدہ حاصل ہو چونکہ مقامات اور افہام خلق مختلف ہوتے حضرات صوفیہ نے یہ
تدبیر کی اور اپنے گروہ میں الفاظ اپنے علم کے قرار دیے اور اصطلاح ٹھہرائی اور ان اصطلاحی
الفاظ سے اشارے کیے تاکہ جو صاحب مقام ہو دریافت کرے اور جو نااہل ہو وہ بے بہرہ فہم سے
رہے جو گروہ کہ اُنکے اہل تھے ان الفاظ کے معنی جان گئے اور جو لوگ نااہل تھے انھوں نے
الفاظ سُنے اور معنی کو نہ پہونچے حق کہ اہل مراد کو پہونچے اور نااہل اُسکی فہم سے عاری ہے

فائدہ اے عزیز اصل سب چیزوں کی توحید ہے اور اصل سب موحدین کے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہیں اور حق جل وعلا کی طرف سے ایسے رموز آئے کہ خلق اُسکے ادراک سے عاجز ہوئی اور
وہ حروف مقطعات ہیں پس جب کہ جائز ہے کہ خدا اور رسول کے درمیان سر ہو کہ اور لوگ اُس سے

واقف نہون بندون کے درمیان کیون نہ جائز ہو کہ چھپانے کے لائق سر ہو ؎ سر وہیے جا سکتے ہین
سب پاکباز + لیک کب قائل ہین اُسکے نو نیاز + گرچہ کہتے ہین ہموا کو بھی مرغ + کب اُنسے دیسکتے ہین
خوراک باز + بعضے متکلمین نے جو حکماء شرعی ہین ابو العباس عطا سے کہا کہ کیا ہوا تمکو اسے گروہ صوفیہ
کہ الفاظ ایسے مشتق کئے ہین کہ سننے والون کو جدید اور غریب اجنبی معلوم ہوتے ہین وہ حال سے خالی
نہین یا تو ملمع کاری کرتے ہو اور حق تعالی کو یہ پسند نہین یا تمہارے مذہب مین کوئی عیب ہی کہ اُسے
چھپاتے ہو ابو العباس رح نے جواب دیا کہ یہ ہم اسواسطے کرتے ہین کہ ہمین اُسپر غیرت ہی ہم نہین چاہتے
کہ سوا ہمارے گروہ کے کوئی بہرہ پاوئے ؎ نہ بیٹھو غیر کے پہلو مین غیرت سے ہین ہم مرتے
تیرے رخ کو کوئی دیکھے گوارا ہی نہین ہمکو + اے عزیز یہ خود ظاہر ہی کہ جو چیز کسی کو زیادہ عزیز ہی اُسے
پردہ زیادہ غیور ہی نہین دیکھتے کہ خلق کے نزدیک جو شی ذلیل تر ہی وہی ظاہر تر ہی اور جو چیز
عزیز تر وہی پوشیدہ تر ہی

فائدہ مرید مبتدی کو راہ سلوک مین مرشد سے چارہ نہین ہی اسواسطے کہ ظاہر ہی جو راہ نہ دیکھی ہو
بلا رہبر چلنا اُسکا دشوار ہی اور راہبر وہ شخص ہی جسنے راہ کو دیکھا ہو اور اُسکے خوف اور ہلاکت
اور امن کے موقع پہچانے ہون پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے پیر ہدایت مرید مین
مشاطہ کی مثال ہی جسطرح مشاطہ طرفین کو کام کی ہدایت مین آرام دیتی ہی تا کہ جب وصل کے مقام پر
پہونچا ئے اُسکے بتلانے اور اُسکے آرام دینے کا محل نہین رہتا اسی طرح پیر ہدایت کار مین مرید کو اعمال
اور طاعات اور ذکر پر تحریص اور ترغیب دیتا ہی اور ذلت اور خواری کا مزہ چکھاتا ہی جو لازمہ عشق ہی
اور حضرت بے نیاز کی طرف مشتاق کرتا ہی اور حق سبحانہ وتعالی کی طرف سے معاون ہوتا ہی تا کہ جو فیض
پیر کو پہونچے مرید کو بھی اُس سے پہونچے یہان تک کہ مرید کا کام مکاشفہ اور مشاہدہ اور وصال کے
مقام تک پہونچاتا ہی اُسکے بعد پیر بیچارہ کو اُس محل مین بیگانون مین شمار کرتے ہین سبحان اللہ سبحان اللہ
پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کھانا پینا بھائیون کے ساتھ خوش ہی مگر دیدار دوست کا
کسی کے ساتھ خوش نہین ہی محب اپنے دل اور دیدہ سے غیرت کرتا ہی ع مین ہون اور تو ہو
کوئی اور نہو + پیر پیران نصیر شیخ قوام الدین قدس سرہ بھی فرماتے ہین کہ اے درویش اعمال کی
کسوٹی اور معیار کتاب اور سنت اور سیر بزرگان سلف ہی کہ وہ مقتدا تھے نہ صرف اجازت اور مقام
متبرک کہ فلان درویش کا فرزند ہی اپنے باپ دادا کے مقام پر بیٹھا ہی اگر اس مقام کے لائق نہو اور اس
مقام سے مشرف نہوتا تحقیق جانو کہ شرف انسان زبان اور مکان سے نہین ہی بلکہ تقوی سے ہی

اللہ تعالی نے فرمایا ہے آنکہ بزرگترین تم سے اللہ کے نزدیک وہ ہے جو زیادہ صاحب تقوی ہے ایسے
ایک طرف رکھو اور جانو کہ بغیر اسکے کہ قلب ما سوی اللہ سے خالی ہو قرب حق میسر نہین ہوتا پیر پیر
پیر ابن خفیف کہتے ہین قدس اللہ سرہ اے جوانمرد اس قوم سے لوگ ہستی کا اسباب جمع اسے وحدت پر
لیگئے اور یگانہ کی طرح اسکی طرف متوجہ ہوئے لاجرم قرب حق کی راہ پائی آدمی چاہتے ہین کہ کسی
اہل دل کی صحبت مین تھوڑی دیر باطن کی پریشانی کو دفع کرین اسکو پریشان تر پاتے ہین افسردہ
اور خراب واپس آتے ہین سو اب مردون کا قحط ہے اے قوام ایک گوشہ اسمین بیٹھ + کہ دینداروں کا
صدق اور حال اب افسانہ ہے خالی + اے جوانمرد یہ کام درویشی کا ایسا آسان ہو گیا ہے کہ ہر ایک
نابالغ نے اسکو اختیار کر لیا اور قبل اسکے کہ توبہ اور انابت اور توکل حاصل ہو بلکہ مذمومات شرعیہ سے
تزکیہ نفس کیے بغیر دعوت اور ارشاد کرانے لگے سبحان اللہ آج کے دن یہ کام ایسا ذلیل ہو گیا ہے کہ
فرقون اور پیشون صنعتون سے بھی کمتر درجہ ہے کاریگرون کو بڑی مشقت کے بعد استاد کے دروازہ پر
سالہا حاضر رہنا چاہیے تاکہ اس کام مین استاد ہون جیسے درزی گری اور جولاہہ گری بخلاف شیخی
کہ صرف پیوند پر اکتفا کی یا مہینے دو مہینے بعد کہ ابھی تک گناہون کی نجاست بھی آب ندامت سے
دھوئی نہین گئی اور بے فلاح اسواسطے کہ فلاح منحصر ہے تزکیہ نفس پر مذمومات شرعیہ سے اللہ تعالی نے
فرمایا کہ ہے آیہ فلاح پائی جسنے کہ تزکیہ کیا اور عدم فلاح بلا تزکیہ نفس عقلا مفہوم ہوا اے جوانمرد بے فلاح
فلاح ڈھونڈھنی عمر ضائع کرنی ہے پیر دستگیر قطب عالم قدس سرہ فرماتے ہین اے جوانمرد راہ ہے جسنے
ہرگز راہ نہین دیکھی اور قدم راہ مین نہ رکھا اور سفر کی طیاری نہین کی اور تلخی مالوفات کے مفارقت کی
نہین چکھی اور اپنا ترک اختیار نہ کیا اور خودی اور دونون جہان سے منہ نہ پھیرا وہ کیونکر شایان
رہبری کے ہو میری جان شیخ غزالی کے قربان کہ اسنے نور باطن سے دریافت کیا تھا کہ ایک وقت آئیگا
کہ بعضے مال کی کثرت سے شیخ بنین اور خلق کی دعوت کرین اور مقامات اور خلعت اور تحفہ کمالیت
دین اور معتقد کرین خلق بھی نہایت اخلاق ظاہری اور تحفہ تحائف کے دینے سے اسکو شیخ کامل
اور قطب عالم کہین اور بعضے شیخی بدن کے فربہ اور موٹے تازے ہونے سے کرین کہ لوگون کے
نزدیک معظم اور مکرم معلوم ہون اور ہاتھ پانون کو خلق سے بوسہ دلا دین اور کچھ انسے اچک لیجاوین
اور بعضے شیخی قوت کی افراط سے کرین جیسا کہ اب معائنہ اور مشاہدہ مین ہے اے جوانمرد راحت جان
عین القضاۃ کے نصیب ہو کہ یہ مصرع زبان مبارک سے پڑھا مصرع جا عمیل کر عاشقی نہین کام تیرا +
شیخی اور مقتدائی اور مرشدی کا تو فکر کیا ہے اور بعضے مشائخ صوفیہ نے کہا ہے کہ شیخ وہ ہے کہ جو دین

اور شریعت مریدا ورطالب کے دل مین قائم کرے اور بعض نے کہا شیخ وہ ہی جو بندگان خدا کو
عبادت کی طرف جھکا وے اور وہ سب بندون مین سے اسد کا محبوب ہی پیر پیران نصیر فرماتے ہین
کہ شیخ وہ ہی جو ذات کو بھول گیا ہو پس صفات کا مذکور کیا ہی حضرت شیخ قطب الدین بختیار اوشی
قدس سرہ فرماتے ہین کہ صاحب سلوک شیخ کو وہ قوت ذات اور تصحیح خاطر چاہیے کہ ایک شخص
اُسکے پاس بیعت کو آئے تو اپنے باطن کی قوت سے اسکے سینہ کا زنگ صاف کر دے جو دنیا وغیرہ
سے لگ گیا ہو تا کہ کوئی کدورت غل وغش اور فحش اور آلایش دنیا کہ اُسکے سینہ مین ہی باقی نہ رہے
پھر اُسکا ہاتھ پکڑے اور خدا تک پہونچا دے اور اگر اسقدر قوت پیر کو نہو پس باور کرو کہ پیر اور مرید
دونون ضلالت کے بیابان مین ہین اور سید محمد حسین کا قول ہی کہ جو شخص ہوا پر اُڑے یا کہ دریا پر
چلے اور جو دیکھے وہی ہوا ور مردان غیب سے ملاقات کرے اور خدا تعالی سے جو چاہے وہی ہو
اور جو اُسکے دل مین گذرے وہی ہو نہ کھانا کھاے نہ پانی پیے سیر وطیر کرے باوجود ان سب باتون کے
وہ شیخ نہوا ور شیخی کے لائق نہو بلکہ شیخ وہ ہی کہ اسپر کشف ارواح اور کشف قبور ہوا ور ملاقات ارواح انبیا
اور تجلی افعال وصفات اور ظہور ذات ہوا ور مرحلون سے گذرا ہو یہ بات اسکے لیے موجود ہی کہ
وہ شیخ ہو اور جسکو وہ خلیفہ کرے چاہیے کہ وہ بھی ان اوصاف سے متصف ہوا ور نہین تو نہین
چاہیے کہ اُسکو خلیفہ کرے جب تک کہ شاگرد مثل اُستاد نہو استاد خلیفہ اپنا مکتب مین نہ کرے ورنہ اُس سے
کام نہ چلے اے عزیز ایک بات کم ہمتی سے کہتا ہون آج کے دن میرے نزدیک شیخ عالم اور قطب
کامل وہی ہی کہ شریعت کو قائم رکھے اور استقامت اسی کار شریعت مین ہو جو کچھ شیخ قطب الدین
اور سید محمد کہتے ہین ہو یا نہو مگر فیض جہان سے منقطع نہین ہوتا شاذ اور نادر ہون ایسے بندگان
خدا کہ جو کچھ شیخ قطب الدین اور سید محمد کہتے ہین اُن صفات سے موصوف ہون حق سبحانہ تعالی
تمام طالبان کو اُنکی دیدار سے مشرف کرے اور مصنوعی شیخون کی صحبت سے دور رکھے رئیس
درویشان محتسب عارفان شیخ قوام الدین قدس سرہ فرماتے ہین اے جوانمرد جو شخص کہ گمراہ اور
گمراہ کرنے والا ہو وہ امام متقیان اور راہبر طالبان کیونکر ہو سکے اور شرائط شیخ سے یہ ہی کہ
وہ فانی ہو اول درجہ فنا کا فنا ء اوصاف ذمیمہ ہی جو قرب تعالی سے دور کرنے والے ہین اور
آدمی کی فلاح منحصر ہی اسپر کہ تزکیہ نفس کا ذمیمہ سے ہو چنانچہ حق تعالی نے فرمایا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى
وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰیهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰیهَا بے فلاح آدمی سے کسی نے فلاح نہین پایا
اور فائدہ حاصل نہین کیا پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ سب کی نسبت نیک گمان کرنا چاہیے

ترجمہ ١ بیشک فلاح پائی جسنے کہ نفس کو پاک کیا اور گھاٹے میں رہا جسنے کہ اسکو خاک میں چھپایا * مترجم

کہ مشہور قول ہی ہزار زندیق کی خدمت کرنی چاہیے تب ایک صدیق کو پہونچے الاارادات مین ظاہر اکلام ہی
اس وقت مین اعتماد ہر ایک پر اور اقتدا اُسکی نہین کرنی چاہیے کہ ہوا و ہوس کے لوگ بہت ملے جلے ہین اور
تمیز کرنے والا رہا نہین اور اولیا بر حق اپنے تئین حجاب مین رکھتے ہین حق تعالی اُنکی دیدار سے ہمکو مشرف
کرے اور جلد اُنکی خدمت مین پہونچائے پیر دستگیر قطب العالم سے مین نے پوچھا کہ علما مجتہد دنیا مین
بہت ہوئے ہین چار عالم کو مجتہد کہتے ہین اور باقی اوروں کو نہین کہتے اسکا سبب کیا ہی آپ نے فرمایا
کہ تہذیب المذاہب مین لکھا ہی کہ روایت کی گئی ہی صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ ایک شخص
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آیا اور کہا مین نے ایک خواب دیکھا ہی آپ نے
فرمایا کیا خواب اُسنے کہا کہ ایک خیمہ ہی زمین اور آسمان کے درمیان اور اس خیمہ کی چار طناب اور اُن
چار طناب کو چار آدمی پکڑے ہوئے ہین پس جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ خیمہ
جو تو نے دیکھا دین اسلام ہی اور جو چار طناب دیکھین اور چار آدمی جو دیکھے یہ وہ مرد ہین کہ میرے بعد
پیدا ہون اور وہ صاحب خدمت ہونگے کفایہ شعبی مین لکھا ہی کہ ایک عالم نے وفات پائی خواب مین
دیکھا کہ منھ اُسکا سیاہ ہو گیا اُسکی حالت پوچھی تو کہا ایک لڑکا تھا ایک مقام پر مین نے
اُسپر نظر کی اُسکی شامت سے منھ سیاہ سوختہ ہو گیا اور یہ بھی حدیث مین ہی کہ ایک عابد کو خواب مین
دیکھا اُسنے پوچھا کہ اللہ تعالی نے تیرے ساتھ کیا کیا عابد نے کہا جو گناہ کہ اُسکی بخشش مین نے خدا تعالی
مانگی اُسکو بخشا اور ایک گناہ کی بخشش مانگنے مین مجھے شرم آئی اُسکے گناہ کے سبب عذاب مین ہون
پھر پوچھا کہ وہ کیا گناہ تھا کہا ایک لڑکے کی طرف مین نے شہوت سے دیکھا فتاوی خانی مین لکھا ہی
کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ خوبصورت تھے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ باوجود کمال قوت
تقوی کے بخوف خباثت چشم امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو سبق دینے کے وقت پیٹھ پیچھے یا ستون کے
پیچھے بٹھلاتے پھر سبق پڑھاتے

فائدہ مرد کو چاہیے کہ خدا تعالی کا طالب ہو اپنے جسم سے کہ بندگی کرے نماز پڑھے روزہ رکھے اور
مشغول شغل اور دیگر طاعات ہو اور اپنے نفس سے چاہیے کہ نفس ریاضت اور مجاہدہ مین رہے اور خود بینی
اور بدبینی ترک کرے اور طالب ہو اپنے دل سے کہ خدا تعالی کے غیر کو اُسمین نہ آنے دے اور
خدا تعالی کے سوا دل مین دوسرے کو جگہ نہ دے کہ قلب مومن کا اللہ تعالی کا حرم ہی اور حرم
حرم الٰہی ہی کہ اُسمین سوا اللہ تعالی کے آئے اور طالب اپنی عقل سے ہو کہ آخرت کو دنیا پر اختیار کرے
بلکہ خدا تعالی کو اختیار کرے دنیا اور آخرت پر اسواسطے کہ مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلّ

ترجمہ جسکے واسطے مولی ہی اُسکے لیے سب چیز ہی ہان اے برادر کام مین ایسی ہی عقل ہو اور عاقلون کو
ایسا ہی چاہیے ایک عارف کا قول ہی ؎ مہرِ جانان مین جان دے اے دل + بلکہ دونون جہان دے
اے دل + یہ دے اور وہ دے کب تلک مین کہون + جو خوش آوے وہ آن دے اے دل +
اور طالب ہوا اپنے سر سے کہ آپ اور ما سوی اللہ کو بھول جاے تب اس مقام کو پہونچے ع
مین ہون اور تو ہو اور کوئی نہو + اور طالب ہوا اپنی روح سے کہ اپنے تئین بھی فراموش کرے اور دوست
مین فنا ہو جاے تا کہ دوئی جاے اور یکتائی آے اسوقت اس مقام کو فائز ہو ع تا کس نگوید
بعد ازین من دیگرم تو دیگری + ؎ تب کوئی نہ مارے نیہ مین اور ہون تو اور ہی + پیر دستگیر قطب العالم
قدس سرہ فرماتے تھے کہ مرید کے لیے اصل صدق اور اخلاص ہی جسوقت کہ مرید صادق اور مخلص ہو گیا البتہ
مردون کے مقام کو پہونچے الا صدق و اخلاص دو چیز نہیں ہو ایک امور شرع کی پیروی ہی دوسرے
خلائق سے قطع نظر کرے اُنسے نفع اور نقصان منظور نہ رکھے اور خدا تعالی کو نفع دینے والا اور نقصان
پہونچانے والا جانتے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جسکا یہ ترجمہ ہی آدمی کا ایمان کامل نہو
جب تک خلائق مویشی کی مثال اُسکے نزدیک نہون رئیس درویشان و محتسب عارفان شیخ قوام الدین
قدس سرہ فرماتے ہین ؎ جو تو ہی مونس مشرک موحد کب ہی تو و اللہ + موحد تو سوا سدم جب کہ منھ
اغیار سے پھیرے + پیر دستگیر قطب العالم فرماتے ہین کہ مرید طالب کو چاہیے کہ غیر کو نظر مین نہ لاوے
اور خلق کی تعریف اور ہجو سے بے فکر ہو جو عمل کرے نیک نیت اور اخلاق اور صدق سے کرے لوگون کی
گفتگو سے اپنے تئین تشویش مین نہ ڈالے اور اُنکے برے بھلے کہنے مین دھیان نہ دے اُنکے ہاتھ سے
کسی طرح مخلصی نہین اسی محل پر پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے ایک دن ایک بزرگ مُسن آدمی
گھوڑے پر سوار چھوٹا لڑکا پیادہ پا تکلیف سے اُسکے ساتھ جاتا تھا خلق نے اہانت کی کہ بڑا ظلم ہی آپ تو
سوار جاتا ہی اور چھوٹے لڑکے کو پیدل تکلیف سے لیے جاتا ہی وہ بوڑھا آدمی پیادہ ہوا چھوٹے لڑکے کو سوار کیا
اور گھوڑے کو پکڑ آگے آگے چلنے لگا پھر اور لوگ ملے اور اہانت کی کہ عجب احمق بوڑھا آدمی ہی کہ خود
پیادہ جاتا ہی اور لڑکے کو سوار گھوڑے پر کر رکھا ہی تب وہ بوڑھا آپ بھی سوار رہا اور لڑکے کو بھی سوار
کیا پھر اور ملے اور توہین کی کہ بڑے بے انصاف ایک گھوڑے پر دو سوار ہین اور جاتے ہین اور گھوڑے کے
ضعف اور تکان کا خیال نہین کرتے اُسوقت بوڑھا اور لڑکا دونون پیادہ ہو گئے اور خالی گھوڑا ساتھ
لیا پھر چند آدمی ملے اور طعنہ زنی کرنے لگے کہ عجیب بخیل اور ممسک ہین کہ باوجودے کہ گھوڑا ہمراہ ہی آپ
اور لڑکا دونون پیدل جاتے ہین اُس پیر مرد نے جب دیکھا کہ خلق کے ہاتھ سے خلاصی نہین ہی اور کسی طرح

چین نہین لینے دیتی) جسطرح چلا روانہ ہوا اور خسلائق کے نیک اور بد سے فرصت پائی ؛؛

فائدہ توحید صوفیون کے نزدیک یہ ہی کہ خدا کے سوا دوسری چیز کا ذکر نہ کرے اور خدا کے سوا دوسری چیز کو نہ جانے اور بجز خدا کے اور کچھ نہ سمجھے **ع** نظر جسپہ ڈالی تجھے دیکھتا ہون + اور کسی چیز کو دوست نہ رکھے مگر خداوند تعالی کو کہ محبت سلطانی شرکت کو نہین قبول کرتی اور عشق غیور ہی کہ وہ دوئی کو نہین گوارا کرتا **ع** مین گر چاہتا ہی تو تو عالم کو مٹا دل سے + اور انا الیلے انا لیلی مین لیلی ہون مین لیلی ہون ہونا چاہیے جب تو آپ کو چاہے اور دوست کو بھی چاہے یہ شرکت ہی اور وحدت مین شرکت نہین سماتی پایین بنا **توسه** شہر خوبی ہیت تو ہی ہو یا کہ مین + سلطنت ابتر ہو دو سلطان مین داؤد علیہ السلام کو حکم پہونچا کہ اے داؤد حرام کی ہم نے محبت غیر کی اُن قلوب پر جنمین ہماری محبت آوے **ع** گھر میں خیال دوست ہو اُگھر گرست ہو + پس ذات خداوندی کو دوست رکھے ذات خدا کے لیے اسطرح کہ صفات سے قطع نظر کرے اور مرادات سے ہاتھ دھو بیٹھے پیر دستگیر قطب العالم قدس اللہ سرہ فرماتے تھے خدا تعالی کو بجز ذات خدا تعالی دوسرے کے لیے دوست نہ رکھے اور خدا تعالی سے بجز خدا تعالی کے نہ مانگے اسواسطے کہ جسکو طلب ذات بجہت ذات ہی وہ عاشق ہی اور جسکو طلب غیر ذات ہی با مراد ہی اور جو با مراد ہی وہ با خود ہی اور جو با خود ہی وہ عاشق خود ہی اور جو عاشق خود ہی وہ عشق سے دور ہی **حکایت** کہتے ہین کہ ایک شخص کسی جگہ کھڑا ہوا تھا ایک صاحب جمال کا اسپر گذر ہوا یہ بیچارہ اُسپر عاشق ہو کر اُسکے پیچھے چلا اور کہا جو کچھ مجھے حاصل تھا وہ تیری نذر ہوا معشوق شیرین سخن موزون طبع نے کہا سبار کہ ہو لیکن ایسا دانا پرند جیسا کہ تو ہی افسوس کہ تجھ ایسے کے جال مین پڑے ایک بہن ہی کہ خوبصورتی مین تجھسے ہزار گونی ہی دیکھ وہ پیچھے آتی ہی وہ سیدھا سادھا بیچارا اُسکی بات کو سنکر اور نادانی سے پیچھے کو دیکھنے لگا کوئی نظر نہ آیا معشوق نے غیرت سے ایک طمانچہ اُسکے منھ پر مارا اور کہا اے مدعی عقل کم اگر تو میرا عاشق ہوتا تو دوسرے سے تجھے کیا کام تھا

سه گھر اپنے سر دھار دو کرو کام اپنا + جو عاشق نہین ہو بھرو جام اپنا + عزیز من جسنے عشق کا دعوی کیا قاضی وقت اُس سے دو گواہ چاہتا ہی ایک ہر وقت کا ذکر دوسرے پورا فکر جب تک کہ یہ دونون قاضی کے سامنے متفق اللفظ والمعنی گواہی نہ دین دعوی ثابت نہوا اور مال مدعی کے حوالہ نہو کوشش کرو کہ اس نعمت کی حقیقت کو پہونچو اور اس دعوی کے معنی خود سے پوچھو نسب سبیل یہ ہی کہ ذاکر لوہار کی طرح دوام ذکر دل کے لوہے کے کوٹنے مین کوشش کرے تا کہ کثرت ذکر سے انوار ذکر ظاہر ہون اور شوق مذکور کی آگ زیادہ بھڑکے اور ذاکر جل جاسے اور اغیار کی کدورت اُسکے دل مین گلجاسے سمندر کی طرح آگ مین نہایا

قلندرا ایک دم بھر ہو قلندر بیخبر ہو + سمندر ہو مست ہو جیسے آتش کے اندر ہو

فائده پیر دستگیر قطب العالم قدس سره فرماتے تھے مشائخ کو خرقہ پہنانا دو طرح کا ہے ایک یہ کہ پوری تربیت کے بعد جب کہ انپر تقوی اور ورع ظاہر ہو اور انکے دلون کو آرام حاصل ہو اور انکو خرقہ ارادت اور تصوف کا کہتے ہین دوم پہلی ہی دفعہ پہنا دین تاکہ وہ خرقہ انکو قید اور مانع معاصی کا ہو کہ اگر انکا قصد معصیت پر ہو لباس مردان پر نظر کرین شرم آئے اور خدا عزوجل سے ڈرین کہ ہم کیونکر یہ فعل بدکارون کے پرہیزگارون کے لباس مین کرین اور انکو خرقہ تبرک اور خرقہ تشبہ کہتے ہین مگر جب تک کہ خرقہ تبرک اور خرقہ تشبہ مین ہو رسمی ہے لیکن جب کہ عنایت اللہ تعالی سے ببرکت صحبت پیر ایسا ہو جاسے کہ قابل خرقہ ارادت اور خرقہ تصوف ہو مرید حقیقی ہے پیر دستگیر قطب العالم قدس سره فرماتے تھے کہ ایک بار موسی علیہ السلام نے مناجات کی اور کہا الہی ایسی طاعت کا حکم دے جسمین رنج اور مشقت ہو حکم ہوا کہ کہو لا الہ الا اللہ موسی علیہ السلام نے کئی ہزار مرتبہ پڑھا پھر مناجات کی الہی مین نے وہ طاعت چاہی تھی جسمین رنج اور مشقت لاحق ہو اس کلمہ سے مجھے راحت اور خوشی ملتی ہے حکم آیا اے موسی رنج اور مشقت اس کلمہ کی فرعون سے پوچھ ہم نے تیرے اوپر آسان کیا ہے اور تیرے دل کو پاک اور صاف تب اس کلمہ کا تجھے کتنا آسان معلوم ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ واردات اور وقائع جیسے کہ مومن سالک کو ہوتے ہین حکما و فلاسفہ اور عباد ترسا اور یہودیون کو بھی نہایت ریاضت اور تصفیہ دل سے حاصل ہو جاتے ہین حتی کہ ان لوگون کو بعضی چیزین ایسی جنکو عوام غیب کہتے ہین کشف ہو جاتی ہین جیسے کہ دنیا کے کام آنے والون سے خبر دیتے ہین اور خلق کے بعض احوال سے واقف ہون اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ روحانیت کے غلبہ ظاہر ہوتے ہین اور انکی نظر مین انوار روحانیت مکشوف ہون لیکن ان باتون سے انکو قرب اور قبول نہین ہوتا اور نہ انکی نجات اس سے ہوتی ہے بلکہ غلو کفر اور گمراہی پر لاتا ہے اور استدراج کا سبب ہوتا ہے لیکن سالک موحد کو وقائع موجب ظہور حق کے ہوتے ہین جیسا کہ اس گروہ کو روشن ہے چاہیے کہ ان وقائع پر التفات نہ کرے اور جو خوف ہو شیخ کی پناہ مین بھاگے اور ہمیشہ بیدار رہے

فائده اس گروہ کے نزدیک فرق خواب اور واقعہ مین دو وجہ سے ہے ایک صورت سے دوسرے معنی سے صورت کی راہ سے واقعہ وہ ہے کہ خواب مین دیکھے یا کہ بیداری مین دیکھے اور معنی کی راہ سے واقعہ وہ ہے کہ خیال کے حجاب سے باہر نکل آیا اور غیبی صرف ہوا ہو کہ مومن نور اللہ تعالی سے دیکھتا ہے اور خواب وہ ہے کہ حواس بالکل بیکار ہو جاتے ہین اور خیال برسرکار ہو مغلوبی حواس کی شدت سے ایک چیز نظر آتی ہے اور وہ دو طرح ہے ایک اضغاث احلام وہ ایسی خواب ہو کہ نفس خیال کے

ذریعہ سے ادراک کرے آور وسواس شیطانی اور ہواجس نفسانی سے کہ وہ القاء نفس وشیطانی ہی خیال
اُسکی نقش بندی مناسب طور پر کرے اور نفس کی نظر مین لاوے اُسکے لیے تعبیر نہین ہوتی دوم خواب
نیک ہی اُسے رویاء صالح کہتے ہین آور خواجہ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ایک جزو ہی چھیالیس
اجزاے نبوت سے کہتے ہین کہ مدت ایام نبوت خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیئیس سال تھی
ازانجملہ ابتداءً چھ مہینے وحی خواب مین آتی تھی پس خواب صالح اس حساب سے ایک حصہ چھیالیس جزء
نبوت کا ہوا اور بہت انبیاء علیہم السلام ہوے ہین کہ وحی اُنکی کبھی خواب مین ہوتی اور کبھی بیداری مین
اور خواب صالح تین قسم ہین ایک وہ ہی کہ تاویل اور تعبیر کی حاجت اُسمین نہو جیسے کہ ابراہیم علیہ السلام کی
خواب صریح تھی اِنِّیْ اَریٰ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَریٰ ترجمہ
ہر آئینہ دیکھتا ہون مین خواب مین کہ مین تجھے ذبح کرتا ہون پس دیکھ تو کیا تیری خاطر مین ہی دوسرے
یہ کہ کچھ محتاج تاویل کی ہو اور کچھ محتاج تاویل کی نہو بلکہ جون کی تون ہو جیسے کہ یوسف علیہ السلام کی
خواب گیارہ ستارے اور آفتاب اور ماہتاب محتاج تاویل تھی لیکن سجدہ بجنسہ جو تاویل کا محتاج نہ تھا
کہ فَخَرُّوْا لَہٗ سُجَّدًا ترجمہ پس وہ گرے اُسکے لیے درحالیکہ سجدہ کرنے والے تھے تیسرے
وہ کہ سب محتاج تاویل ہو جیسے کہ خواب ملک مصر کی کہ مین دیکھتا ہون سات گائین موٹی کہ اُنکو
کھاتی ہین سات گائین دُبلی اور جیسے کہ قیدیون نے دیکھین کہ یوسف علیہ السلام نے دونون خواب کو
بالکل تاویل کیا اور حقیقت مین رویاے صالح مطلقاً نہ وہ ہی کہ اُنکی تاویل سچ ہوا اور اثر اُسکا ظاہر ہو
کہ یہ مومن کو بھی ہوتا ہی اور کافر کو بھی جیسے کہ بادشاہ کو اور قیدیون کو ہوا تھا اور وہ نظر نفس کی نتیجہ
تائید نور روح کے ہو یا تائید اللہ تعالےٰ مگر جو نور الٰہی سے مؤید ہو وہ سواے مومن یا ولی یا نبی کے
نہو تا کہ رویاے صالح ہوا اور ایک جزء نبوت اور کافر کو کبھی کوئی جزء نبوت سے نہو

فائدہ جاننا چاہیے کہ منشاء انوار طرح طرح کے ہین جیسے کہ ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور اذکار مختلف
اور قرآن اور ایمان اور احسان اور اسلام اور انوار عبادات وطاعات وروحانیت سالک اور
ولایت شیخ یا ولایت نبوت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انوار انبیاء واولیاء
کہ ہر ایک کا نور علٰحدہ ہی اور ہر ایک کا ذوق جداگانہ اور رنگ دوسرا اور جب انوار کلی حجابون سے
باہر آوین خیال کو اُسمین تصرف نہ رہے روحانیت صرف باقی رہے سب رنگ جاتے رہین اور بے رنگی
بے صورتی اور بے کیفیتی مین مشاہدہ واقع ہو اور وہ نور مطلق ہی کہ ان سب سے پاک اور منزہ ہو اور جو شکل
اور رنگ کہ نظر مین آوے وہ سب آلایش صفات بشری کے ہین کہ روح کی نظر اُسکو حجاب خیال کے پیچھے سے

اور ادراک کرے اور شرح ہر ایک کی انوار مختلف سے کہ کس منشا سے مشاہدہ ہوتا ہے شنو جاننا چاہیے
کہ جو کچھ بروق کی صورت میں آئے کبھی تو وہ نور ذکر ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انوار روحانیت
کے قلبوں سے صفات بشری کے حجاب مثل ابر پارہ پارہ ہو جاتے ہیں ایک جھلک روحانیت کی
تجلی کی صورت میں دیکھ پڑتی ہے اور لوامع نور ذکر سے ہوتے ہیں اور نور وضو سے اور لوائح نور نماز
اور قرآن اور اسلام اور ایمان سے ہے فرق یہ ہے کہ تجلی کی طرح کوندے اور جلد منقطع ہو
اور لوامع کو لمعان پے در پے اور متواتر ہو اور تھوڑی دیر توقف کرے اور لوائح مثل نور
آفتاب کے ہے کہ اُسکے عکس سے آئینہ کے ساتھ ہر جگہ ظاہر ہوا اور دیر سے توقف کرے یا حجاب میں
ہو جاوے جیسے نماز یا قرآن یا اسلام کا نور عکس دل کے آئینہ پر پڑتا ہے اور لوائح ظاہر ہوتے ہیں
اور اس لوائح کا نور خلوص نیت اور صفائی آئینہ دل کے موافق ہوتا ہے اور ذوق کو زیادہ کرتا ہے
اور گھٹاتا ہے لیکن جو کچھ چراغ اور شمع اور شعلہ اور مثل اُنکے دیکھے وہ ایک نور ہوتا ہے جو اقتباس ہوتا ہے
ولایت شیخ سے یا حضرت نبوت سے یا استفادہ علوم سے یا انوار قرآن یا ایمان سے اور وہ چراغ
اور شمع دل کے لیے ہو کہ اُسقدر نور روشن ہوا ہے اور اگر قندیل اور چراغدان کی صورت میں دیکھے
نور عرفان ہے اور جو کچھ بصورت علویات دیکھے جیسے ستارے اور چاند اور سورج وہ انوار روحانیت
سے ہے کہ دل کے آسمان پر اُسکی صیقل کے موافق ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چھوٹے
اور بڑے ستارے کو آسمان پر دیکھے جب کہ دل کا آئینہ ایک ستارے کے موافق صاف ہو آسمان
جرم دل اور ستارہ روح کا نور ہے جسقدر کہ صفائی دل کی ہو اور اگر بغیر آسمان کے دیکھے نور دل کا عکس
یا نور عقل یا نور ایمان کہ سینہ ہوا کی صفائی پر ظاہر ہوتا ہے اور کبھی نفس ایسا صاف ہوتا ہے کہ آسمان
کی مثال نظر آتا ہے اور جب آئینہ دل صاف ہو جاوے تو پورا چاند دیکھے نہیں تو ناقص دیکھے اور جب
دل کو کمال صفائی ہو تو نور روح کی جھلک ہو کہ آفتاب کی مثال دیکھے اور جتنی صفائی زیادہ ہو
آفتاب درخشان زیادہ ہو اور اگر چاند اور سورج دونوں ایک ساتھ دیکھے چاند دل ہو کہ روح کے
عکس کے نور سے روشن ہوا ہے اور آفتاب روح ہے جسے دیکھتا ہے لیکن ابھی حجاب کے پیچھے سے نکلا ہوا ہے
یا خیال نے اُسکو آفتاب کی صورت نقش بندی مناسب کی ہے ورنہ انوار روح کے بے شکل اور
بے رنگ اور بے صورت ہوں اور اگر ستارے چاند اور سورج کو حوض یا دریا وغیرہ میں دیکھے وہ
بھی نور روحانیت سے ہے اور مقاموں سے مختلف ہو اور کبھی وہ انوار اسماء اور طاعت اور تسبیحات
اور اذکار مختلف سے ہو اور دل میں اُس صورت پر مشاہدہ ہوتا ہے اور اسی طرح کبھی ایسا ہوتا ہے

کہ پرتو انوار صفات جل وعلا استقبال اس مضمون کے موافق کرے کہ جو شخص میری طرف ایک بالشت
قریب چاہے مین اسکی طرف ہاتھون بڑھتا ہون اور حجاب روحانی کے پیچھے سے کہ آئینہ دل مین
عکس ڈالے اسکی صفائی کے موافق ظاہر ہو جیسے ابراہیم علیہ السلام کو اسکی صفائی کے موافق ستارے
دکھلائی دیے اور جب آئینہ دل سے زیادہ صفائی پائی چاند کی صورت مین مشاہدہ ہوا لیکن اسے غیر
انوار کی رنگتین جس مقام انوار مین کہ مشاہدہ واقع ہو اس مقام کے موافق رنگ کو اٹھا لیتی ہین جیسے
کہ مقام لوامگی نفس مین نیلا نور ظاہر ہو اور وہ نور روح یا نور ذکر کی آمیزش سے ظلمت نفس کے ساتھ
اور ضیاء روح اور ظلمت نفس سے نیلے رنگ کا نور پیدا ہوتا ہے اور جب نور روح زیادہ ہو اور ظلمت
نفس کی کم ہو تو نور سرخ نظر آتا ہے جیسے آتش بے دود اگر سالک لقمہ محظور ممنوع سے دور رہے
دگرنہ اس آتش کے ساتھ دھوان بھی ہو کہ لقمہ محظور لقمہ نفس ہوا ہے اور جب صفا زیادہ ہو تو نور سفید ظاہر ہو
اور جو نور روح دل کی صفائی سے مخلوط ہو تو نور سبز پیدا ہوا اور جب دل تمام صاف ہو تو نور مثل نور آفتاب کے
کمال شعاع کے ساتھ ظاہر ہو اور جس وقت نور حق عکس نور روح پر ڈالے مشاہدہ ذوق شہود کے ساتھ
آمیختہ ہو اور جب کہ نور حق بدون حجاب روح اور دل کے شہود مین آوے نور بے رنگ ویسے کیفیت
اور بے حد اور بے مثال اور بے نہایت ظاہر ہو تمکین اور تمکن اسکے لوازم سے ہے یہان نہ طلوع ہے
اور نہ غروب نہ زمان نہ مکان نہ قرب نہ بعد نہ رات نہ دن اللہ کے پاس نہ صبح ہے نہ شام بیان نہ عرش ہے
نہ فرش نہ دنیا نہ آخرت ع هَنِيئًا لِأَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهُمْ ترجمہ گوارندہ ہے اہل نعمت کے لیے نعمتیں انکی
پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے جانتا ہے تو کہ نور کے حجاب راستہ مین اسواسطے رہتے ہین کہ
دیدۂ عاشق روز بروز پختہ زیادہ ہو اور چکاچوندی نہ لگے تاکہ اسکو طاقت حاصل ہو لقاے الٰہی کی
کہ وہ تجلی ذات ہے بڑے نیکبخت وہ ہین کہ جنھون نے اپنے لیے مرنے سے پہلے موت اختیار کی اور اسکے غیر سے
مشغول نہ ہوئے اور جان اور دل یار کے لیے ہار گئے لاجرم مکاشفہ اور مشاہدہ کے لیے مرد ٹھہرے
پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ بار ہا فرماتے تھے ؎ تو راہ نہین چلا نہ دکھلائی پڑا + ورنہ جو گیا اسکے لیے
در ہے کھلا + جان اے عزیز کہ لقمہ حرام اسقدر زیان کرتا ہے کہ جو اسمین گرفتار ہے اس راہ مین بے عمل ہے
پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ جو صوفی خواہش سے کھانا کھائے اور پانی پیے کسی کام
اور عمل سے وہ فائدہ نہ حاصل کرے اور خرابی اس راہ کی لقمہ حرام اور پیٹ بھر کے کھانے سے ہے جتنے اپنا منہ
لقمہ حرام سے بند کیا بیشک اسکو محبت الٰہی حاصل ہوئی رئیس درویشان محتسب عارفان شیخ قوام الدین
فرماتے ہین کہ سالک خلوت مین پہلے اپنا دل تاریک اور اندھیرا دیکھتا ہے جب ذکر کا تصرف اسمین ظاہر ہو

وہ نقوش کہ سلوک سے پہلے لوح دل پر جمے تھے تصرف ذکر سے محو ہون اور مقام اُن نقوش کا لوح
دل پر نقش مقدس سے لکھا ہوا پاوے جیسے کہ مشاہدہ اُسکا ظاہر اور باطن کی آنکھ سے ہو سکے بعد اُسکے اتنا ذکر
کرے کہ سیاہی کا نشان نقطہ اتنا بھی نہ رہے نور محض سے لکھا ہوا پائے پھر اتنا ذکر کرے کہ وہ لوح ایک بار روشن
آئینہ سی ہو جاوے اور کوئی نقش اسپر نہ رہے اور اُسکے لائق ہو کہ لطیفہ انانیت اور ہستی کا اُسپر تجلی کرے
لطیفہ انانیت کے بعد کہ اُسمین جمال و جلال کی تجلی ہو اُسکے حق مین یہ درست اور راست آئے
کہ کہا ہے ؎ اے نسخہ نامۂ الٰہی کہ توئی + وے آئینہ جمال شاہی کہ توئی + بیرون ز تو نیست انچہ در عالم
ہست + در خود بطلب ہر انچہ خواہی کہ توئی + ؎ تو ہی ہے نسخہ نامی الٰہی + تو ہے آئینہ رخ شاہی
تجھسے باہر نہ جو ہے عالم مین + آپ سے مانگ بات جو چاہی

فائدہ اے عزیز اہل مشاہدہ اور قوم ہے اور اہل مجاہدہ دوسری قوم دوسرے یہ کہ اہل مشاہدہ کو تجلی
لطف کے ساتھ پرورش کرتے ہین اور اہل مجاہدہ کو تجلی قہر کے ساتھ وہان نوازش ہے یہان گدازش
نوازش گدازش سے نہ ملے اور گدازش نوازش کو کھلے کہ دونون مشرب علٰحدہ ہین ایک عزیز اسی قبیل سے
کہتا ہے ؎ دولت اُنھین کے نام کہ ہر دم حضور ہین + پرتو سے تیرے حسن کے وہ غرق نور ہین +
ارباب قرب کو نہین معلوم رنج ہجر + اسکو وہی سمجھتے ہین جو تجھسے دور ہین + پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہٗ
فرماتے تھے ابو مسلم فارس نے کہا ہے ایک دن مین خواجہ ابو سعید ابو الخیر کی زیارت کو گیا مین نے ایک
تخت پر تکیے لگائے سوتے دیکھا ایک پانون دوسرے پانون پر اور ایک چادر مصری اوڑھے ہوئے
ہین اور خادمہ کہ میرے ساتھ تھی ضعف کے سبب تنکے کے موافق ہو گئے تھے اور محنت سے ہر ایک کا بدن
سوکھ گیا تھا اور مجاہدہ سے رنگت ہماری زرد تھی اسے دیکھ کر میرے دل مین انکار اور بے اعتقادی
آئی اور مین نے کہا کہ یہ کیا فقیری ہے مین اسقدر بڑی ریاضت مین اور وہ ایسی راحت مین
فوراً میرے خطرہ پر واقف ہو گئے اور مجاہدہ کی نخوت میرے سر مین دیکھی میری طرف مخاطب ہو کر کہا
کہ ابو مسلم کون سی کتاب مین تو نے دیکھا ہے کہ خود بین اور مغرور آدمی درویش ہوا آخر کہا جب ہم نے
سب حق دیکھا تخت عزت کے سوا نہین بچھلایا اور تو نے بالکل اپنے تئین دیکھا پیش تخت کے سوا تجھے
دوسری جگہ نہ دی ہمارے حصہ مین مشاہدہ ہے اور تمھارے حصہ مین مجاہدہ شیخ ابو مسلم نے کہا کہ
جہان میری آنکھون مین سیاہ ہو گیا اور ہوش میرے جاتے رہے جب مجھے افاقہ ہوا مین نے توبہ کی اور
اُسنے قبول کی پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہٗ فرماتے تھے ایک وقت خواجہ ابو سعید ابو الخیر رح نے
مکہ معظمہ کا قصد کیا کئی سو مرید آپکے ساتھ تھے شاہانہ ٹھاٹھ کیے ہوئے جاتے تھے رستہ مین ملا ہین

ایک میخ سونے کی ایک میخ چاندی کی ہوتی جہان اُترتے وہ سب سامان وہین چھوڑ دیتے دوسری منزل
پھر بھی سامان ڈیرہ خیمہ وغیرہ طیار موجود ہوتا یہان تک جب اس منزل مین پہونچے جہان ایک بزرگ
مقربان الہی سے ایک فقیرانہ جھوپڑی مین گذر کرتے اور گاڑھی پہنے رہتے تھے اُسکے مریدون مین سے
ایک کی نظر شیخ ابو سعید ابو الخیر پر پڑی اور تقاضاے بشریت سے اُسکی خاطر مین گذرا کہ میرے پیر بھی
صاحب ولایت اور یہ بزرگوار بھی صاحب مقام ہین میرے پیر کو ایسا فقر دیا اور اُسکو ایسی دولت
اور فراغ وعطا خواجہ ابو سعید ابو الخیر نے بنور باطن اُسکے خطرہ سے اطلاع پائی اور پاس بُلا کر کہا
اے عزیز تیرا پیر مقام گدازش مین ہے اور ہم مقام نوازش مین ہین وہ مرید خطرہ سے پشیمان ہوکر اُٹھ گیا
اور اپنے پیر کی خدمت مین پہونچا تھوڑی دیر بعد خواجہ ابو سعید ابو الخیر کو اُس بزرگوار کی ملاقات کا
قصد ہوا اور قریب اُنکے حجرہ کے پہونچے وہی مرید نہایت خوشی سے اندر گیا اور خبر کی کہ خواجہ ابو سعید
حضور کے پاس آتے ہین اُس بزرگوار نے ہرگز جواب نہ دیا اور خواجہ ابو سعید کے آنے کی طرف کسی طرح
التفات نہ کی اس مرید نے اپنے دل مین کہا کہ یہ کیا بزرگی ہے کہ ایسے تو بزرگ آتے ہین اور آپ ہرگز متوجہ
نہین ہوتے کہ یکایک خواجہ ابو سعید اُس بزرگوار کے قریب جا پہونچے اور وہ بزرگوار بیٹھنے کے لیے بھی
نہین کہتے تھے خواجہ کھڑے ہی تھے کہ کعبۃ اللہ پہونچا اور اُسنے بزرگوار کے سر کے گرد طواف کرنا شروع کیا
جب سات دفعہ طواف کر چکا اُس بزرگوار نے فرمایا ہان اب واپس جا خواجہ ابو سعید یہ سب معاملہ
دیکھ رہے تھے بعد اُسکے وہ بزرگوار خواجہ کی طرف مخاطب ہوئے اور کہا تمنے میرے مرید سے کہا تھا کہ ہم
مقام نوازش رکھتے ہین اور پیر تمھارا مقام گدازش مین سچ ایسے ہی ہے تمھارا مقام نوازش اور ہمارا
مقام گدازش اور تم سرگردان کعبہ کو جاتے ہو اور کعبہ بندگان خدا پر سرگردان ہوتے آتا ہے اور اعزاز
تمام کے ساتھ طواف کرتا ہے خواجہ ابو سعید اُس روز بہت چیزون سے تائب اور مستغفر ہوئے کہ نیکیان
ابرار کی بُرائیان ہین مقربین کی اور اس مرید کو اس روز اپنے پیر کی عظمت اور بزرگی کی تھا معلوم ہوئی وہ بھی
از سر نو تائب اور مستغفر ہوا جب خداے تعالی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اپنا عاشق کرتا ہے اُسوقت
بندہ پردہ عاشق ہوتا ہے اور بندہ کو کہتا ہے کہ تو عاشق محب میرا ہے اور مین عاشق محب تیرا ہون
خواہ تو چاہے یا نہ چاہے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے ایک درویش شیخ محمد نام
جب اس مقام مین پہونچا حکم ہوا مین چاہتا ہون کہ تجھے خطاب دون شیخ محمد نے کہا کہو جو چاہتے ہو
فرمان آیا شیخ محمد ولی کہا اسپر کفایت نہ کرون کہ اس خطاب مین اور بھی شریک ہین پھر حکم آیا کہ
شیخ محمد عاشق کہا اسپر بھی قناعت نہ کرون کہ اس خطاب مین بھی بہت لوگ مخاطب ہین پھر حکم پہونچا

کہ شیخ محمد معشوق کہا ہان یہ مین نے قبول کیا اور مین خوش ہوا کہ اس خطاب کے ساتھ زیادہ مخاطب نہین ہین اور شرکت نہین رکھتے خواجہ عین القضاۃ رح کہتے ہین اے عزیز تو جانتا ہی کہ ہمارا شاہد کون ہی اور ہم کسکے شاہد ہین نہایت عشق یہ ہی کہ انکے درمیان فرق نہین کر سکتے لیکن جب عاشق انتہاء عشق کو پہونچے عاشق و شاہد اور مشہود ایک ہو جاتے ہین شاہد مشہود تیرا ہو تو اس نمط کو حلول گنتا ہی حلول نہو کمال اتحاد اور یگانگی ہی اور محققین کے مذہب مین اسکے سوا دوسرا طریق نہین افسوس تو نہین جانتا کہ دائرہ لا مین کیا خطر ہی اُسنے ایک عالم کو دائرہ لا مین رکھا ہی اور لاکھون جان کو بیجان کیا اور وہ بیجان ہو گئے ہین اس راہ مین جان وہ ہی کہ اِلَّا اللّٰہ کو پہونچے اور جب کشش مین کسی جذبہ کی جذبات حق سے در آئے مراد اُسکے ہاتھ سے جاتی رہے اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ اُسکی معین اور مددگار ہو توقیع نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ اُسکو دے ؎ دل نے میرے اُس جگہ خیمہ کیے + جس جگہ سو عاجز ہوئے + مجھسے سو عاشق ہو دم مین مر گئے + آہ تک اُنسے نہ نکلی اور گئے + مرصاد العباد مین لکھا ہی کہ جب سچا سالک ارادت باطن کے جذبہ سے اپنے تئین بریاضت صاف کرتا ہی ہر آئینہ اُسکی آنکھین کھلتی ہین اور جسقدر حجاب اُٹھین اور عقل مین صفائی ہو معقولات کا زیادہ انکشاف ہو اور اُسکو کشف نظری کہتے ہین مگر اعتماد کے لائق نہین بلکہ دل کا کام کرے تاکہ نور دل حاصل ہو اور مکاشفات دلی ظاہر ہون اور اُسکو کشف شہودی کہتے ہین مختلف انوار کا کشف ہو سالک کو چاہیے کہ یہان سے بھی آگے کو سیر کرے تاکہ مکاشفات روحانی ظاہر ہون بہشت اور دوزخ اور فرشتون کی دید میسر آئے جب کہ روح کمال صفائی پاوے سے عالم غیر متناہی مکشوف ہون اور دائرہ ازل اور ابد کا اُسکی آنکھون کو نصیب ہی یہان زمان و مکان کا حجاب اُٹھ جاوے اور جہات کا پردہ بھی دور ہو پیچھے سے ایسا ہی دیکھے جیسا کہ سامنے دیکھے اور مقام کرامات مثلاً خطرون سے آگاہی اور غیبی چیزون پر اعلام اور پانی پر سے عبور کرنا اور آگ اور ہوا سے گذرنا حاصل ہو اور ایسی کرامات کا زیادہ اعتبار نہین اسواسطے کہ دیندار اور بیدین دونون کو حاصل ہوا ہی حتی کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ دجال آدمی کو مار ڈالے اور جلا دے مگر جسکو حقیقت کرامات کہتے ہین وہ اہل دین کے سوا دوسرے کو حاصل نہو اور وہ یہ ہی کہ کشف روحی کے بعد مکاشفات خفی ظاہر ہون کسواسطے کہ روح کا قرار مسلم کے لیے ہی مگر خاص روح خفی بجز خاصگان حضرت کے نہین دیتے تاکہ اُسکے ذریعہ سے عالم صفات خداوندی مین راہ پائین اور اُسکو مکاشفہ صفاتی کہتے ہین مگر کشف ذاتی جو مرتبہ بلند ہی عبارت اور اشارت اُسکے بیان سے قاصر ہی ؎ عالم ہی تیرا حسن عجب کچھ جمال ہی + پیدا ہوا اور نہان ہی یہ کیسا کمال ہی + جو کچھ نظر مین آیا ہی تیرے سوا نہین + تیرے سوا جو ہو کوئی سو یہ محال ہی

پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرمایا کرتے کہ جب سالک اس مقام پر پہونچتا ہی اپنے سے بیخود ہو جاتا
بعضے ضبط کرتے ہین اور بعض سے نہین ضبط ہو سکتا جسکی طرف دیکھتے ہین دوست خیال کرتے ہین
اور سجدہ مین گرتے ہین خلق اُسکو دیوانہ کہتے ہین خلقت عجب طرح کی ظاہر بین ہی کہ ہوشیارون کو
دیوانہ کہتی ہی اور عاقلون کا مجنون نام رکھتی ہی مگر ان حضرات کو اسکی پروا نہین اور کچھ ملال
خاطر مین نہین ہوتا اسواسطے کہ یہ لوگ بے اختیار بلکہ قصداً دیوانگی کے کوچہ مین آئے اور اپنے تئین
دیوانون سے شمار کیا ؎ دیوانگان عشق کی رونق کو دیکھ عقل + سو سو بہانہ کرکے وہ مجنون صفت
بنے + فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ آدمی کا ایمان کامل نہین ہوتا جب تلک کہ اُسکو خلق مجنون
نہ کہین ہان اے عزیز جو سالک اس مقام کو پہونچا حقیقت توحید کو پہونچا پیر دستگیر قطب العالم
قدس سرہ فرماتے تھے اَلدُّنْیَا دَاحَۃٌ وَلَیْسَ فِیْھَا رَاحَۃٌ داحہ لغت مین اُس گھر کو کہتے ہین کہ
اطفال مٹی یا ریتے سے بناتے ہین یعنی دنیا ایک گھر بچون کا ہی اور اُسمین آرام نہین اور حضرت مصطفیٰ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا شیطان کی شراب ہی جو اُس سے متوالا ہوا اُسے جانکنی تک
ہوش نہ آئیگا اور یہ بھی فرمایا کہ دنیا مردار چیز ہی اور اُسکے چاہنے والے کُتے ہین اور کتون مین
بدتر ہی جو اُسپر توقف کرے اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ جب کسی بندے سے خداوند تعالیٰ
بغض کرے دنیا کو اُسکے سر پر روان کرتا ہی یہی وجہ ہی کہ مشائخ رح نے فرمایا جو شخص کہ دنیا
کی طرف میل کرے اُسکو خدا حرص کی آتش مین جلاتا ہی اور خاکستر کر دیتا ہی اور فتنہ کی ہوا سے اُڑا دیتا ہی اور جو
عقبیٰ کی طرف مائل ہی اُسکو خداتعالیٰ حرص بہشت کی آگ سے جلاتے تاکہ وہ کندن سونا ہو جائے اور اس سے فائدہ ہو
اور جو راہ حق کے طرف میلان کرے اُسکو آتش شوق مین جلائے تاکہ وہ قیمتی گوہر بنجاتا ہی پیر دستگیر قطب العالم
قدس سرہ یہ بیت پڑھا کرتے ؎ تو قیمت ورای دو جہانی + چکنم قدر خود نمیدانی + ؎ دو جہان سے زیادہ ہی
قیمت + تیری او تو نہ جانے یہ قسمت - پھر وہ سالک ظاہر مین خلق کے ساتھ رہتا ہی اور دل سے غائب کہ اول ہی
بنا اپنے ظاہر کو خلق کے لیے اور اپنے باطن کو حق کے لیے اور رہ با ہمہ اور بے ہمہ یعنی ملا اور جدا ہر ایک سے ملا رہ
مگر کسی سے لگاؤ نہ رکھ وہ سالک انکی حضوری سے تعجب کرے اور یہ اُسکے غائب ہونے سے دنیا اور امور دنیا کی نسبت ؎
تو اور طوبی ہم اور قامت یار + فکر ہمت کی قدر ہی حسب کی + اے عزیز یہ مقام کینونت و بینونت یعنی ملے اور جدے ہونے کا
اُسکو سمجھا ہی کہ عالم حقیقی مین پہونچا ہو مگر جو شخص ابھی عالم مجاز مین پھنسا ہوا ہی اور کبھی ذکر اور فکر بھی کر لیا تو اُسکو اس مقام کا
صاحب بننا خطا ہی ؎ میان جانتے ہین کہ ہم کو حاصل ہی جو حاصل ہی پندار ہی وہ میان + جس نے
عالم حقیقت کو نہین پہونچا ہمیشہ مقام بینونت مین ہوتا کہ اس لائق ہو جائے کہ مقام کینونت

اور منویت مین در آئے

فائدہ حضرت پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ ذاکر کے لیے مراتب ہین اول ذاکر کا استیلا ذکر پر دوسرے ذکر کا استیلا ذاکر پر تیسرے ذاکر کا استغراق شہود مذکور مین چوتھے ذاکر کا استیلا وجود مذکور مین اور وہ یہ ہے کہ ذاکر ذکر بہ تکلف زبان کے ساتھ اسقدر کرے کہ زبان ذاکر مین ذکر غالب ہو اور بے تکلف ذکر کا اُس سے جاری رہے بے اختیار اُسکی زبان سے ذکر جاری ہوتا کہ دل ذاکر کا اُس سے انس کرے اور دل مین قرار آوے اور یہ استیلا ذکر ہے ذاکر پر استغراق ذاکر کا شہود مذکور مین یعنی کثرت ذکر سے ذاکر ذکر مین ایسا ڈوب جاے کہ کل موجودات لا الہ کی مقراض سے نظر مین مقطوع اور معدوم دکھلائی دے مذکور کے سوا اسکو کچھ اور مشاہدہ نہو اور یہ قول کہ نہ دیکھی مین نے کوئی شی مگر یہ کہ دیکھا مین نے اللہ کو اُنمین صادق آوے جب اسطرح مستغرق ہو وجود مذکور مین مستہلک اور گم ہو اُس مقام پر ذاکر کی فنا مذکور مین حاصل ہووے اور انبساط قرب مین کہ مجال غیر نہو ملیگے اور جب ذاکر مذکور اوصاف سے متحلی ہو ذاکر کو اُس سے لے لیتے ہین اور ذکر اور ذاکر محو ہون اور شیخ جنید نے جو تعین کین وہ آٹھ شرط ہین اول دوام طہارت دوم دوام صوم یعنی ایک مدت دراز چاہیے کہ صائم ہوا اور مطلوب اُس سے تقلیل طعام ہے یعنی اگر صوم رکھے اور رات اور دن کا کھانا اکٹھا کرکے کھائے اس سے نفع نہو بلکہ زیان کا محل ہو سوم دوام سکوت یعنی اکثر اوقات چپ رہے ہر کلام سے الا جو کلام نافع ہو چہارم دوام خلوت پنجم دوام ذکر اور وہ ذکر لا الہ الا اللہ کہنا ہے کہ اکثر مشائخ نے ذکر لا الہ الا اللہ کو پسند اور اختیار کیا ہے لیکن اگر ایک شخص قرآن یا نماز مین مشغول ہو اور حدیث نفسانی کو دور کر سکے تو وہ بھی کافی ہے ششم دوام نفی خواطر ہفتم ربط قلب شیخ کے ساتھ اور واقعات کے علم کا فائدہ اپنے شیخ سے طلب کرنا تاکہ تصرف مرید فانی تصرف شیخ مین ہو اور ایسا ہو جاے کہ غسال کے ہاتھ مین میت ہوتا ہے ہشتم خداوند تعالی پر کبھی اعتراض نہ کرنا اُن امور مین جو منجانب اللہ مرید پر وارد ہون یعنی جو کچھ خداوند تعالی سے پہونچے نفع خواہ نقصان لازم ہے کہ اُسپر راضی ہوا اور اعتراض خدا تعالی پر نہ کرے اور دوام ترک سوال خداوند تعالی سے بہشت مین جانے یا دوزخ سے بچانے کا یعنی خدا تعالی سے نہ بہشت مانگے اور نہ دوزخ سے محفوظ رہنا چاہے اور تفصیل ہر ایک کی عنقریب آتی ہے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ سالک کو چاہیے کہ خدا تعالی سے بجز خدا تعالی کے نہ چاہے اور سوا سے طلب خدا کے دوسری طلب کو ضروری نہ جانے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ حضرت رابعہ بصری مناجات کرتین بار خدایا اگر رابعہ تجھے دوزخ کے خوف سے پوجتی ہے تو رابعہ کو بھی اس دوزخ مین جلا اور جو بہشت کی امید سے تجھے

پرستش کرے تو بہشت کو اُسپر حرام کر اور اگر رابعہ نے محض تیرے واسطے تیری عبادت کی ہو تو اپنا دیدار اُس سے دریغ مت کر
ہان اَے عزیز طالبان خدا بلند ہمت ہین کہ خدا سے بجز خدا کے نہین چاہتے بلکہ خدا سے خدا کو بھی نہین چاہتے کہ یہ خصوصیت
خواست کو عین حجاب جانتے ہین ایک عارف اُنکی تعریف مین کہتا ہی ؎ راہ حق کے مرد ہین زندہ بجان + تو گمان
مت کر کہ ہین زندہ بنان + گر نگاہ دوست سے دم بھر گرین + جاری حسرت سے ہون خون کی ندیان + غیر سے
رخ پھیرین وہ بے قوم ہین + بے خبر ہین راست کیا اور چپ کہان + پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے
کہ اندوہ ہی کہ بندہ کے بلا اختیار اور بلا کسب حق سبحانہ وتعالی بندہ کو اپنا عاشق اور مبتلا گردانے اور جذبہ تنہا
روزی کری اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا عَشِقَہٗ وَاَعْشَقَ عَلَیْہِ ترجمہ جب اللہ چاہے کسی ایک بندہ کو عاشق کرتا ہے
اُسکو اور خود عاشق ہوتا ہے اور دوسرا وہ ہی کہ اختیار اور کسب کے ساتھ محبت حاصل کرے اور وہ
یہ ہے کہ گھر آراستہ کرے اور منتظر بیٹھے ع جا تو گھر کو صاف کر خرگاہ مین شاہ آنے سے پیشتر

فائدہ شرط اول آٹھ شرائط مذکورہ سے سالک کے لیے ہمیشہ باوضو رہنا ہی اور وضو جانے پر
تاخیر نہ کرے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہین کہ مین نے اپنے پروردگار جل شانہ سے سُنا ہی کہ فرمایا جسکا وضو جاتا رہے اور وضو کرے
ہر آئنہ اُسنے ظلم کیا اور جسکا وضو جاتا رہے وضو کرے اور دو رکعت نماز کی ادا نہ کرے اُسنے جفا کی
اور جسکا وضو جائے اور وضو کرے اور دو رکعت پڑھے اور درود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر نہ بھیجے
اُسنے جفا کی اور جسکا وضو جائے اور وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور درود پڑھے اور حاجت
نہ چاہے اُسنے بھی جفا کی اور جسکا وضو جائے اور وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور درود
بھیجے اور حاجت مانگے اگر مین قبول نہ کرون تو ہر آئنہ مین نے ظلم کیا ہو اور نہین ہون مین پروردگار
ظالم پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ کی عادت تھی کہ فوراً جیسے ہی خواب سے بیدار ہوتے تیمم کرتے پھر
وضو کو طیار ہوتے فرماتے تھے اصل پیدائش انسان کی آب وخاک سے ہی اور ان دونون سے
آتش دنیا کی بجھائی جاتی ہی کل قیامت کے دن بھی بڑی امید ہی کہ خداوند تعالی کے فضل وکرم سے
آتش آخرت بھی ان دونون سے بجھائی جائیگی منقول ہی کہ دریا نے خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ خداوند تعالی نے
فرمایا ہی پیدا کیا مین نے تمکو خاک وآب سے اسمین حکمت کیا ہی فرمایا حکمت یہ ہی کہ پانی سے تم طہارت کرو
اور خاک سے تیمم کرو تا کہ جسوقت قیامت قائم ہو تمسے آب وخاک کی بو آتی اُسوقت دوزخ کی آگ
بندون سے وہ بو آتی ہین کہ وہ مشابہ پیغامبرون کی بو سے ہین اور تو نے فرمایا ہی کہ پیغمبرون علیہم السلام
کا گوشت آگ پر حرام ہی قربان ہوگا کہ جب یہ حال ہی تو بھی انکو مت جلا پس حکمت ان دونون سے

انسان کے پیدا کرنے کی یہ ہی تا کہ اسکے سبب دوزخ سے مخلصی پائین اور بہشت مین پہونچین اور دوسرا
یہ امر بیان کیا اسے مظفر دریا دو چیز سے آتش کو بجھانا چاہیے پانی سے اور خاک سے تو دونون سے
طہارت کرتا کہ قیامت کے دن آتش دوزخ کو ان دونون سے بجھا سکین حضرت قطب العالم کی خدمت
مین مین بتیس برس رہا کسی وقت اونچے یا کھڑے پانون سے مین نے بیٹھے نہ دیکھا ہمیشہ قبلہ رو
جیسے نماز مین بیٹھتے تھے اور کسی وقت نہ دیکھا کہ کوئی چیز منگا کر کھائین یا فرمایش اپنے واسطے
کرین یا اچھا کپڑا اپنی خواہش سے سلائین یا کہین کہ یہ کپڑا اچھا نہین ہی یا درزی سے کہین کہ ایسا
کیون سیا اور اس کپڑے کو کیا کیا فرماتے تھے کہ صوفی جو اپنی خواہش سے کھائے پیئے یا کپڑا
پہنے حاشا و کلا وہ صوفی نہو وہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا رہزن ہی اور کسی وقت حضرت
قطب العالم جوتا غیر جانب قبلہ نہ رکھتے اور نہ پہنتے ہمیشہ قبلہ کی جانب ہوکر پہنتے اور قبلہ رو ہوکر
اُتارتے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ کو اگرچہ وضو ہوتا ایک دو ساعت کے بعد اُٹھتے اور
تازہ وضو سے دوگانہ ادا کرتے فرماتے تھے کہ تازہ وضو ظاہر اور باطن کی سخت دلی اور تاریکی کو
دور کرتا ہی اور نور تازہ سے بدل دیتا ہی اور وضو سے فراغت ہوکر برتن کو دوسرے وضو کی
نیت سے بھر رکھتے اور فرماتے کہ جب شیطان ایسا دیکھتا ہی تو وہ کاہش مین پڑتا ہی اور جب تک
یہ پانی برتن مین ہوتا ہی تسبیح پڑھتا ہی اور وضو کا ثواب اس شخص کے نام لکھا جاتا ہی
فائدہ جان اے عزیز جسطرح شریعت مین نماز بے وضو درست نہین ہی حقیقت کی رو سے بھی
درست نہین ہوتی جسطرح ظاہر کی طہارت ہی باطن کی بھی طہارت ہی بدن کی طہارت ظاہری آب
آسمان سے ہی باطن اور قلوب کی طہارت آب ندامت اور خجالت اور حیا اور خوف سے ہی جب تک
کہ اپنے تئین آب ندامت خجالت اور حیا اور خوف سے شست وشو نہ کرے اور غیر کو خاطر سے
نکال نہ ڈالے نماز حقیقت مین جائز نہو اور اس گروہ مین داخل نہو جسکے حق مین ہی اَلصَّلوٰۃُ
مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ **ترجمہ** نماز مومنون کے لیے معراج ہی آور پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمایا ہی کہ پاکی ایمان کا آدھا جزو ہی اسواسطے کہ کافر جب مسلمان ہوتا ہی اسلام اور ایمان دو چیز کو
نیست و نابود کرتا ہی ایک کفر کو دوم گناہون کو اور بے وضو آدمی جب وضو کرتا ہی تو وہ ایک چیز سے
گناہ کو نیست نابود کر دیتا ہی تب ظاہر ہی کہ طہارت ایمان کا آدھا جزو ہوا پیر دستگیر قطب العالم قدس
سرہ فرماتے تھے اگر کوئی بغیر وضو کھانا کھائے یا پانی پیئے شیطان اسکے ساتھ شریک ہوتا ہی ظاہر ہی
کہ جس کھانے مین شیطان شریک ہو طہارت باطن اور سلامتی سینہ کی کسطرح ہو پیر دستگیر قطب العالم

قدس سرہ کی عادت مین یہ بات داخل تھی کہ جب چاہتے کہ کھانا کھائین اگرچہ باوضو ہوتے تب بھی
تازہ وضو کرتے اور فرماتے کھانا جو باوضو کھایا جاتا ہی وہ کھانا دل مین مشغول بہ تسبیح ہوتا ہی اور
وہ کھانا دل روشن کرتا ہی اور عبادت مین سستی نہین آنے دیتا اور جب کھانے سے فراغت
ہوتے پھر وضو کرتے فرماتے کہ کھانے کے بعد وضو کیا جاتا ہی وہ وضو گرانی طعام سے باز رکھتا ہی
اور نور پر نور ظاہر کرتا ہی اور یہ بھی فرماتے تھے کہ ایک دفعہ دُبلے شیطان کی موٹے شیطان سے
ملاقات ہوئی موٹے شیطان نے دُبلے شیطان سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہی کہ تو دُبلا بہت معلوم
ہوتا ہی کہا میرا حال تو یہ پوچھ جس شخص پر مسلط ہوا ہون بلا وضو اور بلا بسم اللہ وہ کھانا نہین کھاتا
اسکے پیچھے مین نہین کھاتا کھا سکتا ضرورۃً مین لاغر رہتا ہون پھر دُبلے شیطان نے موٹے
شیطان سے پوچھا تو کیونکر موٹا رہتا ہی کہا میرا حال تیرے بالعکس ہی جس پر مین مسلط ہون کھانے کے
وقت وضو نہین کرتا بے وضو کھاتا اور بسم اللہ بھی نہین کہتا مین اُسکے ساتھ کھانے مین شریک
ہوتا ہون کھانے کا مزہ پاکر خوش رہتا ہون اور یہی پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ کی
عادت تھی کہ بے وضو کلام نہ کرتے اور نہ بے وضو کبھی سوتے فرماتے تھے کہ حضرت محمد مصطفی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہی جو شخص باوضو سوئے اُسکی روح کو حکم ہوتا ہی کہ عرش کا
طواف کرے اور حق سبحانہ وتعالی کو سجدہ کرے پیر دستگیر قطب العالم قدس اللہ سرہ کی عادت
تھی کہ جب سوتے اور خواب سے بیدار ہوتے بے وضو دوسری کروٹ نہ لیتے اُٹھتے وضو کرتے
بعد دوگانہ خواہ ذکر مین مشغول ہوتے یا پھر سو رہتے اور فرمایا کرتے کہ وضو بغیر صوفی کو ایک
پہلو سے دوسرے پہلو کروٹ لینی حرام ہی یقین جاننا کہ شاید اسی وقت اجل آ جاوے اور بے حجاب جان
قالب سے نکلے کہ بے وضو مرنے مین عقوبت تمام ہی اور باوضو مرنا نعمت علی الدوام کا
باعث ہی حدیث مین ہی کہ کل قیامت کے دن سب کسی کو حکم ہوگا کہ سجدہ کرو جو لوگ کہ وضو
اور طہارت سے مرے ہین سجدہ کر سکینگے اور وہ فوراً سجدہ کرینگے اور جو بے وضو مر گیا
وہ سجدہ نہ کر سکیگا اور نہایت عقوبت مین گرفتار ہوگا نعوذ باللہ منہا پیر دستگیر قطب العالم
قدس سرہ فرماتے تھے کہ شرع مین وضو فرض ہی واجب ہی مستحب ہی فرض نماز فرض اور نماز
جنازہ اور سجدہ تلاوت کے واسطے ہی واجب طواف خانۂ کعبہ اور مثل اُسکے کے لیے اور مستحب
خواب کے لیے غیبت اور جھوٹ اور بے فائدہ بات کہنے کے بعد اور خندہ قہقہہ کی ہنسی اور عمل
لایعنی کے بعد اور وضو پر وضو کرنی اور اُسکے مثل اور جو ہو پس چاہیے کہ ہمیشہ سالک وضو سے رہے

قریب ہی کہ اُس سالک مین انوار ربانی بطور عکس جھلکین اور وہ مقام صدر ہی پس وہ نور منعکس ہوتا ہی
سالک سے آئینہ خیال مین اور وہ مقام قلب ہی پس اُس نور کو دل کی آنکھ سے دیکھے اور وہ مکاشفہ
مین پھر تاریکی مین دیکھنے لگے وہ چیزین جسکو وہ پیشتر دیکھتا تھا پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے
جسطرح قرآن اور ایمان اور اسلام مین نور ہی وضو مین بھی نور ہی **حکایت** ہی کہ ایک بار خواجہ
ابوسعید رح کے ایک مرید نے وضو کیا تھا جب خلوت مین گیا تو اُسے ایک نور معلوم ہوا اُسنے
نعرہ لگایا اور باہر دوڑا اور کہا خدا کو مین نے دیکھا خواجہ ابوسعید کہ راہ کے کامل تھے مطلع ہوئے
اور اُسکو للکارے کہ او نادان وہ تیرے وضو کا نور تھا تو کہان اور وہ بارگاہ کہان

فائدہ شرط دوم سالک کے لیے ہمیشہ روزہ دار ہونا اور روزہ کھولنے کے وقت تھوڑا کھانا ہی
اسقدر کہ نقصان نہ کرے اور گرانی معدہ مین سیری سے نہو اور جسقدر ہوسکے بھوک کی برداشت
کرے اور آہستہ آہستہ کھانے کو کم کرے کہ تمام عبادتون کی اصل بھوک ہی جب تلک سالک
بھوکھا رہنا اختیار نہ کرے اور بھوکھا نہ رہے شر نفس اور حرص و ہوا سے خلاص نہو اور اس راہ کی
باریک باتون کو نہ پہونچے اور بارگاہ پاک کے لائق نہو پس درویشان و منتخب عارفان شیخ
قوام الحق والدین فرماتے ہین ہمارے شیخ الشیوخ شیخ نجم الدین کبری رح نے کہا ہی جسکو حیات ابدی کی
طمع ہو چاہیے کہ حال کی چار موتین آیندہ موت مقررہ کے قبل حاصل کرے ہمیشہ کا فقر ہمیشہ کا صبر
ہمیشہ کی بھوکھ اور مغروری کے جامہ سے دور ہونا جیسے کہ حدیث مین آیا ہی خالی رکھو اپنے پیٹون کو
اور پیاسا رکھو اپنے کلیجون کو اور دُبلا کرو اپنے بدنون کو یہان تلک کہ تمھارے دلون کو اللہ تعالے
عیان دیکھے اور یہ بھی خبر مین ہی کہ بھوکھا رہ دیکھیگا تو مجھے تنہا رہ ملیگا تو مجھسے خواجہ بشر بن الحارث کا
قول ہی کہ بھوکھ دل کو صاف کرتی ہی اور دل کے مقام کو پہونچاتی ہی اور ہوا اور ہوس کو دور کرتی ہی
اور ہلاک کرتی ہی اور علم دقائق کو پیدا کرتی ہی اور سوروث گردانتی ہی خواجہ یحیی بن معاذ رح کا قول ہی
جب مرید زیادہ کھانے مین مبتلا ہوتا ہی فرشتے شفقت کی راہ سے اس مرید پر گریہ کرتے ہین آسے عزیز
جس کسی کو کھانے کی حرص مین گرفتاری ہوئے تحقیق وہ آتش شہوت مین جلایا گیا قول ہی کہ ذات
بنی آدم مین ہزار جوڑ شرارت کے ہین جو شیطان کے ہاتھ مین ہین پس جب کوئی پیٹ کو خالی رکھتا ہی
اور شہوت سے اپنی حلق کو باز رکھتا ہی وہ سوکھ جاتا ہی اور گرسنگی کے نور سے ہر عضو اُن اعضا سے سوختہ
ہو جاتا ہی اور شیطان اُسکی ہمسایگی سے بھاگتا ہی کہ کسی طرح وسواس مین اُسے نہین ڈال سکتا اور
جب کوئی پیٹ کو سیر اور شہوت سے حلق کو تر کرتا ہی اور شہوت مین سب اعضا کو مشغول رکھتا ہی اُم

تمام اعضا شر کو تر کرتا ہی اور شیطان کو جگہ دیتا ہی شیطان اُسکا فرمان فرما ہو جس چیز کو چاہے اُسکو
طرح طرح کی خواہشون مین ڈالتا ہی اور یہ بھی کہا ہی کہ سیری ایک ندی نفس مین ہی کہ وہان شیاطین پہونچتے
اور بھوکھ ایک ندی روح مین ہی کہ وہان فرشتے پہونچتے ہین اور شیطان بھوکھے سے کہ سوتا ہو بھاگتا ہی پھر
اُسوقت کا کیا پوچھنا ہی جب کہ وہ شب بیدار ہو اور شیطان کنارہ نہین کرتا سیر آدمی سے اگرچہ وہ بیدار ہو پھر
اُسکا حال کیا ہو جب کہ وہ سوتا ہو سچ ہی کہ بسیار خوار دنیا مین بسیار خوار ہوتا ہی اور کم خوار جہان مین کم خوار
ہوتا ہی پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے ایک دن شیطان کی حضرت یحیی علیہ السلام سے
ملاقات ہوئی اور شیطان کے ساتھ بہت سی کمندین تھین حضرت یحیی علیہ السلام نے پوچھا یہ کمندین
کیا ہین کہا شہوتین ہین کہ اُنسے بنی آدم کو شکار کرتا ہون پھر حضرت یحیی علیہ السلام نے پوچھا کہ مجھے تو
کسی شہوت مین پاتا ہی شیطان نے کہا کہ نہین الا جس رات تونے پیٹ بھر کھایا تھا مین نے نماز اور
ذکر تجھپر بھاری کردیا حضرت یحیی علیہ السلام نے کہا ہر آئینہ آج کے دن سے پھر کسی وقت پیٹ بھر
نہ کھاؤنگا شیطان نے کہا ہر آئینہ آج کے دن سے کسی کو نصیحت نہ کرونگا حضرت شیخ عبداللہ
یافعی رح نے اپنی کتاب مین لکھا ہی ؎ بھوکھ ارہ ہی بھوکھ تقوے کی نشان + بھوکھا مدت کا
بھرے ایک دن وہان پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ بارہا فرماتے ؎ بھوکھ غذا کرا نبی تو تا کہ
خدا کا ہو قبول + جب کہ قبول حق ہو تو ناز کرا ور خلق پر + پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے ہیں
ایک دن کسی بزرگ کو بڑی منت کرکے بادشاہ کے دسترخوان پر لیگئے جب کھانا چنا گیا تو اُس
بزرگ نے روٹیان آستین سے نکال کر کھانی شروع کین بادشاہ نے کہا کہ میرا کھانا وجہ حلال سے
طیار ہوا ہی نوش کیجیے اس بزرگ نے کہا واللہ اعلم اگرچہ حلال ہو مگر پاک نہ ہوگا کہ دل میرا اُسکی
خورش پر فتوی نہین دیتا تھوڑی دیر بعد بادشاہ نے پھر سلطنت کی رعونت سے کہنا شروع کیا
کہ اتنا مین کہتا ہون طعام حلال ہی آپ کسواسطے نہین کھاتے اس کھانے مین ایمان نہ جائیگا اُس
بزرگ نے کہا مین جانتا ہون کہ ایمان نہ جائیگا لیکن ایمان کی حلاوت جائیگی

فائدہ شرط سوم سالک کے لیے ہمیشہ کی خاموشی ہی الا ذکر خدا تعالی سے یعنی سالک کو بیفائدہ بات
اور کام اور اندیشہ سے خاموشی کرنی چاہیے اور خاموشی کچھ زبان ہی سے مخصوص نہین ہو خاموشی
دل اور اعضا پر بھی چاہیے تاکہ اعضا اور دل پر رضاے الہی اور خطرہ دوست کے سوا کا گزر نہو
اور یہ خاموشی سب خاموشیون سے مشکل ہی کہ اس راہ کے طالبون نے اس خاموشی مین بہت کچھ
خون اپنا پیا ہی اُسوقت اس خاموشی مین کمال کو پہونچے ہین پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ

فرماتے تھے ایک بزرگ نے چاہا کہ ایک کو خلافت کا خرقہ پہناوے اور ارشاد و دعوت کے مقام میں بٹھلاوے
چند بزرگ کا مجمع کیا کہ اُنکے سامنے اُسے خرقہ پہنا دے اور اُسے بٹھلایا تاکہ خرقہ پہنا ئین ہوا گرم تھی اور
آفتاب چمک رہا تھا اُسکی زبان سے اسقدر نکلا کہ آفتاب بہت گرم ہے جو بزرگ جمع تھے سب اُٹھ کھڑے ہوئے
اور کہا یہ کام کے لائق نہین ہے کہ اُسنے لغو اور بیفائدہ بات کہی اس بات مین کوئی دینی نفع نہ تھا شیخ
سعدی رح کا قول ہے ~ سخن نقص انسان مین ہے کمال + تو گفتار سے اپنا مت کر زوال + کلی سا جو منھہ بند
ہوتا ترا + نہ پھٹتا ترا پیرہن پھول سا + ان اے عزیز اللہ تعالی نے زبان کو مترجم قلب کا پیدا کیا اور خیر
و شر کا مفتاح بنایا جیسے کہ اُس سے خیر پیدا ہوتی ہے شر بھی پیدا ہوتی ہے پیر دستگیر قطب العالم قدس اللہ سرہ
فرماتے تھے کہ ایک بزرگ نے لغو کی نسبت اپنے اوپر نذر کی کہ لایعنی بات جو مین کہون ایک روزہ رکھون
یہ بھی آسان دکھلائی دیا اور لایعنی بات سے باز نہ رہا پھر نذر کی کہ اگر لایعنی بات میری زبان سے نکلے ایک درم
صدقہ دون یہ نذر اُسپر دشوار ہوئی ایک درم ہر دفعہ نہ دیسکا گفتار لایعنی سے باز رہا اور یہ بھی فرماتے تھے
کہ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی عادت تھی کہ اپنے دہان مبارک مین پتھر رکھتے کسی وقت
اُسے باہر نہ نکالتے مگر جب کھانے بیٹھتے یا نماز پڑھتے اور ذکر کرتے اور یہ عمل اسلیے تھا کہ تھوڑی بات کہین
اور خاموشی کی عادت ہو جاتی کہ جب چاہتے کہ بات کہین اُس پتھر کے سبب کہنے مین تاخیر ہوتی خاطر مین اندیشہ
کرتے کہ جو بات مین کہنا چاہتا ہون لائق کہنے کے ہے یا نہین بضرورت لایعنی بات سے باز رہتے اور بیفائدہ
بات مین نہ پڑتے ~ زبان کھینچ اسے مرد بسیار دان + کہ مرفوع قلم ہوگا کل بے زبان + سخن آدمی کی طرح
کہہ بیہوش + نہین تو بہائم سا رہ تو خموش + پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ ایک پیغمبر علیہ السلام کے
عہد مین یہ حکمت الہی جاری تھی کہ جو عابد چند مقرر سال مشغول ہوتا اور گناہ نہ کرتا قبول کی نشانی اُسکی پیشانی پر
ظاہر ہوتی ایک عابد بہ تعین مدت مشغول رہا اُسکے ماتھے مین قبول کی علامت ظاہر نہ ہوئی عابد ملول اور
غمگین ہوا پیغامبر زمانہ کو حکم الہی پہونچا کہ اُس عابد نے مدت معین مین گناہ کیا ہے اِس سبب علامت قبول کی
اُسکی پیشانی مین ظاہر نہین کی اور گناہ یہ تھا کہ ایک شب اُسنے آسمان کی طرف بغیر عبرت کے دیکھا اور
جسکی نظر بے عبرت ہو غافل ہے اور غافلون کی قدر و منزلت ہماری درگاہ مین نہین **نقل ہے**
کہ خواجہ ابراہیم ادہم رح نے ایک دن لوگون کی مہمانی کی اور کھانا حاضر کیا اور یہ لوگ جب کھانے کی طرف
ہاتھ لیگئے غیبت شروع کی ابراہیم نے کہا کہ جو لوگ ہم سے پہلے تھے وہ روٹی کو گوشت سے پہلے کھاتے تھے
اور تم روٹی سے پہلے گوشت کھاتے ہو قال اللہ تعالی وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ
اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا ترجمہ فرمایا اللہ تعالی نے اور نہین چاہیے کہ ایک

تم مین سے دوسرے کی غیبت یعنی برائی پیٹھ پیچھے کرے کیا دوست رکھتا ہے تم مین سے کوئی ایک شخص
کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے

فائدہ شرط چہارم ہمیشہ تنہا رہنا جسکو دوام خلوت کہتے ہین اور خلوت حواس ظاہر کا بند کرنا حواس دل کے کشود کے لیے ہے یہان تک کہ سالک بیداری مین وہ چیز دیکھے کہ جو غیر لوگ حالت خواب مین دیکھتے ہین اور حواس ظاہر کا بند کرنا دل کے حواس کھولنے کے لیے شرط ہے کیا تو نہین دیکھا کسی چیز کو حالت بیداری مین اور جب تو سو جاے تو بہت چیزین خواب مین دیکھے اسی طرح جب کہ حواس کے راستے تو بیداری مین بند کرے تو دوسرے حواس عالم غیب سے کھلین کہ وہ حواس باطن اور عالم دل ہے یعنی جب تک کہ آنکھ نہ بند کرے اور کان کو بہرا نہ کرے اور اسی طرح باقی حواس کو جب تک مقید نہ کرے حواس قلب اور چشم دل نہ کھلے اور عالم دل کی دولت حاصل نہو پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ کہ اس مرحلہ کے راہ رو تھے اکثر یہ بیت پڑھا کرتے ؎ لب بہ بند و چشم بند و گوش بند + گر نہ بینی سر حق بر ما بخند ؎ بند کر لب اور چشم اور کان کو + مجھ پہ ہنس دیکھے نہ گر رحمان کو

یہ بھی فرماتے تھے کہ گروہ فقرا نے راہ دین کے چلنے اور مقامات وصول کے پہونچنے کی بنا خلوت اور عزلت اور انقطاع خلق پر رکھی ہے اور سب اولیا اور انبیا نے ابتداے حال مین خلوت کو اختیار کیا ہے تب مقصود کو پہونچے ہین پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ سالک جب خلوت سے وضو یا جماعت یا نماز جمعہ کے لیے باہر آئے تو چاہیے کہ نظر آگے رکھے داہنے یا بائین نہ دیکھے اور دل اور زبان کو مشغول ذکر مین کرے تا کہ پراگندہ نہو اور دل کو پریشانی نہ پہونچے جب جمعہ کے لیے باہر آئے چاہیے کہ زوال آفتاب کے بعد آوے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے خلوت خانہ اگر تاریک نہو تو پردہ ڈالے اور ایسی کوشش کرے کہ آواز تک نہ آئے تا کہ ان چیزون سے حواس بیکار ہو جائین اور جب روح حواس کے ساتھ مشغول ہو تب عالم غیب مین مصروف ہوا اور جو حجاب کہ روح کو حواس کے دریچون سے پیش آتے ہین جب کہ حس بیکار ہو جاے تو بتصرف ذکر اور نفی خطرات سے مٹ جائین اور روح کو غیب سے انس ہو جاے اور خلق سے متوحش ہو اور بالکل متوجہ بحق ہو اسوقت عالم باطن اور مقام دل کا کھل جاے اور رفتہ رفتہ دوسرے مقامات دکھائی دین پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ ایک بار خواجہ شبلی رح نے ایک چور کو دیکھا جو سولی پر چڑھا ہوا تھا اسکے پانو کو بوسہ دیا اور پگڑی اپنی اسکے آگے رکھی اور کہا اے پیر طریقت یہ کیا حال ہے خواجہ رح نے یہ بیت پڑھی ؎

چون بدیدم وار جو بین جای او + بوسہ زان دادم بسی بر پای او + چون تمام افتاد او در کار خویش
زان نہادم پیش او دستار خویش + مرد باید خواہ خاص و خواہ عام + کو بود در فن کار خود تمام
س جب کہ دیکھا مین نے سولی پر اُسے + بوسے اسکے پانون پر مین نے دیئے + کام مین اپنے
جو تھا پورا تھا عزیز + رکھی پگڑی اُسکے آگے با تمیز + مرد ہو وہ خاص ہووے یا کہ عام + جو کہ
اپنے کار و فن مین ہو تمام + اے عزیز یہ گروہ جو کچھ کرین حق کے لیے کرین اور مقصود اُنکا اُس
کام سے حق ہوتا ہے نہ غیر قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
ترجمہ کہہ بیشک میری نماز اور طریق عبادت اور زندگی اور موت اللہ کے واسطے ہے
جو پروردگار ہے اہل عالم کا **س** دنیا ہے بلا خانہ اور عقبیٰ ہوس آباد + کوڑی کو نہ لین حاصل کونین
کے بیچین ہم + یہ لٹو ہوا دنیا پہ وہ عقبیٰ پہ غرّہ + ہم یہ ہین نہ وہ دونون سے فارغ ہین کہین ہم +
ہان اے عزیز عشق عاشقان کا یعنی عبارت آتش شوق سے ہے کہ حق تعالی نے اپنے دوستون
اور عاشقون کے دلون مین روشن کی ہے تا جو چیز کہ حق کے سوا ہو سب جلکر معدوم ہو جاے
س ہے عشق جلتی آگ بس + غیر اسمین جل جا مثل خس + آتش جلاے قلب کو + اور قلب راہ دے فیج کو
فائدہ لازم ہے کہ خلوت گزین دل جگرے والا کار دین مین ثابت قدم نفس + اور دل کے کھونے کی
پروا نہ کرے اور کار دین استوار ہو طلب مطلوب اور محبوب مین ثابت اور ایک جہت اور ایک ہمت
ہو کر پراگندہ آدمی سے کچھ بن نہ آوے اور نفس کی شہوتون اور آلایشون کو بالاے طاق رکھ دے
اور مجاہدہ اور مخالفت کی تلوار ہاتھ مین لے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ بارہا فرماتے کہ
ہوا پرست سے حق پرستی نہو اور خود پرستی کو خدا پرستی مین نہ چلنے **ع** یا رضاے دوست جاہیئے
یا کہ اپنی خواہشین + اور سالک کو جو صفات درکار ہین ایک اُنمین سے یہ ہے کہ اپنی قدر و قیمت
نہ جانے اور ایک اُنمین سے ذلت اور عاجزی اور غریبی اور خضوع و خشوع ہے یعنی ہمیشہ
ٹوٹا دل غمزدہ ماتمی غریب اور مسکین اور خوفناک و شرمندہ لوگون کی طرح رہے اور ہمیشہ
انکسار کرے کہ اپنے تئین اور اپنی طاعت کو کچھ نہ جانے اور ہمیشہ آپ کو گنہگار اور قصوروار
خیال کرے **س** بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش + عذر بدرگاہ خدا آورد + ورنہ سپاسی کہ سزاوار است
کے بتواند کہ بجا آورد + **س** بندہ اچھا ہے جو اپنے جرم کا + عذر درگاہ الٰہی مین کرے + ورنہ
ایسا شکر جو اُسکو سجے + کون کر سکتا ہے گو اُسمین مرے + پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ
فرماتے تھے نفس پلید کی سب خصلتین بد ہین الا ایک خصلت اُسکی نیک ہے اور وہ یہ ہے کہ جبر یا کی

عادت اسکی واسطے اسکا عادی ہوجاتا ہی اور جو عادت نہ کرائی جاسے تو ہرگز قابو مین نہ آئے
اور نفس پلید عادت نہ کرے اور تابعدار نہو جب تک کہ ایک عرصہ دراز اسکی ممانعت نہ کیجائے
اور اپنی ہوا و ہوس کو نہ چھوڑے اسے عزیز زندگی اگر ہی تو اسکی جو نفس کو عذاب مین رکھے
اور اسکی مخالفت مین کوشش کرے اور ہرگز اسکی موافقت کی راہ نہ چلے خوب کہا ہی جیسے کہا ہی
ع زندگی اچھی جو چاہے ہے ار گردن نفس کی + نفس سے بڑھکر قوی دشمن ترا کوئی نہین + پیر دستگیر
قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ حب جاہ خراب چیز ہی صدیق لوگ ہر چند صدیقی کے مرتبہ کو پہونچے
اسکے دور کرنے سے عاجز رہے ہین کہ قول مشہور ہی آخِرُ مَا یَخْرُجُ مِنْ رُؤُسِ الصِّدِّیْقِیْنَ حُبُّ
الْجَاہِ ترجمہ آخر سب سے جو صدیقین کے سر سے نکلے وہ حب جاہ ہی روح الارواح مین کہتا ہی اگر ایسا ہو
کہ ہزار برس اس درگاہ مین ہو اور اپنی طاعت قبول کرانا چاہے اگر یہ خطرہ تیرے دل مین آئے چاہیے تھا
کہ اسکو قبولیت ہوتی تو جاہ طلب آدمی تو ہوگا نہ راہ طلب کا محقق اس راہ مین تو نہو جب تلک حق تعالی کے
نزدیک اور خلق اللہ کے نزدیک جاہ کو نہ چھوڑے ایک کہتا ہی کہ مجھے خلق کے نزدیک جاہ نہین درکار ہی
درگاہ حق مین جاہ چاہتا ہون اپنی جاہ کا طالب نہو نہ یہان اور نہ وہان کمر باندھ اور مردون کی طرح
تجرید اور تفرید کی جھاڑو ہاتھ مین لے ہر روز ہزار بار اس درگاہ کو اپنے وجود کی وحشت سے صاف کر
اور اگر ایسا ہو کہ ہزار سال اس درگاہ مین تو رہے اور بعد اسکے تجھے کہین جا کہ تو ہمارے لائق نہین ہی
تیری داد پوری ملجاے ع راہ کا جاہ سے ملاپ نہ جان + جاہ ہی قعر چاہ مین نادان + ڈھونڈ مت
راہ کا کوئی ساتھی + ساتھی اس راہ کا کہان ہی میان + پیران پیر پیر دستگیر شیخ قوام الحق والدین قدس
سرہ لکھتے ہین کہ شیخ احمد غزالی رح فرماتے ہین مرد کو چاہیے کہ طلب کا چوگان ہاتھ مین لے اور اس نیاز کے گیند سے
بازی کرے کبھی اسکو آسمان پر پھینکے اور کبھی لوح پر اور کبھی قلم پر کبھی اونچے اور کبھی نیچے یہان تک
کہ ایک بار سعادت کی ہوا چلے اور سراپردہ عزت کو پہونچا دے اگر لباس لباس بڑے آدمیون کا ہو
اسکے منھ پر مارین اور اگر لباس لباس فقیرون کا تو سراپردہ درویشی مین ہی ہین اور دعوت
مین سنبھالین ٭

فائدہ سالک کو چاہیے کہ خلوت ریاضت اور عزلت مین در آنے سے پہلے کم کہنا کم کھانا کم سونا
اور آدمیون سے کم صحبت رکھنا اور کم پانی پینا اختیار کرے اسواسطے کہ اگر خلوت سے پہلے
ان چیزون کی عادت نہ پکڑے اور خلوت مین در آئے عجب نہین کہ الٹے پانون واپس آئے
اور اصل کار سے بازرہے اسواسطے کہ تجربے سے دیکھا گیا ہی کہ بعضے ہوس کرکے دفعۃً خلوت مین گئے

اُسے راہ خونخوار دیکھکر باہر نکل آئے ہین پھر اس کار کے پیچھے نہین گئے اور نام خلوت اور سلوک
اور چلّے کا زبان پہ نہ لائے آگاہ ہو کہ لڑائی سے ہمیشہ کی زندگی ہے پس جو لوگ کہ اس کام کے اہل
ہین فرماتے ہین جب چاہے کہ خلوت مین آئے چند روز پیش از خلوت ایک قسم کی ریاضت کرے
اور خلق سے فی الجملہ عزلت رکھے جب عادت ہو جاوے اُسوقت خلوت مین آئے ممکن ہے کہ خلوت مین
مستقیم رہے اور خلوت کی شرطین اور جو باتین ذکر کی کہی ہین بجا لائے کہ اس راہ مین یہی گرہ ہے
اسی واسطے خواجہ جنید رح نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ چار چیز مجھسے قبول کرو اور پھر جو کچھ مجھسے چاہو
مین اُسپر آمادہ ہون کم کھانا کم کہنا کم جاگنا کم سونا پیر دستگیر قطب العالم کا یہی دستور تھا اور مرغن
کھانے سے نفرت کرتے اور خشک کھانے سے اسقدر مالوف ہو گئے تھے کہ اگر کہین روغن کی بو آ
یا اور چکنی چیز کی دماغ مین پہونچتی تحمل نہوتا اور بُرا جانتے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے
کہ سالک ہر چند فقیر ہو چاہیے کہ مستغنی ہو اپنے فقر کو چھپائے خلق کے سامنے ظاہر نہ کرے
اور نفسانی خواہشون سے اپنے تئین ذلیل نہ کرے اپنے فقر کو عزیز جانتے اور ظاہر کی خواری سے
مکدر اور ملول نہو کہ اس خواری مین تمام عزت ہے اور اس مفلسی مین کمال نکہت بلکہ اہل جاہ و عزت و مال
کے سامنے یہ بیت خوش الحانی سے پڑھے اور انگشتون کی طرح دور کرے ؎ فقر ظاہر نہ دیکھ
حافظ کا + سینہ گنجینہ محبت ہے + پس اے عزیز جب یہ سب تجھے معلوم ہو چکا انصاف سے دیکھ
ہر گاہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باوجود مرتبہ نبوت اور کمال قوت کے دعوت اور
ارشاد کے شایان نہوے جب تک کہ آپ نے خلوت کمال اور اغیار سے اعراض نہ کیا اور
دنیا اور لذت دنیا کو دشمن نہ جانا وطن اور رشتہ دار اور اہل و عیال اور دوستون کو ایکبارگی
چھوڑ دیا اور بھوکھ کی مقدار پر قناعت کی اور آپ سے خالی ہوئے اور ہمیشہ حضرت خداوندی
کی طرف توجہ کی پھر جس قوم نے کہ راہ نہ دیکھی اور قدم راہ مین نہ رکھا اور سفر کی آمادگی نہ کی
اور مالوفات سے مفارقت نہ کی اور آپ کو نہ چھوڑا اور آپ سے نہ مرا پھر اسطرح مقتدائی
اور رہبری کے لائق ہون یہی سبب ہے کہ رئیس درویشان اور محتسب عارفان شیخ قوام الحق والدین
فرماتے ہین طالب کو چاہیے کہ تامل کرے اور صرف اپنے گمان سے غیر واجب کو جو گمراہ کرنے والا ہے
اپنی خواہش سے مقتدا اور شیخ نہ بناوے تا کہ اس فاسد اعتقاد کے سبب جو مخالف کتاب و سنت کے ہو
فاسق عاصی اور گنہگار ہون پر مصر ہو سبحان اللہ اگر ملک کے وزیر کو لاؤ لشکر کے ساتھ دیکھے
اور اسکو ایک جاہل بادشاہ کہے عقلمند لوگ اُسکی حقیقت عقل پر ہنسین اور یہ بات اس سے نہ پسند کرین

بادشاہان حقیقی خاص اولیا خدا کے ہین کسطرح جائز ہو کہ ایک نادان عامی کو مثل جنید اور بایزید علیہما الرحمہ
کے سمجھین اور اُسکو واعی اور ہادی خیال کرین پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ مرد
پراگندہ سے کوئی کام نہ بن آئے اور کوئی رمز اس راہ سے کسی وقت حاصل نہ کرے مرد چاہیے
کہ یک جہت اور یک ہمت اور یک قبلہ ہو جو کوئی دوست سے باز رہے خواہ نیک خواہ بد اُس سے
پرہیز کرے اور راہزن اسی کو تصور کرے کہا ہی جو چیز تجھے اسرے سے باز رکھے وہ بت ہی ؎
جو تجھکو راہ سے بھٹکا سے یکسان کفر اور ایمان + جو روکے یار سے یکسان ہی بد ہو نفس یا اچھا + پیر دستگیر
قطب العالم فرماتے تھے درویش جب مقبول الٰہی ہوتا ہی تو زبان حکمت کی میزاب ہو جاتی ہی
یعنی جو اُسکی زبان سے نکلے وہ سب حق اور صواب ہی اور قول اُسکا رد نہین ہوتا اور زمین پر پٹ
نہین پڑتا ؎ طلب مین حق کے درویشون کی خدمت مین گیا دیکھا + کہ وہان جو کچھ ہی وہ حق ہی اور
اُنکے ہی طرف حق تھا پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ محبت کی علامت یہ ہی کہ غیر کی صحبت
اُسے زہر قاتل معلوم ہو اور غیر کا اختلاط ہرگز پسند نہ آئے ہمیشہ غمگین اور گھرام مین رہے اور
فراق سے بے آرام اور بیقرار نظر آئے اور یہ بیت پڑھے جسکا ترجمہ یہ ہی ؎ قامت محبوب کا
جو غمزدہ آیا نظر + خاک ڈالے سر پہ تھا اور ہاتھ سے تھا سینہ کمر + اے عزیز جب ثابت ہوا
کہ خلوت امر دین اور کام اہل یقین کا ہی چاہیے کہ سالک خلوت اور تنہائی سے باز نہ آئے کہ خلوت مین
بہت فائدے ہین مگر لازم ہی کہ خلوت اخلاص کے ساتھ ہو اور مقصود اُس سے یہ ہو کہ دین سلامت
رہے اور نفس کے حالات کی تجسس کرے جو حالات اور معاملات کہ نفس سے پیدا ہوتے ہین
عبودیت کے لائق ہین یا نہین تم نہین دیکھتے کہ بعضون نے جو سُن لیا کہ صوفی مشائخ کو خلوت مین
عجیب و غریب اشیا نظر آتے ہین اور کرامتین اور وقائع ظاہر ہوتے ہین ہم بھی خلوت اختیار کرین
تاکہ ہم بھی انھین دیکھین اور یہ محض گمراہی اور بے اعتدالی ہی ایسی تنہائی کسی کام کی نہین بلکہ غرور کا باب
کھلتا ہی اور شیطان کو دخل ہوتا ہی کہ ضلالت مین ڈالے اللہ تعالیٰ ہمکو اُس سے پناہ مین رکھے

فائدہ جسطرح یہ مقام خلوت اور لا الٰہ الا اللہ کے ذکر سے حاصل ہوتا ہی قرآن شریف کی تلاوت سے بھی
حاصل ہوتا ہی نہ یہ کہ جو بعضے جاہل صوفی گمان کرتے ہین کہ تلاوت قرآن کا اسمین اثر نہین ہی حاشا و کلا
بلکہ جب سالک خلوت مین تلاوت قرآن کے ساتھ مشغول ہو یا موافقت دل کی زبان کے ساتھ کرے
اور حدیث نفس کی جگہ معنی قرآن کے قائم کرے ایک سہولت اور آسانی تلاوت اور نماز مین آجاتی ہے
یعنی اس سہولت نے باطن سالک کا روشن اور نور قرآنی اُنکے دل مین پھیلتا ہی اور جگہ پاتا ہی اور

ذکر ذات کا قرآن سے بھی حاصل ہوتا ہی جسطرح کلمہ لا الٓہ الا اللہ سے حاصل ہوتا ہی مگر یہ ہی کہ کلمہ لا الٓہ الا اللہ
جلد اثر کرتا ہی اور دوسری عبادت دیر مین مؤثر ہوتی ہی یہی سبب ہی کہ اکثر مشائخ نے ذکر لا الٓہ الا اللہ کو
اختیار کیا ہی اور اسی ذکر کے ساتھ اس کام کے پیچھے دوڑے ہین پیر دستگیر قطب العالم اہل خلوت کے لیے
بہت تاکید سے فرمایا کرتے کہ نماز باجماعت پڑھا کرو اور یہ بھی کہتے کہ اگر کسی کو جماعت کے لیے خلوت سے
باہر آنے مین پراگندگی ہو تو چاہیے کہ کسی سے کہ رکھے کہ وہ نماز کے وقت حاضر ہوا اور اسکے ساتھ نماز
باجماعت ادا کرے اور یہ بھی فرماتے کہ بعضے اہل خلوت کو مین نے دیکھا ہی کہ وہ تشویش اور تفرقہ
کی وجہ سے باہر نہ آئے اور نماز بے جماعت پڑھی اسکی شامت سے انکے مزاج اور عقل مین ایک
تشویش اور تفاوت آگیا ہی پس جماعت کی رعایت ایک ضروری امر ہی اور اہل خلوت کو چاہیے
کہ جماعت کے لیے باہر آوے اور ذکر سے چپ نہ رہے راستہ مین بھی ذکر کرتا جاوے داہنے بائین
نہ دیکھے اور جو چیز راہ مین سنے اسپر کان نہ رکھے اور کوشش کرے کہ جماعت کے لیے اسوقت
باہر آوے کہ امام کی تکبیر تحریمہ ملے اور جب امام سلام پھیرے واپس آئے اور جلد خلوت مین
داخل ہو تاکہ دوسری تشویش کی چیز مین نہ الجھ جاے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ مریدون کو
کلاہ عطا کرتے اور توبہ سے فراغت پانے کے بعد جو تربیت فرماتے تو کہتے کہ جس جس چیز کا خدا
اور رسول خدا نے حکم دیا ہی اسکو کرو اور جن جن چیزون سے منع کیا اور روکا ہی مت کرو اور غسل جمعہ
کے لیے تخصیص فرماتے اور جماعت کی نماز اور ایام بیض کے روزے اور اوابین کے چار دوگانہ
کے لیے تخصیص کرتے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمی کھان ہین جیسے سونے چاندی کی
کھان ہو پس آدمی محتاج ہین کثرت ذکر و تلاوت قرآن و دوام وضو و صوم اور صلوۃ اور ترک شہوات
اور لذات کے جنمین غرض حظوظ ہین نہ اداے حقوق اور دوام مراقبہ اور حضور خداوند تعالی کے
ساتھ اور ہمیشہ مناجات خداوند عزوجل کے ساتھ مراد یہ کہ جسطرح سونے چاندی کی کھان جو زمین کے
اندر ہی اسکے نکالنے مین کھودنے کی ضرورت ہی جب تک کھودین تب تک نہ نکلے اسی طرح آدمی کے
باطن مین کہ عالم دل محل نور مثل کھان کے ہی بلکہ ایک بے قیمت کھان ہی وہ بھی ظاہر نہو جب تک
کثرت کے ساتھ ذکر اور تلاوت اور دوام وضو اور ریاضت نفس مین مشغول نہو اور ان چیزون سے
کھدائی اسکی نہو یہی سبب ہی کہ پیر دستگیر قطب العالم بار ہا یہ بیت پڑھا کرتے ع تو بقیمت ورای
دو جہانی + چکنم قدر خود نمیدانی ع قیمت دو جہان سے ہی بڑھکر + تو مگر قدر سے نہین ہی خبر
اگر بندہ کی سعادت مددگار اور عنایت الہی پر سر کار ہو اور توفیق رفیق ہو اور ان چیزون مین جو ہم نے

ذکر کی ہین مشغول ہو تو کرم کریم سے یہی امید ہی کہ عالم دل سے ولایت نور حقیقی کی ظاہر اور سالک
قابض اور مالک ہو جاے یہ ہی مہربانی اللہ تعالی کی وہ دیتا ہی جسکو چاہیے لیکن اے عزیز طلب
اور کوشش شرط ہی جب تک کہ پیے رہی سے باز نہ آئیے اور جب تک راہ سے نہ چلے یہ تک ہاتھ نہ آئیے
پس جسنے طلب کی ہمت مضبوط باندھی اور اس راہ مین ایک دم ایک قدم چلا بیشک مقصود کو
فائز ہوا اور جو کوئی دنیا کے حظوظ اور نفس کی قید مین گرفتار ہوا اور اس راہ مین آے ہوے بھی
نہین کی ضرور بے نصیب رہا خوب کہا جسنے کہا ہے تو راہ نرفتہ از ان نمودند + ورنہ کہ زواین در
بر تو نکشودند + ہے تو راہ نہین چلا نہ دکھلائی پڑا + ورنہ جو گیا اُسکے لیے در ہی کھلا + پیر دستگیر
قطب العالم فرماتے تھے کہ ایک روز ایک شخص امام شبلی رح کی خدمت مین آیا اور وصیت چاہی شبلی رحمۃ اللہ نے
کہا اَلْزِمِ الْوَحْدَةَ وَامْحُ اِسْمَكَ عَنِ الْقَوْمِ وَاسْتَقْبِلِ الْجِدَارَ حَتّٰى تَمُوْتَ ترجمہ
یعنی لازم پکڑ تنہائی کو اور خلق سے اپنے نشان کو مٹا دے تاکہ تیری حیات اور ممات کو نہ جانین
اور تعریف اور مذمت تیری نہ کرین اور دیوار کی طرف منہ کر بیٹھ یہان تک کہ تو مر جاے فرمایا
خداوند تعالی نے جو کوئی ذکر الہی سے منہ پھیرے اُسپر شیطان کو ہم مسلط اور غالب کرین پھر
شیطان دنیا مین مصاحب قیامت تک اور دوزخ مین اُسکے ساتھ رہے پس اے عزیز جو اعراض
ذکر الہی سے کرے شیطان اُسکا مصاحب بنے اور شیطانی وسواس اور نفسانی ہوس اُسپر
غالب ہون اور جلال و جمال الہی کے مشاہدہ سے محروم رہتا ہی نعوذ باللہ منہا یقین جان کہ
خدا کے دوست کو دشمن کی دشمنی کیا نقصان کرے اور بندہ حق کو کہ سچا محقق ہی شیطون کا بطلان
کیا مضرت پہونچا سکے ہے اگر جہان ہو دشمن مرا بدولت دوست + خبر نہ ہون مین انھون سے کہ ہین
وہ دنیا مین + ہے تو خدا کا ہو اگر جملہ جہان دیا ہو + بخدا گر سر مو تیرا قدم تر ہو جاے + ایک بزرگ کا
قول ہی ہے جب تلک دنیا سے ہو وابستہ تم + جانب حق آنکھ سے تیری ہو گم + جو کہ ہی دنیا مین
حق سے چشم بند + ہی وہ عقبی مین بھی اندھا مستمند + حق کو چاہے اور بھی دنیا سے دون + یہ خیال ہی
اور محال اور ہی جنون + اجتماع ان دو کا ہوتا ہی نہین + یہ نہو حاصل کسی کو بالیقین + یہی سبب ہی کہ
رئیس درویشان اور محتسب عارفان شیخ قوام الدین فرماتے ہین کہ مشائخ طریقت نے ایسا کیا ہی
کہ مرید کو اسقدر کوشش کرنی چاہیے کہ ایک سوئی کے تاگے کی برابر اُسکی آنکھ غیب کے عالم پر پڑے
فائدہ شرط پنجم سالک کے لیے دوام ذکر ہی جو زبان سے حضور دل کے ساتھ وقت سے ہو پیر دستگیر
قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے ذاکر کو ذکر کو اسطرح قوت اور ہیبت اور حضور تام سے کہے کہ تمام اعضا

لرزہ مین اور بیقرار ہون اور تمام وجود اُسکا آتش ذکر کے پرتو سے گرم ہو جاے اور چاہیے کہ ذکر لا الہ الا اللہ کا عجلت سے نہ کہے اور لا الہ کے کہتے مین پوری مد کھینچے اور الا اللہ کے کہنے مین بھی آخر کو پوری کھینچے اور یہ بھی فرمایا کہ شرح اوراد مین حدیث مذکور ہے جسکا یہ ترجمہ ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے کہا لا الہ الا اللہ اور مد کھینچی اُسکی اللہ بخش دیتا ہے بڑے گناہ اُسکے چار ہزار گناہ اور مصباح السعادت مین نقل کیا ہے نافع سے اور اُسنے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے کہا لا الہ الا اللہ علانیہ کے ساتھ اور کھینچا اُسکے ساتھ آواز کو اللہ تعالی اُسکو دار الجلال مین سکونت دیگا اور اللہ لکھے اُسکو رضوان الاکبر اور وہ ہوگا ان لوگون مین سے کہ دیکھے اللہ تعالی کو صبح اور شام بعضے ترک مد کو اولی جانتے ہین کہتے ہین نہین معلوم کہ اس حالت نفی مین موت آپہونچے پس مد کا ترک اولی ہے تا کہ انتقال نفی سے اثبات کی طرف جلد حاصل ہو لیکن مد اولی اور مختار ہے پس فتاوی صوفیہ مین ذکر کیا ہے دونون قول کے ذکر کرنے کے بعد کہ مد اولی ہے تا کہ مد دینے کے وقت مین ضد الاضداد والانداد بالتفصیل خاطر مین حاصل ہو اور نفی اُسکی پھر اُسکے پیچھے لاوے الا اللہ تب اقرار الہیت کا مصفی تر اور کامل تر ہے خزانہ جلال مین لایا ہے ذکر صحابانہ ہے اور محبوبانہ ہے صحابانہ وہ ہے کہ کلمہ لا کے کہتے ہوے مد کو شوق کے ساتھ دراز کھینچے کہ اصل عالم مین بقا ہے امید ہے کہ کلمہ نفی سے اثبات کو پہونچیگا اور مد کی حالت مین نفی اور اثبات کے اسرار خاطر مین گذراتے اور کلمہ نفی کی مد کو کلمہ اثبات کی مد سے دراز کھینچے اور جب فضل الہی سے کسی کو کمالیت ہو محبوب حق بنجاے اور اُسکے بعد بوجوہ ایسا مستعد اور منتظر ہو کہ شاید کلمہ لا الہ الا اللہ کے کہنے مین اجل پہونچے اور الا اللہ کہنے کی فرصت نہ رہے وہ فوراً کہے اور مد نہ کھینچے اور چاہیے کہ ذکر کہنے مین کوشش کرے کہ درست کہے اور حرف اُسکے تعظیم کے ساتھ زبان سے بحضور دل ادا کرے اور دل کو زبان کے موافق کرے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے اللہ کا ذکر کیا اور دل اُسکا اللہ کو بھولا ہوا ہے پس اللہ اُسکا خصم ہے قیامت کے دن از ترمذی اور حضرت ابو ہریرہ راوی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ دعا کرو اللہ سے اور اُسوقت تم یقین کرنے والے ہو قبولیت کے جانو ہر آئینہ اللہ نہین قبول کرتا دعا کو جو دل غافل کھیلنے بھولنے والے سے ہو اور قاضی غیاثی مین کہا ہے آدمی دعا مانگتا ہے اور دل اُسکا بھولا ہوا ہے اور اُسکے اختیار مین قلب کا حاضر کرنا نہین ہے تو دعا افضل ہے اُسکے ترک سے آگاہ ہو اے عزیز حرف ا ور ہمہ ضرور ہ اور یہ بھی لوگ اہل زبان ہین کہ صوفیان اہل دل کو تشویش مین ڈالتے ہین کہ الصُّوفِيُّ أَجْوَدُ الْفَرِيقَيْنِ یعنی صوفی اہل دل دونون فریق مین زیادہ جید اور

اور کھرے ہین یعنی فقہا اور محدث کہ یہ لوگ رخصت اور سہولت پر چلتے ہین اور صوفی عزیمت اور
سختی کی طرف جاتے ہین وہ خبر سے حکم کرتے ہین اور یہ معائنہ سے اور مشہور قول ہی کہ خبر مثل معائنہ کے
نہین ہی پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ ایک بزرگ ایک صاحبدل درویش کے پاس پہونچا مسئلہ
پوچھا اُس درویش نے داہنے اور بائین نظر کی کچھ نہ کہا پھر آسمان کی طرف دیکھا کچھ نہ کہا پھر تھوڑی
دیر سر جھکائے رہا تب جواب دینا شروع کیا بعد فراغ اس بزرگ نے پوچھا کیا سبب ہی داہنے
بائین اور آسمان کی طرف دیکھا اور کچھ نہ کہا یہ دیکھنا کیا تھا اور سر جھکانا کس باعث تھا اور جب
سر جھکائے رہے تب جواب دیا اس درویش نے کہا اے عزیز جب تو نے مسئلہ پوچھا تو وہ علما کی
کتاب مین نہ ملا داہنے بائین طرف کے فرشتے سے مین نے پوچھا کہ اسکا کچھ جواب رکھتے ہو وہ بولے
کہ نہین پھر لوح محفوظ مین نظر کی اس مسئلہ کا جواب نہ پایا پھر دل کے مقام پر مین پہونچا اور
دل سے جواب چاہا جو حق جواب تھا اُسکو مین پہونچا اور کما حقہ پہونچا اور کما حقہ سنا پھر اسکا جواب مین نے تجھے دیا

فائدہ بعض صوفیون نے کہا ہی کہ لا الہ الا اللہ کا کہنے والا چار چیز کا محتاج ہی یعنی ذاکر کو چار چیز
چاہیین تصدیق تعظیم حلاوت حرمت تب فائدہ اٹھائے اور مخلصین کے گروہ مین آئے
پس جس ذاکر کو تصدیق نہو کہ رکن اصل ایمان کا ہی پس وہ منافق ہوا اور ہر آئینہ منافقین دوزخ کے
درجہ زیرین مین ہین اور جس ذاکر کو تعظیم ذکر نہو یعنی عظمت اور ہیبت سے نہ کہے تو وہ مبتدع ہی اور مبتدع
دین اسلام سے باہر ہی اور جس ذاکر کو کہ حلاوت ذکر نہو یعنی حظ اور ذوق سے نہ کہے پس مرائی ہو
اور مرائی یعنی ریاکار مشرک ہی اور جس ذاکر کو حرمت ذکر نہو یعنی ذکر کی منزلت اور عظمت نہ جانے تو وہ
فاسق ہی اور فاسق عذاب کیا گیا ہی اور وصول اور وصال سے بے نصیب ہی خواجہ سہیل تستری جمعہ کے
دن مسجد سے باہر آئے اور لوگون کی طرف نظر کی پھر کہا اہل لا الہ الا اللہ کہنے والے بہت ہین اور مخلص
کم ہین یعنی جو لوگ کہ لا الہ الا اللہ زبان سے کہتے ہین بہتیرا ہین لیکن مخلص لوگ کہ قول اور فعل مین اخلاص
رکھتے ہین وہ تھوڑے سے ہین خصائل مسطورہ حاصل نہین مگر حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور
جس کسی کو برگزیدہ کیا وہ بطفیل حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخلصین سے کیا اور اسی واسطے
کہا گیا خاص حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جاننا لا الہ الا اللہ کا یعنی جاننا اسکا کہ کوئی الہ
نہین ہی مگر اللہ نہ کہنا لا الہ الا اللہ کا بوجہ عظمت مرتبہ اور علو درجہ پیغمبر کے کہ اُسکو سب چیز ترتیب
دیتی ہین اور وہ دعوت کرے اور ان کو لا الہ الا اللہ کہنے کی طرف نہ اُسکے جاننے کی طرف کہ اور دون کو
بوجہ اختلاف طبائع بشری کے طاقت اُسکی نہو کہ ابتداء اُسپر مامور ہون اور حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو برگزیدہ مادرزاد تھے باوجود صورت ظاہر مبشری کے سب چیز کی طاقت رکھتے تھے اور آپ جو چیز
چاہتے وہ حاصل ہوتی اور ابن عباس نے معنی اس آیت کے بیان کیے فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ ترجمہ ذکر کرو خدا تعالی کا رات اور دن جہان کہین ہو خشکی مین
خواہ تری مین سفر مین خواہ حضر مین اور جس حال مین ہو دولت مین یا فقر مین صحت مین یا مرض مین
پوشیدہ خواہ ظاہر اور لفظ اُذْکُرُوا کا ایک امر ہے وجوب کے لیے پس ہر آئینہ ذکر فرض ہوا
یعنی ہر حالت مین ذکر خدا سے غافل نہو کہ یہ غفلت اسد سے سب گناہ کبیرہ سے کبیرہ تر ہے پیر دستگیر قطب العالم
قدس سرہ جب کبھی اس آیت کے معنی فرماتے تو اُسکے بعد یہ دوہرہ جو اس آیت کے مضمون کے موافق ہے
فرماتے اور سننے والون اور طالبون کو کمال ذوق حاصل ہوتا اور خوشی پر خوشی زیادہ ہوتی
اٹھت بیٹھت لیٹت لیجے + جبھی کو دھرکھا او سر کیجے + اور یہ بھی فرماتے کہ حدیث ہے رسول اسد صلی اسد
علیہ وآلہ وسلم کی بدرستی کہ خداوند تعالی کے بہت فرشتے ہین کہ راستون اور کوچون مین گھومتے ہوے
اہل ذکر کو ڈھونڈھتے ہین پھر جب ایک قوم کو پاتے ہین کہ ذکر خدا تعالی کرتے ہین پکارتے ہین ایک
دوسرے کو اور کہتے ہین جلد آؤ پس اہل ذکر کو گھیر لیتے ہین اپنے پرون سے دنیا کے آسمان تک
جب کہ اہل ذکر الگ الگ ہو جاتے ہین وہ فرشتے آسمان کو چلے جاتے ہین حق تعالی جو کہ عالم تمام
اشیا کا اور اُن ذاکرون کا ہے اُن ملائکہ سے پوچھتا ہے کہ کہان سے آتے ہو یہ جواب دیتے ہین کہ ہم
اُن بندون کے پاس سے آتے ہین جو زمین پر ہین پس خداوند تعالی اُن سے پوچھتا ہے اور حال اُنکا
خود بڑا دانا ہے اُن ذاکرون کے احوال کا کیا کہتے ہین میرے بندے وہ جواب دیتے ہین کہ سبحان اللہ
سبحان اللہ کہتے ہین اور پاکی سے تجھے یاد کرتے ہین اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہین اور بزرگی سے تجھے
یاد کرتے ہین اور الحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ کہتے ہین اور تیری تحمید اور تمجید کرتے ہین یعنی لا حول ولا قوۃ
الا باللہ کہتے ہین پس فرماتا ہے اسد تعالی کیا مجھے ان بندون نے دیکھا ہے یہ کہتے ہین کہ نہین پھر فرماتا ہے
اسد تعالی کیا ہو اگر مجھے دیکھین یہ فرشتے جواب دیتے ہین اگر تجھے وہ دیکھین تو اور زیادہ تر عبادت اور تمجید تیری
کیا کرین اور بہت زیادہ سبحان اسد سبحان اللہ کہین پس فرماتا ہے خدا تعالی اب مجھسے وہ کیا چاہتے ہین یہ فرشتے عرض
کرتے ہین کہ تجھسے بہشت چاہتے ہین پھر فرماتا ہے حق سبحانہ وتعالی کیا میری بہشت کو ان لوگون نے دیکھا ہے فرشتے
عرض کرتے ہین واسد یارب اُنھون نے بہشت کو نہین دیکھا حق تعالی فرماتا ہے کہ کیا حال ہو اگر وہ
دیکھین بہشت کو فرشتے عرض کرتے ہین کہ اگر بہشت کو دیکھ لین بہشت کے لیے شدت سے حریص
اور طالب اور راغب تر ہون بعدہ خداوند تعالی فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگتے ہین یہ فرشتے کہین کہ دوزخ

سے

آگ سے پناہ مانگتے ہین فرمایئے اللہ تعالی کیا اُنہون نے دیکھا ہی فرشتے کہتے ہین واللہ یا رب آتش
دوزخ کو نہین دیکھا پھر حکم ہو کہ کیا حالت ہو جو وہ دیکھنے دوزخ کو پیچہ بلا تکہ کہین اگر دیکھ پاتین
آتش دوزخ کو ہر اینہ اُنکو شدت سے خوف اور فرار دوزخ سے ہو اور کہین فرشتے کہ یہ تیرے
بندہ تجھسے بخشش چاہتے ہین پس خدا تعالی فرماتا ہی اے فرشتو گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ ہر آئینہ
مین نے اُنکو بخشا ایک فرشتہ اُن فرشتون مین سے کہے اے پروردگار ان ذاکرون مین فلان
شخص ہی جو ان ذاکرون مین سے نہین ہی الا اپنی ضرورت کے لیے آیا تھا اتفاقاً ان لوگون مین
بیٹھ گیا حق تعالی فرماتا ہی هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ یعنی یہ وہ قوم ہی کہ ہمنشین اُنکا محروم
نہوا اُسکو بھی مین نے بخشا اور مغفرت کیا

فائدہ خداوند تعالی کو اپنے دل مین جگہ دے اور غیر کو نفی اور دور کرے اور دل مین آنے نہ دے
تاکہ ذکر تمام اعضاء ذاکر کو گھیرے اور دل و جان اور رگ و پی کو مستغرق کرے اور تمام کو اُرا
اغیار کا جو ذاکر کے دل مین سر اُٹھائے ہو ذاکر کے رگ پٹھے سے اکھیڑ ڈالے ۵ خواہش ہی بیخ صحبت
اغیار کندہ ہو + اور باغ دل مین چھوڑون نہ مین جز نہال دوست + حتی کہ جب دل مین قرار پاوے
اور ذکر کے آثار و انوار ذاکر کے رگ و پی مین در آوین بحکم قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
ترجمہ کہو آپہونچا حق اور باطل ہلاک ہوا اغیار کے آثار دل سے دور اور محو ہون وَذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ **ترجمہ** اور یہ فضل اور کرم ہی اللہ تعالی کا عطا کرتا ہی
جسکو وہ چاہے اور معرفۃ المریدین اور دلیل السالکین مین لکھا ہی اکثر ذکر صبح کے وقت با آواز بلند کرے
اس طرح کہ پاس پڑوس کے آدمی بھی اُس سے حظ اُٹھائین اگر خود نہ کرین تو بارے سُنین اور ایسے
ذکر کرنے کی برکت بہت ہی اور بعضے کہتے ہین کہ آہستہ کہے مگر کلمہ اللہ بلند آواز سے کہے اور اتنا
ذکر کرے کہ ہر سر مو اُسکی زبان ہو جاوے اس طرح کہ گویا تمام جوارح زبان بنگئے ہین اور خزانہ جلالی مین
مذکور ہی کہ شیخ الاسلام امین الدین نے کہا ہی کہ لا الہ الا اللہ بلند کہین اور آواز کو بلند کہین اور
بلند جگہ سے کہین کہ اُسکی آواز اور لوگ سُنین اور لا الہ الا اللہ کے کہنے سے وہ متنبہ اور ہوشیار ہون
اور یاد خدا کرین قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ لِمُوسَى
ابْنِ عِمْرَانَ اِنَّ فِي اُمَّةِ مُحَمَّدٍ رِجَالًا يَقُومُونَ عَلَى الْاَشْرَافِ يُنَادُونَ بِقَوْلِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اُولٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ عِنْدِي جَزَاءُ الْاَنْبِيَاءِ **ترجمہ** کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے موسی بن عمران سے کہ ہر آئینہ امت محمد مین بہت سے

حروہ ہین کہ بلندی پر کھڑے ہوں اور ندا کرین لا الہ الا اللہ کے قول سے وہ لوگ ہین کہ جنکی جزا اور ثواب
میرے پاس جزا انبیا کی ہی ہے اور نیز شیخ معین الدین گازرونی نے کہا ہی ع مثل بلبل موسم گل مین دلا
نالہ کرنا ہین ہیچ ہیچ ممکن نہین ہے اور کنوز جلالی مین بھی لایا ہی کہ فرمایا ذکر علانیہ بہتر ہی ور خفیہ بہتر ہی کہ دونون
صحیح حدیث سے ثابت ہوئے ہین قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَفْضَلُ الذِّکْرِ ذِکْرُ الْخَفِیِّ
ترجمہ فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ بہتر ذکر ذکر خفی ہی لفظ خفی قسم اضداد سے ہی پوشیدہ
اور ظاہر کے معنی مین اہل لغت سے مسموع ہی اور خفی اُس ذکر کو کہتے ہین کہ زبان بند کرے دل مین کہے
نہ یہ کہ آہستہ کہے لیکن جس حرکت سے کہ جہریہ مین آیا ہی شدت کے ساتھ ہی چارزانو بیٹھے داہنا پانوں
بچھائے بایان پانوں ران پر رکھے قبلہ رخ اندھیری کوٹھری مین جہان روشندان نہو تاکہ شعاع
نہ گرے اور آنکھین بند کرے اور نفی لا الہ کی بائین طرف سے شروع کرے وہان تک کہ دم
کفایت کرے مد کھینچے اور داہنی طرف لائے اور اثبات الا اللہ پھر بائین طرف کرے قوت
اور شدت کے ساتھ تاکہ یہ شدت شدت اور قساوت دل کی دور کرے جاننا چاہیے کہ بعض مشائخ
رح نے بعد تحقیق اور ثبوت شرع مین ذکر جہر اختیار کیا ہی انکا مقصود اس سے اور لوگون کا نفع
یا ارشاد یا آنکہ خلق کے شور غل کی مزاحمت کو دفع کرنا اور حضور تمام حاصل ہوتا ہی اور بعضے ذکر خفی اختیار کرتے ہین
انکو مقصود اس سے شہرت کا دور کرنا ہی اور دفع سطنہ ریاست کا خلق کے نزدیک ہی نہ یہ کہ ذکر جہر کو
مکروہ اور حرام جانتے حاشا اور کلا نہین دیکھتے ہو کہ سید جلال الدین بخاری اور اور مشائخ نے ذکر جہر اختیار
کیا ہی اور مخدوم شیخ قوام الدین رح جو تربیت یافتہ سید جلال الدین بخاری کے ہین اور دیگر
مشائخین ذکر خفی کرتے تھے اور حضرت شیخ سارنگ اور پیر دستگیر اس فقیر کے بھی ذکر جہر کرتے تھے
پس معلوم ہوا کہ ہر ایک کا مقصود نیت پر مبنی ہی وَلِکُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰی ترجمہ اور ہر ایک
شخص کے لیے ہی وہ امر جسکی اُسنے نیت کی ع نخذ ای باب تراہ صواب + فللجہر دب
وللسر باب + ع جو بہتر طریقہ تو دیکھے وہ لے + کہ ہی راہ ہر ایک سر اور جہر سے + اور
طالب اپنے دل مین اپنے شیخ کو حاضر کرے ہر بار کہ ذکر کہے جب کہ کلمہ لا کی مد کھینچے اور اپنے دل مین
کہے ہر آئینہ روحانیت شیخ کی میرے پاس موجود ہی یعنی شیخ عالم روح مین میرے پاس حاضر ہی اور
مدد کرنے والا ہی اگرچہ جسم سے موجود نہین حتی کہ جسم سے دیکھنے لگے اور روحانیت شیخ کا حاضر جاننا
اسواسطے ہی کہ مرید کو بہت سے حجاب ہین حضرت عزت کی طرف توجہ نہین کر سکتا کہ اس عالم شہادت کا
عادی ہی غیبت کے عالم سے آشنائی اُسکو نہین اور شیخ کی صورت عالم شہادت سے ہی جبکہ

ارادت کا رشتہ مضبوط کیا ہی توجہ اسکی شیخ کے دل سے بآسانی حاصل ہوا اور شیخ کا دل حضرت
عزت کے متوجہ اور عالم غیب کا پرورد ہ ہی ہر دم غیب سے شیخ کے دل مین ایک فیض فیوضات
ربانی سے پہونچتا ہی اور شیخ کے دل سے جسقدر کہ مرید کے دل کی توجہ ہو غیبی امداد مرید کے دل مین
پہونچتی ہی یہان تک کہ مرید کا دل پہلے بواسطہ شیخ غیب سے مدد لینے کا عادی ہوا اور پرورش پائے
بعد ازان رفتہ رفتہ مستعد قبول فیض ربانی کا ہو جاوے وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا
ترجمہ اور شراب پاک پلائی انکو اُنکے پروردگار نے ابتدا اگرچہ شراب شراب طہور ہو مگر ولایت شیخ کے
پیالہ مین دیتے ہین پھر جام نبوت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یہان تک کہ
آخر کو ساقی حق شراب طہور و شہود بلے واسطہ عطا فرماوے ؎ پیتا ہون وہ شراب کہ روح
اُسکی جام ہی + ہون مست اُسکا جسکی سڑی عقل خام ہی + نکلا دھوان لگا دی میرے تن بدن مین
آگ + اُس شمع سے کہ مہر بھی جسکا غلام ہی + ہمیشہ شیخ کی ہمت کو راہ مین بدرقہ اور رہنما اپنا سمجھے
اور جب کوئی آفت اور خوف پیش آوے یا کوئی ڈرانے والی اور مہیب چیز نظر آوے اسی وقت
ولایت شیخ کی پناہ مین در آوے اور باطن مین فوراً ولایت شیخ سے مدد طلب کرے اسواسطے
کہ ولایت شیخ کی نظر اور ہمت ہر ایک آفت کو خواہ وہ شیطانی ہو یا نفسانی دفع کرے اور ذکر کے
شرائط سے ہی کہ ذاکر خوب پاک اور صاف ہو وضو سے اور غسل سے اور طہارت بدن اور جامہ اور
جگہ سے کہ پاک کے لیے سب کچھ پاک چاہیے اور پاک سے سب پاکیان حاصل ہون پس جب ظاہر کو
ظاہر کو طاہر رکھے امید ہی کہ وسوسہ شیطانی اس سے دور ہو اَلْوُضُوْءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ
جسکا ترجمہ یہ ہی کہ وضو مومن کے لیے ہتھیار ہی اسی سے مراد ہی اور ظاہری طہارت سے باطن کی
طہارت کو پہونچے لیکن جامہ پاک کی طہارت مین چار شرط ہین پہلے نجاست سے پاکی دوسرے
مظلمہ سے تیسرے حرام ہونے سے یعنی ریشمی نہو چہارم رعونت سے پھر ذاکر چار زانو بیٹھے اور چار زانو
بیٹھنا تمام اوقات مین ممنوع ہی مگر ذکر کرنے کے وقت کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب صبح کی نماز ادا کر چکتے اپنی جگہ چار زانو ذکر مین بیٹھتے یہان تک کہ آفتاب نکل آتا اور قبلہ رو ہو اور
دونون ہاتھ ران پر رکھے یا اگر بائین ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے ہاتھ کی پشت کو پکڑے اور بائین ہاتھ کے
انگوٹھے کے اندر سے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کو باہر کی طرف سے جیسا کہ فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسی طرح حلیمی نے ذکر کیا ہی پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ ذاکر جب ذکر کرے کلمہ کے
معنی خاطر مین لاوے تاکہ خاطر پریشان نہو اور دل اور زبان یکسان اور موافق ہو پس چاہیے کہ زبان سے

لا الٰہ الا اللہ کہے اور خاطر مین گذرانے لا موجود الا اللہ اور لا مقصود الا اللہ و لا معبود الا اللہ و لا
محبوب الا اللہ و لیس کریم الا اللہ لیس رحیم الا اللہ لیس غفور الا اللہ پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے
جب ذاکر مربع یعنی چارزانو بیٹھے اور دونون ہاتھ اپنے زانو پر رکھے چاہیے کہ دونون پانون کے
انگوٹھے کو رگ کیماس پر رکھے اور رگ کیماس اس رگ کو کہتے ہین کہ دل کے باطن سے مربوط ہی جب
ذکر کی قوت اس رگ مین پہونچتی ہی تو حیات باطن کو مدد دیتی ہی اور نیز پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ
جب تلقین ذکر کرتے تو ذاکر کو نشست سکھلاتے کہ ذاکر ذکر کی حالت مین اس طرح بیٹھے اور ذکر مین مشغول
ہو کہ وہ نشست بھی حرارت باطن کی مددگار ہی اور اُسکا اثر جلد دل مین پہونچتا ہی بعدہ بعض اوقات
تین جلسہ اور سکھلاتے کہ اُس سے کام المبند تر ہوتا اور سیر و طیر کا عالم ظاہر ہوتا اور یہی تلقین کے بعد ذکر ان جلسون
جو لکھی گئین ربط قلب شیخ کے ساتھ اور مراقبہ اور پاس انفاس اور نفی خواطر کہ مبتدی کے لیے ضروری ہین
ریاضت ہی جسکو قابل اسکے دیکھتے سکھلاتے طریقہ ان جلسون کا اور مراقبہ اور پاس انفاس ہر ایک
حضور مرشد سے متعلق ہی اور نہایت باریکی سے قلم مین اُسکے لکھنے کی طاقت نہین پیر دستگیر قطب العالم
فرماتے تھے ذاکر کو چاہیے کہ ذکر کو بحضور تمام کرے اور حق تو حاضر دیکھے اور جو وہ مرتبہ نہ رکھے
کہ حاضر دیکھے بارے حاضر جانے تا کہ دائرہ اسلام سے خارج نہو اور ضرورة ذکر مین غفلت سے علٰحدہ
رہے کہ غفلت ذکر مین سخت تر ہی اس غفلت سے کہ ذکر کی نسبت ہو اور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ فرمایا جسنے کہا اللہ اور قلب اُسکا غافل اللہ سے ہی تو اسکا خصم
اللہ تعالی ہی اور ایک روایت مین ہی پس اُسپر لعنت اللہ کی ہی اور اہل خلوت نے یہ دیکھا ہوگا جس
صورت مین جب ذاکر ذکر کو حضور سے کہین تو دیکھتے ہین کہ ایک روشن مینھ اُنکے سر پر برس رہا ہی
اور جیسے غافل ہوئے وہ روشن مینھ گندے مینھ سے بدل جاتا ہی نہین دیکھتے ہو کہ مشایخ نے
فرمایا ہی کہ شیطان ہمیشہ چاہتا ہی کہ طالب کو وسوسہ ذکر مین رکھے اور تفرقہ مین ڈالے بلکہ ذکر کے
درمیان ایسا کہتا ہی کہ فلانے ذکر اور تسبیح مین اسقدر ثواب ہی اور فلانی نماز مین فضیلت بیشمار ہی
اور مراد اُسکی یہ ہوتی ہی کہ طالب ذکر سے باز رہے اسواسطے کہ نفس پر سخت تر کوئی عبادت
ذکر سے نہین ہی اور نور ذکر کے باعث خود ذاکر کے باطن مین جاتا ہی راستے شیطان کے بند ہو جاتی ہی
ایسے محل مین کہا ہی کہ ذاکر کو واجب ہی کہ ذکر کے درمیان کسی طاعت مین مشغول نہو اور کہے کہ ذکر سے
جب فارغ ہون وہ طاعت بجالاؤن اور جب ذکر سے فارغ ہو اس نماز یا تسبیح کو بجا لائے تا کہ شیطان
نہین زیان مند اور شرمندہ ہو اور دوبارہ اُسکو ذکر مین تشویش اور وسوسہ نہ ڈالے پیر دستگیر

قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ نفی لا الہ کو بائین طرف سے شروع کرے نہایت تعظیم
لا کو ناف سے کھینچے اور الہ کو اپنی چھاتی کے اندر لیجاوے اور وہین سے الا کو اٹھاوے
صرف اللہ کو بائین چھاتی مین کہ دل کا گوشہ اسطرف رکھا ہے اندر پہونچاوے اسطرح کہ گرمی
دل صنوبری شکل مین پہونچے اور دل پر اُسکا اثر پڑے اور سینہ کی کشادگی ظاہر ہو اور اطمینان دل کو
حاصل ہو اور سالک طالب کے جب تمام اوقات مستغرق مذکور ہو اسطرح سے کہ اسکا دل اور
زبان ذکر اور معنی ذکر سے خالی نہو اور ایک مدت تک اسی طرح گذر جاوے تو عالم دل کو پہونچے
اور بہت حجاب اٹھ جاتے ہین پھر جب ایک مدت اسی طرح گذر جاوے ذاکر فانی ہووے
مذکور کے ساتھ بقا بھی پاوے اور مشاہدہ کے مقام پر پہونچے نہ ذکر رہے نہ ذاکر اور تجلی
جمال و جلال حق عز اسمہ کا آئینہ ہو اور ذاکر و مذکور ایک ہو جاوے یہی سبب ہے کہ پیر دستگیر
قطب العالم بارہا یہ بیت فرماتے تھے تو بقیمت ورای دو جہانی + چکنم قدر خود نمیدانی +
فائدہ جاننا چاہیے کہ مشائخ رح کے یہان اور اذکار بھی ماثور ہین لیکن ذکر لا الہ کو سب ذکرون سے
افضل لکھا ہے اور معرفتہ المریدین اور دلیل السالکین مین لکھا ہے کہ ذکر ماثور مشائخ کے یہان تین ذکر
ہین ایک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دوم سبحان اللہ والحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر سیوم یا حی
یا قیوم لیس کمثلہ شئی و ہو السمیع البصیر اگر ذکر لا الہ الا اللہ کہے دسوین دفعہ محمد رسول اللہ کہے اور
اور اگر ذکر سبحان اللہ اختیار کرے تو اکیس ۲۱ بار کہے اور اکیس بار کے بعد محمد رسول اللہ کہے
اور شیخ الاسلام صدر الحق والدین رح کی وصیتون مین لائے ہین خلوت مین ہمیشہ ذاکر رہے
لا الہ الا اللہ کے ساتھ دسوین بار محمد رسول اللہ کہے اور اگر ذکر مین اُسکو ربودگی ہو زیادہ کہے
جب افاقہ ہو محمد رسول اللہ کہے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ جب چاہتے تھے کہ ذکر کو شروع
کرین تین مرتبہ درود بھیجتے بعدہ یہ آیت پڑھتے تھے فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ترجمہ پس اگر روگردان ہون تو
اللہ کافی ہے مجھکو نہین معبود ہے کوئی مگر اللہ اُسی پر توکل کیا مین نے اور وہ پروردگار ہے عرش
بزرگ کا بعدہ کلمہ لا الہ الا اللہ باواز بلند کہتے تیسری دفعہ محمد رسول اللہ کہتے پھر اونچی آواز سے شروع
کرتے اور دسوین دفعہ محمد رسول اللہ کہتے بعد اُسکے جب پھر شروع کرتے جب تلک ذوق
ہوتا اور سانس پہونچی رہتی لا الہ الا اللہ باواز بلند کہتے جب افاقہ ہوتا محمد رسول اللہ کہتے آپ
فرماتے تھے اس طریق سے عمل دونون پر ہوتا ہے یعنی اول دفعہ مین لا الہ الا اللہ تیسری دفعہ

محمد رسول اللہ کہا جاتا ہے عمل تلقین کے وقت کا ہوتا ہے کہ تلقین پیرون کی رسم ہے تین بار کلمہ کہتے ہین تیسری
دفعہ محمد رسول اللہ کہتے ہین بعدہ دوسری بار جب شروع کیا جاے اور دسوین مرتبہ محمد رسول اللہ
کہا جاتا ہے جو بعضی کتب مین لکھا ہے کہ دسوین بار محمد رسول اللہ کہے اُسپر عمل ہوتا ہے اور یہ بھی فرماتے تھے
کہ عمل سلطان العارفین شیخ قوام الدین کا اسی طرح پر تھا اور اساس الطریقہ مین جو اُنکی تصنیف ہے
اسی کی طرف اشارہ ہے جہان ذکر کیا ہے کہ جسوقت ذاکر مشغول بذکر ہو اول یہ آیت پڑھے فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
بعد ازان تین بار لا الٰہ الا اللہ کہے اُسکے بعد ذکر مین جسطرح کہ سکھلایا اور بتلایا گیا ہے مشغول ہووے
پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فراغ نماز کے بعد پڑھا کرتے اور یہ دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ
اِنَّا ذَکَرْنَاکَ عَلٰی قَدْرِ قِلَّۃِ عَقْلِنَا وَعِلْمِنَا وَفَھْمِنَا فَاذْکُرْنَا عَلٰی قَدْرِ وُسْعَۃِ
رَحْمَتِکَ وَفَضْلِکَ یَا خَیْرَ الذَّاکِرِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اور یہ بھی فرماتے تھے
کہ اگر ایک جماعت کو جمع کرین اور اُنکے ساتھ ذکر کرین بہتر ہو اور حلقہ مین بیٹھنا بحالت ذکر سنت مشائخ ہے
اور امر جائز اور پسندیدہ ہے اور خزانہ جلالی مین مسطور ہے کہ جو کوئی ذکر کرتا ہے اگر ایک جماعت کو بلاوے
کہ ذکر کرین اور اُنکے ساتھ ذکر کرے تو افضل ہے سعد بن بدھن نے ثبتہ اللہ علی صراط المستقیم ذکر کی
تلقین پائی پیر دستگیر قطب العالم شیخ محمد قطب مشہور شیخ محمد مینا قدس سرہ سے اور قطب العالم شیخ مینا نے
حضرت برہان السالکین شیخ سارنگ سے اور اُسنے مخدوم شیخ یوسف ایرچی سے اور اُسنے مخدوم جہانیان سے اور اُسنے
شیخ امین الدین گازرونی سے اور اُسنے اپنے بھائی شیخ اوحد الدین عبد اللہ بن مسعود سے اور
اُسنے شیخ اصیل الدین سے اور اُسنے شیخ رکن الدین ابی القاسم بن فضل بن ابی القاسم خطیب سے
اور اُسنے شیخ قطب الدین ابی رشید احمد بن محمد بن حفیف ابہری سے اور اُسنے شیخ ضیاء الدین ابو النجیب
عبد القاہر بن عبد اللہ سہروردی سے اور اُسنے ابی محمد غزالی سے اور اُسنے ابی حفص عمرو بن محمد
بن عمویہ سہروردی سے اور اُسنے شیخ ممشاد دینوری سے اور اُسنے خواجہ جنید سے اور اُسنے
سری سقطی سے اور اُسنے خواجہ معروف کرخی سے اور اُسنے خواجہ داؤد طائی سے اور اُسنے
خواجہ حبیب عجمی سے اور اُسنے خواجہ حسن بصری سے اور اُسنے حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ
وجہہ سے اور اُسنے خواجہ کائنات خلاصہ موجودات حضرت محمد مصطفے احمد مجتبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اور مخدوم جہانیان کو تلقین ذکر کی اور خرقہ خلافت مقامات مختلف سے ملا ہے
اور مخدوم شیخ سارنگ کو جسطرح تلقین ذکر حضرت شیخ یوسف سے ہوئی مخدوم شیخ قوام الدین سے بھی ہوئی

لیکن شیخ یوسف سے بعد ترک اور مصروفیت بزہد اور شیخ قوام الدین سے شغل دنیاوی کی حالت میں
ہوئی پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ حضرت شیخ سارنگ بعد ارادت مخدوم
شیخ قوام الدین کے ایک دن قدمبوسی کے لیے آئے مخدوم حال مین تھے فرمایا ملک سارنگ
جامۂ یکتا کو بطریق یارانی بنا مین تجھے تلقین ذکر کرونگا اشارت کے موافق قبول کیا جب
فراغ تلقین فرمایا اگرچہ جامہ یکتا تیرا ہی انشاء اللہ تعالی کسی وقت یہ تلقین کام آئیگی حضرت
مخدوم کی نظر ولایت کی برکت سے حق سبحانہ تعالی نے ایک سبب پیدا کیا کہ شیخ سارنگ
تارک ہوگئے اور شغل دنیا کو چھوڑ دیا راستہ طلب مولی کا لیا خانہ کعبہ مین گئے اس تلقین کو
عمل مین لائے جو مخدوم نے کی تھی اور حضرت شیخ قوام الدین کو تلقین ذکر مخدوم جہانیان
اور بھی دوسرے مقامات سے ہوئی ہی اور حضرت شیخ قطب الدین دمشقی مصنف رسالۂ مکیہ سے
بھی ہوئی ایک دن اس فقیر نے معیار التصوف تالیف شیخ قوام الدین مین لکھا دیکھا کہ شیخ
قطب الدین سے تلقین ذکر پائی تھی جہانیان مخدوم نے معیار التصوف مین ذکر کیا کہا فقیر عباسی نے
ذکر وصول اور تصفیہ قلوب کا سبب ہی پس تجھے خاموشی اسمین نہین جائز ہی اور کہا حسن نے
لا الہ الا اللہ پاک کرنا سر کا ہی ہر آثمون سے اور جب کہ سر خالی ہو غیر کی تعظیم سے تو کوئی وجہ
اس قول کے لیے نہین ہی اور کہا فقیر عباسی نے کہ سنا مین نے شیخ عالم عارف محمد بن الفری
ساکن بیت المقدس شد یدین المبین رح سے ❁ خدا کا ذکر ہی تسبیح دلہا سرایرا اور غیوب اس سے
ہی کھلتا ہی ترک ذکر افضل اس سے حالانکہ سمجھ ذات کا کب ہی وہ چھپنا اور نیز سوال کیا
مین نے شیخ عالم یادگار سلف قطب الدین دمشقی مؤلف رسالۂ مکیہ سے جسوقت کہ تلقین کیا مجھے
کلمہ لا الہ الا اللہ اور بیان کیا کیفیت نفی اور اثبات کو تو مین نے عرض کی حضور جسوقت سالک کے
دل مین وجود غیر باقی نہ رہا تو اسکے بعد کیا رہگیا پس شیخ رح نے جواب دیا جب تلک کہ وجود سالک
باقی ہی نفی سے چارہ نہین اس شخص کے لیے جسنے وجود کا اعتبار کیا حتی کہ اثنینیۃ زائل ہوا اور
جواب دوم یہ ہی کہ سالک کو نفی سے چارہ نہین اسواسطے کہ نفی وجود کی محل جمع مین ہی لیکن
تفرقہ مین اثبات وجود بلکہ اثبات وجود تمام موجودات کا اسواسطے کہ نظر سکون کی طرف
جمع ہی اور سکون تفرقہ ہی پس ضرور ہی کہ نفی موجودات کرے اور جمع کے باطن مین داخل ہو
یہانتک کہ جمع مین مستہلک ہو جائے اور یہ مقام بڑا ہی کہ اسے نہین پہونچے مگر افراد خواص
جو عارف ہین اسلیے کہ جمع اور تفرقہ منافی ایک دوسرے کے ہین مگر مشائخ سالکین کی نظر

جمع کی طرف اکثر ہی اور اُنکی برکت عارفین مین بہت زیادہ ہی اَسد میرے ہمکو اُنکے دوستون سے
کر ہمکو اُنکے انفاس کی برکات سے محروم مت رکھہ بطفیل حرمت نبی اور اُنکی آل بزرگ کے
فائدہ فرمایا حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ علیہم الرضوان کو کہ مرو تم بالفعل
قبل اسکے کہ تم آیندہ مرو یعنی ہر ایک کو ایک وقت مرنا اور وطن کا چھوڑنا ہی تیس جو وطن
کہ موت سے چھوٹنے والا ہی اُسے مین حیات تم خلوت نشینی یا مسافرت سے کسواسطے نہین چھوڑتے
اور طاعت اور ذکر الٰہی کی طرف کیون نہین متوجہ ہوتے ؎ جان دے جانان کو ورنہ گر ہے تجھسے
اجل + آپ ہی انصاف اسے دل کر ہی یہ اچھا یا وہ ہی + اسے عزیز ہر نفس فنا ہونے والا موت کا
کڑوا گھونٹ پیئے گا اور جدائی کی سختی اور تکلیف کھینچیگا اور اس جہان سے یقینا جایگا اور جزا و سزا
سے ہو پہنچیگا پس چاہیے کہ زندگی کو طاعت اور عبادت مین بسر کرے اور عمر عزیز کو ذکر خدا مین صرف کرے
؎ صاحبو عمر عزیز اُسکو غنیمت جانو + خیر جو ہوسکے اسکو کرو تم مہمانو +
فائدہ شیخ چاہیے کہ اپنے دین کا امین ہو اور خیر خواہی خلق اور ادا اسے امانت مین مشہور ہو **نقل** ہی
کہ امام ابو الحسن نوری رح اپنی مناجات مین کہتے خداوندا اگر دوزخ کو آدمیون سے تو بھرنا چاہتا ہی
تجھے قدرت ہی کہ دوزخ کو مجھسے پر کرے اور تمام خلائق کو تو بہشت مین پہونچائے امام شبلی رحمۃ اللہ
علیہ کہتے تجھے پھر تو اسی شبلی سے اور معاف کر اپنے بندون کو شبلی راحت پائیگا تیری تعذیب سے
جیسے کہ راحت پائینگے بندے تیرے نجات دوزخ سے اور یہ سخن اگرچہ اور عالم سے ہی لیکن خیر خواہی
بندگان خداے تعالی مقصود ہی اسی سبب سے بزرگون نے فرمایا ہی اخلاق اولیا کے تین نشان
خیریت نیک کام کرنے والون کو مدد دینی اور برا کام کرنے والون کو نصیحت کرنی اور نیز ترحم کرنا
اور سب کے لیے نیک چاہنا جو اپنے واسطے چاہیے یا یہ کہ امانت سے مراد عطاء خلافت ہو کہ خلافت
پیرون کی امانت ہی درویش کو چاہیے کہ اس امانت کے ادا مین امین ہو جیسا کہ ادا اسے امانت کا
حق ہی ادا کرے اُسکی اہل سے تقصیر نہ کرے اور دریغ نہ رکھے اور نا اہل پر صرف نہ کرے اور وہ شیخ
چاہیے کہ واقف ہو اور راہ شریعت اور طریقت اور حقیقت کی رموز اور باریکیون کا عالم ہو کہ وہ بال
سے بھی زیادہ باریک ہین ہر ایک کو اسپر اطلاع نہین کہ لائق مرشد ہو جو ان پر مطلع ہو اور یہ وہ ہو تا کہ دوسرے
لوگون کو منزل پر پہونچا سکے یہی سبب ہی کہ کہتے ہین مشائخ طبیب دلہا ہین جب طبیب بیمار کے مرض کا
واقف ہی بیمار کو اپنی طب سے ہلاک کرے اس سبب سے کہ پرورش اُسکی نہین جانتا اور دوا
بیماری کی خلاف کرے ہر ایک مرض کی دوا علحدہ ہی اور ہر ایک جنون کی معجون جداگانہ اور ہر دو قسم کی

خاصیت اور یہی جسکو طبیبان حاذق پہچانتے ہین نہ اطباے جاہل پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ مرید مین صفت موسوی چاہیے اور صفت موسوی نہین چاہیے جو صفت کہ چاہیے یہ ہی کہ ہمیشہ طالب مولی رہے اور رَبِّ اَرِنِي اَنْظُرْ اِلَيْكَ کہتا رہے اور صفت جو نہین چاہیے یہ ہی کہ جیسے موسی علیہ السلام کو خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور انکی صحبت کے شرف سے محظوظ ہوئے مگر خضر علیہ السلام کے افعال کشتی توڑنے اور لڑکے کو مار ڈالنے اور دیوار کے طیار کرانے مین موافق نہ ہوئے اعتراض کیا اور یہ انکو خلاف شرع معلوم ہوا لیکن ایسا نہ تھا لاجرم خضر علیہ السلام نے کہا هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ یقین کرو کہ اعتراض مفارقت حقیقی کا سبب ہی اگر موسی علیہ السلام کی طرف سے اعتراض نہ ہوتا خضر علیہ السلام کی صحبت سے جدا نہ ہوتے اسی طرح مرید کو چاہیے کہ افعال پیر پر ظاہراً و باطناً اعتراض نہ کرے تا کہ برکت صحبت اور خدمت نعمت حاصل کرے اور جو کچھ افعال پیر مین معلوم ہو اُسکو اپنی آنکھ کی کجی سمجھے اور جو خلاف شرع کرے اعتقاد کرے کہ یہ مجھے خلاف معلوم ہوتا ہی الا شیخ خلاف شرع نہ کرے اور نظر اُسکی اس باب مین کامل ترہی جو کچھ کرتا ہی دیکھ بھال کر کرتا ہی پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ نے فرمایا فوائد السالکین مین ہی کہ حضرت خواجہ معین الدین رح نے فرمایا کہ مین شیخ یوسف چشتی رح کی خدمت مین حاضر تھا اور سب بزرگان چشت شیخ کی خدمت مین حاضر تھے اور اولیاء کا ذکر چلا اس اثنا مین ایک مرید آیا کہ بیعت کرے اور سر خواجہ کے قدمون پر رکھا بیٹھنے کا حکم ہوا وہ بیٹھ گیا اور کہا مین اسلیے حاضر ہوا ہون کہ بیعت کرون خواجہ اپنے وقت مین تھے فرمایا ایک بات تو کرے تو مین تجھے مرید کرون وہ بولا جو حکم ہو فرمایا کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو پڑھتا ہی اگر تو ایک بار کہے اور اسکا اقرار کرے کہ لا الٰہ الا اللہ چشتی رسول اللہ تو مین تجھے مرید کرون چونکہ وہ شخص پکا معتقد تھا اسی وقت کہا کہ لا الٰہ الا اللہ چشتی رسول اللہ خواجہ نے اُسے ہاتھ دیا اور بیعت سے اُسکو مشرف فرمایا اور نعمت کا خلعت اُسے پہنایا پھر اُس سے کہا کہ سُنو یہ جو مین نے تجھسے کہا کہ اسطرح کلمہ کہو مین کون ہون ایک ادنے غلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون کلمہ وہی ہی مگر تیرے احوال کی تکمیل کے لیے کہا اور تجھے مین نے آزمایا کہ اس اعتقاد مین تو سچا ہی کہ میرے پاس مرید ہونے کو آیا ہی مجھے دریافت ہوا کہ پورا صدق تجھے حاصل ہی پس مرید صحیح چاہیے کہ پیر کی خدمت مین رہے اور مین تیرے اعتقاد کا امتحان کرتا تھا اور شیخ جو کچھ فرماتے مہربانی اور نرمی سے مرید کی استعداد اور قابلیت کے موافق فرماتے اگر ایک شخص ابتدا سے حال مین کم کھانے اور کم سونے اور کم باتین کرنے اور کم اختلاط خلق مین مستقیم نہ ہوا

قابل تعلیم پاس انفاس اور نفی خواطر کے نہو ایسے شخص کو مشغول کرنا ایسے بڑے کام مین محض ہلاک کرنا ہی بلکہ خوف ہی کہ وہ اس کام سے کنارہ کرے اور پھر اسکے لیے ارادہ نہ کرے مگر بعد واللہ تعالی کہ مدد سے جو کچھ کہین ہو جاسے اور توفیق سے جو چاہین حاصل ہو اور شیخ اُس مرید کو شرع کے ضروری احکام سکھلاسے جیسے فرائض اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اور دوسری خیرات اور حسنات جس سے ثواب اور اجر اور قرب اور منزلت ہو اور اسکے عمل مین غالب آوے اور جو امور کہ ممنوع ہین یعنی حرام اور منکرات شرعی اور محبت غیر اور جو کچھ کہ شہوت اور ہوا سے ہو کہ اُسمین مواخذہ ہی اور فتح باب مین اُسے کامیابی ہو اسواسطے کہ شیخ وہ ہی کہ مریدون کے قلوب مین دین اور شریعت کو قائم اور ثابت کرے خواجہ ابوبکر وراق رح بنی اسرائیل کے جنگل تیہ مین پندرہ روز سرگردان رہے تھے جب راستہ پایا تو بیان کیا کہ جنا آدمی میرے سامنے آئے اور مجھے پانی پلایا اُسکی قساوت قلبی اور سختی تیس برس تک میرے دل پر رہی اور اس سے اشارہ ہی کہ شاید اُس پانی کے کوزہ مین کسی قسم کا شبہہ غیر موجہ ہو گا اے عزیز دیکھو ایک گھونٹ پانی کا جانا ہی جو کہ رات دن حرام سے کھاتا پیتا اور پہنتا ہو اسکا حال کیا ہو گا۔

فائدہ جب ادائے نماز فرض سے فارغ ہو حلال کا طلب کرنا فرض ہی اور اس گروہ سے بعض کا قول ہی کہ طلب حلال تمام خلق پر فرض ہی اور ترک حلال اس گروہ پر فرض ہی بفتوائے علمائے آخرت نہ علمائے ظاہر کہ یہ طالب مولی اور وہ طالب نجات دوزخ سے اور طالب بہشت کے ہین اور دونون مین بڑا فرق ہی ابوبکر صدیق رح کہ اس کام مین سچے اور پکے تھے اور اس کام کے سزاوار تھے جو کچھ کہ اُنکے پاس تھا مال تال سب دے دیا ایک کمل پہن لیا اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو بہت پسند کیا اور عثمان بن مظعون رح جب آسے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری خواہش ہی کہ مین اپنا تمام مال دیدون اور محتاج فقیر بنجاؤن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پسند نہین فرمایا اور اُسکے حق مین منع کرنا بہتر خیال کیا پس جو خواص پر فرض ہی عوام پر فرض نہین اور جو عوام کی ہمت ہی وہ خواص کی ہمت نہین خواص بڑے عالی ہمت ہین اور عوام خود پرست ہین

فائدہ مرید کو پہچاننا چاہیے کہ نفس کیا ہی اور یہ بھی جاننے کہ اُسکو ریاضت کسطرح کرنی لازم ہی اور اُسکی ریاضت مخالفت کے سوا نہین ہی سالک کو چاہیے کہ بقدر طاقت اور امکان کے نفس کو اُسکی خواہش سے باز رکھے اور اُسکی مراد پوری نہ کرے پس جس شخص کے ہاتھ مین اُسکی باگ ہی

اُسکا شریک ہو اور نفس کے فساد مین بیان ہوا ہی کہ نفس خواہشمند لذات اور شہوات اور مباحات
کا ہی اور شیطان نفس کی شرکت سے حرام کا خواہشمند ہی نفس کی خواہش اور شیطان کی خواہش مین
یہ فرق ہی کہ نفس شہوات مین کوشش اور ہٹ کرتا ہی یعنی جس چیز کی اُسے آرزو ہو اُسپر حصول کا
اصرار کرے اور شیطان اگر کسی حرام شی کو پیش کرے اور اُسمین غرض حاصل نہو تو دوسری شی
سامنے کرتا ہی پھر اور کوئی چیز یہان تک کہ آدمی کو حرام مین ڈالتا ہی اور مطلب اُسکا حرام مین
ڈالنا ہی اور درویشون کا عمل عزیمت پر ہی نہ رخصت پر اسی سبب سے کہتے ہین کہ مرید کو رخصت
اور مباح و جائز پر عمل کرنا زہر قاتل ہی مرید جو کچھ کرے عزیمت سے کرے اور رخصت کے پاس نہ جھٹکے
اور اسی واسطے نے مرید کو پیر کا اتباع رخصت مین ممنوع ہی اسواسطے کہ ہنوز اسمین نفس کا بقیہ ہی
اور نفس کو رخصت مین آرام اور لطف ہی پس جس چیز مین حظ نفس ہو اُس سے پرہیز کرے اور نفس کو
کثرت ورد و وظایف اور نماز روزہ اور ندامت افعال قبیحہ گذشتہ و حال سے تلخی کا مزہ چکھنا شروع
کرے اور اُسکو بری عادتون سے دور کرے اور ضرور ہی کہ ترک مرادات نفس کو نہ اختیار کرے
اور مخالفات کہ پیشتر توبہ سے نفس نے کئے ہین اور اب کرتا ہی ہمیشہ ندامت اور پشیمانی مین ہو
کہ ندامت توبہ ہی اور نفس کو بری عادتون سے اچھی عادتون کی طرف مائل کرے مثلاً اسکو موٹے
کپڑے پہننے کی خواہش ہو یا لطیف چیزون کے کھانے پینے کی تو حتی المقدور اس عادت کو چھوڑ اے
کہ عادت بت پرستی ہی اور بت پرستی سے خدا پرستی نہواے عزیز یہ سب کچھ جو کہ بیان ہوا اُسکو جب تلک
اپنے اوپر نہ اُٹھائے وہ تاب نہو ہیہات ہیہات ان صفات کے ساتھ موصوف آج کے دن نہیں تا
کہان ہی پھر شیخی کے کام کو کہان پہونچے اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جوان توبہ
کرنے والا خداے تعالی عز و جل کا دوست ہی اور یہ دلیل شرف توبہ کی ہی اور یہ دولت بندہ کو
توبہ سے میسر آتی ہی پس مقام توبہ کا سب مقامات مین بہتر ہی اور مقام توبہ کا درست کرنا طالب پر
نہایت ضرور ہی اور جوانی کی حد تیس برس تک ہی اور کمال اُسکا چالیس برس تک اسی واسطے
بعضے سالکون نے کہا ہی کہ چالیس برس تک اگر تصوف کا کام کرے تو میسر آئے اور پھر نہ ہاتھ لگے
اسواسطے کہ چالیس برس کے بعد ضعف اور سستی غالب ہو جاتی ہی اور ریاضت نہین کر سکتا بعضے
کہتے ہین حق تعالی کریم اور رحیم ہی چاہیے کہ اس راہ مین باوجود ضعف اور سستی کے اگرچہ چالیس
برس کے بعد ہو داخل ہو اپنے ضعف پر نہین بلکہ حق تعالی کے رحم اور مہربانی پر نظر رکھے کہتا ہی فقیر
مولف سدید الدین عفا اللہ اُسکو راہ مستقیم پر رکھے جب پیر دستگیر نے مجھے تلقین کرنا چاہا حکم ۔۔۔

بعد غسل اور نماز عشا کے مجھے بلایا اور آپ قبلہ سے مڑکر بیٹھے اور مجھے قبلہ رخ بٹھلایا تھوڑی خوشبو
منگائی مجھے بھی دی اور مجلس مبارک مین استعمال کی اور جسطرح سند تلقین کی مشائخ سے کابراً عن کابر
چلی آتی ہے فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ ایک بار حضرت مخدوم شیخ فریدالدین قدس سرہ مکروہ وقت مین
دوپہر کے بیٹھے ہوئے تھے یکایک سجدے کرنے شروع کئے جو لوگ پاس بیٹھے تھے اُنھون نے
منع کیا کہ وقت مکروہ ہے سجدہ اسوقت مین ممنوع ہے حضرت مخدوم نہایت شوق سے دونون ہاتھ
منھ کی طرف لیگئے اور نامنتی کی اور فرمایا کہ عزیز و خدا کے لیے مجھے نہ روکو اور کچھ مت کہو معشوق
دکھلائی دیا مین تاب اسکی نہین رکھتا یہ حکایت کہکر پیر دستگیر قطب العالم نے یہ ہندوی دوہرا پڑھا

دوہرا سائین جیسے [illegible] جیت جب ہی آئی ارت کرت نہ دیکھین جائی -

فائدہ ذکر کا خلاصہ اور مقصد یہ ہے کہ مذکور مین ڈوب جاسے اور ذکر کا ڈوبنا مذکور مین اسطرح
حاصل ہوتا ہے کہ ذاکر کا دل نہ ذکر کی طرف التفات کرے اور نہ دل کی طرف بلکہ مذکور مین مستغرق ہے
اور جو ذکر کی طرف اثناے ذکر مین التفات کرے پس وہ التفات بھی ایک حجاب ہے کہ مذکور سے
اپنی طرف متوجہ کرتا ہے اور یہ ایک حالت ہے کہ عارف لوگ اس حالت کو فنا کے ساتھ تعبیر کرتے ہین
اور ذاکر کا استغراق مذکور مین اسطرح حاصل ہوتا ہے کہ اپنے نفس سے فانی ہو حتی کہ وہ کسی چیز کو نہ
اپنے اعضا سے ظاہری سے اور نہ باہر کی چیزون سے دیکھے اور نہ عوارض باطنی سے کہ جو ذاکر
مین ہین بلکہ سب ظاہری اور باطنی افعال و اقوال سے غائب ہو جاے پھر اس فنا مین آگے کو بڑھے
دوسری بار تا کہ نہایت مقام بقا کو پہونچے اور کمال استغراق اور نہایت فنا یہ ہے کہ اپنے نفس سے
فانی ہوا اور فنا سے بھی فانی ہوا اور فنا سے فنا نہایت فنا ہے کہ اُسکو بقا کہتے ہین اور یہ اُسوقت
ہوسکتا ہے کہ مشاہدہ ذات و صفات کے مقام مین قرار پایا ہوا اور حال فنا کے سکر مین صحو کے
اندر آیا ہوا اور بقا جو فنا مین ظاہر ہو یہ ہے کہ بے اختیار ہو جانے تا کہ جو چاہے ارادت اور اختیار
حق سے کرے اور یہی وجہ ہے کہ اہل اتصال کو مکاشفات اور مشاہدات کے مقام مین کوئی مشقت
ظاہری نہین پڑتی اور اُنکی قوتین پریشانی اور سستی سے بچی ہوئی رہتی ہین اسواسطے کہ وصول کے بعد
اگر کسی سبب سے تغیر اور سستی اُنکے حال مین راہ پائے وصول کے مقام سے اُلٹ پھرے اور وہ ممکن
نہیت ہے خواجہ ذوالنون مصری رح فرماتے ہین کہ کوئی نہین پہونچا اُس تک کہ پھر رجوع کرے
دیکھو اسے عزیز شیخ رکن الدین قدس سرہ درجات کے بیان مین ذاکر کے کسقدر پردہ دری اور
صاف گوئی کرتے مین کہتے ہین اول درجہ ذاکر وہ ہے کہ ذکر کو بڑی ہیبت کے ساتھ پورا کرے

ایسا کہ وجود عشق کے پرتوسے اسکا گرما جاوے کہ ذکر اللہ اللہ کا اسکے دل پر غلبہ کرے کہ بے اختیار
سوتے اور جاگتے اور خلوت و جلوت مین ذاکر کا دل مستغرق ذکر مین رہے دوسرا درجہ
اس مقام مین یہ ہے کہ اسکا عاشق حق تعالی ہو جاوے جیسے کہ لکھا ہے ہر شیدہ کہ میرا ذکر اسکے اوپر
غالب ہو وہ عاشق اور متوالا ہوا اسپر مین عاشق ہون اور جب یہ مقام اسپر قرار پکڑے بعضے اسرار
اور حضور تجلیات صفات حق تعالی ظاہر ہون اور اللہ کے کہنے سے باز آوے اسواسطے کہ اللہ کا
کہنا پردون اور حجابون کے پیچھے سے ہوتا ہے جب کہ سب حجاب اٹھ گئے نام نہین لے سکتے اور
کشف تجلیات مین متحیر رہے اور عجائبات ملک اور بہشت اور اہل بہشت اور رنگارنگ کی نعمتین
بہشت کی دیکھے جب یہ مقام بھی مستقیم ہو تیسرے درجہ مین پہونچے اور یہ وہ درجہ ہے کہ ذکر سے
باز آوے اور جلال حق تعالی مین فانی ہو جاوے اور اس مقام مین ایک وقت ایسا ہوتا ہے کہ اسکے اندر سے بے اختیار
ہو ہو نکلتی ہے اور ایک وہ وقت ہوتا ہے جسکے پرتوسے جو اسکے اندر ہے زبان اور دل اور تمام اعضا ظاہر
و باطن سے اسکے ہو ہو نکلے اور جس خلوت مین کہ وہ ہو تمام دیوارون سے ہو ہو یا اللہ یا اللہ کی
نکلتی ہے جب مرد کامل عامل ہو وہ صورتین فرشتون کی اور عجائبات دیکھتا ہے اور ان چیزون
کی طرف التفات نہ کرے اور عشق مین جلد باز ہو اور جب ان نورانی عشقون سے گذر سے آگے بڑھے
اور ہو کو بھول جاوے اور حق تعالی موافق اسکی صفائی کے اپنی لقاء کا کشف کرے حق تعالی سے
دیکھے اور پہچاننے مین کوئی شک اور شبہہ نہ رہے اور یہ اول مقام وصل کا ہے اسکے بعد گھڑی گھڑی
اور پل پل زیادہ ترقی پر ہو اور اس مقام مین کبھی فنا ہو اور کبھی بقا ہو جب کہ بالکل حق تعالی کو دیکھے
اور حق تعالی سے دیکھے اور اپنے تئین اور تمام مخلوقات کو فانی جانے اس مقام کو فنا کہتے ہین
اور جب اپنی طرف نہ دیکھے اور حق تعالی کو دیکھے اور ذکر اور درد و سوز عظیم ہو اس مقام کو مقام بقا
کہتے ہین اور اس مقام مین رہے جب تک کہ مقام اتصال کو پہونچے اور انقطاع اور محرومی کے
بے خوف اور نڈر ہو جاوے اور غفلت اور تفرقہ سے دور ہو اور قرار پکڑے اور ساکن ہو اور جس حکم سے
کہ اٹھارہ ہزار عالم مین جاری ہووے اسکے باطن مین انکار اور چون و چرا نہو اور جو کچھ اسپر گذرے
راضی ہو احوال دنیا ہو یا احوال آخرت اور حق تعالی اس سے راضی ہو اور وہ اپنے وجود کو رضا اور
محبت مین فانی کرے اور دل اسکا بالکل حق تعالی کے ساتھ اور اختیار نفسانی کلی اور جزئی تو
قولاً و فعلاً سب عبودیت ہو اور حق تعالی کی مرضیات مین ہمیشہ لذت پاوے اور اسکے مقام کی
شرح کوئی نہ کر سکے مصباح الہدایہ مین کہا ہے فنا عبارت ہے نہایت سیر الی اللہ سے اور بقا عبارت

ہدایت سیر فی اللہ سے اسواسطے کہ سیر الی اللہ اُسوقت انتہا کو پہونچے کہ وجود کے میدان کو قدم
صدق سے ایکبارگی طے کرے اور سیر فی اللہ اُسوقت محقق ہو کہ بندہ کو فنا ے مطلق کے بعد ایک
وجود اور ذات پاک حدثان سے عطا ہو تا کہ اُسکے ساتھ ترقی اُس عالم مین کرے جسمین اوصاف الٰہی سے
اتصاف اور اخلاق ربانی سے تخلق ہوا اور بعض نے کہا ہے کہ فنا سے مراد فنا ے مخالفات ہے اور
بقا سے مراد بقا ے موافقات اور یہ بات توبہ نصوح کے لوازم سے ہے جیسا کہ ایک بزرگ نے
فرمایا ہے لَا اُبَالِي اِمْرَأَةً رَأَيْتُ اَمْ حَائِطًا ترجمہ مین نہین پرواہ کرتا
کہ عورت کو مین نے دیکھا یا دیوار کو اور بقا بقا ے رغبت ہے آخرت مین اور یہ امر لازمہ زہد ہے
اور بعض نے کہا ہے فنا زوال حظوظ دنیا و آخرت کا ہے مطلقا اور بقا بقا ے رغبت حق سبحانہ و تعالےٰ
کے ساتھ جیسا کہ ابو سعید [illegible] نے کہا ہے علامت اور نشانی اس شخص کی جسنے فنا کا دعوی کیا ہے یہ ہے کہ
اُس سے حظ دنیا و آخرت جاتا رہے سوا اللہ کے اور یہ امر لازمہ صدق اور محبت ذاتی کا ہے اور
بعض نے کہا فنا اوصاف ذمیمہ کا دور ہونا ہے اور بقا اوصاف حمیدہ کا باقی رہنا اور یہ امر لفظ کے
تزکیہ اور تحلیہ کے مقتضیات سے ہے اور بعض نے کہا فنا غیبت اور غیر حاضری اشیا سے ہے اور بقا
حضوری حق کے ساتھ ہے اور یہ امر سکر حال پر مبنی ہے اور شیخ الشیوخ رح نے فرمایا ہے کہ فنا ے مطلق
وہ ہے جو امر حق سبحانہ تعالےٰ سے بندہ پر مستولی ہو پس حق سبحانہ کا ہونا بندہ کے ہونے پر غالب آوے
اور حقیقت فنا ے مطلق کی یہ ہے اور جو دوسری اقسام لکھی گئین انمین سے ہر ایک فنا من وجہ ہے
اور فنا ے مطلق دو قسم ہے فنا ے ظاہر اور فنا ے باطن فنا ے ظاہر فنا ے افعال ہے اور یہ تجلی
افعال الٰہی کا نتیجہ ہے اور شخص فانی صاحب اس فنا کا ایسا مستغرق دریا ے افعال الٰہی مین ہو کہ
نہ اپنے تئین موجودات سے دیکھے اور نہ غیر کو اور کوئی فعل اور اختیار بجز حق سبحانہ و تعالیٰ کے نہ دیکھے
اور ایسا مسلوب الحواس ہو جاے کہ اپنے اندر اختیار کسی فعل کا اُسے نہو اور کسی کام مین خود
نہ کرے اور بعض سالک اس مقام مین رہگئے ہین کھایا ہے اور نہ پیا ہے حتی کہ حق سبحانہ نے کسی کو
انپر تعینات کیا کہ کفالت اُنکے کھانے پینے کی کرتا رہے اور فنا ے باطن وہ ہے کہ کبھو مکاشفہ صفات کی
فنا مین غرق ہوا اور کبھو عظمت ذات قدیم کے مشاہدہ سے اپنی ذات کی فنا مین غرق ہو جاے
کہ باطن اُسکا تمام وسوسات اور ہواجس سے فنا ہو لیکن فانی ہو جانے سے لازم نہین ہے کہ احساس کا
غیبت ہی ہو بلکہ ممکن ہے کہ بعض کو اتفاق پڑے اور بعض کو نہین شیخ الشیوخ رح فرماتے ہین
ایک بار شیخ ابو محمد بن عبد البصیر رح سے مین نے سوال کیا آیا ہے کہ اُس فانی کو بقا تخیلات

اور وجود وسواس کا شرک خفی سے ہو اور شیخ کہتے ہین کہ میرے نزدیک یہ شرک خفی سے ہی شیخ ابو محمد رح نے
جواب دیا کہ یہ تخیلات مقام فنا مین ہوتے ہین مگر نہ کہا کہ یہ شرک خفی سے ہی یا نہین آسکے بعد
اسی اثنا مین مسلم بن سیار رح کی حکایت شروع کی اور کہا مسلم بن سیار رح نماز مین تھے کہ مسجد جامع کا
ستون گر پڑا اس شدت کے ساتھ کہ آسکی دھمک سے بازار کے لوگ جنبش مین آئے سب مسجد گئے
دیکھا کہ مسلم بن سیار خلوت مین ہین اور آسکو ستون کے گرنے سے خبر نہ تھی اور یہ استغراق
اور فناء باطن ہی اس سبب سے کہ ظرف آسکا تنگ تھا عالم کی خبر آسکو کچھ نہ تھی پس صاحب فنا کا وہ
ظرف فراخ ہو جاتا ہی اور فنا کے ساتھ علم ہر چیز کا حاصل ہوتا ہی متحقق ہوتا ہی یعنی صاحب تمکین
بنجاتا ہی اختیار اسکا اختیار اللہ تعالی کا ہوتا ہی اور مقام بقا مین آتا ہی اور خدا تعالی ہی زیادہ تر جانتے والا
فائدہ فنا اس گروہ کے نزدیک وہ ہی کہ سوا خدا تعالی کے کسی چیز کو وہ نہ دیکھے اور نہ جانے پس
آسکو معلوم ہوتا ہی غلبہ حال اور سکر سے کہ ہر آئینہ وہ پروردگار ہی اسواسطے کہ وہ کسی چیز کو بجز
خدا تعالی کے نہین دیکھتا اور نہین جانتا پس وہ اعتقاد کرتا ہی کہ بجز خدا تعالی کے کوئی نہین ہی
تب وہ غلبہ حال اور سکر مین اپنے نفس کی فراموشی کے بعد انا الحق کہہ اٹھتا ہی جیسا کہ منصور حلاج نے کہا
اور کہتا ہی کہ گھر مین سوا خدا تعالی کے کوئی نہین ہی جیسے کہ دوسرے نے کہا اور نہین ہی وجود مین
بجز خدا تعالی کے جیسے کہ ایک اور نے کہا اور جو شخص کہ اس عارف فانی سے یہ کلام سنتا ہی وہ اعتقاد
کرتا ہی کہ خدا تعالی نے ایک وجود مین حلول کیا اور یہ محض گمراہی ہی بلکہ آسکا کہنا غلبہ حال اور
سکر سے ہی کہ یہ لوگ اس مقام پر پہونچے تھے کہ اپنے تئین اور ہر ایک کو بھول گئے تھے ظاہر ہی کہ اگر
فراموشی نفس کی نہ تھی اور غلبہ سکر اور حال کا نہ تھا یہ کہنا کہ گھر مین اللہ کے سوا نہین ہی باوجود
غیر خدا ہونے کے جھوٹھ ہی اور جھوٹھ انسے غیر ممکن ہی پس منصور رح نے جو کچھ کہا عالم فنا اور غلبہ حال
اور سکر مین کہا اور جو ابو یزید رح نے کہا سُبْحَانَ مَا اَعْظَمَ شَانِيْ اور جو دوسرون نے کہا
لَيْسَ فِي الْوُجُوْدِ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ فِي الدَّارِ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ فِيْ جُبَّتِيْ اِلَّا اللّٰهُ سب عالم فنا
اور غلبہ سکر و حال مین تھے اس حالت مین یہ حضرات معذور ہون نقل ہی کہ مجنون اپنے سے فانی ہوا
اور آپ کو بھول گیا اور لیلی کی محبت مین ڈوب گیا اس حال مین کسی نے مجنون سے پوچھا کیا نام ہی تیرا
جواب دیا کہ میرا نام لیلی ہی ہان اے عزیز یہ مقام پورا بیان مین نہین آسکتا حقیقت اس مقام کی
اس کام کے لوگ جانین پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے بعض نے منصور حلاج کے قول کو
دوسری تاویل مین ڈھالا ہی کہ خدا تعالی کی طرف سے ایک وارد نازل ہوا اور ایک آواز

خداتعالی سے سنی مَنْ یُفْدِیْ فِیْنَا رُوْحَہٗ یعنی کون ہے جو اپنی جان کو ہماری راہ مین فدا کرے منصور نے کہا اَنَا الْحَقُّ اَیْ اَنَا الثَّابِتُ عَلٰی فِدَاءِ الرُّوْحِ یعنی مین سزاوار اُسکے ہون کہ جان اپنی فدا کرون پس جب علماے شریعت نے چاہا کہ قتل کرین اُسکا سر یہی تھا کہ منصور نے تاویل نہ کی کہ دعوے مین جھوٹا نہ پڑے یہی وجہ ہے کہ علماے طریقت علماے شریعت سے متفق ہوگئے اور سولی پر چڑھا دیا تا کہ دعوی مین منصور جھوٹا نہو بلکہ دعوی مین سچے نکلے بعض نے ابویزید کے اس قول کو کہ سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمُ شَانِیْ یعنی پاک ہون مین کیا بڑی شان میری ہے دوسری تاویل پر اُتارا ہے اور وہ یہ ہے کہ بطور حکایت منجانب خداتعالی تھا جیسے قاری پڑھتا ہے اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ترجمہ ہر آئینہ مین اللہ ہون کوئی معبود نہین مگر اللہ پس عبادت کر میری

فائدہ کہتے ہین کہ لا الہ الا اللہ کا محتاج آن اوصاف کا ہے جسکے بدون ذکر لا الہ الا اللہ کا فائدہ نہ دے صفت اول یہ ہے کہ ذاکر کو جاننا چاہیے درستی سے کہ کیا چیز کہتا ہے اور کس چیز کی نفی کرتا ہے اور کس چیز کو ثابت کرتا ہے پس جس چیز کو نفی کرتا ہے ہر آئینہ وہ منفی الٰہ یعنی معبود ہے کہ خدائی دعوی کرتا ہے اور وہ نفس ہے اور ہوا ہے اور شہوت ہے اور شیطان ہے کہ اَلنَّفْسُ صَنَمٌ مَنْ نَظَرَ اِلَیْهَا بِعَیْنِ الشَّفَقَةِ فَقَدْ عَبَدَهَا وَالْهَوَاءُ اَبْغَضُ اِلٰہٍ عُبِدَ فِی الْاَرْضِ ترجمہ نفس بت ہے جسنے اُسکی طرف مہربانی سے دیکھا ہر آئینہ اُسکی پرستش کی اور ہوا سخت تر معبودین بندے کا زمین مین ہے اور ہوا دو قسم ہے ازروے شریعت اور وہ جھکنا نفس کا ہے اُس چیز کی طرف جس سے وہ لذت حاصل بلاداعیہ شرع کرے اور اس ہوا کی پیروی بہشت سے محروم کرتی ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی ترجمہ ولیکن جسنے اپنے رب کے مقام کا خوف کیا اور نفس کو ہوا سے باز رکھا پس ہر آئینہ بہشت اُسکے لیے مسکن ہے ایک عارف اسی بارہ مین کہتا ہے ؎ نفس جو اکدم ترے فرمان مین ہے + اشتھر کہ بہشت آب ترے امکان مین ہے + اور ازروے طریقت کے ہوا جھکنا نفس کا اُس شی کی طرف ہے جس سے مزہ حاصل کرے بلاداعیہ ہوے اور پیروی شہوات مباح کی اور مباح چیزون کی لذت اُٹھانی حرمان جنت کی موجب نہین بلکہ ہدایت خاص کی مانع ہے مگر جو چیز کہ لا الہ الا اللہ کا کہنے والا ثابت کرتا ہے ہر آئینہ وہ اللہ تعالی کا اثبات کرتا ہے پس وہ ذکر کرنے والا خدا سے باز رہتا ہے اور خداتعالی کو ثابت کرنے والا ہوتا ہے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے

کہ جسطرح زبان سے حروف کلمۂ لا الہ الا اللہ کے کہتا ہی دل مین معنی لا الہ الا اللہ کے کہتا ہی یعنی ہمیشہ ذکر کے
وقت دل مین کہے سوا خدا تعالی کے مین نہین چاہتا اسواسطے کہ مرد طالب کے مناسب حال ابتدا مین
یہ ہی کہ ذکر کے وقت یہ بات بزبان دل کہے کہ مبتدی کے باطن مین معبودان ہوا کہ ہر ایک
بت ہی گہات مین بیٹھے ہین اور اُسکو ہوا پرستی مین جو درحقیقت بت پرستی ہی مشغول
کیا ہی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی مَا عُبِدَ صَنَمٌ عَلَیٰ وَجْهِ
الْاَرْضِ اَخْبَثُ مِنَ الْهَوَیٰ یعنی روے زمین پہ پلید تر ہوا سے کسی بت کو نہین پوجتے
یہی سبب ہی کہ کہا ہی اَلشَّرُّ مُتَابَعَةُ الْهَوَاءِ وَ الْخَیْرُ مُخَالِفَتِهٖ فَنِعْمَ مَا قَالَ قَائِلٌ
ے اِذَا طَلَبَتْكَ النَّفْسُ یَوْمًا بِشَهْوَةٍ + وَكَانَ اِلَیْهَا لِلْخِلَافِ طَرِیْقٌ +
فَدَعْهَا وَخَالِفْ مَا هَوَیْتَ فَاِنَّمَا + هَوَاكَ عَدُوٌّ وَالْخِلَافُ صَدِیْقٌ +
ترجمہ شر ہوا کی پیروی ہی اور خیر اُسکی مخالفت ہی پس خوب کہا جو کہا کہنے والے نے
ے بلاے نفس تجھے رات دن ہوا کی طرف + اور اُسکی راہ سے ہووے خلاف کا رستا +
تو چھوڑ اُسکو اور اُسکی ہوا کے کر برعکس + کہ ہی ہوا تری دشمن خلاف دوست ترا +
دوسری صفت یہ ہی کہ ذکر لا الہ الا اللہ تعظیم خداوند تعالی کے ساتھ ہی اُس ذاکر کے دل مین
جو بھرا ہوا عظمت خداے تعالی سے ہو اسواسطے کہ اللہ تعالی مطلوب و محبوب ذاکر کا ہی پس
ضرور ہی کہ دل مین مطلوب اور محبوب کی عظمت ہو تا کہ مطلوب اور محبوب کو پہونچے تیسری صفت
کہ ذاکر کی صدق ارادت اور ذاکر کے دل مین محبت ہو کہ خداوند تعالی کو مشاہدہ دل سے پہونچے
یعنی ذاکر کی صدق ارادت اور محبت ذکر کا مقصود پہونچنا خدا تعالے تک بمشاہدۂ قلبی اور
قرب الہی ہو نہ کہ دوسری غرض اسواسطے کہ ارادت اُسکی ضعیف ہو تو وہ وصال کی آرزو کا
قطع کرنے والا ہوگا کہ اُسکی ارادت صدق محبت کو نہین پہونچی اور جبتک صدق محبت
نہو خالی تمنا سے ارادت ضعیف کے ساتھ کام نہین چلتا جیسے کوئی امتحان کرنے والا ہو
اُس حال مین کہ اس ذکر کا امتحان چاہتا ہی یعنی امتحان اور آزمایش کے لیے ذکر کرتا ہی
اور خلوت مین مشغول ہوتا ہی ہرگز ذکر نہین فائدہ دیتا ہی کسی چیز کا اُن چیزون مین سے
کہ مشائخ صوفیہ نے مکاشفات اور مشاہدات اور وصال وغیرہ سے بیان کیا ہی بلکہ یہ ذکر
اُن چیزون کو نہین دیتا جو مذکور ہوئین پس ایسا ذکر جسکا امتحان اور اسمین تردد اور شک ہو
مفید نہین ہی چوتھی صفت یہ ہی کہ ذاکر اس کلمہ کو حسن ادب اور حرمت سے کہے

اسواسطے کہ اگر ذاکر کو ادب اور حرمت ذکر کی نہو تو وہ ذاکر سخت دل اور قسی القلب کم خیر گمراہ فاسد اور بزرگون کی صحبت کے لیے نا قابل ہو پس خدا تعالے اُسکے لیے باب قرب اور مشاہدہ اور جلوس کا اپنی طرف نہ کھولے یعنی جو ذاکر کہ اُسے ادب اور حرمت نہو اُس ذاکر کو قُرب خداوند اور مقام مشاہدہ اور مکاشفہ نصیب نہو اور اُس مقام کو نہ پہونچے کہ فرمایا ہی مین جلیس اور ہمنشین ہون اُس شخص کا جو میرا ذکر کرے اور جو شخص اپنے حسن خلق سے اعلی علیین تک پہونچ جاے اور حُسن ادب اُسکو نہو تو بے ادبی اُسکی اسفل السافلین کی طرف اُسکو لیجاے یعنی ہر چند کسی قدر بلند مقام پر فائز ہو جب کبھی حُسن ادب کو ترک کرے مقام اعلی سے مقام اسفل مین آپڑے کہ تصوف کل ادب ہی اور جو ادب سے باز رہا سب چیز سے باز رہا اس راہ مین اصل ادب اور حرمت ہی پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ بار ہا فرمایا کرتے تھے کہ عمل سے بہشت کو اور ادب سے بہشت کی حقائق کو پہونچتے ہین پانچوین صفت لا الہ الا اللہ کہنے والی کی مراقبہ ہی خدا تعالی کے ساتھ قصد اور ارادہ کے جمع کرنے سے یعنی تمام ہمت اور تمام ارادے ایک کروے اور ایک دل مین ایک دوست کہ حی وقیوم ہی باقی رکھے اور غیر کی دوستی اور غیر کا اندیشہ دور کرے جیسا کہ ایک عارف کا قول ہی ؎

اکتفا اک دوست پر کر ہی ترا بھی ایک دل + عاقلون کا ہی یہ مذہب تو بھی اُن لوگون مین مل

ہاں اے عزیز ظاہر ہی کہ رعیت جب دو شخص کو اپنا پادشاہ بنائے اپنے اوپر خرابی لائے ؎

فرمان عقل وعشق نہین ہوتے ایک جا + دو پادشاہ اور ایک ولایت ہو کسطرح

فایدہ مراقبہ وہ ہی کہ ہمیشہ جانے کہ خدا تعالے میرے ساتھ ناظر اور حاضر ہی سننے والا ہی اور دیکھنے والا ہی اور ایک ساعت کو غافل نہو تا کہ اس راہ کا سالک نہو کہ ایک پلک مارنے کے برابر غفلت اللہ تعالی سے کفر ہی ہر چند مراقبہ تحقیق اسی طرح پر ہی مگر جبتک مرشد اور عارف کامل سے نہ سنے اور طریق اُسکا نہ دیکھے اُسکی ماہیت کی کنہ کو نہ پہونچے اور ذوق وحظ حاصل نہو کہ تقلید اور ہی اور تحقیق اور مقلد اور ہی اور محقق اور پس بندہ کو چاہیے کہ مراقبہ مین رہے مراقبہ کے وقت نزول رحمت اور عطیات الٰہی کا ہوتا ہی اور وہ نفحات کہ رحمت خداے عزوجل ہین اور اُن نفحات کا نام حضرات صوفیہ لمحہ اور لمعہ اور وجد وجود رکھتے ہین لمحہ مثل برق سریع الزوال ہو اور لمعہ لمحہ سے زیادہ ظاہر ہو اُسکا زوال اُس سرعت سے نہو اور وجد وہ چیز ہی کہ خدا تعالے کی طرف سے باطن سالک پر بے تکلف وارد ہوتا ہی کہ اُسکو سرور عشق کسب کرتا ہی اور

سالک کو اُسکی ہیبت سے متغیر کر دیتا ہے اور سالک خدا تعالیٰ کی طرف بینا ہوتا ہے اور وجود والا
فراخی اور کشادگی وجدان کے میدان میں تکمّل ہونے کے سبب ہے پس وجد وجدان کے ساتھ فنا ہو جاتا ہے
کہ وجد اس شخص کو ہوتا ہے جسنے حق کو نہ پایا ہو اور جسنے حق کو پایا وجد باقی نہ رہا بلکہ اہل تمکین ہوگیا
پس وجد عرضیت زوال کے ساتھ ہے اور وجدان ہی ثبوت حال ثابت ہے اور آئین یہ قول ہے خوش وجد
مجھکو کرتا تھا پس کھو دیا مجھے + اُس وجد سے اسی سے کہ ہے میرے وجود مین + اور وجد خوش کن
اسکے جو ہے وجود مین + پر وجد حضور حق مین ہے گم اپنی بود مین + اور تو اجد طلب کرنا وجد کا
ذکر کے ساتھ ہے اور یہ متعلق تکلیف ہے زبردستی اسپنے تئین اُسمین لاتا ہے اور وجد تواجد سے
پیدا ہوتا ہے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ جب درویش مخلص ہوجاتا
ہوتا ہے زبان اسکی حکمت کا ناودان ہو جاتی ہے یعنی جو اُسکی زبان سے نکلتا ہے حق اور صواب
نکلتا ہے بلکہ عین حق ہوتا ہے اور یہ بیت فرماتے ہے رفتم بدرویشان تا حق طلبم زیشان
آنجا ہمہ حق دیدم حق جانب درویشان + ترجمہ پہلے ہو چکا ہے ذکر زبان کا اسطرح ہے کہ ذاکر
اسطرح کہے یاد دلاتا ہے دل کو وہ چیز کہ جسکو وہ بھول گیا ہے ذکر الٰہی سے یعنی نہایت غفلت
اور قساوت سے جو دل ذکر الٰہی سے باز رہا ہے اور خدا تعالیٰ کو بھول گیا ہے زبان سکے ذکر سے
یاد دلاتا ہے اور دل کو متذکر کرتا ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ ترجمہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یاد کر اپنے پروردگار کو جسوقت تو اُسے بھولے اور ذکر نفس اُسکا
یہ حال ہے کہ جو ذکر زبان سے ہوتا ہے نفس میں گرتا ہے پس وہ ذکر نفس کا ایک ذکر ہے کہ حروف
اور آواز سے ہی سُنا جاتا ہے جیسا کہ اُسکو نفس سنتا ہے مثل ذکر زبان کے یعنی جس طرح ذکر زبان کا مسموع ہے
ذکر نفس کا بھی مسموع ہے اور ذکر دل وہ ذکر ضد فراموشی ہے اور ضد فراموشی دل کا دیکھنا محبوب
کی طرف دمبدم اور ساعت بساعت ہے یعنی جسوقت اپنے دل کو ڈھونڈھے ملازم حق یعنی
حق کے ساتھ پاوے اور یہ نہایت ریاضت ہے اور ذکر سر وہ ذکر سر مراقبہ ہے اسرار الٰہی کی
طلب کشف میں اور ذکر روح کا وہ انوار تجلیات صفات صمدی کا مشاہدہ ہے روایت کیا گیا ہے
کہ یہ مقام علیہم ابو بکر کا حاصل تھا صفات صمدیہ اُسپر تجلی کرتین اور اس نور صفات کو وہ
مشاہدہ کرتا اور ذکر خفی معاینہ کرنا انوار جمال ذات حضرت کا ہے صدق کی نشستگاہ اور
اہل حق کی مجلسون میں پاس اُسکے جو مالک تمام جہان کا ہے اور جزا اور سزا کی طاقت والا اور
[illegible] باجمیع جہان کے قادر ہے

فائدہ جاننا چاہیے کہ خدا تعالی نے قرآن شریف مین نفس کو تین صفت کے ساتھ ذکر کیا ہی مگر در اصل نفس ایک ہی اور صفات کے اعتبار سے جداگانہ ہی ایک صفت مطمئنہ ہی اور یہ نفس خاص مومن مخلص کے واسطے ہی دوسری صفت لوامہ ہی جیسے فرمایا لَاۤ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَلَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ اور یہ نفس لوامہ بعض کے نزدیک خاص کافر کے لئے ہو کہ اپنے نفس پر ملامت کرے اور کہے یَا لَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ بعض کا قول ہی کہ کافر کو ہوتا ہی اور مومن کو بھی ہوتا ہی کس واسطے کہ حدیث مین ہی کل قیامت کے دن ہر نفس لوامہ ہو یعنی آپ کو ملامت کرنے والا فاسق کہینگے کس واسطے ہمنے فسق کیا اور صالح کہینگے کسواسطے صلاح ہمنے زیادہ نہین کی تیسری صفت امارہ ہی جیسے کہ فرمایا اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اور یہ صفت اصل پیدایشی اور جبلی ہی ہر ایک کو ہوتی ہی مگر یہ کہ مدد الٰہی دستگیری کرے اور صفت مطمئنہ کو پہونچائے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ حضرت صاحب والسیادت مین لایا ہی نفس انسانی مین چاشنی عالم بقا کی رکھی ہی کہ قالب سے جدا ہونے کے بعد باقی رہتی ہی خواہ بہشت مین ہو خواہ دوزخ مین ہمیشہ باقی رہے خَالِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا بخلاف نفوس دیگر حیوانات کے کہ عالم بقا کی کوئی چاشنی اُنمین نہین ہوتی اور قالب سے علیحدہ ہوتے ہی معدوم ہو جاتے ہین

فائدہ کہتے ہین کہ لفظ قلب کا اطلاق دو معنی پر ہوتا ہی ایک تو پارہ گوشت صنوبری شکل پر سینہ کے بائین طرف کو رکھا ہوا ہی اور وہ خاص گوشت ہی اندر سے خالی اور اُسکے جوف مین خون سیاہ ہی اور وہ روح کا چشمہ اور معدن ہی اور یہ قلب چارپایون کے بلکہ مردہ کے پاس بھی ہوتی ہی دوم وہ ہی کہ لطیفہ ربانی روحانی پر اطلاق کیا جاتا ہی اور اسکو قلب جسمانی سے تعلق ہی جیسے اعراض اجسام سے تعلق ہی اور اوصاف کو موصوف سے اور یہ لطیفہ ربانی حقیقت انسانی ہی اور یہی لطیفہ مدرک عارف کا ہی اور یہی لطیفہ اہل عتاب و خطاب و اہل مکاشفہ کا ہی اور قرآن اور سنت مین جہان کہین قلب ہی یہی لطیفہ مراد ہی اور کبھی اس لطیفہ سے کنایہ قلب کی طرف کیا جاتا ہی جو کہ سینہ مین ہی اس سبب سے کہ اسکے اور اُسکے درمیان ایک تعلق خاص ہی پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ ایک دن شیخ کلیب مجاری رح نے خادم سے کہا نظر کر میرے تمام بدن مین کہ ایسی جگہ کوئی ہی کہ وہان گرمی نہین ہی الا زبان خادم نے عرض کی ہان سب جگہ گرمی دیکھی جاتی ہی مگر زبان مین کلیب نے کہا اسی طرح میرے باطن مین سب جگہ گرم ہی الا دل زبان کو ذکر اور شکر کے لیے رکھا ہی اور دل کو حضور اور فکر کے لیے کہ اس بلا کی سختی کی کوئی خبر تاب نہین لاتی کہتے ہین کہ کلیب کو معلوم ہو گیا شہر سے نکلا اور جنگل میں چلا گیا

ایک شب یاران جنید رح گئے اور اُسکے ارد گرد کھڑے ہوئے اور کان رکھکر سُنا کہ اس حالت مین خدا تعالے سے کیا کہتا ہی سُنا تو یہ کہتا تھا یَا رَبِّ اِسْمِیْ کُلَیْبٌ وَجِسْمِیْ مَجْذُوْمٌ وَاَکْلِیْ بَعْدَ فَاقَۃٍ فَاَیْنَ جِبْرَئِیْلُ وَمَنِ الْمُبَارِزُ ترجمہ اے پروردگار نام میرا کُتّا اور بدن میرا جذام سے گلتا ہی اور کھانا میرا فاقہ کے بعد ہی کہان ہی جبرئیل اس میدان مین تاکہ معلوم ہو کہ محبت کے دعوے مین قادر وہ ہی یا کہ مین

فائدہ روایت ہی کہ حضرت ممشاد دینوری رح بیمار ہوئے اور بلا مین مبتلا پوچھا رحمت کو تو کیونکر پاتا ہی کہا رحمت سے پوچھو کہ وہ مجھے کیونکر پاتی ہی کہا حال تیرے دل کا کیا ہی کہا تیس برس سے دل کو مین نے گم کیا ہی رحمت کی سختی اور دل کے حال سے کیا پوچھتے ہو پس معلوم ہوا کہ خداوند تعالی کی طرف سے بلا طالبون اور ذاکرون کے لیئے نشان محبت ہی جسکو وہ دوست رکھتا ہی اُسکو بلا عطا کرتا ہی ہان زہر بادشاہون کے خوان پر مرد کو دیتے ہین **نقل** ہی کہ امام شبلی اپنی مناجات مین کہتا خداوندا اپنے دوستون کو کب تک تو قتل کریگا حکم ہوا کہ جب تک خونبہا پا دین پوچھا خونبہا انکا کیا ہی کہا جمال اور لقا میری مَنْ قَتَلْتُہٗ فَاَنَا دِیَتُہٗ ترجمہ جسکو مین نے قتل کیا مین اُسکا خونبہا ہون خوب کہا جسنے کہا ہے

عاشقون کو مارے بے جرم و گناہ + پھر زیارت کرا نکھون کے قبر کی + اوہم رح کا قول ہی کہ بلائے گئے طالب اور ذاکر بلاؤن مین اور یہ لوگ بلے اگر ساکن رہتے اور جنبش نہ کرتے ہر آئینہ واصل ہو جاتے ابو یعقوب نہرجوری رح نے کہا کہ مخلوقات بلا سے فریاد کرتے ہین اور خدا سے اُسکا دور ہونا چاہتے ہین اور عارف بلا کو پسند کرتے ہین اور اُن عطاؤن سے علاحدہ ہونا نہین چاہتے ایک عارف کا قول ہی ہے کو تاہ چشم سب کوئی راحت طلب بسلے + عارف کہان کہ رحمت اُسے ہی بلا کے بیچ + کہتے ہین پہلا حرف جو لوح محفوظ مین لکھا وہ محبت ہی پس نقطہ بے کا نقطہ نون سے بدل گیا اور محبت کا محنت ہوا ترکیب ایک ہی نقطہ کا فرق ہی جب تو اچھی طرح دیکھے تو ایک بار تُنے سُنا ہوگا کہ اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْاَنْبِیَاءِ ثُمَّ بِالْاَوْلِیَاءِ ترجمہ بلا تعینات ہی انبیا پر اولیا پہ سچ ہی آفتاب کے عاشق کو راحت غیر ممکن ہی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین اللہ کو دوست رکھتا ہون فرمایا آپنے بلا کے لئے طیار رہ اور یہ اشارہ ہی بیابان کے طلب کا اور بے بیابان سب چیز کو راحت کے ساتھ چھوڑے اور بقا پائے برخلاف محبت کے کہ غذا محبت کی بلا ہی ع ملا او دو اُسی کو جو محبت نہو چکھا + ملا او اور حدیث عشق اور تیاری حلوے کا ذکر کہان ہی نہین دیکھتے کہ بعض کو حکم ہوا کہ بیٹے کو حلال کرا ور اُسکے حلال کرنے مین دم نہ مارا اور بعض کو بیٹے کے فراق مین جلایا اور آنکھین جاتی رہین طاقت نہ تھی

کہ اسکا نام زبان پر آوے اور اُسکے نام سُننے سے بھی باز رکھا پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہٗ
مین نے سُنا ہی کہ جب یعقوب علیہ السلام کا غم بہت بڑھ گیا تو حکم ہوا کہ اے یعقوب اگر یوسف کو
تیری نظر سے مین نے علیحدہ کر دیا اور لڑکے تیرے پاس رکھے ہین اُسکا ذکر زبان پر نہ لا آنکھین
لڑکون پر نظر رکھ اور آنکھین روشن کر یعقوب نے کہا یہ لڑکے میری آنکھ کی روشنی نہین ہین روشنی
میری آنکھ کی وہی یوسف ہی اسواسطے کہ اگر یہ میری آنکھ کی روشنی ہوتے تو بینائی میری گئی ہوئی
اُنکے دیدار سے پھر آتی اور بند آنکھین میری اُنکے دیکھنے سے کھل جاتین مجھے تو جمال یوسف چاہیے
دوسرے کا جمال خوش نہین آتا حکم پہونچا کہ اے یعقوب کسواسطے دل ہمارے غیر سے لگایا کہ تو
کلبۂ احزان مین بیٹھا اور تو جانتا ہی جو دیر تک نہ ٹھہرے دل لگانے کے لائق نہین ہی ؎
دل لگا اُسمین جسکو موت نہو + جو کہ مر جاے اُسپر دل نہ لگا + اور اے یعقوب تیرے دادا
ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے جی لگایا تھا اُسکے ذبح کرنے مین ہمنے اُسکو مبتلا کیا اور تو نے
وہ سب ماجرا سُنا باوجود اُسکے علم کے تو نے اپنا دل بیٹے سے لگایا یعقوب نے کہا خداوندا بیٹے کی
دوستی موروثی ہی عتاب اُسکا صرف میری نسبت نہین ہی ؎ نہ مین تنہا پھنسا ہون دام
تار زلف زیبا مین + کہ ہر اک ہی گرفتار اک نہ اک دلبر کے سودا مین + پھر حکم آیا اے یعقوب
ہمارے بہت دوست اور صدیق ہین کہ ہمنے اُنکے بیٹے اُنسے لے لیے اور اُنکے مال مین آفت
ڈالی کچھ شور و غل نہ کیا اور فریاد تک نہ کی جیسا کہ تو روتا اور فریاد کرتا ہی کہا سچ ہی لیکن بار خدایا
کسی کا بیٹا تو نے ایسا نہین لیا جیسا کہ میرا بیٹا اور کسی ایک پر تو نے یہ مصیبت نہین ڈالی
جو کہ میرے اوپر حکم ہوا کہ اے یعقوب بیٹے ہم دیتے ہین اور مال بھی ہم دیتے ہین اگر اپنا دیا
ہم لے لین فریاد کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوا ایک کتاب مین لکھا ہی ایک بندہ کسی جنگل مین
پہونچا ایک ولی مردہ پڑا تھا دیکھا کہ اُسکی آنکھین چیل کوّے کھا رہے ہین چیل کوّے آتے ہین
چونچ اور جنگل سے اُسکی آنکھ کی سیاہی اور سفیدی کو نوچے کھاتے ہین اور اُسکی آنکھین چباتے ہین
کہا خداوندا اپنے دوست کو تو نے جنگل مین کسلیے ڈال رکھا ہی اور اُسکی آنکھین چیل کوون کو
کسلیے کھلاتا ہی آواز سُنی کہ اے فلان تجھے اس سے کیا کام ہی ان باتون کو چھوڑ اگر کوّا میرا
ہمارے دوست کی آنکھین کھاتا اور اُڑتا ہی تجھے کسلیے بھاری ہی ایک ملک کا مالک اپنے ملک مین
تصرف کرتا ہی جیسے چاہتا ہی ؎ خاک کو گوہر کرے تو کون کہتا ہی نہ کر + تیا پانی جو کرے تو لعل
کو [illegible] نہ کر + [illegible] سے کہ سکتے نہین [illegible] [illegible] کہ [illegible] + + [illegible] کرے [illegible] کہتا ہی [illegible]

حاصل یہ کہ فرمان پہونچا اے یعقوب مین نہین چاہتا کہ اسکے بعد پھر یوسف کا نام تو زبان پر لائے اور نہ یہ کہ تو کسی کو اُسکے نام سے پکارے حضرت یعقوب علیہ السلام اور زیادہ دردمند ہوئے کہ اگر صورت اُسکی مین نہین دیکھتا تھا بارے نام اُسکا تو لیتا تھا کہ مَنْ مُنِعَ عَنِ النَّظَرِ تَسَلّٰی بِالْاَثَرِ ترجمہ جو دیکھنے سے روکا گیا نشان سے اُسکے تسلی پائی بیٹون اور پوتون کو بلا کر کہا کہ مجھے یوسف کے تذکرے منع کیا ہی تم اسکا نام لو کہ اگر نام اُسکا مین اپنی زبان پر نہ لاؤن بارے کان میرے اُس خوش نام خوش کلام کے نام سے خوش ہون حکم ہوا کہ مین نہین چاہتا کہ تو خود یوسف کا نام لے یا دوسرے سے کہوائے اُسکے جلے ہوئے جگر پر اور نمک چھڑکا یوسف کے ذکر بغیر تڑپتا تھا سو واسطے کہ محبوب کی مہجوری مین اگر عاشق کو ذکر اُسکا مونس نہو تو اُسکا حال اور بھی زیادہ تباہ ہو سعدی جو وصل دوست نہین لگتا تیرے ہاتھ + بارے تو اُسکے ذکر مین وقت اپنا کر بسر + پھر یعقوب نے فرمایا مجھے کنعان کے بازار مین لیچلو اور وہان کھڑا کر دو کہ آیندہ رو ہر سے کوئی تو یہ کہیگا کہ یہ باپ یوسف کا ہی اسی بہانہ سے اُسکا نام سنونگا اور وحشت دل دور کرونگا بیٹے اُسکا دست مبارک پکڑ آہستہ بازار کنعان مین لے گئے خلق کہتی تھی کہ یہ باپ یوسف کا ہی یعقوب علیہ السلام اسی مین خوش تھے اور تھوڑی دیر اپنی خاطر شکستہ کو اسی طرح تشفی دیتے تھے حکم ہوا کہ اسطرح بھی یوسف کا نام مت سن اور بازار کنعان کی طرف اسکے واسطے مت جا یعقوب نے کوئی چارہ نہ دیکھا جھونپڑے مین پہونچا غمزدہ تھا ہی غمزدہ کو نیند جلد آتی ہی ایک آنکھ لگ آئی جیسے آنکھ بند کی جمال یوسف علیہ السلام کو خواب مین دیکھا جسکی شان مین ہی حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ اُسی وقت بغل مین اُسے لیا تھوڑی دیر بعد نظر سے غائب ہو گیا

تشویش دادہ رفتہ نذانم ز بیخودی + کان دوست بود در نظرم یا خیال دوست + [illegible]

دیکھے چلد یا کیا جانے کیا ہوا + تھا دوست یا کہ آنکھ مین اُسکا خیال تھا + شور کرتا ہوا اُٹھا اور یہ راگ گانے لگا کہ میرے یوسف تو کہان چلا گیا اور اے یوسف تو کہان گیا اور اے میرے یوسف تو کہان گیا وہ سمجھا کہ مین نے جاگنے مین اُسے دیکھا ہی یہ نہ جانا کہ خواب خیال سے زیادہ نہین جوش آیا اور وہ جو منع کیا تھا کہ یوسف کا نام نہ لینا مغلوب ہو کر اُس منع کو بھول گیا فریاد مچائی اور بستی مین شورش ہونے لگی بیٹے اور پوتے یہ حال دیکھکر یوسف کا نام یعقوب کی زبان سے سنکر دوڑے اور کہا اے یعقوب یہ کیا کیا پھر یوسف کا نام زبان پر لایا تجھے نہین معلوم

کہ اُسکے نام لینے سے تجھے منع کیا ہی یعقوب نے تو یہ بات سُنی ہاتھ مین خاک بھر لی کہ اپنے منھ مین
ڈالے اور منھ کے پاس لیگیا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام سدرہ مین تھے انھین حکم پہونچا کہ جا جبرئیل
ہاتھ اُسکے جلد پکڑ لے اور خاک منھ مین ڈالنے نہ دے کہ اگر وہ بھولے سے ہمارے حکم کو یاد نہ لایا
ہمارے کرم کے سزاوار نہین کہ خاک اُسکے منھ مین ڈالنے وہین جبرئیل علیہ السلام آئے اور اُنکا
دست مبارک اُسکا پکڑ لیا اور منھ تک ہاتھ کو نہ جانے دیا ہیہات ہیہات عجب جھگڑا ہی معشوق کا
اور عجب ناز ہی محبوب کا ٭ بتون کو ہی سراسر ناز زیبا + نہ وہ کچھ ہی جو راہ سرفرازی - اُٹھا پردہ کو
تب کر چاہے جفا تو + کرم کر بعد ازان کہ جو چاہے ہو ساز + نہین کہتا مین مجھ سے ناز کم کر + ولیکن
مہر سے وہ ناز ختم کر + بیچارہ عاشق طالب معشوق سے کہان جاے اور بدون اُسکے کیونکر قرار
اور آرام پاے ٭ عجب کام اور مشکل ماجرا ہی + فقیر اک مبتلاے بادشاہی + نہ فرقت مین
گدا کو اُسکے آرام + نہ شہ کا وصل در خور و گدا ہی + اور بعضے کو باوجود مقام کلیمی جسکی شان مین ہی
وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا مینڈک سے علاج اُسکے غرور و پندار کا کرایا اور اُس سے
الزام دلایا جیسے کہ روایت کی ہی کہ ایک بار موسی علیہ السلام کو مناجات مین سرور اور بسط حاصل
ہوا ایسا کہ دوسرے دن تک اُسکا نشہ رہا اُسکے خاطر مین گذرا کسی مخلوق کو یہ دولت
مل سکتی ہی جو کل شب کو مجھے ملی اُسی وقت جبرئیل علیہ السلام پہونچے اور کہا اے موسی
اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اس بیابان مین ہمارا ایک مخلوق ہی کہ صدیقون کے دلون کا علاج
کرتا ہی جب اُس حکم الہی کی تعمیل کو موسی علیہ السلام وہان گئے اور ایک مینڈک دیکھا کہ پانی
مین بول رہا تھا جب اُسنے موسی کو دیکھا کہا اے موسی دیر سے مین تیری راہ دیکھ رہا تھا
تاکہ غصہ کا زنگ تیرے دل سے دور کرون ہرگز گمان یگانگی اپنی نسبت نہ کر جو تحفہ کہ کل شب کو
بارگاہ الہی سے تیرے پاس پہونچا اول وہ ہدیہ میرے اوپر ظاہر ہوا بعد ازان تیرے پاس
گیا دیکھ پھر دوسری بار یہ گمان نہ کرنا جب موسی علیہ السلام نے اُسکی مہربانی دیکھی سر سے
ٹوپی اُتاری جلد کہ گماشتہ حق ہی کہا اے گماشتہ حق ہمت سے میری مدد کر اور اس میرے
رنج اور غم کا قصہ عرض کرتا کہ مجھسے جو گذرا اور معاف کرے اور اس خطرہ کے لیے مواخذہ
نہ کرے عجب بادشاہی اور سلطانی ہی کہ کبھی ایک ناتوان مکھی کو مکڑی کی روزی دیتا ہی اور
کبھی سید المرسلین و خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اُسکی پناہ مین جگہ
دیتا ہی اور توفیق دے اور ہمت بخشے کہ مکڑی مبارز ہو اور مچھر جیسا سپہ سالار پیغمبرون سے اور گستاخ

عاشق غار امن گاہ اور پانی فرمانبردار اور آگ مونس عجب عزت اور قدرت اور عجب عظمت اور حجت کہ کسیکے وہم اور فہم مین نہ سماسے بلکہ تمام خلق عاجزی کا اقرار کرے ع کون ہون مین کہ کرون اسکے لئے شرح جمال + کون ہون مین کہ کرون حسن کا اسکے بین خیال + کون ہون جو مین صفات اسکے کہون اور کیا ہون + کون ہون مین کہ گنون اسکے پسندیدہ خصال + ع جو لما کہ قرن ذکر کر خلق کائنات + تعریف اور ثنا مین خدا و ند پاک کے + اقرار عجز کر کہین آخر کو اسے آہ ہ پہچان سکتے ہین نہین ہم تیلے خاک کے + پیر دستگیر قطب العالم قدس اللہ سرہ فرماتے تھے کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ یُجَرِّبُ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْبَلَاءِ کَمَا یُجَرِّبُ اَحَدُکُمُ الذَّھَبَ بِالنَّارِ یعنی ہر آئینہ اللہ تعالیٰ آزماتا ہے موسنون کو بلا سے جسطرح کوئی تم مین سے آزماتا ہے سونے کو آگ سے پس چاہیے کہ موسن اسقدر بلا کھینچے اور تحمل کرے کہ عین بلا ہو جاسے اور بلا اسکی عین ہو جائے کہ بلا سے وہ خبر نہو اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْھَا وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَھْلِھَا اَذِلَّةً یہی معنی ہین ترجمہ ہر آئینہ بادشاہ لوگ جسوقت کسی قصبہ شہر مین داخل ہون تو اسکو تباہ کر ڈالتے ہین اور کرتے ہین اسکے عزت دارون کو ذلیل اور خوار لیکن یہ خواری بالکل عزت ہے قدر اس خواری کی وہی عزیز جانتے ہین جو ذلت بلا کے طفیل قرب خدا کی عزت کو پہونچتے ہین اور اپنی آرام سے منہ پھیر لیا ہے نقل ہے کہ ذوالنون مصری رح ایک بیمار کی عیادت کو گیا اس بیمار نے ذوالنون کے سامنے ایک نالہ کھینچا ذوالنون نے کہا دوستی مین وہ شخص سچا نہو جو دوست کے مارنے مین صبر نہ کرے مریض جو دوستان صادق سے تھا بولا بلکہ اسکی محبت مین صادق وہ نہین جو اسکی مار سے لذت نہ حاصل کرے اس مریض کا مطلب تھا کہ نالہ میرا ضرب کے درد سے نہ تھا بلکہ نالہ میرا ضرب کی لذت سے تھا کہتے ہین کہ خواجہ شبلی رح کو دیوانگی کی وجہ سے زنجیر مین باندھ دیا تھا صوفیون کا ایک گروہ اسکے پاس گیا شبلی رح نے کہا تم کون ہو جو آئے یہ بولے کہ ہم تیرے دوست ہین شبلی نے اُنپر ڈھیلے پتھر مارنے شروع کیے وہ فقیر شہر سے اور بھاگ گئے شبلی نے کہا اے جھوٹے دعویدارو دعوی دوستی کرتے ہو اور میرے مارنے سے بھاگتے ہو دور ہو میرے پاس سے کہ دوستی کے لائق نہین ہو اور بعد از ین دوستی کا دم مت بھرو یہی سبب ہے کہ بعض عارفون نے کہا ہے لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ مَنْ لَّمْ یَصْبِرْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ ترجمہ نہین سچا ہے اپنے دعوی مین جو صبر نہ کرے اپنے مالک کی ضرب پر دوسرے نے کہا

لَيْسَ بِصَادِقٍ فِيْ دَعْوَاہُ مَنْ لَمْ يَتَلَذَّذْ بِضَرْبِ مَوْلَاہُ ترجمہ نہین سچا ہی
اپنے دعوی مین جو لذت نہ حاصل کرے اپنے مولی کی ضرب مین ایک اور نے کہا ہی لَيْسَ بِصَادِقٍ
فِيْ دَعْوَاہُ مَنْ لَمْ يَشْكُرْ عَلٰى ضَرْبِ مَوْلَاہُ ترجمہ نہین سچا ہی اپنے دعوی مین
جو شکر نہ کرے اپنے مولی کی ضرب پر پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ کہتے تھے خدا تعالی فرماتا ہی
فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِہٖ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ ترجمہ
ظالم نفس کا وہ شخص ہی کہ بلاؤن مین خدا تعالی سے گلہ کرے اور روئے پیٹے اور مقتصد وہ
شخص ہی کہ خدا تعالی کی بلاؤن مین صابر ہو اور سابق بالخیرات وہ ہی کہ خدا تعالی کی بلاؤن مین
لذت اٹھائے اور عیش کرے ایک کا قول ہی ع جو بلا اس قوم کو حق نے ہی دی + اسکے
نیچے مہربانی ہی چھپی + لطف کی اسکے اگر مو چاہیے + قہر کے وادی کو طی فرمائیے + کیونکہ جب تک
یہ نہو وہ بھی نہو + محمد بن حمدان بھی یہ ہی کہتا ہی کہ منقول ہی کہ پہلے جو چیز لوح محفوظ مین لکھی وہ یہ
تھی مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَائِيْ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِيْ وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِيْ
فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِيْ ترجمہ جو راضی میری قضا سے نہو اور میری بلا پر صبر نہ کرے
اور میری نعمتون کا شکر نہ کرے پس چاہیے کہ وہ دوسرا پروردگار میرے سوا طلب کرے
اسکی تقدیر پر کسی وجہ سے معترض نہو اسکو راضی برضا کہین کہ بندہ یہ نہ کہے کہ یہ دن گرم ہی اور
نہ یہ کہے کہ یہ دن ٹھنڈا ہی اور ایک بزرگ نے یہ کہا ہی کہ اگر بدن کو مقراض سے ٹکڑے ٹکڑے
کرین مجھے مرغوب ہی اس سے کہ مین کہون کہ یہ کاش ایسا ہوتا یا کاش ویسا ہوتا کہ یہ تغیر احکام
تقدیر پر ہی پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ ایک بار خواجہ بایزید کو عارضہ پیٹ کا ہوا اُس
مقام کی مسجد مین جہان وہ تھے مسجد کے کوٹھے پر چڑھے اسلیے کہ تھوڑا قرار اور آسایش لین
یکایک مسجد کا موذن صبح سے پیشتر کوٹھے پر اذان کے لیے چڑھا دیکھا کہ ایک شخص پیٹ کے
عارضہ مین مبتلا پڑا ہی موذن بے درد تھا خواجہ کا پانون پکڑا اور کئی سیڑھی تک کھینچکر نیچے
لے آیا اور وہان چھوڑ دیا اور نہایت جھڑک کر کہا کہ اس مسجد سے باہر نکل خواجہ کو اس حالت مین
ہر ایک سیڑھی پر مشاہدہ اور تجلی کی ترقی ہوتی تھی ہر بار کہتے کاش وہ موذن اور تھوڑی
سیڑھی تک کھینچتا تاکہ ترقی تجلیات کی اور زیادہ ہوتی لیکن بلا دن غافلون کو جو رات دن دنیا
اور دنیا کے مزے لینے مین مشغول ہین موجب ہلاک ہی شیخ جریری نے کہا کہ بلا تین قسم کی ہی
غافلون پر انتقام اور عذاب کے لیے نازل ہوتی ہی اُن لذتون کے سبب جو اُنکو حاصل ہین

اور اُن نفسانی خواہشون کے سبب جنمین رضاے الٰہی اور رضاے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہو اور اُنکو تمام وکمال ان لوگون نے پورا کیا ہی تو اُسکے عقوبت اور انتقام کے لیے وہ بلا اُنپر نازل ہوتی ہی اور مومنین عاصی پر بلا گناہون کے نیست و نابود کرنے کے لیے آتی ہی حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ایک دن کا بخار برس دن کے گناہون کا کفارہ ہی اُس محل مین پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے ایک دن کی تپ ایک سال کے گناہون کو دور کرتی ہی نہ زیادہ نہ کم سِر اُسمین یہ ہی کہ یہ ایک روز مین ایک سال کا خون پیجاتی ہی پس ضرور ہو کہ اُسکے مقابلہ مین ایک سال کے گناہ دور ہون اور انبیا اور صدیقین پر جو بلا نازل ہوتی ہی اُنکے صدق اور اختیار کے سبب سے کہ یہ حضرات بلا پہونچنے کے بعد ایک قدم صبر اور رضا کے مقام مین رکھتے ہین اور انکی ترقی زیادہ ہوتی ہی

فائدہ چھٹی شرط ہمیشہ دور کرنا خطرون کا ہی اور وہ سب مین زیادہ سخت ہی مجاہدہ اور ریاضت والون پر اور مشائخ رح نے خاطر اور وارد مین فرق کیا ہی اور کہا ہی کہ خاطر وہ وارد ہی کہ دل پر خطاب اور مطالعہ کی صورت مین اُترے اور وارد عام ہی خاطر سے کہ وہ کبھی غیر خاطر بھی ہوتا ہی جیسے وارد غم اور وارد خوشی اور وارد قبض اور وارد بسط اور اکثر صوفی کہتے ہین کہ خاطر کی چار قسم ہین ایک خاطر حق تعالی کی طرف سے دوم خاطر فرشتے کی طرف سے سوم خاطر نفس کی طرف سے چہارم خاطر شیطان کی طرف سے پس خاطر حقانی وہ علم ہی کہ اُسکو خداوند تعالے غیب سے بے واسطہ اہل قرب وحضور کے دلون مین ڈالتا ہی فرمایا خداوند تعالی نے کہ اے محمد بدرستی کہ پروردگار میرا حق کو دلون مین ڈالتا ہی اور خاطرون مین جلد متمکن اور قائم کرتا ہی جاننے والا غیب کی باتون کا ہی جو کچھ حق وباطل سے لوگون کے دلون مین ہی ہر ایک کو جانتا ہی اُسکے حال کے موافق جزا دے سکتا ہی اور خاطر ملکی وہ ہی کہ بندگی پر غلطان کرتی ہی اور خیرات وحسنات کی طرف رغبت دلاتی ہی اور گناہون سے اجتناب اور مکروہ چیزون سے پرہیز کراتی ہی اور مخالف امور اور برائیون پر اور موافق اور نیکیون سے توقف اور کاہلی کرنے پر ملامت کرتی ہی اور خاطر نفسانی وہ ہی کہ دنیا کی لذات کو طلب اور تقاضا کرتی ہی اور جھوٹے دعوون کو ظاہر اور خاطر شیطانی وہ ہی کہ آدمیون کو گناہ اور منہیات شرع اور مکروہات کی طرف بلاتی ہی اور خاطر حقانی اور خاطر ملکی مین یہ فرق ہی کہ ہر آئینہ جب خاطر حقانی کا دل مین گذر ہو تو کوئی چیز اُسکا مقابلہ اور معارضہ نہین کرتی اسواسطے کہ جیسا اُس خاطر کا غلبہ صفائی دل سے جو بکثرت ذکر ہی ظاہر ہوتا ہی تو ہر ایک چیز

بخیر اور وجود سے مطیع اور فرمانبردار اور اُس خطرہ کا مامور اور محکوم ہو جاتا ہی اور باقی سب خطرے
سُست اور معدوم ہو جاتے ہین ✿ سلطان کے خیمہ ہون جہان غوغا رہے کب عام کو ✿ بعض
بزرگون سے سوال کیا گیا کہ خاطر حق کی دلیل کیا ہی جس سے معلوم ہو کہ یہ خاطر حقانی ہی یا غیر حقانی
جواب دیا کہ خاطر حق وہ وارد ہی کہ سالک کے دل پر نازل ہوتی ہی اُس حال مین کہ نفس کو زجر اور
ملامت کرتی ہی تو اُسکی تکذیب سے نفس کو سرکشی اور بے راہی کی مجال نہین رہتی اور خاطر ملکی وہ ہی
کہ اسکی موجودگی مین خاطر نفسانی اور خاطر شیطانی مقابلہ اور معارضہ کرتے ہین اسواسطے کہ
خاطر ذکر کے نور سے منقطع نہین ہوتی بلکہ اپنے مطلوب کے لیے تقاضا اور مطالبہ کرتی ہی اِلّا
اگر توفیق ازلی اُسکی خبر لے پس وہ مطالبون کے درک سے اُسکو علاحدہ کرتی ہی مگر اسی وقت
کہ اعانت مددگار مدد کرے اور توفیق دے تاکہ نفس کے خطرہ کو زائل کرے اور نفس کو اُسکی
آرزو اور مطالب تک نہ پہونچائے یہی سبب ہی کہ کہا گیا ہی جیسے محبوب اور مقرب کہ قلوب اُنکے
ذکر کے ستارون سے محفوظ از وسواس شیطانی ہون آسمانی طبقات مین عروج کرتے ہین جب
وہ عروج کمال کو پہونچتا ہی خاطر نفسانی دور ہوتے ہین اور قرب کے نور سے روشن ہوتے
ہین اور اُسوقت خاطر حقانی بھی منقطع اور دور ہو جاتے ہین اسواسطے کہ خاطر رسول در قاصد ہی
اور رسالت اور پیام کا لیجانا اُسکی طرف ہوتا ہی کہ جو بعید ہو وے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ
مَنْ يَّشَاءُ ترجمہ یہ ہی فضل اللہ کا دیتا ہی جسکو وہ چاہتا ہی اور خاطر شیطانی ہر آئینہ
نورِ ذکر سے منقطع ہوتی ہی مگر ممکن ہی کہ پھر رجوع کرے اور اُسکو ذکر بھلا دے اور بے راہی مین
ڈالدے اور وسوسہ دے جیسے کہ حدیث مین آیا ہی شیطان مستولی ہی یعنی اولاد آدم کی چھاتی پر
بیٹھا ہی جب کہ بنی آدم ذکر کہتا ہی اور خدا تعالی کو یاد کرتا ہی روگردانی کرتا ہی اور دور ہوتا ہی اور جب
غافل ہو بنی آدم ذکر خدا سے اُسوقت شیطان اُسکے دل کو لقمہ بنا کر اپنے منھ مین رکھ لیتا ہی پس
اُسکے دل کو حکایتون لاتا ہی اور بات چیت مین مشغول کرتا ہی اور بڑی اور چھوٹی آرزؤن مین اُسکو
ڈالتا ہی اور بعضے صوفیہ نے کہا ہی کہ خواطر ایک خطاب ہی کہ دلون پر اُترتے ہین اور کہا گیا ہی کہ جو
خاطر فرشتے سے ہو پس اکثر اُسکے موافق صاحب خاطر ہوتا ہی اور اکثر ہوتا ہی کہ صاحب خاطر اُس خاطر کے مخالف
ہوتا ہی اور خاطر حق تعالی کے لئے کوئی علامت بندہ سے حاصل نہین ہوتا پیر دستگیر قطب العالم
قدس سرہ فرماتے تھے ایک بار کوئی بزرگ نماز مین جماعت کے امام ہوئے جب آگے بڑھے مصلیان کے
کہا اِسْتَوُوْا یعنی برابر ہو صف کو برابر اور درست کرو اس کلام کے وقت اُن بزرگوار کو

بیہوشی پیدا ہوئی اور دوسرے دن تک ہوش مین نہ آئے جب افاقہ ہوا اُسکے حال سے لوگون نے
استفسار کیا جواب مین کہا کہ جب مین نے تم سے کہا اِسْتَوُوْا حق تعالیٰ کی طرف سے میرے دل مین
یہ خاطر آئی کہ کہنے والے نے مجھسے کہا یَا عَبْدِیْ هَلِ اسْتَوَیْتَ لِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ حَتّٰی تَقُوْلَ لِلْخَلْقِ
اِسْتَوُوْا یعنی اے میرے بندے آیا تو برابر اور راست ہوا میرے واسطے پلک مارنے کی برابر تا کہ
خلق کو میری تو کہتا ہی کہ برابر ہو اور درست ٹھہرے ہو اور یہ بھی فرماتے تھے کہ ایک بزرگ صوفیون سے
کہتے ہین کہ مین خلوت اور مجاہدہ مین مشغول تھا شیطان نے مجھے وسوسہ مین ڈالا اور خاطر مین گذرانا
کہ تو ایک عالم سُنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع کرنے والا ہی اب اگر کلام مشائخ اور احادیث
مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسناد کے ساتھ توطلب کرے تو بہتر اور اولی ہی اس سے کہ خلوت اور
مجاہدہ مین تو رہے اور اُس سے تو بے نصیب ہو اُسی حالت کی آرزو مین تھا کہ ہاتف نے آواز دی مجاہدہ
نہ چھوڑنا اور خلوت سے قدم باہر نہ لانا پس شیخ محمد بن حسین سلمی رح کا قول مین نے یاد کیا کہ آخر عمر مین
وہ کہتا تھا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنَ الْعُلُوِّ فِی الْاِسْنَادِ وَمِنْ زَخَارِفِ الدُّنْیَا
پس جان لیا مین نے کہ یہ خطرہ شیطانی ہی نہ رحمانی پس اُس خطرہ کو مین نے دور کیا اور خیر و اسے
یکایک شیطان نے مجھے دوسرے وسوسہ مین ڈالا اور کہنے لگا کیا اچھی بات ہی کہ میرے حیلے او
وسوسہ پہچانے جانتے ہین پس اگر تو کوئی کتاب تصنیف کرے اور اُسکا نام حَبْلُ الْمُرِیْدِ عَلَی الْمَرِیْدِ
تو رکھے تیرے واسطے دنیا اور آخرت مین ذخیرہ ہو کہ طالبان حق اسکی سند پکڑین اور میرے
مکر اور حیلہ سے نجات پائین پس مین نے ارادہ کیا کہ ایک کتاب تصنیف کرون اس محل پر مجھے میرے
پیر نے دستگیری کی اور آگاہ کیا کہ یہ بھی شیطان کے مکر اور حیلہ سے ہی وہ چاہتا ہی کہ تجھے ذکر اور
جمعیت دل اور انسیت دور کرے ہوشیار ہو پس مین ہوشیار ہو گیا عوارف مین کہا ہی کہ شیخ ابی محمد
بن عبد البصری رح فرماتے ہین جو خاطر نفس ہی وہ دل کے نیچے سے دیکھی جاتی ہی اور جو خاطر حق ہی وہ
دل کے اوپر سے نظر آتی ہی اور جو خاطر ملک ہی وہ دل کے داہنی طرف سے اور جو خاطر شیطان ہی وہ
دل کے بائین طرف سے صادر ہوتی ہی اور یہ بھی پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ ایک
ایک بیوہ کا لڑکا حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین ذکر مجاہدہ او
خلوت مین مشغول ہوا شیخ رضی اللہ عنہ نے کم کھانے اور کم بولنے اور کم سونے کے لئے حکم دیا
جو طریق مجاہدہ کا ہی ایک دن اُسکی والدہ آئی بیٹے کو بہت لاغر زار دیکھا اور اُسکی بہت کم
خوراک کھانے کا حال سُنا شیخ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی دیکھا کہ شیخ رضی اللہ عنہ لطیف پوشاک

پہنے ہوئے خوش اور خرم تر و تازہ بیٹھے دیکھے کھانا اور مرغ نوش کر رہے ہیں عورت ناقص العقل نے کہا اے شیخ میرے بیٹے کو اس حالت میں رکھتے ہو اور ایسا کھانا کھلاتے ہو اور آپ اس طرح رہتے ہو اور ایسے کھانے اڑاتے ہو شیخ رضی اللہ عنہ کے وہ مرغ اٹھایا اور کہا تھوڑا اسمیں سے کھا جب وہ منھ تک لیگئی کیا دیکھتی ہے کہ سانپ ہے اور منہ میں کڑوا اور کھاری ہے شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرا بیٹا اگر ایسا ہو جاوے کہ مرغ کو سانپ بناوے اور سانپ کو مرغ تو اُسے زیبا ہے کہ مرغ اور طعام لطیف کھاوے وہ عورت پشیمان ہوئی اور توبہ کی اور واپس گئی

فائدہ بعضے سالکان کامل نے حق تعالی سے اجازت لیلی ہے تب نفس کی رعایت پوری حاصل کرنے میں مصروف ہوئے بلکہ حرام چیز کے لیے اذن چاہا اُسپر حکم آیا کہ تمھارے لئے حلال ہم نے کر دیا کھاؤ اور یہ ہر ایک کا کام نہیں بلکہ بڑے شہباز اور مقرب کا ہے پیر دستگیر قطب العالم قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ ایک روز دو یار بیٹھے ہوئے تھے ایک عورت نے حلوا طیار کر کے دونوں کے سامنے لا رکھا کہ تناول کریں ایک نے کہا کہ اسے اٹھا میں اسکا کھانا حلال نہیں کہ سود کے حاصلات سے ہے دوسرے نے سر جھکا کر ایک ساعت کے بعد کہا لاؤ کہ ہم کھائینگے وہی حلوا سامنے لائی کھانا شروع کیا اور جسنے کہا تھا کہ میں اسکا کھانا حلال نہیں ہے اُسے بھی بلایا اُسنے کچھ نہ کہا فوراً آیا اور کھانے لگا کھانے کے بعد پوچھا اُس سے کیا سبب ہے کہ پہلے آپ نے کہا کہ میں کھانا اُسکا حلال نہیں پھر جب اُسنے مجکو بلایا تو فوراً آپ آئے اور کھانے لگے جواب دیا کہ جب وہ عورت حلوا میرے سامنے لائی میں نے تحقیق جانا کہ مال حرام سے ہے میں نے کہا کہ میں نہ کھاؤنگا اُس بزرگوار نے سر جھکا کر حق سبحانہ وتعالی سے اذن مانگا حکم ہوا تیرے لیے ہم نے حلال کیا کھا اور جسکو تو چاہے کھلا جب کہ میں نے ایسا دیکھا تب میں آیا اور کھانے میں مشغول ہوا مگر حق اور صواب اس محل میں یہ ہے کہ جس طرف نفس کی مخالفت دیکھے اُسی میں کوشش کرے اسواسطے کہ نفس پوشیدہ خواہش ایک طرف کو رکھتا ہے اور شان غالب نفس کی کجی اور بخل اور سفلگی کی جانب میلان ہے اور تھوڑا تنزل جو خاطر شاط نفس کو ہو تو مبتدی گمان کرتا ہے کہ یہ خطرہ قلبی ہے اور حالانکہ ایسا نہیں ہے رئیس درویشان اور محتسب عارفان شیخ قوام الحق والدین قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں اے درویش وصول الی اللہ کی شرط تجرید اور تفرید اور باطن کا خالی ہونا غیر حق سبحانہ وتعالی سے ہے کسی نے ان دو صفتوں کے بغیر خدا تعالی کی طرف راہ نہیں پائی جو کہ خدا تعالی کی طرف متوجہ ہوا اور اُسکو دریافت کیا اُسکی ہمت کے سامنے شاہان عالم ایسے ہیں جیسے کہ دنیا کے فقیر بھیک مانگنے والے اور مفلس قلاش ہیں

کچھ مملکت فقر مین اپنا تو گذر کر ۔ تا قیصر و خاقان ہون گدا تیری نظر مین

فائدہ ساتوین شرط قلب کا ربط اور وابستگی شیخ کے ساتھ ہے کامل اعتقاد کے ساتھ سوا سبب اسکے کہ شیخ راہ کا بدرقہ اور رفیق راہ نما ہے پس جب تلک رفیق راہ کے ساتھ دل کا ربط مستحکم نہو منزل مقصود پر پہونچنا آسان نہین ہے اور ربط قلب شیخ کے ساتھ یہ ہے کہ ہمیشہ دل اپنا شیخ کے ساتھ رکھے اور روحانیت کو اُسکی حاضر جانے اور باطن کی راہ سے مدد اُس سے مانگے اور شیاطین اور دیگر عارضون کے ظہور کے وقت اُسکے سایہ ولایت مین گریز کرے اور ہر ذکر شروع مین شیخ کا یاد کرنا واجب جانے اس معنی سے کہ اے شیخ اس دعوے مین کہ جو مین کرتا ہون یعنی نہین مین چاہتا کسی چیز کو خدا کے سواے تو گواہ رہو پیر و دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے ہیں کہ خلوت کے شرائط اور وصول الی اللہ کے شرائط بہت ہین اور ربط دل شیخ کے ساتھ اصل اُنکا ہے منجملہ ایک شرط ہے اور یہ نہین حاصل ہوتا جب تک کہ توحید مطلب حاصل نہ کرے جیسے کہ رئیس ربانیین اور محتسب عارفان شیخ قوام الحق والدین قدس سرہ نے فرمایا کہ شرائط سلوک کی آٹھ ہین اور ساتوین شرط ٹھہرائی اور کہا ہے کہ ساتوین شرط ہمیشہ دل کو شیخ کے ساتھ رکھنا ہے نہایت اعتقاد کے ساتھ اور شیخ کی روحانیت کو موجود جاننا تمام احوال مین اور باطن کی راہ سے مدد ہمت کا طلب کرنا اور جس وقت ظہور شیاطین اور صفات خوفناک نفس امارہ کی ظاہر ہون تو سایہ ولایت شیخ مین پناہ لینا اور ہر ذکر کے پہلے شیخ کی یاد کو اپنے اوپر واجب جاننا اس معنی سے کہ اے شیخ اس دعوی مین کہ مین کرتا ہون یعنی نہین چاہتا مین کوئی چیز سوا اللہ کے تو گواہ رہو غرض یہ ہے کہ چاہیے کل احوال مین شیخ کی یاد کرے تاکہ علم غیب سے اُسکو آشنائی اور مناسبت حاصل ہو اور پہلے اپنے دل سے غیب مین فائدہ حاصل کر سکے اُسکے بعد ارواح انبیا و اولیا اور ملائکہ سے تاکہ فائدون کا اقتباس اور حصول اُسپر آسان ہو اور علوم لدنی سے بہرۂ کامل پاوے اور اسمین بھی شیخ کی پرورش اور تربیت کا محتاج ہو تاکہ شیخ حدیث نفس اور القاء شیاطین سے اُسے بچائے اور مکالمہ قلبی وسری و روحی اور ملکی مین امتیاز کرے کہ ان مکالمات کو الہام سے ملا جُلا نہ دے اور جب اس مقام پر پہونچا تب بھی شیخ کی تربیت کا محتاج ہے تاکہ اُسے واقف کار کرے اور فرق الہام اور وحی مین کر سکے اُسکے بعد جب اُسکی ذات اور صفات کریم سے متصف اور اخلاق بزرگ حق سے متخلق اور صاحب ملکہ ہو جائے اور حضرت صمدیت سے شیخ کے دل مین اشارت آئے کہ اُسے اجازت دے تاکہ خلافت کی راہ سے خلق کی دعوت مین مشغول ہو اُسوقت بھی شیخ کا محتاج ہے اور ہمت شیخ کا دست نگر رہے اور شیخ سے

بے پروائی کا دم مارنا راندگی اور خذلان اور سخرۂ شیطان کا سبب ہو نعوذ باللہ من الحور بعد الکور اور مقصود یہ ہو کہ مرید کو تحقیق ہے کہ شیخ مددگار کے بدون کمال کو پہونچنا ممکن نہین ہے اور جبتک رابطہ ارادت کا ولایت سے مضبوط نہو شیخ سے فائدہ حاصل کرنا مشکل ہے اور یہ بات حاصل نہو جبتک توحید مطلب اُسکو نہو اور توحید مطلب یہ ہو کہ مرید کو ظاہر ہو کہ اگر تمام عالم شیخ سے پُر ہو جائین اُسکا مطلب کلی اس شیخ معین کے سوا دوسرے سے نہ حاصل ہوگا اُسکی خدمت مین اداب کی رعایت کرے اور غیب مین سعادت وصول مقامات عالیہ کے لیے شیخ کی ہمت چاہے ورحق سے ہمیشہ خواہش کرے کہ دریچہ دل شیخ کا اُسپر کھلا رکھے اور جب شیخ مین قبض دیکھیگا مختصر کرے اور آواز کو شیخ کے حضور مین بلند نہ کرے اور جس کام خدمت کا شیخ حکم دے جان اور دل سے بے تکان اُسمین مشغول ہو اور مردے کی طرح اپنے تئین اُسکے سپرد کرے تاکہ جو تصرف شیخ چاہے اُسمین کرسکے اور کوئی چیز قطعا شیخ سے پوشیدہ نہ رکھے اور یہ دو صفت اگر مرید مین نہون تصرف ولایت شیخ کا اُسمین تمام وکمال نہو اول چاہیے کہ گستاخی مین ایسا ہو کہ جیسے فرزند باپ کے ساتھ ہو دوسرے آداب مین غلام کے برابر سلطان کی خدمت مین ہو اسواسطے کہ مشائخ طریقت کا اتفاق ہو کہ جو ادب کو پہونچا وہ مقصود کو پہونچا

فائدہ اے عزیز جان کہ پیر ایک چاہیے دو نہ چاہیین اُس صورت مین ہو کہ پیر قریب ہو اور زندہ ہو لیکن اگر پیر بعید ہو اور اُس تلک نہ پہونچ سکے جائز ہو کہ پیر تربیت اور صحبت کا دوسرے کو کرے تاکہ ہلاکت اور ضلالت مین نہ گرے اِلا چاہیے کہ پیر تربیت اور صحبت کا مخالف پیر ارادت کے نہو تاکہ مرید کو پیر ارادت سے بد اعتقادی نہو اور اسی طرح وفات پیر کے بعد بھی جائز ہو کہ ارشاد اور تربیت کے لیے دوسرے کی طرف متوجہ ہو تاکہ کمال کی راہ پائے بے بہرہ نہ رہے اور اگر پیر ارادت زندہ اور نزدیک ہو تو یہ ہو کہ ایک چاہیے اور دوسرا نہ چاہیے اور اُسکے ہوتے ہوئے دوسرے کی طرف متوجہ نہو اور اُسکو نہ چھوڑے اور یہ بھی اُس صورت مین ہو کہ پیر امور مذکورہ کے ساتھ موصوف ہو اور اگر ایسا نہو روا ہی کہ باوجود پیر ارادت کے پیر صحبت اور پیر تربیت دوسرے کو اختیار کرے فتاوی صوفیہ مین مذکور ہو کہ مرید کے لیے جائز ہو کہ متعدد شیخ ہون صحبت مین اور ارادت مین اور ارشاد مین اور اسپر واجب نہین ہو کہ ایک ہی کو شیخ بناوے اور تجاوز نہ کرے اور تحقیق مین نے بحث کی ہو اس مسئلہ مین اُسکے اہل اور جاننے والون سے تو یہی امر قائم اور ثابت ٹھہرا پس مسئلہ مرید کا بیگانہ جیسا کہ مشائخ گردہ اور بیاقت اسکے لیے

افضل کا اختیار کرنا جو اُن مین سے ہو اور وہ حقیقی باپ کی مثال ہی اور سوائے اُسکے جیسا کہ رضاعی
باپ ہو اور فصول الآداب مین ہی کہ اگر کوئی اپنی ناواقفی سے جاہل یا اہل بدعت یا اُس شخص کی
متابعت کرے جسمین کسی قدر صورت بدعت کی ہو اور اُس سے ارادت کی یا اُسکے ہاتھ سے بے فائدہ
خرقہ پہنا پھر شیخ برحق کی خدمت مین جاے اور از سر نو مرید ہووے اور اُسکے ہاتھ سے خرقہ پہنے
تاکہ گمراہ نہو اور ہلاکت مین نہ پڑے ارشاد رئیس درویشان محتسب عارفان شیخ قوام الحق
والدین مین مسطور ہی علماے شریعت کہ ہادی خلق اے اسحق ہین فرماتے ہین اگر مقتدی
لوگ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اس گمان سے کہ وہ وضو سے ہی اور نماز اور اقتدا کے بعد
ثابت ہوا کہ وہ جنب یعنی محتاج طہارت اور غسل کا تھا مقتدیون پر واجب ہی کہ نماز کو دوبارہ پڑھین
اور علماے طریقت کے فتوے سے جو مقتدی کہ کمال کے ظن غالب سے ایک شیخ کی پیروی اور
اقتدا طریقت مین کرتے تھے جب کہ علامات اور معاملت سے اُسکی عدم متابعت علماے طریقت
اور مشغولی غیر طریقہ ان حضرات کا گمان ہوا از روے طریقت واجب ہی کہ اُسکی اقتدا سے باہر آوین
اور شیخ حقانی کی طرف متوجہ ہون تاکہ حق سبحانہ وتعالی کمال اُنکے نصیب کرے اور جو کوئی اُسی
تقصیر پر قائم رہے اور اُسی شیخ پر اکتفا کرے اور طالب کمال نہو اور یہ طریقہ پسندیدہ اولیا اللہ
تعالی کا اختیار نہ کرے ہمیشہ کیلیے زبان مند ہو اور روگردانی طریقہ اولیا سے تصور کرے نقل ہی
کہ ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ شاہ کرمانی قدس سرہ کی صحبت مین نیشاپور پہونچا ابو حفص حداد کی
زیارت کے قصد سے آیا اسکے نور ولایت کو دیکھا تو اُسکی نظر سعادت بخش کی خاصیت نے جذبات
احوال کی طاقت سے اُسکو جذب اور اپنے اعتقاد کے دام کا پابند کر لیا حتی کہ واپسی کے وقت
شاہ کرمانی سے وہان کے ٹھہرنے کی اجازت چاہی ابو حفص نے اُسکو اپنے سامنے سے نکال دیا اور
کہا جاؤ اور ہماری مجلس مین نہ بیٹھو ابو عثمان تعمیلاً اُلٹے پانون واپس آیا حتی کہ نظر سے غائب ہو
اور اپنے جی مین پکا ارادہ کر لیا کہ اُسکے گھر کے دروازہ پر جگہ لے اور وہان جھیک بنائے اور باہر نہ نکلے
الا اسوقت کہ اُسکو اجازت دے اور اپنے پاس بلا لے جب ابو حفص نے اُسکی صورت حال سے آثار
صدق ارادت دیکھے تو اُسے بلایا اور مرحبا کہی اور قربت دی اور اپنے خاص اصحاب سے اُسکو کیا
اور اپنی بیٹی کا نکاح اُس سے کر دیا اور اپنی خلافت پر اُسکو مقرر کیا اور تیس برس تک شیخ کی وفات کے بعد
اُسکی جگہ بیٹھا +

فائدہ ترک اعتراض پیرون پر یہ ہی کہ جو قول اور فعل اور حال اور صفت اُسکی دیکھے اسپر کچھ اعتراض کرے

اور اسکے ظاہر و باطن کے تصرفات کو قبول کرے اور شیخ کے ساتھ ارادت اور حوالہ بہت اعتقاد کی نظر
دیکھے عقل کوتہ بین کی نظر سے دخل نہ دے کہ یہی شرط تسلیم ہے جیسے کہ انڈے اور مرغ کی حالت
ہو کہ اگر انڈا کسی قدر تصرف اور تسلیم سے مرغی کے باہر نکلے اور مادہ اسکی باقی رہے اسی وقت
خاصیت مرغ کی جو انڈے مین پوشیدہ تھی بیکار جاوے تو انڈا رہے اور نہ مرغ اور جب انڈا کہ مرغی کے
نیچے بگڑ جاوے پھر تمام جہان کے مرغ اگر جمع ہون اس انڈے کو صلاحیت پر نہین لا سکتے
اور اسی سبب سے اگر کوئی مرید کسی شیخ کی ولایت کا مردود ہو جاوے مشائخ مین کوئی اسکو
ٹھکانے سے نہین پہونچا سکتا اور تمام مشائخ کی ولایت کا مردود ہو جاوے مگر جو مرید کہ شیخ کی خدمت سے
کسی عذر کے سبب باز رہے اور معذور ہو اسکو شیخ کی خدمت مین پہونچا اور اس سے فائدہ لیا
یا کہ وفات شیخ کے سبب یا دوری دراز سفر کے باعث کہ مرید وہان نہین پہونچ سکتا جب یہ مرید
ان عذرات کے سبب کسی دوسرے شیخ کی خدمت مین پہونچے تو معذور ہے اور اس شیخ کی
ہمت کا تصرف ممکن ہے کہ اسکو مرغ ہونے کے مقام پر پہونچائے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ
فرماتے تھے کہ خزانہ جلالی مین ایک خط ہے کہ مخدوم شیخ قوام الدین رح کو لکھا ہے مولانا عالم صاحب
خواجہ قوام الدین محمد بن ظہیر الدین نے سوال کیا کہ جب ایک مرید کی تکمیل ارادت اور ارشاد سے
پہلے شیخ کا انتقال ہوا اور وہ اس طریق مین خسارت زدہ رہے کسواسطے کہ مرید اپنے کام کی
صلاح نہین جانتا کہ وصول اسکا کسطرح ہو اور کیونکر مشغول ہو اگر اپنے نفس کی تکمیل کے لیے
حسب قواعد مشائخ طبقات کے کسی شیخ واصل اور مرشد کامل کے تصرف مین آوے اور محکوم
اسکا ہو جیسے مردہ غسال کے ہاتھ مین اور اس شیخ کی اطاعت اپنے نفس پر واجب جانے
کہ مشائخ نے کہا ہے کہ جسنے مشائخ کی مخالفت کی وہ کبھی فلاح نہ پائیگا اور جو کوئی صاحب فلاح کو
نہ دیکھے وہ خود کبھی فلاح نہ پائیگا یہ مرید مشائخ طبقات کی موافقت کرتا ہے یا نہین چنانچہ بعضے
مشائخ اسی قسم کے واقعہ مین مبتلا ہوئے ہین اور اپنے تئین دوسرے شیخ کے تحت و تصرف مین
لائے ہین حتی کہ وہ نقصانات باقی نہ رہے مشائخ طبقات کے طریقہ مین مستحسن اور پسندیدہ کیا ہے
اپنے کرم عام سے اس غریب کی دستگیری کیجیے اور بیان فرمائیے **جواب اس مسئلہ کا** اور
تفصیل اسکی کتب سلوک مین لکھتے ہین کہ کسی شیخ سے پیوند کرے تاکہ تکمیل اسکی شیخ سے ہو
اور سعی اسکی ضائع اور بیکار نہ جاوے اور تحفۃ البررہ مین لکھا ہے کہ جسقدر زیادہ مشائخ ہون
اسکے اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان راستہ روشن تر ہو جیسے شمع

اور چراغ جس مقام مین زیادہ ہو وہان روشنی زیادہ ہو اور اصحاب شیخ نجم الدین رح کی بعضی کتابون سے
معلوم ہوا ہی کہ حضرت شیخ رح کے مریدون مین سے کئی تین شیخ تھے ایک اسمعیل قصری دوسرے شیخ عمار یاسر سوم شیخ ضیاء الدین
ابو النجیب رضوان اللہ علیہم اجمعین اور انکی [illegible] اُنکو شیخ ولی تراش کہتے تھے اسواسطے
کہ اُسکی مدد اور قوت مین شیخ ایسے تھے [illegible] طبقات مشائخ صوفیہ سے یہ قسم مستحسن اور پسندیدہ ہے
تو اسے واجب ہے کہ اپنے شیخ [illegible] شیخ اور اپنا نہ چھوڑے اور کسی ایک شیخ کے زیر حکم آوے کہ حق تعالی
اُسکو کمالیت روزی کرے اور شیخ کے سامنے مصلے اور سجادہ پر نہ بیٹھے مگر جب نماز فریضہ کا وقت ہے
اور جب نماز سے فارغ ہو نماز فریضہ سے اپنا مصلے اور سجادہ اُٹھائے اور کنارہ ہو کر نوافل مین مشغول ہو
شیخ کے حضور مین نوافل نہ پڑھے تا ادب کا قاعدہ قائم رہے اور بے ادبی نہو اور جو کچھ شیخ فرمائے
اُسکو بجالائے جہانتک ممکن ہو اور اپنا اختیار کو ترک کرے اور شیخ کے اختیار مین ہو جاوے نہ کھاوے
نہ پیوے نہ پہنے نہ بخشے نہ سووے نہ اُٹھے اور نہ دیوے الا شیخ کی اجازت سے اسی طرح سب حالات
اور عبادات مین اور روزہ رکھنے اور نہ رکھنے اور زیادہ نوافل اور فرائض پر اکتفا اور ذکر اور
تلاوت اور مراقبہ کو بغیر شیخ کی اجازت اور اذن کے شروع نہ کرے اور مرید کو چاہیے کہ شیخ کے
سامنے سر جھکائے بیٹھے اور اپنے سامنے نظر کرے تا کہ حضور شیخ سے خاطر پراگندہ نہو اور شیخ کی تعظیم
اور توقیر نہ جاوے اور شیخ کا کلام بالکل سُنے یہان تک کہ کہا ہی مرید ہمیشہ مترصد اور منتظر رہے کہ زبان
شیخ سے کیا نکلتا ہی اور اُسکی زبان کو واسطہ حق جانے اور یقین کرے کہ وہ حق تعالی کے ساتھ
گویا ہی تو ہوا کے ساتھ اور بی ینطق کے مرتبہ کو پہونچا ہی اور اُسکے دل کو ایک دریا سے مواج
دیکھے طرح طرح کے اسرار علوم اور جواہرات معارف سے بھرا ہوا کہ ہر وقت نسیم عنایت ازلی کے
چلنے سے لہراتا ہی اور اُن جواہرات اور موتیون سے بعضے کو زبان کے کنارہ پر ڈالتا ہی پس چاہیے
کہ ہمیشہ مترصد اور حاضر رہے کہ شیخ کے فائدون سے بے نصیب نہ رہے اور اُس کلام اور حال مین
وجہ مناسبت اور مطابقت ڈھونڈھے اور اپنے آپ کو ایسا تصور کرے کہ حق کے دروازہ
استعداد کی زبان سے صلاحیت اپنے حال کی تلاش کرتا ہی اور اندرون غیب سے اُسکی استعداد کی

مناسبت سے خطاب وارد ہوتا ہی

فائدہ جاننا چاہیے کہ پیغمبر کا خواب مین دیکھنا سچ ہی شیطان آپ کی صورت نہین بن سکتا اسی
طرح تمام پیغامبر اور فرشتے اور آفتاب اور ماہتاب اور چمکتے تارون کا اور دریاؤں کے
[illegible] کا جسمین مینہ ہو ان سب کا دیکھنا صحیح ہی شیطان ان چیزون کی بھی صورت نہین بن سکتا

کو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دیکھنے کی کیفیت مین اختلاف کیا ہی بعض کا قول ہی کہ پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جو صفات دنیا مین تھین اُسطرح اگر خواب مین نظر آوین تو صحیح ہی نوادر الاصول ترمذی مین ذکر ہی کہ حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ فرمایا آپنے جس شخص نے مجھے خواب مین دیکھا ہر آئینہ اُسنے مجھے دیکھا اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا کہا عبد اللہ نے اس قول کا مطلب کہ جسنے مجھے خواب مین دیکھا ہی کہ اُسنے مجھے اُس صفت اور نعت پر دیکھا جسپر مین ہون پس اگر اُسکی غیر صفت پر دیکھا تو آپ کو نہین دیکھا اسواسطے کہ آپ نے فرمایا سرانی یعنی دیکھا مجھکو اور وہ رویت نہین واقع ہوتی مگر اسکی نعت پر اور مفتاح الفتوح شرح المصابیح مین بھی لکھا ہی کہ معنی یہ ہین اور اللہ بہتر جانتا ہی جب دیکھا ہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اس صورت مین جو آپ کی تھی ہر آئینہ صحیح دیکھا یعنی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حقیقتہً اور یہ مراد نہین ہی کہ جسوقت دیکھا ایک شخص کو اور وہم کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اسواسطے کہ فرمایا شیطان میری صورت نہین بنتا یعنی وہ صورت جو کہ میری ہی اور بعض کہتے ہین جس صفت اور نعت کے ساتھ دیکھے جائین صحیح ہو اور یہ آئینہ ذکر کیا گیا ہی مطالب مین اختلاف کیا گیا ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رویت خلاف آپ کی صورت مین بعض نے کہا کہ اسکو نہین رویت ہوتی اور صحیح یہ ہی کہ وہ صحیح اور حق ہی خواہ آپ کو صفت معروفہ مین دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو تصریح کی ہی اسکی کاشفہ مین اور فتاوی صوفیہ مین مذکور ہی کہا جامع نے اللہ اُسکو بخشے اور اُسکے ماں باپ کو تحقیق مین نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین بارہا بعضی دفعہ اُس حالت مین کہ مجھے جنابت یعنی غسل کی حاجت تھی تبسم فرماتے ہوے میرے اور جب مین جاگا سونے سے تو یہ قصہ اپنے بھائی شرف الدین نصیر اللہ کے سامنے اور اُس سے کہا مین نے کہ اسکا ذکر شیخ رضی اللہ عنہ سے آپ کرین اور مین نے خود انکی مجلس عالی کا قصد نہین کیا اُس حالت کی شرم سے کہ جو مین نے دیکھی پھر جب وہ اسکے بیان سے فارغ ہوا شیخ کے حضور مین اور حال ظاہر نہ کیا جیسا کہ مین نے اُس سے بیان کیا تھا تو آپنے فارسی زبان مین ارشاد کیا خود چرا نیامد جنب را روا باشد کہ حضرت را بخواب ببیند پس ہم اُسکی دریافت اور فراست اور کرامت سے حیرت مین ہوئے راضی ہو اللہ تعالیٰ اُس سے اور کہا میرے بھائی نے فرمایا شیخ رضہ نے وہر صورت کہ باشد پیغامبر را ببیند صلی اللہ علیہ وسلم

فائدہ پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ ماہ مبارک رمضان مین بعضے مرید اور معتقد جب مخدوم جہانیان کی دعوت کرتے تو آپ سات آٹھ جگہ دعوت کو قبول فرماتے اور

دروازہ کھولنے کے وقت سب جگہ موجود ہوتے جسکے بیان جانتے وہ بھی جانتا کہ میرے یہان تشریف
لائے ہین۔ دروازہ کے لوگ جانتے کہ حضرت مخدوم جا بجا موجود ہین

فائدہ اگر مرید کا ربط قلب شیخ کے ساتھ خوب ہو اُسوقت الہام روح ہو اور بدون ربط قلب
اگر ہزار بار شیخ کچھ کہے کوئی الہام اُسکے دل مین نہو جسکو پیر کے ساتھ ربط بافراط ہو اُسپر مدد کی نعمت
بیشمار ہو کسواسطے کہ جب ربط مرید پیر کے ساتھ بہت ہوا حق تعالیٰ جو مقلب القلوب یعنی پھیرنے والا
دلون کا ہی شیخ کے دل اور روحانیت کو اُسکی طرف مائل رکھتا ہی مشہور ہی کہ جو اُسکے ساتھ وہ اُسکے
ساتھ ہی اور جو کسی کے خیال مین ہو وہ اُسکے خیال مین ہو القلوب مع القلوب تتشاھک
یہی معنی ہین ترجمہ دل کے ساتھ دل ہوتا ہے ہمارے ساتھ گر تو دل سے ہو دوری سے
کیا نقصان + جو دل لگتا نہین تیرا تو صحبت ہیچ ہی نادان + اور یہ بھی پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ
فرماتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا اور اُسکے غلام نوکر چاکر خوبصورت اور حسن دار بہت تھے مگر اُسکی
مہربانی ایک غلام پر بہت تھی جو بھونڈی صورت کا تھا یارا اور غلام سب اُسکو عیب لگاتے اور اُسکے
ربط اور دل لگانے پر ایسے غلام کے ساتھ ہنسا کرتے ایک روز بادشاہ سفر کو باہر نکلا تھا ہوا گرم تھی
اور لو چلتی تھی ایک درخت تلے ٹھہرا کئی بار ایک طرف کو دیکھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی چیز درکار ہی
وہ غلام بغیر حکم بادشاہ کے گھوڑا دوڑا کر گیا جسطرف بادشاہ کی نظر تھی اور جو چیز بادشاہ کو مقصود
تھی بادشاہ کے سامنے لا حاضر کی گھوڑا دوڑاتے وقت نوکر چاکر اور غلام جنکو حسد کی عادت تھی
ہنسنے لگے اور کہتے تھے کہ ہمارے حضور کو ایسے احمق پر نظر ہی جسکے بیہودہ کام ہین جب وہ غلام
بادشاہ کے سامنے وہ چیز لایا بادشاہ نے فرمایا کہ مین نے تجھے حکم نہین دیا تھا کسواسطے تو گھوڑا
دوڑا گیا اور کسطرح تو نے جانا کہ یہ چیز مین چاہتا ہون وہ بولا کہ مین نے دیکھا کہ سلطان عالم
بار بار اس چیز کی طرف نظر کرتے ہین مین سمجھا کہ حضور کی نظر بے غرض نہوگی اسواسطے مین نے
گھوڑا دوڑایا اور وہ چیز بادشاہ کے سامنے لایا بادشاہ کا دل تو اس چیز کی طرف مائل تھا ہی
اُسکے لے آنے سے بہت خوش ہوا اور کہا یارو اور غلامو انصاف کرو تم اپنے خیال مین مشغول ہو
میرے حال اور مقصود سے تمکو کچھ خبر اور غرض نہین اور یہ غلام اپنے مطلب کے خیال مین نہین ہی
پس جبکہ کسی کا خیال ہو اُسکا کسواسطے اسکے تئین خیال نہو پس اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اُسپر کہ اپنے
مقتدا کی پیروی اچھی طرح رضا جوئی کے ساتھ کرے اور عمر عزیز کو اسی مین صرف کرے جیسے
کہ فقیر حقیر متابعت پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ کی دم سے اور قدم سے حتی الوسع کرتا ہے

اور پیر دستگیر کی محبت مین عمر گذرا تا ہی اور امید کامل ہی کہ اُس محبت اور اعتقاد کے طفیل
جو مجھے پیر کے ساتھ ہی کل قیامت کے دن حضرت جل و علا مین شرمندہ نہون سے نہ مجھ
دیوار امت کو جو تجھ سا ہو وے پشتیبان + یہ فقیر خاکسار گنہگار نفس امارہ کا درماندہ تھا
اگرچہ پیرون کے مقام کے لائق نہ تھا لیکن جب پیر دستگیر نے اپنے مولا کی درگاہ کا قبول کیا
اور خلافت کا جامہ دیا تو پیر دستگیر کے طفیل ہزاران امید ہین اور لاتقنطوا من رحمۃ اللہ
میری زبان کا ورد ہی ع مقبول تیرے در کا ہو ہادی و مہتدی + پیر دستگیر قطب العالم کو
ارادت خلافت بندگی سلطان العاشقین شیخ سارنگ سے تھی اور ہمیشہ اپنے پیر کی اتباع قول و فعل و
حرکات و سکنات مین کرتے اور اپنے پیر کے سوا دوسرے کی طرف اپنی توجہ نہ تھی فرماتے تھے
کہ مرید اگر پیر کی حیات مین دوسرے کی طرف اتباع اور تلقین مین توجہ کرے اسے کچھ حاصل نہو
پیر کی موجودگی مین دوسرے سے کلاہ محبت لینی اور خلافت قبول کرنی جائز نہین پیر دستگیر
قطب العالم قدس سرہ کے پاس جب کوئی غیر مرید آتا اور کلاہ محبت کی خواہش کرتا تو آپ پوچھتے کہ
پیر تیرا زندہ ہی یا نہین اگر وہ کہتا کہ زندہ ہی تو کلاہ نہ دیتے اور فرماتے کہ اسقدر محبت اپنے پیر کی کافی ہی
جسقدر کہ پیر کے ساتھ محبت اور ربط قلب زیادہ ہو ترقی اسکی زیادہ ہو اور فرماتے تھے کہ ایک بار
خواجہ کریم الدین کاتب سلطان ابراہیم جسکو ارادت مخدوم سید جلال الدین سے تھی شیخ نور کی ملاقات کو
گئے شیخ مذکور نے کلاہ محبت پیش کی خواجہ نے کہا کہ مخدوم کی بندگی کا معتقد بہت ہون لیکن پیر کی
محبت کے ساتھ دوسرے کے ساتھ مین محبت نہین کر سکتا کہ دو چیز کی محبت ایک دل مین نہ سمائے
اور محبت مین صادق نہین جسقدر محبت کہ مخدوم کے ساتھ کرون اسقدر سید جلال الدین سے کیون
نہ کرون شیخ اس بات سے بہت خوش ہوئے فرمایا یارو دوستو اعتقاد اور سند مریدی کی خواجہ سے
سیکھو کہ پیر کی وفات کے بعد اگرچہ دوسرے کی طرف توجہ جائز رکھی ہی پھر بھی توجہ نہین کرتا کیسا
اعتقاد ہی اور عجب طرح کی ارادت ہی بعد ازان شیخ نور اُٹھے اور خواجہ سے بغلگیر ہوئے اور پگڑی
سر سے اُتار کر خواجہ کو عطا فرمائی خواجہ نے قبول کی اور سر پر باندھ لی کہ یہ مین قبول کر سکتا ہون
مگر کلاہ محبت کی پیر کی محبت کی غیرت سے جو حاضر اور ناظر ہی کیونکر قبول کر سکتا ہون اسی محل مین
پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ ایک دن مخدوم شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہ پالکی مین سوار
جاتے تھے ایک کہار ماندہ ہوگیا اور چلنے کی طاقت اُسے نہ تھی یار اور مرید لوگون نے اپنی خوش
اعتقادی سے مخدوم کی پالکی نوبت بنوبت اُٹھائی حتی کہ ایک قلندر جو مخدوم کا مرید نہ تھا

پالکی کو کاندھا دیکر اُس کہار کی جگہ پر کام کیا اور منزل تک پہونچا دیا مخدوم کو غنودگی آگئی تھی آپ کے یاروں اور مریدوں نے اُس قلندر کو مدد نہ دی اور اُسی کے اوپر رہنے دی جب منزل پر پہونچے مخدوم کو معلوم ہوا کہ قلندر دیر تک پالکی کو اُٹھائے ہوئے لایا حضرت مخدوم خوش ہوئے پاس بلایا منھ سے لعاب لیکر اُسکے منھ میں دیا قلندر کو ویسی ہی حالت پیدا ہوئی اور صاحب حال و مقام ہوگیا ؎ حسینوں نے بدل ڈالا ہی شیوہ حُسن کا کچھ اور + حسن کا بھی سخن میں ہوگیا طرز دگر دیکھو + وہ قلندر خوشی کے مارے رقص کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میرے پیر نے مجھے نعمت بخشی اور غفلت کے راستے سے حقیقت کو پہونچا دیا حضرت مخدوم کے یار اور مرید جھگڑا کرنے لگے اور قلندر کو بُرا بھلا کہا کہ اے قلندر یہ باتیں چھوڑ دے اب تجھے حضرت مخدوم نے نعمت عطا فرمائی ہے تیرا پیر یہاں کہاں ہے قلندر کہنے لگا کہ عزیزو میرا پیر مجھے اگر قبول نہ کرتا ہرگز مخدوم مجھے قبول نہ کرتے کہ مشہور قول ہے اہل دل کا مقبول جہان کا مقبول ہوا حضرت مخدوم انصافاً اُس قلندر سے بہت خوش ہوئے اور نعمت کے اوپر اور نعمت بخشی اور فرمایا اے یارو اعتقاد اور ارادت کا طرز اس قلندر سے سیکھو کہ مرید کا یہ کام ہی سوائے پیر اور پیشوا کے اعتقاد اور ربط دل کے اُسے دوسرا کام نہیں ہوتا سچ ہی اعتقاد ایسی چیز ہی کہ بیشک مقصود کو پہونچاتا ہی پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ ہر بار ایک بیت پڑھتے جسکا یہ ترجمہ ہی ؎ سو برس بار نہیں ملتا وہ عزت پیر + نا نہ اعزاز سے اس در کی اُٹھا ذلت + اسی محل پر فرمایا کہ ایک بار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کفار پر جہاد فرمایا تھے لڑائی کے وقت کفار ایک علم لاتے تھے اور بیچ میں اُسے ایستادہ کرتے مسلمان لوگ اگرچہ زیادہ ہوتے مگر غالب نہ آتے اُس علم کے سبب اُنکو ہزیمت نہ دے سکتے بلکہ کافروں کو غلبہ ہوتا اور مسلمان مغلوب ہوتے یہاں تک کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس علم میں کوئی سحر ہے کہ اس علم کے باعث ہم اُنپر غالب نہیں آتے اگر ممکن ہو تو اس دفعہ اُسی علم کو ہم قبضہ میں لاوینگے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے لشکر سے حملہ کیا پہلے علم پر قابض ہوئے پھر اُنکو ہزیمت دی بعضوں کو قتل کیا اور بعضوں کو قیدی بنایا بعد فراغ از جنگ اُس علم کو کھولا علم کے اندر یہ آیت شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ لکھی تھی کپڑوں کی نہایت تعظیم کے ساتھ لپٹی ہوئی پائی منجملہ قیدیوں کے ایک سے پوچھا اُسنے کہا ہم اسی کی برکت سے تھے اور ہمیشہ غالب آتے تھے پھر پوچھا کیا سبب ہو کہ تمہارے پاس پورا قرآن شریف ہی نہیں علیہ السلام

تمھین ایک آیت کی پناہ مین کسطرح غلبہ ہوتا تھا کہا اعتبار اعتقاد کا ہے تمھارے پاس اگرچہ پورا قرآن ہے
لیکن اعتقاد کم ہے ہمارے پاس اگرچہ ایک آیت تھی لیکن اُسپر اعتقاد بہت تھا جان اے عزیز مخدوم شیخ
سارنگ کا پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ اور مخدوم مولانا حسام الدین صوفی قدس سرہ کے سوا
اور کوئی خلیفہ نہ تھا اور نہ کوئی صاحب سجادہ تھا چنانچہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ کا اس
فقیر سعد بن بڈھن اور برادر صاحب سجادہ شیخ قطب الدین کے سوا دوسرا خلیفہ نہ تھا اے عزیز
بعضے بزرگان دین اور صاحب یقین باوجودیکہ مرشدان کامل اُنکو خلافت عطا کرتے تھے مگر اس
بار سے اور اُنھون نے اپنا ہاتھ آلودہ نہ کیا اور بعضے اجازت اور خلافت رکھتے تھے
مگر بیعت کے لیے ہاتھ نہین دیا پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ سے مین نے سُنا ہے کہ مخدوم قاضی
فخر الدین بھونری شیخ الاسلام حضرت سلطان نظام الدین قدس سرہ العزیز کے مرید تھے مگر آپسے
خلافت نہ تھی حضرت شیخ الاسلام کے بعد وصال ایک دن مخدوم قاضی فخر الدین حضرت
مخدوم شیخ نصیر الدین محمود اودھی قدس سرہ کی ملاقات کو گئے قاضی فخر الدین نے بعضے
صوفیون کے لیے سفارش کی جو حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین کی خانقاہ مین مشغول تھے
کہ اگر ہو سکے تو انکو خاصہ خلافت عطا ہو اور انکے حق مین کرم فرمایا جاے حضرت شیخ نصیر الدین نے
قبول نہ کیا اور فرمایا کہ انمین سے کوئی اسکے لائق نہین ہے کیونکہ دامن خلافت پیرون کی امانت ہے
اُسکو بیجے محل ادا نہ کرین اور محل بے دریغ نہ رکھین قال اللّٰہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ
اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا لیکن اگر آپ اختیار کرین تو بہتر ہو قاضی فخر الدین نے
کہا مین بھی لائق اُسکے نہین اس واسطے کہ اگر مین اُسکے لائق ہوتا تو حضرت شیخ نظام الدین قدس سرہ
مجھے عطا فرماتے حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین قدس سرہ نے فرمایا اُسوقت تم اُسکے لائق
نہ تھے اب اُسکے لائق ہو گئے ہو پھر مخدوم قاضی فخر الدین نے عرض کی اچنبھے کی بات آپ
فرماتے ہین میرے پیر کو میری ابتدا اور انتہا کا علم نہ تھا ہرچند مخدوم شیخ نصیر الدین رح نے کوشش کی
قاضی حیلہ اور حوالے سے پیش آئے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ ایک دن مخدوم شیخ عبد العزیز ساکن
تنگر جو خلیفہ حضرت سلطان نظام الدین قدس سرہ کی خدمت مین ایک خواجہ آئے اور درخواست کی
کہ مجھے اپنا مرید کیجے مخدوم شیخ عبد العزیز نے رد کیا اور کلاہ نہ دی خواجہ کہنے لگے اسقدر درویش
دکانداری کرتے ہین اور اونچی دکان پہ بیٹھتے ہین کلاہ دیتے ہین آپ باوجود خلافت
حضرت سلطان نظام الدین قدس سرہ اور اسقدر کمال کے کیا سبب ہے کہ دکان نہین کھولتے

شیخ عبدالعزیز نے مسکرا کر کہا ہان خواجہ ایسی ہی بات ہی یہ فقیر اسباب دکانداری کا رکھتا ہی مگر
اُسکے کھولنے کی نیت نہین ہوتی کہ شہرت آفت اور گوشہ نشینی راحت ہی بندگی شیخ نظام الدین بھی
معاف فرماینگے اور اس بیچارہ کو بخشینگے سبحان اللہ سبحان اللہ بزرگ اور اہل صدق اس طرح
پرہیز کرتے تھے باوجودیکہ خلافت صحیح مقام رفیع سے رکھتے تھے اور بیعت کے لیے ہاتھ نہین بھیلاتے
تھے وہ لوگ عجیب ہین جو اپنے تئین دغا سے ایک پیر کا خلیفہ بناتے ہین اور عمر عزیز کو جھوٹھے
طوفان باتون مین تلف کرتے ہین ہان اے عزیز ملک خدا جھوٹے اور مفتریون سے کسی ز مانہ مین
خالی تھا اور نہ آیندہ ہوگا جیسے بندگی شیخ سارنگ کے ساتھ خلافت کی نسبت دو آدمی نے
خلاف واقع کی اور اپنی عمر کو جھوٹی بات مین گذران دیا اور بہت لوگون نے بزرگان سلف کی
نسبت بھی ایسا ہی کیا اور بزرگون سے دغا کی کہ اُنکے نامون کا لینا اور لکھنا بے فائدہ ہی البتہ
اُنکے معاملہ کو زیادہ جانتا ہی اور ایسے ہی بعضے سلف مین تھے اور اب بھی ہین کہ خلافت کا
ثبوت بحالت خواب کیا کہ مجھے خواب مین میرے پیر نے اجازت دی ہی اور ظاہر ہی کہ بروے خواب
کوئی حکم شرع کے احکام سے ثابت نہین ہوتا ثبوت خلافت کا کہ تعلق بحیات ہی کیونکر ہو اے
عزیز اگر انصاف کی نظر سے دیکھین یہی کلاہ اور مرید حجاب راہ ہوتے ہین اور صواب کی راہ سے
بطالت کے رستہ پر جاتے ہین ؎ جانا عنبر یہ کیا ہی ٹوپی سے + اور چلا پھینکتا سوے گلزار
ٹوپی اور سر مین تیرے تیرے حجاب + کسلئے طرہ اُسپر کی دستار + جب ہون لیشو از ارمین لنگر
کفش مین تب رکھے تو ٹوپی اُتار + مشائخ طریقت نے فرمایا ہی کہ جو کسی کا عیال ہو اُس سے
نہ دنیا کا کام بن آوے نہ آخرت کا ہمت بلند چاہیے کہ تمام نفسانی اور شیطانی قیدون کو توڑ دالے
اور حضرت الٰہی کی طرف متوجہ ہووے ؎ صوفی جو ہو خورندہ یہ سن عشق کا کلام + بیٹل کو بیرہ دل
ہو یا در کھ یہ بات + رباعی دنیا کو نہ جو ترک کرے اُسپر واے + اور خلق پہ دل جھکا کرے اُسپر
واے + ہر وقت نہین نقد گدا کے ہاتھون + جو اُسکو بھی چھوڑ دے ارے اُسپر واے + ایسے
زمانے مین کہ دین کے رسوم باقی نہین اور اولیاء اللہ مخفی ہوگئے ہر طرف جو کثرت خلافت کی
آج کے دن ہو گئی ہی کسطرح اُسکا اعتقاد ہو سکے تفرقہ باطن ہی اور جمعیت حاصل نہین پھر بھی
آپ کو جنید ثانی اور شبلی وقت جانتے ہین اور ویسا ہی خلق کے سامنے آپ کو ظاہر کرتے ہین
یہ محض خطا اور گمراہی ہی اللہ تعالی پناہ مین رکھے ہمکو اُنکی ملاقات سے اور اُنکی صحبت سے ؎
دومنع آشام اُنکو کہیے اور یہ کاہل ہین سب + کسطرح اُنکی برابر یہ کمینے ہو سکین + جاننا چاہیے کہ مخدوم

سلطان العارفین شیخ سارنگ رح کو ارادت مخدوم قوام الدین رح سے اور خلافت مخدوم قطب
المشائخ سید راجو قتال سے تھی حضرت شیخ سارنگ رح دونون بزرگون کی پیروی قول اور فعل مین
کرتے تھے اور ذرہ بھی اسکے اتباع سے تجاوز نہ کرتے اور پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ ایک دن
مخدوم شیخ سارنگ رح لبادہ بارانی طریق کا جو علماء دنیا کی پوشش ہے پہنے ہوئے تھے مین نے
عرض کی کہ یہ تحقیق ہے کہ مخدوم شیخ قوام الدین نے لبادہ بارانی طریق کا نہین پہنا ہے فرمایا مجھے
فراموشی ہوئی درزی کو اسی وقت بلاکر کنارہ لبادہ کا دور کیا اور یہ طریق پیشوا ز ہوا لیا جانا
چاہیے کہ مخدوم شیخ قوام الدین کو ارادت شیخ الاسلام مخدوم نصیر الدین محمود قدس سرہ سے
تھی اور خلافت مخدوم جہانیان سے تھی اور قطب العالم سید راجو قتال کو بھی خلافت مخدوم جہانیان
سے تھی اور حضرت مخدوم جہانیان کو خلافت شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین محمود سے اور بہت مقامات
دیگر سے بھی لیکن چونکہ ہندولایت چشت ہے اسواسطے اکثر کلاہ چشت دیتے تھے اور مخدوم شیخ
نصیر الدین محمود سے تا بحضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر شخص مشہور اور معروف ہے جیسا
کہ شجرۂ چشت اور شجرہ سہروردی مین لکھا ہے ہر ایک بزرگون سے ایک دوسرے کی متابعت
کرتے تھے اور ایک ذرہ انکی رضا سے تجاوز نہ کرتے جسکو پیر کی متابعت صدق اور اخلاص سے تھی
وہی صاحب دولت ہوا

فائدہ مجذوب شیخت اور تربیت کے لائق نہین ہے پس مجذوب اگرچہ ہو کہ مقصود اسنے حاصل کیا
اور واصلان درگاہ مین داخل مگر اس راہ کا مزہ نہین چکھا جو خدا تعالی کی طرف ہے یعنی اس مجذوب نے
سلوک اور مشقت مین راہ نہین پائی اور برے اور بھلے کو رفتہ رفتہ نہ پہچانا بلکہ یکایک مقصود کو
پہونچا اور واصل و مقرب ہوا پس مجذوب عارف ہو مرشد نہو اور جب تک مرشد نہو تربیت کی
صلاحیت اسے نہو جیسے کہ مجذوب شیخی اور تربیت کے لائق نہو سالک مجرد بھی شیخی اور مقتدائی کا
اہل نہین لیکن مجذوب سالک سالک مجذوب سے اعلی اور اشرف ہے اور وہ خاص وتابع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسکا پیوند مصطفے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور وہ محکوم حضرت
مجتبی ہے ہر ایک کا ذکر اوپر ہوچکا اور شرح اسکی ہوگئی اور یہ دو قسم شیخی اور مقتدائی کے لائق
ہین اسواسطے کہ شیخی اور مقتدائی کی اہلیت جو پانچ رکن پر بنی ہے انہین پائی ہے اور وہ پانچ رکن
اس آیت سے استخراج کیے کہ خداوند عزوجل نے فرمایا فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً
مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا ترجمہ پس پایا ان دونون نے ایک بندہ کو

ہمارے بندون مین سے کہ وہی ہمنے اُسکو رحمت اپنے پاس سے اور سکھلایا ہمنے اُسکو اپنے
پاس سے علم جب موسی علیہ السلام کو مریدی اور شاگردی کے لیے خواجہ خضر علیہ السلام کے
پاس بھیجا اُسکو شیخی اور مقتدائی پر پانچ مرتبون کے ساتھ یاد کیا اول خصوصیت بندگی کی مِنْ عِبَادِنَا سے
دوم قابلیت حقائق کے قبول کی بے واسطہ اپنی درگاہ سے آتَيْنَاهُ رَحْمَةً سے سوم خصوصیت
حصول رحمت خاص کی اور مقام بندگی کا رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا سے چہارم علوم کے حاصل
کرنے کا شرف بے واسطہ حضرت خداوندی سے عَلَّمْنَاهُ سے پنجم دولت علوم لدنی کی مِن لَّدُنَّا
عِلْمًا سے اور یہ پانچ مرتبہ تمام معانی کمالات اور کل درجات اور مقامات پر مشتمل ہین اور
ہر ایک عالم شیخت کا اہل نہین بلکہ چاہیے کہ وہ صفات کمال کے ساتھ موصوف ہو اور حب دنیا
حب جاہ و مال وغیرہ صفات ذمیمہ سے روگردان ہو پس معلوم ہوا کہ شیخ وہ شخص ہو کہ عالم
قرآن و حدیث اور موصوف بصفات کمال ہو اور دوستی دنیا اور حب جاہ و مال وغیرہ سے
اعراض کرنے والا ہو اور اُسکے حق مین یہ آیت ہے وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ
اور اُسکے حق مین یہ حدیث ہے يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ
ثُمَّ الشُّهَدَاءُ لیکن جو عالم کہ صفات کمال سے موصوف اور حب دنیا و مال و جاہ سے
روگردان نہو عالم باللہ و اہل شفاعت نہو اُسکو عالم دنیا کہین اور عالم دنیا شیخی کے لائق کیا
بلکہ مریدی کے بھی لائق نہین بلکہ وہ قابل عذاب اور وبال کے ہو نعوذ باللہ منہا کہا ہے کہ سرداری
اور بزرگی اور بلندی کا چاہنا فرعون و قارون کا کام اور شداد اور نمرود لعین کی رسم ہے تواضع
اور انکسار سے رہین اور کسی کے دل کو کسی طرح آزردہ نہ کرین ؎ دنیا طلب نہ کر کہ تجھے دین نصیب ہو
دنیا طلب نہ دنیا کو پائے نہ دین کو + کر زندگی زمین پہ زمین نیچے جیسے ہو + تب زیر پا زمین کے
رکھو تم اپنے کو + کہا ہے کہ آپ کو چیز جاننا آپ کو ناچیز کرنا ہے پیر دستگیر قطب العالم بارہا اس بیت کو پڑھا کر
؎ ساقی بیار بادہ کہ نزدیک عاشقان + میخوار بہ ز زاہد عجب ہزار بار + ؎ ساقی شراب لا
کہ ہے نزدیک عاشقان + زاہد خشک سے بھلا مہجور ہزار بار + رئیس درویشان محتسب عارفان
قدس سرہ فرماتے ہین سبب وہ حضرات ہین کہ قصر ہدایت سبحانی اور غرفہ عنایت ربانی خلوتخانہ
شاہی کے عروس ہین شاہدان بارگاہ اللہ کے ہین کہ اولیاء اللہ عرائس اللہ قول ہے لاجرم
حال کمال پر غیرت کا برقع ڈالا ہے اور اپنی درگاہ کی حرم سرا مین انکو چھپایا تاکہ اغیار کی نظر کے
غبار سے محفوظ رہین کہ اَوْلِيَائِي تَحْتَ قِبَائِي لَا يَعْرِفُهُمْ سِوَائِي ترجمہ میرے دوست

مصری قبائے اندر ہین انکو میرے سوا کوئی نہین جانتا اے عزیز ہر ایک شخص کو ان دیوانگان کے حال کا
علم نہین کہ یہ کون جانور ہین یہ عشاق رحمان اور مشتاق سبحان ہین مستان ہین ان مین آگ لگانے والے
جسم وجان کے قلندران بارگاہ الٰہی ہین دیوانگان بے گناہ اور شوریدگان بادشاہ ہین ان
دیوانون کا عجب حال ہی نہین نہین ان عاقلون کا عجب کمال ہی کہ عشق کی شراب الست کے میخانے سے
تلقین مشائخ پیے ہوئے ہین اور انکی آنکھین غیر کے دیکھنے سے بند ہین اے عزیز انکے احوال
اور اعمال غور سے دیکھ تاکہ انکے حال کا سر تجھے معلوم ہو کہ انکی طاعت تمام گناہ اور انکے گناہ نے
نہین نہین انکی طاعت بالکل معصیت اور معصیت انکی سب طاعت ہی قول انکا سب فعل اور فعل انکا
سب قول ہی غائبان حاضر ہین اور حاضران غائب شاہان کہنہ پوش ہین اور کہنہ پوشان نو فروش
ہین اور طریقت مین واجب ہی کہ وہ شیخ ہر ایک علاج کا واقف کار راہ خدا مین ہوا اور عالم
اقسام مجاہدات مریدان کا جو ہر ایک کے لائق ہو تاکہ جسکو جس چیز کے لائق دیکھے اسکو اسی کے
موافق تربیت اور پرورش کرے اور مجاہدہ مین رکھے اگر ایک کو ریاضت سفلی کے لائق دیکھے
اسکو ریاضت علوی کا حکم نہ دے ریاضت سفلی کم کھانا کم سونا کم کہنا کم لوگون سے ملاقات کرنا
اور ذکر مین رہنا ہی اور ریاضت علوی خطرون کا دفع کرنا اور پاس انفاس ہی عِبَادَةُ الْفَقِيرِ
نَفْيُ الْخَوَاطِرِ وَهُوَ أَشَدُّ شَيْءٍ عَلَى أَرْبَابِ الْمُجَاهَدَاتِ ترجمہ فقیر کی عبادت دور کرنا
خطرون کا اور وہ سخت تر چیز ہی مجاہدہ اور ریاضت کرنے والون پر پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ
فرماتے ہین بعضون نے باب ارشاد خلافت طریقت کھولا ہی عموماً جو مبتدی انکے پاس آئے ترک
علم کی اسے تحریص اور ترغیب کرتے ہین وہ غریب ابھی نہ ابرار کے مقام کو پہونچا اور نہ سابقین
مقرب کے درجہ کو فائز ہوا ایسے شخص کے حق مین ترک علم کی تحریص کا کرنا دروازہ اعمال حسنہ کا بند
کرنا اور بیہودہ لایعنی کامون کا در کھولنا ہی اور پھر ایک آفت اور ہی کہ پہلے اس سے کہ توبہ پر مستقیم ہون
مریدون کو وجود غیر کی نفی اور فناق استغراق اور تجرید توحید کی تلقین کرنے مین شروع احوال مین کہ ہنوز
ابرار کے مقام سے خبردار نہین ہی اس مسکین کو ارشاد مذکور کرنا گمراہی مین ڈالنا ہی اور کام سے
بالکل باز رکھنا ہی مگر یہ کہ کوئی پیر مالک اور متصرف صاحب ولایت اپنی ولایت کی قوت سے قادر ہی
کہ ایک ساعت مین سب کچھ مرید کی ذات مین موجود کردے اسے جائز ہی کہ ریاضت سفلی اور
علوی کا حکم دے بلکہ ممکن ہی کہ ساعت واحد مین خداتعالیٰ تک پہونچا دے تشویش وہ ہی
دوسرا ذوق پیدا ہو کہ دشمن کھل مرجائین اور دوست خوش ہون

فائدہ جو کچھ بعضے بزرگون نے غلبۂ حال اور سُکر اور غلبات وجد مین کہا ہے وہ نہ قبول ہے اور نہ رد
ماخوذ کیا جاے اور مواخذہ نہ کیا جاے جیسے ابن عربی نے کہا اَنَا اَصْغَرُ مِنْ رَبِّیْ بِسَنَتَیْن
یعنی مین اپنے پروردگار سے دو برس چھوٹا ہون اور خواجہ بایزید رح نے کہا سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ
شَانِیْ پاک ہون مین کیا بزرگ میری شان ہے اور منصور حلاج رح نے اَنَا الْحَق اور دوسرے نے
کہا لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللّٰہِ ترجمہ نہین میرے جبہ مین اللہ کے سوا پس حکم اسکا
یہ ہے کہ نہ قبول کرو اور نہ رد کرو قبول نہ کرنا اسواسطے کہ انبیا کے سوا معصوم نہین شاید کہ
واقع ہوا ہو پس یہان قبول نہ کرنا چاہیے باطل کا قبول کرنا دین کے لیے نقصان کرتا ہے
اور رد نہ کرنا اس سبب سے کہ یہ اہل معرفت سے صادر ہوا ہے ممکن ہے کہ اُسکی نظر اس معنی پر ہو
کہ ہم لوگ اُس سے محجوب اور الگ ہون پس رد کرنا یہان پر رد حق ہوا اور حق کا رد کرنا بھی
خطر ہے پس راہ سلامت یہ ہے کہ لَا تُقْبَلُ لَهَا وَلَا تُرَدُّ لَهَا یُوْخَذُ وَلَا یُوَاخَذُ لِاضْطِرَابِ
الطَّرَفَیْنِ انھین پر حوالہ کرتا ہون وہ جانین اور وہ پہچانین

فائدہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ مولانا ضیاء الدین سنامی کو حضرت
شیخ نظام الدین سے جو عداوت کہ سماع کی بابت تھی مشہور ہے اور مصالحہ کی نسبت یہ قول ہے
کہ وہان ایک صوفی مجرد تھا رات دن اپنے حجرہ مین مشغول رہتا کسی چیز کی حاجت اسے نہ تھی
ایک نوکر اُسکے پاس تھا افطار کے وقت وہ کھانا پہونچا دیتا مولانا کو اس صوفی سے محبت
اور اعتقاد تھا ایک روز صوفی سے کہا کسطرح خواجہ خضر سے ملاقات ہو اُس صوفی نے کہا
کہ جس روز شیخ نظام الدین کے یہان سماع ہو خواجہ خضر آتے ہین اور حاضرین کے جوتون کی
حفاظت اور دربانی کرتے ہین اُسکے بعد مولانا کو اعتقاد مخدوم شیخ نظام الدین سے ہوا
تب موافقت کی اور عداوت چھوڑ دی اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ایک بار مخدوم شیخ
نظام الدین قدس سرہ کی خدمت مین ایک شخص آیا اور چندروز حاضر رہا مخدوم نے پوچھا کوئی
حاجت ہے تو کہو اُسنے کہا ایک حاجت میری ہے کہ خضر سے ملاقات ہو آپ نے جس مقام کا کہ نام لیا
دور تھا فرمایا کہ اس مقام مین ایک نویسندہ ہے اُسکے دروازہ کے سامنے ایک مسجد ہے خواجہ خضر وہان
ہر روز جاتے ہین جاؤ وہان ملاقات ہوگی حلیہ اور شکل خواجہ نے بیان کر دی وہ شخص چلا تھوڑے
دنون مین پہونچا وہان مسجد مین خواجہ اُسی حلیہ کا بیٹھا ہوا تھا اُسے پکڑا اور کہا اے خواجہ خضر خواجہ نے
کہا کہ تو کس طرح جانتا ہے کہ مین خضر ہون اُسنے کہا مین بھیجا ہوا مخدوم شیخ نظام الدین کا ہون

خواجہ نے کہا جو حاجت ہو کہو کہا حاجت بعد ظاہر کرونگا اول یہ فرمایئے کہ آپ ہر روز کس لیے اس مسجد مین آتے ہین خواجہ نے کہا نویسندہ جو اس مسجد کے دروازہ پر ہے اُسکی ملاقات کو آتا ہون اُس سے میری ملاقات نہین ہوتی اُس شخص نے خواجہ کو وہین چھوڑا اُس نویسندہ کے پاس دوڑ اگیا دیکھا کہ وہ نویسندہ اپنے بادشاہ کی طرف سوار ہو کر جاتا ہے اور بغل مین اُسکی بہت سی عرضداشتین اور کاغذات بندگان خدا کے ہین اُس نویسندہ سے پوچھا کوئی حاجت ہے تو کہو اُسنے کہا کوئی حاجت نہین تم کہو کہ خواجہ خضر علیہ السلام مسجد مین تمھاری ملاقات کو آتے ہین کیا سبب ہے جو اُنکی ملاقات نہین کرتے ہو نویسندہ نے کہا کہ ہان مین جانتا ہون کہ خواجہ آتے ہین مگر فرصت مجھے نہین ہوتی کہ ملاقات کرون اُسنے کہا عجب بات ہے کہا عجب کچھ نہین مین ایک بادشاہ کا نوکر ہوا ہون اُس سے کوئی روزینہ اور تنخواہ مین نے قبول نہین کیا ہے مین نے کہدیا ہے کہ میری تنخواہ اور میرا روزینہ یہی ہے کہ جب بندگان خدا کا کام تیرے سامنے پیش کرون چاہیے کہ تو اُسے جاری کرے اب دیکھو کہ میری بغل مین کسقدر عرایض بندگان خدا کی ہین اب ایک حاجت مند کی حاجت روا کرون یہ بہتر ہے کہ خواجہ خضر سے ملاقات کرون

وہ بہتر ہے

فائدہ آٹھوین شرط ہمیشہ ترک اعتراض ہے حق تعالی پر یعنی جو کچھ خدا تعالی کی طرف سے پہونچے قبض یا بسط رنج ہو یا راحت تندرستی یا بیماری کشایش یا بستگی اُسپر راضی ہو اور اُسکو قبول کرے اور حق سے منھ نہ پھیرے اور چون و چرا مین نہ پڑے لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَلَا يُقَالُ لِمَا فَعَلَ کو پڑھے **ترجمہ** نہین پوچھا جاتا ان چیزون سے جو وہ کرتا ہے اور نہین کہا جاتا کہ کیون کیا اور مرید کے بعض لوازم حال سے رضا اور تسلیم عطا اور خطا پر ہے اور سپرد اُسکے کر دینا کام کا اور اُسپر بھروسا اور توکل کرنا اور مرید اپنے اعتراض نہ کرے پس اگر روزی فراخ کرے تو شکر کرے اور یقین جانے کہ روزی فراخ کرنے والا وہ ہے اور اگر قبض مین مبتلا کرے شکر کرے اور صبر اور یقین جانے کہ قابض وہ ہے منقول ہے کہ موسی علیہ السلام نے کہا الٰہی تیری خلقت سے مبغوض ترین کون تیرے نزدیک ہے فرمایا جسنے مجھے تہمت لگائی موسی علیہ السلام نے کہا الٰہی تجھے متہم کون کر سکتا ہے حکم ہوا جو شخص استخارہ کرے اور اپنی خیریت چاہے اور حال آنکہ مین وہی کرتا ہون جسمین اُسکی خیر ہے اُسے پسند نہ آئے اور میری قضا پر راضی نہو **سوال** درجہ صبر کا مصیبتون مین کسطرح پائے

کہ اسکا بس نہین چلتا اور مضطر ہو چاہے یا نہ چاہے اور اگر مراد یہ ہو کہ اُنکے نفس مین کراہت مصیبت کی
نہو سو یہ بھی اختیاری بات نہین ہو جواب جاننا چاہیے کہ صابرین کے درجہ سے اُسکا
باہر آنا رونا پیٹنا ہو خواہ گریبان کا چاک کرنا اور منہ پر طمانچہ مارنا اور شکایت کو مبالغہ کے ساتھ
کرنا اسواسطے کہ کہا ہو صبر جمیل اسکا نام ہو کہ جان نہ پڑے کہ مصیبت والا کون ہو اور دوسرے
آدمیون کے مشابہ ہوا اور ظاہر کرنا رنج و غم کا اور عادت لباس پوشاک اور خوراک وغیرہ جو کہ
کہ اُسکے اختیاری ہین اُنکو تبدیل نہ کرے اور چاہیے کہ ان سب درجہ ہو اور رضا بقضائے حق تعالیٰ
ظاہر کرے اور اپنی عادت پر برابر رہے اور اعتقاد کرے کہ وہ امانت تھی جیسے ام سلیم رضی اللہ عنہما سے
روایت ہو کہ اُسنے کہا میرا ایک بیٹا مرگیا اور ابو طلحہ شوہر میرا اسوقت وہ تھا مین اُٹھی اور اُسکو
چھپاکر گھر کے گوشہ مین رکھدیا پھر ابو طلحہ آیا اُسکی افطاری مین نے حاضر کی وہ کھانے لگا
اور کہا لڑکا کس طرح ہو مین نے کہا الحمد للہ بہت اچھا ہو اور جس روز سے وہ بیمار ہوا کسی وقت
وہ بہتر اُس سے نہین تھا جیسا کل شب کو رہا پس اپنے تئین مین نے بنایا سنوارا اور اُسنے مجھسے
حاجت اپنی روا کی پھر مین نے کہا کہ ہمارے ہمسایون سے اچھا نہ کرنا کہا انھین کیا ہوا ہو مین نے
کہا انھین ایک مستعار چیز دی تھی جب واپس مانگی تو رونا پیٹنا شروع کیا کہا اُنھون نے برا کیا پھر مین نے
کہا یہ تیرا لڑکا ہی مستعار تھا خدا تعالی کی طرف سے اب خدا تعالی نے اُسے لے لیا پس اُسنے خدا تعالیٰ
کی تعریف اور حمد کی اور کہا انا للہ و انا الیہ راجعون پھر صبح کو حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کی خدمت مین گیا اور خبر دی پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ
لَهُمْ فِي اَبْنَائِهِمْ راوی نے کہا پھر اُس سے سات فرزند مسجد مین مین نے دیکھے سب قرآن خوان
تھے اور جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا رَاَیْتُنِیْ
دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَیْصَاءِ امْرَأَةِ اَبِیْ طَلْحَةَ یعنی مین نے اپنے تئین دیکھا کہ بہشت
مین گیا اُس درمیان رمیصا زوجہ ابو طلحہ کو دیکھا اور دل کا دردمند ہونا اور آنکھون سے پانی کا
جانا صابرین کی حد سے باہر نہ کرے یہ بشریت کا تقاضا ہو موت تک نہ جاے نقل ہو کہ پیغامبر
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صاحبزادہ کے وفات کی آنکھون سے پانی جاری ہونے لگا صحابہ رض نے
عرض کی کیا ہمکو اس سے آپ نے نہین منع کیا آپ نے فرمایا اِنَّ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاِنَّمَا
یَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ ترجمہ یہ رحمت ہو خدا کی طرف سے اور خدا تعالی اپنے بندون کے
رحم والون پر رحمت کرتا ہو بلکہ وہ مقام رضا سے بھی باہر نہین کرتا اسواسطے کہ جو شخص قصدا اور سمجھنے پر

اقدام کرے تو اُسپر راضی ہو حالانکہ اُسکے سبب دردمند ہو حتی کہ اسکی آنکھون سے پانی بہتا ہی
جسب کہ زیادہ دردہو **نقل** ہی کہ ایک عارف نے شبلی علیہ الرحمۃ سے پوچھا کہ صبر کون زیادہ مشکل ہی
کہا صبر کا رخدا مین کہا نہین کہا صبر خدا کے واسطے کہا نہین کہا پھر کون صبر زیادہ سخت ہی کہا صبر
خدا سے شبلی نے ایک نعرہ مارا قریب تھا کہ مرجاے اور کہا یہ صبر خدا کے لیے سیان ہی اور صبر بخدا ابقا
اور صبر با خدا وفا اور صبر از خدا جفا ہی اور اس شعر مین اسکا مضمون آیا ہی ؎ الصَّبْرُ عَنْكَ فَمَذْمُومٌ
عَوَاقِبُهٗ + وَالصَّبْرُ فِي سَائِرِ الْاَشْيَاءِ مَحْمُوْدٗ ؎ صبر جو تجھسے کرے اُسکے عواقب ہین
خراب + اور سب چیزون مین کرنا صبر کا ہی بس صواب +

فائدہ کاملین قطعیت سے ڈرتے ہین حتی کہ یہ قول انکا ہی کہ قطعیت یعنی بے تعلقی نہ کر باقی جو چاہے
سو کر ایک عارف کا قول ہی ؎ مین چاہتا نہین تجھسے مراد ہی کچھ اور + مگر یہی کہ جدا مجھکو آپ سے
تو نہ کر + پس طالب کو جب کبھی رنج اور خوف پیش آئے خدا تعالیٰ پر اعتراض نہ چاہے اسی مین
راضی رہے يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يُبَالِي مَالِكُ الْمُلْكِ يَتَصَرَّفُ فِي مِلْكِهٖ كَيْفَ يَشَاءُ
ترجمہ کرتا ہی جو چاہتا ہی اور نہین پروا کرتا بادشاہ ہی ملک کا تصرف کرتا ہی اپنے ملک مین
جسطرح چاہے کسی کو غم دیتا ہی کسی کو خوف بخشتا ہی کسی کو امید دیتا ہی اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ
وَالرَّجَاءِ فَمَنْ خَلَا مِنْهُمَا فَهُوَ فِي خُسْرَانٍ جب بندہ محبت عام سے بڑھتا ہی اور محبت خاص کو
پہونچے خداوند حال اور خداوند قلب اور خداوند نفس لوامہ ہو جاتا ہی اسوقت قبض اور بسط نوبت بنوبت
حاصل ہوتا ہی کسواسطے کہ وہ بندہ محبت خاص کو پہونچا ہی ایمان کے مرتبہ سے ایقان کے مرتبہ کو اور
محبت عام سے محبت خاص کو فائز ہوا ہی پس ایک بار قبض دیتا ہی اللہ تعالیٰ اور ایک دفعہ بسط حاصل ہو کی
وجود بسط کا باعتبار غلبہ قلب اور ظہور صفت قلب کے ہی اور نفس جب تک کہ امارہ ہی قبض و بسط نہوا اور
نفس جب تلک کہ لوامہ ہی کبھی مغلوب ہوتا ہی اور کبھی غالب وجود قبض کا سالک کے لیے اُسوقت
باعتبار غلبہ وقت اور ظہور صفت قلب کے ہوتا ہی اور اصطلاحات صوفیہ مین کہتا ہی اَلْبَسْطُ فِي مَقَامِ
الْقَلْبِ بِمَثَابَةِ الرَّجَاءِ فِي مَقَامِ النَّفْسِ وَهُوَ وَارِدٌ تَقْتَضِيْهِ اِشَارَةٌ اِلَى قَبُوْلٍ
وَلُطْفٍ وَرَحْمَةٍ وَاُنْسٍ وَيُقَابِلُهُ الْقَبْضُ كَالْخَوْفِ فِي مُقَابَلَةِ الرَّجَاءِ فِي مَقَامِ النَّفْسِ
وَالْبَسْطُ فِي مَقَامِ الْخَفِيِّ هُوَ اَنْ يَبْسُطَ اللّٰهُ الْعَبْدَ مَعَ الْخَلْقِ ظَاهِرًا وَيَقْبِضَهُ اللّٰهُ بَاطِنًا
رَحْمَةً لِلْخَلْقِ فَهُوَ يَسَعُ الْاَشْيَاءَ وَيُؤَثِّرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يُؤَثِّرُ فِيْهِ شَيْءٌ بعض نے کہا ہی
قبض سب قبض ہون مگر اس وجہ سے کہ نفس جنبش کرے اور اپنی صفت سے ظاہر ہو اُس سالک کو

نفس کو ادب سے نہ رکھے اور اسکو اعتدال پر نہ لاوے اور سالک اہل دل کو قبض کسی وقت ہوتا
ہے اور انس اسکے ساتھ نہیں رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ کہا ہے قبض تھوڑی عقوبت ہوتی ہے اسواسطے کہ بسط
کا افراط ہو یعنی جب سالک اہل دل کو واردات الٰہی وارد ہوتی ہیں اور خوشی اور مسرت سے
اسکا دل بھر جاتا ہے اسوقت نفس چوری سے ساعت کرتا ہے اور اُس سے حصہ لیتا ہے جب وارد کا
اثر نفس کو پہونچتا ہے اپنی ذاتی طبیعت سے نافرمانی کرے اور بسط میں افراط حتیٰ کہ وہ مشابہ ہوجاتا ہے
بسط نشاط کو کہ نشاط نفس سے ہے حق سبحانہ تعالیٰ اُسکے مقابلہ میں قبض بطور عقوبت دیتا ہے اب
جاننا چاہیے کہ جب سالک عالم قلب سے ترقی کرتا ہے اور حجاب قلب سے کہ خاص اہل قلب کو بھی
وجود قلب کا حجاب ہے باہر نکلتا ہے اور وجود نورانی سے کہ قلب ہے خلاص پاتا ہے اور عالم فنا اور
بقا میں پہونچتا ہے قبض اور بسط سے کہ دونوں حال ہیں اُنکا مقید نہیں ہوتا اور حال کو اُسمیں تصرف
نہیں فَلَا قَبْضَ وَلَا بَسْطَ قَالَ الْفَارِسِیُّ یَجِدُ الْمُحِبُّ اَوَّلًا الْقَبْضَ ثُمَّ الْبَسْطَ ثُمَّ لَا قَبْضَ
وَلَا بَسْطَ لِاَنَّ الْقَبْضَ وَالْبَسْطَ یَقَعَانِ فِی الْوُجُوْدِ فَاَمَّا مَعَ الْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ فَلَا

فائدہ انس اور ہیبت دو قسم ہیں ایک یہ کہ دونوں ظاہر فنا سے پہلے ہوتے ہیں صفات جلال وجمال کو
دیکھکر اور یہ مقام تلوین ہے دوم یہ کہ بعد فنا ظاہر ہوں مقام تمکین و بقا میں جب کہ فنا سے درگذرے
ذات کے مشاہدہ کے سبب سے اور اسکو اُنس ذات اور ہیبت ذات کہتے ہیں اور یہ ایک سر لطیف
حال ہے کہ سالک کو ہو بعد طہارت باطن کے اور بعد ازان کہ باطن کو صاف کرے صدق اور
زہد اور کمال تقویٰ سے اور اسباب و علائق کو دور کرے اور خطروں کو اور ہواجس کو مٹائے
خواجہ سہیل تستری رح فرماتے ہیں مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ فَهُوَ الْعَیْشُ وَمَنْ اَحَبَّ اللّٰهُ فَلَا عَیْشَ
ترجمہ جو دوست رکھے اللہ کو پس وہ عیش ہے اور جو شخص دوست رکھے اللہ کو پس عیش
نہیں ہے پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ معنی فهو العیش کے یہ ہیں کہ خوش ہو عیش اُسکا
اسواسطے کہ دوست لذت حاصل کرتا ہے ہر ایک چیز سے جو دوست پر محبوب کی جانب سے نازل ہو
خواہ وہ مکروہ ہو یا محبوب ہو مطبوع خواہ نامرغوب اور معنی لَا عَیْشَ لَهٗ کے یہ ہیں کہ محب
خواہشمند وصال اور وصول کا ہوتا ہے اور انقطاع اور جدائی کا اسے ہمیشہ خوف رہتا ہے لاجرم
اس صفت کے سبب بے عیش رہتا ہے ؎ زندگی ہے جو مری زندگی اُسکو نہ کہیں + زندہ وہ ہے کہ

جسے دوست کا ہو وصل نصیب

فائدہ جاننا چاہیے کہ محبت دو قسم پر ہے ایک محبت عام دوسری محبت خاص محبت عام محبت

صفات ہی اور محبت خاص محبت ذات ہی اور محبت وہبی او عطائی اور محبت صفات کسبی
اور حصولی جو چیز مواہب سے ہی بندے کے کسب اور کام کو اُس سے تعلق نہین اور جو چیز مرد کے
کسب سے تعلق رکھے ہی وہ اور حصول و کسب محبت کا طریقہ دوام ذکر ہی ساتھ خالی کرنے قلب کے
ماسوی اللہ سے اور یہ بھی کہا ہی کہ احوال نورانی محبت سے ایک شوق ہی کہ محبت کے قریب
پیدا ہوتا ہی اور شوق کا پیدا ہونا محبت کے بعد یہ بھی مواہب الٰہی اور بخشش خدا سے ہی کسب کو
اسمین دخل نہین ہی اور شوق محبت جیسے کہ زہد توبہ سے ہی جب توبہ کو قرار ہو زہد بھی ظاہر ہو
جب محبت کو قرار ہو شوق بھی ظاہر ہوتا ہی پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے محبت
خداوند تعالی مرتبہ عالی ہی سب درجات سے اور محبت خداوند تعالی کے حصول کے بعد کوئی حال
نہین ہی مگر ایک ثمرہ ثمرات محبت سے جیسے شوق اور انس اور کوئی مقام محبت سے پہلے نہین ہی
الا وہ ایک مقدمہ ہی مقدمات محبت سے جیسے کہ توبہ اور زہد اور ورع قَالَ اَبُو عُثْمَانَ رحمہ اللہ اَلشَّوْقُ
ثَمَرَۃُ الْمَحَبَّۃِ مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ اِشْتَاقَ اِلٰی لِقَائِہٖ وَقَالَ النَّصْرَابَادِیُّ رحمہ اللہ لِلْخَلْقِ
کُلِّهِمْ مَقَامُ الشَّوْقِ لَا مَقَامُ الْاِشْتِیَاقِ وَمَنْ دَخَلَ الْاِشْتِیَاقَ هَامَ فِیْهِ حَتّٰی
لَا یُرٰی لَهٗ اَثَرٌ وَلَا قَرَارٌ اور یہ اشارہ اسپر ہی کہ اشتیاق اعلی تر شوق سے ہی کہ شوق ملاقات سے
ٹھہر جاتا ہی اور اشتیاق ملاقات سے سکون نہین ہوتا ہی بلکہ بیقراری ہوتی ہی نقل ہی کہ ایک بزرگ نے اہل سلف سے
کہا کہ حق تعالی نے ایک صدیق پر الہام کیا کہ میرے بہت بندے ہین کہ وہ مجھے دوست رکھتے ہین
اور مین بھی انکو دوست رکھتا ہون اور مین انکی طرف نظر رحمت کی کرتا ہون پس اگر انکے طریق
تو چلے مین تجھے دوست رکھون اور جو تو اُس سے انحراف کرے تو مین تجھے دشمن رکھون کہا پیرو
میرے انکی نشانی کیا ہی فرمایا بر سوات دن کے وقت ایسی رعایت کرین کہ مہربان چرواہے اپنی بکریون کی
کرتے ہین اور آفتاب کے غروب کو ایسا چاہتے ہین کہ جیسے جانور اپنے گھونسلے کو شام کے وقت
چاہتے ہین اور جب رات ہو اور اندھیاری اور بستر بچھائے جائین اور تخت لگائے جائین
اور ہر ایک دوست اپنے دوست کے ساتھ خلوت کرے یہ لوگ میرے واسطے کھڑے ہوتے ہین
اور زمین پر سر رکھتے ہین اور مجھ سے راز کی باتین کہتے ہین اور چاپلوسی اور خوشامد کرتے ہین یعنی گریہ
اور فریاد مین ہون اور بعضے حسرت مین اور نالہ مین اور بعضے قیام و قعود مین اور بعضے رکوع
و سجود مین دیکھتا ہون مین جو کچھ میرے واسطے وہ برداشت کرتے ہین اور سنتا ہون مین
جو کچھ میری دوستی کے سبب وہ روتے ہین اور جو مین انکو دیتا ہون وہ تین چیزین ہین ایک یہ کہ

اپنا نور مین اُنکے دل مین ڈالتا ہون تاکہ مجھے خبر دین جیسے کہ مین اُنکو خبر دیتا ہون دوم یہ کہ اگر سب
آسمان اور زمین اور جو کچھ اُنکے درمیان ہے اُنکی ترازو مین رکھین اُسکو مین اُنکے لیے قلیل سمجھتا ہون
سوم یہ کہ اپنی توجہ اُنکے سامنے پیش کرتا ہون پس تجھے کیا معلوم حال اُسکا جسپر توجہ میری پیش آمد کرتی ہے
کوئی نہین جانتا کہ مین کیا چاہتا ہون کہ اُسے دون ابو یعقوب سوسی رح کا قول ہے کہ بندہ ہر چند
قرب رکھے اور علم قرب اُسکو ہو وہ قرب نہو جب تک علم قرب اُسکو نہ جاتا رہے۔

فائدہ اس مسئلہ مین کہ خداوند تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے علماے ظاہر کہتے ہین کہ جب ہمارے
ظاہر اور باطن کو خدا تعالیٰ جانتا ہے اور ہمارا ظاہر و باطن اسکی نظر مین ہے اس معنی سے خدا تعالیٰ
ہمارے ساتھ ہے اور صوفیہ کا قول ہے کہ ہونا ایک چیز کا ایک چیز کے ساتھ معیت ہے اور یہ ہونا اُسکا خلق
اور تمام ذرات کے ساتھ مثل اسکے نہین ہے کہ جسطرح ایک جسم دوسرے جسم کے ساتھ ہو اور نہ اسطرح
ہے کہ جیسے عرض کے ساتھ عرض اور نہ ایسا کہ جیسے جوہر ہو جسم کے ساتھ اور عرض کے ساتھ کہ حق سبحانہ
و تعالیٰ و تقدس کے لیے نہ جسم ہے اور نہ جوہر اور نہ عرض بلکہ وہ پیدا کرنے والا تینون جنس جوہر اور
جسم اور عرض کا ہے اور معیت اور ہمراہی جسم و جوہر و عرض کی ایک دوسرے کے ساتھ نزدیکی اور مس
کرنے اور ملنے سے ہوتی ہے اور حق سبحانہ و تعالیٰ مقارنت اور مس اور ملنے سے پاک ہے تعالیٰ و تقدس
پس معیت اُسکی ان تین قسمون سے باہر ہے اور چوتھی قسم اور کیفیت اُسکی عقل سے دریافت نہین کیجاتی
مگر چونکہ اُسنے اپنے کلام مین فرمایا ہے اعتقاد کرنا چاہیے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے اور صوفیہ کے مذہب مین
وہ سب ذرہ ہاے عالم کے ساتھ اپنی ذات سے اپنے کمال تنزیہ اور تقدس سے ہے بلا کیف اور اسکے
اور مثال اُسکی معیت کی عالم کے ساتھ ایسی ہے کہ جیسے مثال معیت روح کی ہے بدن سے اور روح
بدن کے اندر ہے اور نہ باہر اور نہ متصل قالب سے ہے اور نہ منفصل قالب سے باوجود اسکے کوئی جزو
بدن سے ایسا نہین ہے کہ روح اُسکے ساتھ بالذات موجود نہین

فائدہ اے عزیز سب حالت مین بندہ کو توبہ چاہیے اور توبہ کرنا سب مومنین پر فرض ہے
بقولہ تعالیٰ وَتُوبُوا اِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وقال ایضاً
تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا اور توبہ نصوح دل کے اعمال سے ہے وھی تَنْزِيْهُ الْقَلْبِ
عَنِ الذُّنُوبِ اور علامت توبہ نصوح کی یہ ہے کہ گناہ کو دشوار اور مکروہ جانے اور گناہ کی
طرف نہ دیکھے جیسے دودھ پستان کی طرف نہ پھیرے اور گناہ کی لذت کو ہرگز خاطر مین نہ لائے
یہ سبب ہے کہ کہا ہے توبہ کی تین قسم ہے صحیح فاسد اصح توبہ نصوح ہے اور صحیح یہ ہے کہ گناہ کر

اور فی الحال صدق سے توبہ کرے اگرچہ پھر گناہ مین پڑے اور فاسد وہ ہی کہ زبان سے توبہ کرے اور گناہ کا مزہ اُسکے خاطر مین ہو وقال السری سقطی رحمہ اللہ التوبۃ ان لا تنسیٰ ذنبک وقال الجنید رحمہ اللہ التوبۃ ان تنسیٰ ذنبک پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے ان دونون قول مین بظاہر ضد اور مخالفت معلوم ہوتی ہی لیکن ضد نہین ہی کسواسطے کہ سری رح نے مبتدی کے حق مین فرمایا ہی کہ مبتدی کو چاہیے کہ کسی وقت گناہ کو نہ بھولے تا کہ عجب اور غرور طاعت مین نہو اور شیخ جنید رح نے منتہی کے حق مین فرمایا ہی تا کہ جو کوئی کہ اُسکو حق تعالیٰ اپنے کرم سے منتہیون کے مقام پر پہونچاوے اُسکو لازم ہی کہ گناہ کو بھول جاوے اسواسطے کہ ذکر جفا کا حالت وفا مین جفا ہی اور نوری رح نے فرمایا توبہ وہ ہی کہ کل شی ماسوی اللہ سے توبہ کرے اسے عزیز توبہ تیری اُسوقت توبہ ہو کہ سچے دل سے اور پوری بازگشت سے توبہ کرے اور تمام اعضا کو سیدھے راستے پر تو لاوے اور سب کو خلاف رضاے الٰہی سے تو باز رکھے آنکھ کو غیر قابل دیکھنے سے اور ہاتھ کو غیر قابل لینے سے اور پاؤن کو غیر جگہ جانے سے اور کان کو ناشنیدنی سے اور اسی پر تو قائم رہے اُسوقت بہرہ اس راہ سے اور جو مقصود تیرا ہے تجھے حاصل ہو اور اگر کبھی توبہ اور کبھی گناہ مین تو رہے شریعت تو قبول کرے لیکن جو تیرا مقصود ہی وہ ہاتھ نہ آوے اور ایمان کامل حاصل نہو جب تک کہ تیری توبہ ایک حبت اور ایک قبلہ نہو ؏ اگر یک رنگ تو ہووے سیاہ کم باد کی ہی جا + اور جان اسے عزیز کہ توبہ کا وقت باقی ہی جب تک کہ توبہ کا دروازہ بند نہو اور روح گلے تک نہ پہونچے عجلوا الصلوٰۃ قبل الفوت وعجلوا التوبۃ قبل الموت

ترجمہ جلدی کرو نماز مین پہلے فوت سے اور توبہ مین شتابی کرو پہلے موت سے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ بارہا یہ بیت پڑھا کرتے تھے ؎ ہان دوڑ اگر عاقل ہی تو مت چھوڑ سو کر اہل اللہ شاید کہ پھر حاصل نہون یہ دن جو گذرے جاتے ہین + خزانہ مین لایا ہی استقامت توبہ کی علامت یہ ہی کہ چھوڑے اُن یارون کی صحبت جو فسق و فجور کے شریک تھے اور اُس مکان کی اقامت جہان فسق کی باتین ہوا کرتی تھین اور مرید مبتدی کو یہ بھی چاہیے کہ لایعنی کہنے اور سننے اور دیکھنے سے آپ کو بچائے رکھے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے بعضے کہتے ہین کہ جو فرض واجب سنت او مستحب اور عادت اور اصحاب کی راحت سے باہر ہی وہ سب لایعنی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ جو چیز خدا تعالیٰ سے باز رکھے اچھی ہو یا بری وہ سب لایعنی ہی اور مرید مبتدی کو چاہیے کہ دنیا دارون سے جان پہچان اور آشنائی نہ کرے اسلیے کہ صحبت انکی زہر قاتل ہی

فائدہ کہا ہے کہ توبہ کی شرائط تین چیزین ہین گناہ کا فوراً چھوڑنا پشیمانی اُن چیزون سے جو معصیت
اور ناپسندیدہ کی ہین اور ارادہ دوبارہ نہ کرنے کا آیندہ کے زمانے مین پس یہ تین رکن ضرور
ہین تاکہ توبہ درست ہو اور یہ جو کہا ہے اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ فَمَعْنَاهُ اَلنَّدَمُ مِنْ مُعْظَمِ اَرْكَانِ
التَّوْبَةِ جیسے کہتے ہین کہ اَلْحَجُّ عَرَفَةُ اَیْ مُعْظَمُ اَرْكَانِ الْحَجِّ عَرَفَةُ اور اہل تحقیق کہتے ہین
کہ صرف ندامت کافی ہے کہ ندامت اُن دو رکن کے بدون نہین ہو سکتی اسواسطے کہ ندامت یا اصرار یا عزم
آیندہ کرنے پر محال ہے اور کہا ہے توبہ ظاہری اور انابت باطن مین یعنی توبہ افعال ظاہر مین ہے کہ گناہ سے
طاعت مین آوے اور انابت باطن مین اور یہ معاملہ تائب اور خدا تعالی کے درمیان مین ہوا اور بعض نے
کہا ہے کہ توبہ خوف ہے اور انابت رغبت پس خوف عذاب اور عقوبت دوزخ سے ہے اور رغبت امید نعمت
اور رحمت بہشت سے ہے خواجہ ابو دقاق رح نے کہا ہے کہ توبہ تین قسم ہے اول توبہ اور بیچ مین انابت
اور آخر مین اوبہ پس توبہ کو ابتدا اور انابت کو وسط اور اوبہ کو نہایت قرار دیا ہے پس جو شخص توبہ کرے
خوف عقوبت سے وہ صاحب توبہ ہے اور جو توبہ ثواب کی طمع سے کرے وہ صاحب انابت ہے اور جو
فرمان الٰہی کی رعایت سے توبہ کرے نہ ثواب کی رغبت سے اور نہ عقاب کی ہیبت سے وہ صاحب اوبہ ہے

فائدہ ورع چار قسم ہے ورع عدول ورع صالحان ورع متقیان ورع صدیقان کہ ہر ایک کے
حال اور مقام کے اعتبار سے ترک اُسکا ورع ہو ورع عدول وہ ہے کہ جو فتوی مین حرام ہے اُس سے
باز رہین اور اُسکے ارتکاب مین فسق واجب ہوا اور عدالت جاتی رہے اور عصیان کا نام ثابت
اور قابل دوزخ ہو ورع صالحان وہ ہے کہ جس چیز پر حرام ہونے کا احتمال جاوے لیکن مفتی ظاہر
فتوی اور اسکے کھانے کی اجازت دے ترک اُسکا ورع صالحان ہے جیسے ایک شخص شکار کو زخمی کرے
اور نظر کے سامنے سے غائب ہو پس اُسکو مردہ پاوے اُسکو نہ کھانا چاہیے اسواسطے کہ احتمال ہے
کہ گر پڑنے یا اور کسی سبب سے مرگیا ہو نہ کہ زخم سے اور مسئلہ مختار یہ ہے کہ وہ حرام نہین مگر اُسکا چھوڑنا
ورع صالحان سے ہے اور جس چیز مین حرام ہونے کا احتمال نہو اُسکا چھوڑنا ورع موسوسان یعنی ورع
اہل وسوسہ کا ہو جیسے کوئی شکار سے باز رہے اس خوف سے کہ شکار اُس آدمی کے ہاتھ سے چھوٹ گیا ہے
جو اُسکا مالک ہے ورع متقیان وہ ہے کہ فتوی مین حرام نہو اور اُسکے حلال ہونے مین شبہہ نہو لیکن اندیشہ ہو
کہ حرام تک پہونچے اور یہ ترک اُس چیز کا ہے کہ اسمین باک نہین اُس چیز کے خوف سے جسمین باک ہے جیسا کہ
پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَا يَبْلُغُ دَرَجَةَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ
مَخَافَةً مَا بِهِ بَأْسٌ اسی سے ہے جو کچھ علی معبد رح سے روایت ہے کہ مین ایک گھر مین تھا اور

خط لکھ رہا تھا چاہا کہ دیوار کی خاک لیکر لکھے تر حرفون کو خشک کرون پھر مین سوچا کہ دیوار میری ملک
نہین ہے اور میرے نفس نے کہا کہ دیوار کی خاک کی مقدار کیا اُٹھا لے جب مین سویا ایک شخص کو
مین نے کھڑا دیکھا کہتا تھا اسے علی کل جانینگے وہ لوگ جو کہتے ہین کہ خاک دیوار کی قدر کیا ہو یعنی
جانینگے کہ کیونکر اُنکی منزلت کم ہوگی اسواسطے کہ تقوی ایک منزلت ہے کہ متقیون کے ورع کی تو پیچھے
فوت ہوتا ہے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ شیخ قوام الدین کے پاس ایک کاتب تھا
مولانا احمد نام مزدوری پر شیخ کے کتب خانہ مین لکھا کرتا تھا جب رات ہوتی شیخ سے تیل مانگ کر
چراغ کی روشنی مین لکھتا جب کھانا آتا تو اُس چراغ کی روشنی مین کھانا نہ کھاتا چراغ گل کرتا پھر کھانا
کھاتا جب کھا چکتا پھر چراغ جلا کر لکھتا اور ورع صدیقان یہ ہے کہ ہرگز اُسمین پاک نہو لیکن کھانا
اُسکا خدا کے واسطے نہوا ورنہ اس نیت سے کہ عبادت خدا مین قوت حاصل ہو یا کسی سبب سے
اُسمین کراہت ہو جیسے امام بشر رح اُن نہرون سے جو بادشاہون نے کھدوائی تھین پانی نہ پیتے
کہ یہ نہرین مزدورون سے کھدوائی ہین اور اُنکو بادشاہون نے مال حرام سے مزدوری دی ہے
پس اے عزیز جب حقیقت کار تجھے معلوم ہوگئی اختیار کام کا تیرے ہاتھ ہے اگر چاہے تنگی کر اور چاہے
آسانی رخصت طلب نہ کر کہ کل قیامت کو احتیاط کا پھل ملیگا اور آسان گیری کی عقوبت تیرے منہ
رہیگی عقل اور طلب دین یہ ہے کہ تو رخصت طلب نہوا اور احتیاط مین تو کوشش کرے خواجہ سنائی کا
قول ہے ؎ نفقہ نبود گر در رخصت گشتن از تردامنی + خفتہ چہ بود عقل و جان و دل بسامان داشتن
ترجمہ پہلے گذرا الحاصل اسے سمجھائی ایک بات کم ہمتی سے زمانہ کے حسب حال کہتا ہون جب تک
ہو سکے ورع سے عدول نہ کرنا اُس چیز سے کہ فتوی مین حرام ہے اسواسطے کہ اگر اُس سے
تو عدول کریگا تو آپ کو اپنے نفس کے ہاتھ شرمندہ کریگا نعوذ باللہ منہا لیکن اگر تو ہمت کرے
اور کام عقل و دین سے لے اور ورع صالحان و متقیان و صدیقان مین آوے زہے سعادت اور دولت
کہ دو جہان کی دولت تجھے حاصل ہو عمر عزیز اور عقل با تدبیر اور علم مناسب کا فائدہ یہی ہے کہ حق جل
وعلا کی رضا مین تو در آئے ورنہ کل قیامت کے دن دعوی بے دلیل سے شرمندگی ہوگی ؎
تجھے تلوار دی ہے تا کہ تو غزوہ کرے تن پر + جو اُس سے تو سپر کرتا ہے تو زندہ جنگ مین کب تک
جو دل غیر حق مین مشغول ہے وہ خراب ہے اور ویران مکان بادشاہ کو در کار نہین پس دل خراب
خداوند کے لائق کب ہو ؎ وہ ہو جو دنیا مین ہو مشغول خیال [illegible] آہ [illegible] ہے
اُسے برا اور غیر کے ساتھ مشغولی دریغ ہے اور ہزار دریغ اور افسوس [illegible] ہزار افسوس ہے جا ہے کہ

ایک دفعہ دیکھے کہ کس سے تو بازر ہتا ہے اور دل کو جو اُسکا نظر گاہ ہے کس طرف اُسے دوڑاتا ہے اور کسے جگہ
اُسمین دیتا ہے ع دریغ یوسفت بیچے تو بیچنے کو چاہیے + حضرت رابعہ بصری رح مناجات کرتین
اور کہتین الٰہی جو میری قسمت مین دنیا سے تونے رکھا ہے وہ میرے دشمنون کو دے اور جو آخرت مین
رابعہ کا حصہ ہے وہ اپنے دوستون کو دے رابعہ کو دنیا مین تیرا غم غمگسار کافی ہے اور آخرت مین
نام تیرا یاد گار بہت ہے

فائدہ زہد جو بندہ کی قدرت مین ہے وہ تین چیزین ہین اُس چیز کی طلب کا ترک کرنا جو دنیا سے
اُسکے پاس نہو اور دور کرنا اس چیز کا جو اُسکے پاس ہے اور خواہش دنیا کا ترک کرنا باطن مین وہ زہد
کہ بندہ کی طاقت مین نہین ہے یہ ہے کہ زاہد کے دل پر دنیا بالکل سرد ہو جاے لیکن بندہ اگر زہد مقدور کو
بجا لائے غیر مقدور بھی اُسکو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاصل ہو اس باب مین سخت ترین کام
خواہش دنیا کا دل سے دور کرنا ہے بہت سے تارک نظر آتے ہین کہ ظاہر مین کہ خاص دنیا کے طالب اور
محب باطن مین ہون پس اہم یہ ہے کہ خواہش دنیا دل سے نکلے اور جو شخص کہ تمام دنیا کی املاک سے
ہاتھ دھوے اُسکے لیے زہد کا مقام مسلم نہین ہے جب تلک کہ دل کو طلب دنیا سے خالی نہ کرے
اسواسطے کہ طالب راغب ہے اور زہد ضد رغبت ہے اور دو ضد جمع نہین ہو سکتین زاہدون کے
امام انبیا علیہم السلام ہین کہ ملک دنیا بالکل سلیمان علیہ السلام کو حاصل تھا اور بے شبہ سلیمان
علیہ السلام زاہد تھے پس ثابت ہوا کہ دل کا طلب سے خالی کرنا باوجودیکہ ملک اور مال موجود ہو بہتر ہے
اس سے کہ ہاتھ مین کچھ موجود نہو اور دل مین طلب ہو خواجہ سری رح فرماتے ہین کہ زہد حظوظ نفس کا
ترک ہے دنیا کی تمام چیزون سے خواجہ شبلی رح سے زہد کے بارہ مین پوچھا فرمایا زہد غفلت ہے اسواسطے
کہ دنیا ہیچ ہے اور ہیچ مین زہد غفلت ہے خواجہ سہیل بن عبد اللہ نے کہا کہ عقل کے ہزار نام ہین اور ہر ایک
نام کے خاص ہزار نام ہین اور ہر نام کے اول مین ترک دنیا ہے ترک دنیا کر کہ تو سلطان ہو + ورنہ
مثل چرخ سرگردان ہو + سب اُٹھا اور پانون کھینچ اپنا درست + گر کفن کو تو نہ چھوڑے مت ہو سست
خبر مین ہے کہ علما انبیا کے امانت دار ہین جب تک دنیا مین نہ گھسین جب دنیا مین پڑ جاوین تو اُن سے
اپنے دین کے خاطر خوف کرو یعنی دین کو ان سے حاصل نکرو اور اُنکی صحبت مین نہ بیٹھو نقل ہے کہ خواجہ
سفیان ثوری سلطان متقیان اور پیشوا سے اہل شریعت ہوئے ہین اور وہ اپنے زمانے مین ایسے
تھے کہ ولید مسلم کہتے ہین کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو مین نے خواب مین دیکھا عرض کی
مین نے کہ یا نبی اللہ علم دین چلا اور سنت آپ کی کس سے حاصل کرین اور کس سے سیکھین فرمایا علیکم

لِسُفْیَانِ الثَّوْرِیِّ فَاِنَّہٗ عَلٰی الْبَابِ کہ قرائت ثوری میں ناتمام رہتا کہ وہ تمھیں رضائے خدائے تعالی
تک پہونچا دے سفیان ثوری کا قول ہو اگر کوئی شخص طاعت اہل آسمان و زمین کے برابر کرے اور دنیا کو دوست
رکھے اسکو آفتاب قیامت میں ایک ہیبت کے گبند میں کھینچیں وہ تنہا یعنی دنیا والے اُسکے ساتھ اُس
ہیبت پر جائیں اور ندا میں کریں یَا اَھْلَ الْقِیَامَۃِ ھٰذَا رَجُلٌ اَحَبَّ مَا اَبْغَضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی
یعنی اے قیامت کے لوگو یہ وہ شخص ہی کہ جس چیز کو خدا تعالی نے راندہ کیا تھا اس شخص نے اُس سے
دوستی اختیار کی **س** جب ترا دل دور دنیا سے نہیں + غیر دوزخ جا نہیں تیری کہیں + کیا قول ہی تیرا
یہین کہ ایک شخص کو طبیب کافر کہے روٹی اور گوشت سے پرہیز کر کہ تجھے نقصان کریگا اُسکو ترک کرے اور
نہ کھائے اور ایک سو چوبیس ہزار پیغمبر صلوات اللہ علیہم آئے اور سب نے کہا کہ حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ
خَطِیْئَۃٍ **ترجمہ** دنیا کی محبت سب خطاؤن کی جڑ ہی اور کوئی ترک نہیں کرتا پس اُس کافر طبیب کے
کہنے کو استوار رکھا اور ایک سو چوبیس ہزار پیغمبرون کو استوار نہیں رکھا اس مقام میں اپنا ماتم آپ کرنا
چاہیے کہان ہم اور کہان مسلمانی اسی باب میں یہ قول ہی **س** تجھے اللہ کہتا ہی کہ دنیا میں نہ پی بادہ
تجھے ترسا یہ کہتا ہی کہ صفرا میں نہ کھا حلوا + نہیں چھوڑا حرام از بہر دین حکم الٰہی سے + مگر تن کے لیے چھوڑا
حلال از گفتۂ ترسا + امام شبلی فرمایا کرتے اگر مجھے کہیں دنیا قبول کر اور یہ بھی کہیں کہ اگر تو دنیا قبول نہ کریگا
تو دوزخ میں تجھے ہم جلائینگے میں دوزخ کو قبول کرون نہ دنیا کو **س** پاک بازانیکہ درویش آمدند + ہر نفس
در محو خود بیش آمدند + **نقل** ہی کہ عیسی علیہ السلام کے سامنے ایک کالی کلوٹی بوڑھیا بھوندی صورت
بُرے حال سے آئی اُس سے پوچھا کہ تو کون ہی وہ بولی کہ میں دنیا ہون عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ تو نے
شوہر کیا وہ بولی کہ بیشمار بے انداز پھر عیسی علیہ السلام نے کہا ان شوہرون میں سے کوئی ایسا بھی
جیتے تجھے طلاق دی ہو کہا نہیں میں نے سب کو قتل کیا وہ سب گئے گذرے اور میں برقرار ہون **س**
ایک لقمہ تھا کہ اُس سے کر ملے + سو بلا اُس سے پڑے تیرے گلے + کار عالم ہی طلسم او پیچ پیچ + ہی خرابی
خرابی اندر پیچ + بزرگون کا قول ہی کہ تمام بُرائیون کو ایک گھر میں جمع کیا اور اُسکی کنجی دنیا کی دوستی
بتائی اور سب بھلائیان ایک مکان میں رکھیں اور اُسکی کنجی دنیا کی دشمنی آخر تو نے سنا ہوگا
کہ اَلدُّنْیَا کَنِیْفُ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یعنی دنیا آدم کا بیت الخلا ہی روایت ہی کہ جب
آدم علیہ السلام نے گیہون کھایا حاجت انسانی اُسے ہوئی اور بہشت اُسکی جگہ نہ تھی حکم ہوا کہ آدم بہشت
اُسکی جگہ نہیں دنیا میں جانا چاہیے اور وہان پلیدی کو دور کر اس سے ظاہر ہوا کہ ہر آئینہ دنیا
آدم علیہ السلام کا پاخانہ تھا

فائدہ جو شخص کہ فقیر ہو اور اُسکے پاس مال نہو اُسکے پانچ حال ہین پہلا حال اور وہ بلند تر ہی یہ کہ اگر مال اسکو
ملے تو اُس سے کراہت ہو اور ایذا پاوے اور اُسکے لینے سے گریز کرے اور اُسکے رکھنے والے کا
دشمن ہو اور اسکی مشغولی سے بچے یہ زہد ہی اور اس شخص کا نام زاہد ہی دوسرا حال یہ کہ اُسکی طرف
رغبت حصول کی ہو اور نہ کراہت جس سے ایذا پاوے ایسے صاحب حال کو راضی کہتے ہین تیسرا
حال یہ کہ اُسکے نزدیک مال کا ہونا نہونے سے مرغوب ہو اُس سبب سے کہ اسکی طرف رغبت ہی لیکن نہ
اس حد کو پہونچے کہ اُسکے طلب مین اُٹھے بلکہ آسانی سے اگر اُسکو ملے تو لیوے اور اُس سے خوش ہو اور
جو اُسکی طلب مین تکلیف کی ضرورت اور حاجت ہو تو اُسمین مشغول نہو ایسے صاحب حال کو قانع کہتے
ہین اسواسطے کہ نفس اُسکا موجود پر قانع ہی چوتھا حال یہ کہ اُسکا طلب ترک کرنا درماندگی کی وجہ سے ہو مگر
وہ راغب ہی اگر اُسکے طلب کی راہ پاوے یا اسطرح کہ تکلیف اُسمین ہو یا وہ طلب مین مشغول ہی ایسے صاحب
حال کو حریص کہتے ہین پانچوان حال یہ کہ کچھ مال نہین رکھتا اور اُسکے لیے بیقرار ہی جیسے بھوکا جسکے پاس روٹی
نہو اور ننگا آدمی کہ کپڑا اُسکے پاس نہین ایسے صاحب حال کو مضطر کہتے ہین اُسکی رغبت طلب مین چاہیے
ضعیف یا قوی اور یہ حال رغبت سے خالی نہو پس یہ پانچ حال ہین بلند ترین حال زہد ہی اور اگر اضطرار
اُسکے ساتھ شامل ہو اور اُسکی صورت بن جاوے یہ نہایت درجہ کا زہد ہی اور اسکے اوپر ان پانچون حالون کے ایک
حال اور ہی کہ وہ بلند تر زہد سے ہی اور وہ یہ ہی کہ مال کا وجود و عدم اُسکے نزدیک برابر ہو پس اگر ملے تو
اُس سے خوش نہو اور اگر نہ ملے تو رنجیدہ نہو بلکہ اُسی طرح اُسی حالت پر رہے پس اُسکا حال مثل حال حضرت
عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہی جب کہ ایک لاکھ درم عطا کے اُسکے پاس پہونچے لے لیے اور ایک دن مین
خرچ کر ڈالے لونڈی نے کہا کہ ایک درم کا گوشت ہمارے واسطے خرید لیتین تو اچھا ہوتا فرمایا کہ تو نے
یاد ہی نہ دلایا پس جسکا یہ حال ہو اگر تمام دنیا اُسکے ہاتھ مین اور خزانہ ہو اُسکو مضر نہین کہ وہ مال کو [illegible]
کے خزانہ مین جانتا ہی نہ اپنے ہاتھ مین پس اُسکے نزدیک برابر ہی کہ اپنے پاس ہو یا دوسرے کے پاس
اور لائق ہی کہ ایسے شخص کو مستغنی کہین اسواسطے کہ وہ مال کے وجود سے اور مال کے عدم سے بے پروا ہی
مگر صاحب حال کو اسکے ہم غنی نہ کہین بلکہ مستغنی کہین تاکہ غنی کا نام اُسکے لیے باقی رہے جسکو سب چیزون سے
غنا مطلق ہی اور یہ بندہ اگرچہ مال سے مستغنی ہی مال کے وجود مین اور عدم مین لیکن مال کے سوا اور چیزون سے
مستغنی نہین ہی پس زہد کا وہ درجہ ہی کہ کمال ابرار ہی اور صاحب حال مقربان سے ہی لاجرم زہد اُسکے
حق مین نقصان ہی اسواسطے کہ حسنات ابرار کے سیئات مقربین ہین اور یہ اسواسطے ہی کہ کراہت رکھنے والا
دنیا سے مشغول بدنیا ہی جیسے کہ اسکا رغبت کرنے والا اُسمین مشغول ہی اور مشغولی غیر خدا تعالی سے حجاب ہی

خداتعالی سے کہ غیر ہے اور خدا کے درمیان بعد نہین ہے تاکہ دوری حجاب ہو اُسکی مثال رقیب کی
مثال ہے جو حاضر ہے اُس جلسہ مین جہان عاشق اور معشوق جمع ہون اگر عاشق کا دل رقیب کی طرف
متصفت ہے دشمنی کی راہ سے اور کراہیت حضوری سے تو اُس حالت مین کہ وہ رقیب کی دشمنی مین
مشغول ہے مشاہدہ معشوق کی لذت حاصل کرنے سے باز رہا ہوا ہے اور جو عشق اُسکو مستغرق کرے
ہر آئینہ غیر معشوق سے غافل ہوگا اور اُسکی طرف التفات نہ کریگا پس جیسا کہ دیکھنا غیر معشوق کی طرف
اُسکی دوستی کے سبب حضور معشوق مین شرک ہے عشق مین اور نقصان اُسمین ہے اسی طرح دیکھنا اُسکے
غیر کی طرف اُسکی دشمنی کے سبب شرک اور نقصان ہے جب یہ سب کچھ تجھے معلوم ہو چکا تو سُن اے عزیز
کہ موت آن پہونچے اور دنیا مین مشغول پائے تو یہ بات پیش آئے کہ کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ
ترجمہ جیسی زندگی کرتے ہو ویسے ہی مروگے اور جب دنیا کے ساتھ خاتمہ اور وقت اخیر ہو
تو نعوذ باللہ منہا مکافات اُسکی ہووے کَمَا تَمُوْتُوْنَ تُبْعَثُوْنَ ترجمہ جیسے مروگے
ویسے ہی اُٹھوگے اور ہمیشہ حسرت اور پشیمانی مین رہے پھر تیرا یہ قول ہو ع عمر غفلت مین
کٹی اب کیا کرون ٭ کام کی صورت مٹی اب کیا کرون ٭ اور اس سے کچھ فائدہ نہین پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ فقیر
وہ ہے اس عالم کے ملک کے ساتھ اس عالم مین غنی نہو اور نہ اُس عالم مین اس عالم کے ملک سے دونون عالم
اُسکی ترازو کے فقر کے پلہ مین اور اُسکے بازار نیستی مین پر پشہ کی برابر ہون اور ایک حبہ کو فروخت نہون شیخ
کتانی کا قول ہے جب کہ اللہ عزوجل کی طرف احتیاج اور فقر صحیح اور ثابت ہوگئی تو اُسکا غنا باللہ بھی صحیح اور
ثابت ہو گیا اسواسطے کہ وہ دونون حال ہین کہ ایک دوسرے بغیر نہین پورا ہوتا اور کہا ہے کہ فقر
اُن لوگون کے نزدیک فاقہ اور مفلسی نہین ہے بلکہ فقر محمود ہی اعتماد اللہ تعالی پر اور اُسکی تقسیم پر راضی ہونا
نقل ہے کہ ابن جلا سے فقر کا مسئلہ پوچھا چپ رہا یہان تک کہ نماز ادا کی پھر گیا اور واپس آیا پھر کہا کہ
ایک درم میرے پاس تھا فقر کے بیان سے اسواسطے مین خاموش رہا حتی کہ مین گیا اور اُسے خرچ کیا
اور خرچ کرنے سے پہلے مجھے خدا تعالی سے شرم آتی تھی کہ فقر مین کلام کرون اور ایک درم میرے پاس ہو
پھر ابن جلا بیٹھے فقر کا جو بیان تھا وہ کہا خواجہ ثوری کا قول ہے فقر وہ ہے کہ معدوم ہونے کے وقت
سکوت ہو اور موجود ہونے کے وقت دل مین نہ آئے خواجہ دراج رحمہ کا بیان ہے ایک دن مین نے
اپنے اُستاد کی تھیلی ٹٹولی ایک سرمہ دانی پائی جسمین چاندی کا ایک ریزہ تھا مین حیران اور اُسکی
فکر مین رہا جب ملاقات ہوئی تو مین نے کہا تھیلی مین چاندی کا ایک ریزہ مین نے دیکھا اُستاد نے
جواب دیا کہ مین نے دیدہ دانستہ رکھ چھوڑا ہے اُسکو وہین رکھدو پھر مین نے کہا اس چاندی کے ریزہ کو

کس لئے رکھا ہی تجھے قسم ہی اپنے پروردگار کی تبلاؤ کہ اُسکے رکھ چھوڑنے کا سبب کیا ہی اور اسمین تجھے
کیا مصلحت نظر آئی اُستاد نے کہا کہ خداوند تعالی نے دنیا کے سونے چاندی سے مجھے اس ٹکڑے کے سوا
روزی نہین کیا ہی سو مین نے چاہا اس بات کی وصیت کرون کہ اُسکو کفن مین باندھ دینا تاکہ خداتعالی کو
اُلٹا پھیر دون اور کسی حساب کا مبتلا نہون خواجہ سہیل بن عبداللہ رح سے پوچھا کہ سچا فقیر کون ہی
کہا وہ شخص کہ نہ سوال کرے اور نہ رد کرے اور نہ رکھ چھوڑے شیخ عبداللہ انصاری رح کا قول ہی
فقر کی تین قسم ہین اضطراری اختیاری حقیقی اضطراری کی بھی تین قسم ہین کفارتی عقوبتی قطیعتی
نشان کفارتی کا صبر ہی اور نشان عقوبتی کا اضطرار اور نشان قطیعتی کا شکایت اور فقر اختیاری کی
بھی تین قسم ہین درجتی قربتی کرامتی نشان درجتی قناعت ہی اور نشان قربتی رضا ہی اور نشان
کرامتی ایثار و بذل ہی اور فقر حقیقی کی بھی تین قسم ہین خلق سے حاجت کا منھ پھیرنا اور دست حاجت
خداتعالی کے سامنے اُٹھانا اور جو حق کے سوا ہی اُس سے پیٹھ کا پھیرنا اور جاننا چاہیے کہ شرح آداب مین
لکھا ہی کہ فقر غیر تصوف ہی بلکہ نہایت فقر ابتداے تصوف ہی صوفی نام ہی کاملان ولایت کا
اور اس درجہ مین اہل صفا تین قسم ہین ایک صوفی دوم متصوف تیسرے مستصوف صوفی وہ ہی جو
آپ سے فانی ہو اور حق کے ساتھ باقی ہو طبیعتون کی قید سے آزاد اور حقیقت حقائق سے داخل اور متصوف
وہ ہی کہ مجاہدہ سے اس درجہ کو چاہتا ہی اور طلب کے اندر آپ کو انکے معاملہ پر قائم کرتا ہی اور مستصوف وہ ہی
کہ مرتبہ اور جاہ دنیا کی غرض سے آپ کو مثل اُنکے بناتا ہی اور صوفی اور متصوف کے کام اور معنی سے خالی ہی
ایک شخص ابراہیم ادہم رح کے پاس دس ہزار درم لایا اُسے قبول نہ کیا لانے والے نے اُس سے درخواست
قبول کی ابراہیم نے کہا تیری مرضی ہی کہ میرا نام درویشون کے دفتر سے نکلے سو یہ بات
دس ہزار درم پر ہرگز قبول نہ کرون شیخ شرف الدین رح فرماتے ہین درویشی راحت تمام ہی دنیا کی آفتون سے
نڈر ہی اور درویش کے کام مین انتہاے سختی یہ ہی کہ جس رات کو فاقہ ہو اُسکی وہ شب معراج ہی اس واسطے
کہ اہل تصوف کہتے ہین کہ معراج فقیر کی فاقہ کی رات بن ہی پس درویشی سے زیادہ نعمت نہین ہی سو
گو سلیمان کا بڑا درجہ ہی فرش سے تا عرش اُسکا حکم تھا سلطنت کی قدر اُسنے دیکھی تب قوت کو
زنبیل سے اُسنے رکھا اسے بڑا درجہ فقر ایک ہی ایسا ہے جو کچھ ملک اور ملکوت سے تھا معراج کی رات
مین حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نظر مین گذرا آپ نے آنکھ اُٹھا کر اُسکی طرف نہ دیکھا
اور فرمایا الفقر فخری ترجمہ فقر میری عزت ہی آدم علیہ السلام کو فرشتون کا مسجود کیا اور تمام
بہشت اُسکی جاگیر کی اُسکی نظر بہ فقر مین گئی آٹھون بہشت ایک دانہ گندم کی عوض دے دین اور خرقہ فقر

پہن لیا ہے جان آدم فقر کے سر بن جلی + اٹھر جنت گندم عوض چھوڑ دی + آج کے دن اگر تجھے
نہ دین جو نمرود اور فرعون کو دیا ہمین سزا وار حلمت ہی تو نہین دیکھتا سلطان انبیا اور سرور اولیا
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس شب کو معراج سے واپس آئے ایک دن کی قوت گھر مین نہ تھی جہودی
سے ایک پیمانہ جو قرض لیے جہودی نے کہا تیری یہان کھیتی اور باغ نہین ہی کہان سے دو گے آپ نے
زرہ مبارک گرو رکھی تب ایک پیمانہ جو دیے جیسے کہا ہی مصطفے چون آمد از معراج در + دام میخواست
از جہودی جو مگر + از برای قوت جو میخواستش + وان جہودی سنگ گرو میخواستش + ہر دو عالم دیدآن شب
از فنی + تا بنودش روز آن جو یک منی + لاجرم چون این وآن یکسانش بود + ہر دو عالم زیر یک فرمانش
بود ہے مصطفی معراج سے جب آئے گھر + قرض لیتے تھے جہودی سے مگر + قوت کو جو کی ضرورت تھی
اُسے + اور جہودی رہن کی خواہش جسے + تھی دو عالم اُس شب ایک ازن کی قدر + پر نہ اُسکے دن تھے
جو اک من کی قدر + چونکہ اُسکو این وآن یکسان تھا + دونون عالم تابع فرمان تھا + اور یہ بھی پیر دستگیر
قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ شیخ اگر مریدین قابلیت نہ دیکھے کہ وہ ایکبارگی مال اور املاک سے
علیحدہ ہوا سے اجازت نہ دے شیخ کو ہو قت اجازت مسلم ہی کہ اُسکی عوض مین وہ حال عطا کر
جو اُسکی تسلی اور جمعیت خاطر کا موجب ہوا اور مرید اُسکے قابل ہو جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تمام مال کے خرج کرنے کی اجازت دی اگر جانے کہ ابھی نگرانی
رہیگی تو ضرورت کے موافق چھوڑے اور ضرورت کے خرج مین حکم نہ دے چنانچہ ایکبار حضرت جنید رح کے
ایک مرید نے چاہا کہ تمام مال دے ڈالے جنید رح نے اُسے اجازت نہ دی اور فرمایا کہ ضرورت کے موافق
چھوڑ دے اور اُسے اپنی قوت کر اور فاضل دے اسواسطے کہ مین تجھسے بے خوف نہین کہ تیرا نفس
کل مال کے دینے کے بعد مطالبہ کرے

فائدہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ پیر کا دل آئینہ صیقل دار ہی کہ وہان سے فیض
حضرت عزت کا جاری ہوتا ہی جو تجلیات ذاتی اور صفاتی اور اسمائی اور تعالی سے متجلی ہوا اور بہرہ
لطائف غیبی سے آراستہ ہوتا ہی اور جب سچا مرید پورے اعتقاد سے اپنے دل کو ایسے دل کے
مقابل رکھے تو شیخ کا دل مرید کے دل پر پرتو ڈالے اور وہ کمالات جو کدورت غیریت اور زنگ
طبیعت سے پاک صاف ہین مرید کے دل مین بلا کسب اور مشقت پہونچتے ہین اور یہ بات مرید کی
استعداد کے موافق حاصل وقت واحد مین ہو کہ ہرگز سالہا سال کی ریاضت اور مجاہدہ سے
میسر نہ آتی اور جب مرید ایسا شخص پائے اُسکی خدمت گزاری کو نہ چھوڑے کہ شیخ کی محض صحبت سے

فائدہ نہو خدمت اور تابعداری کرے اور اپنا نفس شیخ کے سپرد کرے اور مرید کو اُسمین تصرف اور
حرکت اور اعتراض نہو اور اختیارات نفسانی سے علیحدہ ہو اور ایسا ہو جاے جیسا میت غسال کے
ہاتھ مین ہوتا ہی اور درحقیقت جب تک مرید اپنے وجود سے سیر نہو اور اپنے جان و تن سے وسنے اور
اور مستعدی سے جو بیڑیان اُسکے سامنے ہون اسے توڑنہ ڈالے اس قول کا مرد نہو جیسا کہ ایک نے
کہا ہے ۵ آپسے سیر مرد ہی درکار + جان اور تن سے اپنے ہو بیزار + ہر قدم پر ہزار بند جو ہون تو تڑانے الا
اُسکا ہووہ یار

فائدہ جاننا چاہیے کہ اہل تصوف مرید کے لفظ کو دو معنی سے استعمال کرتے ہین ایک بمعنی مقتدی
دوم بمعنی محب کے مرید بمعنی مقتدی وہ ہی کہ اپنی چشم باطن کو ہدایت کے نور سے بینا اور اپنے نقصان
کی طرف نگاہ کرے اور طلب کی آگ اپنی ذات مین روشن کرے اور قرار پکڑے جب تک کہ
مراد اور وجود قرب حق تعالی حاصل نہو اور جو شخص مرید کے اسم سے موسوم ہو اور حق کے سوا
دو جہان مین اُسکا کوئی مانوس محبوب مطلوب اور مراد ہو یا ایک لحظہ مراد کی طلب سے سکون کرے
اُسپر ارادت کا اسم عاریتی ہی اور مجاز مگر حقیقت ارادت سے وہ محروم ابو عثمان حیری رح نے
فرمایا ہی مرید وہ ہی جسکا دل سب چیزون سے اللہ کے سوا مرگیا ہو پس وہ فقط اللہ کو چاہتا ہی اور
اُسکے قرب کو مانگتا ہی اور اسی کا مشتاق رہتا ہی حتی کہ دنیا کی خواہشین اُسکے دل سے جاتی رہتی ہین
اس سبب سے کہ اُسکو شدت کا شوق اپنے رب کا ہوتا ہی اور مرید بمعنی محب سالک مجذوب ہی اور جسطرح
مرید کو دو معنی پر بولتے ہین مراد کو بھی دو معنی کے واسطے لاتے ہین ایک بمعنی مقتدا دوم بمعنی محبوب
مراد بمعنی مقتدا وہ ہی کہ اُسکے ولایت کی قوت تصرف مین اُس مرتبہ کو پہونچی ہو کہ ناقصون کی تکمیل
کرسکے اور اقسام استعدادات کے اختلاف اور ارشاد و تربیت کے طریقے اُسنے دیکھے ہون اور ایسا
شخص یا سالک مجذوب ہی کہ تمام جنگل اور ہلاکت گاہ صفات نفسانی سلوک کے قدم سے طے کیا ہو بسبب
جذبات الٰہی کی مدد سے قلب کے مدارج اور معارج سے گذر کر کشف و یقین کے عالم کو پہونچا اور مشاہدہ
و معائینہ سے ملا ہو یا مجذوب سالک ہی کہ اول جذبات کی مدد سے بساط مقامات کو طے کرکے کشف
اور عیان کے عالم کو پہونچا بعدہ طریق کے منازل اور مراحل سیر و سلوک کے قدم سے چل کر حقیقت
حال کو علم کی صورت مین پایا ہو اور شیخی اور مقتدائی کا مرتبہ ان دونون شخص کے لیے تسلیم کیا ہی
لیکن سالک ناقص کہ ہنوز مجاہدہ کے گوشہ سے مشاہدہ کے میدان مین نہ پہونچا ہو اور مجذوب
ناقص کہ ہنوز سیر اور سلوک کی اربیک باتون پر اور مقامات و منازل کی خفیتون پر اطلاع اور خبر کے

موقعون سے واقف نہوا ہو انہین سے کوئی اب تلک شیخی کے منصب کے لائق نہین اور تصرف کا اختیار مرید کی استعداد مین اور پرورش کرنا مرید کا طریقت کے قاعدہ پر انکے سپرد نہین ہوا اور جو تصوف کی بات ان لوگون نے بیان کی اسکا فساد صلاح سے زیادہ تھا اور مراد بمعنی محبوب مجذوب سالک ہی پہلے معنی مین عام ہی اور دوسرے معنی مین خاص ہی اور نیز مرید تین قسم ہی حقیقی رسمی صوری حقیقی وہ ہی جو شیخ کا پیرو ظاہر اور باطن اور قول مین اور فعل مین ہوا اور رسمی وہ ہی کہ اپنے امکان اور طاقت کے موافق ظاہر اور باطن مین تشبہ کرنے والا ہو اور شکل مرشد کے نیگ ہو اور صوری وہ ہی کہ شیخ سے فقط صورت مین تشبہ رکھتا ہو امید ہی کہ اس قوم کی تشبہ کی برکت سے نیکبخت ہو جاے اور ان لوگون کے ساتھ اسکا حشر ہو اسواسطے کہ ہر آیینہ یہ لوگ وہ قوم ہین کہ
انکا ہمنشین بدبخت اور شقی نہین ہوتا

فائدہ ملفوظات سید محمد گیسو دراز مین مذکور ہی کہ مولانا عمر بن شیخ سعید مخدوم شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ کی خدمت مین حاضر تھے پوچھا کہ خرقہ مشائخ کا منشا آیا صحیح ہی جیسا کہ روایت کرتے ہین کہ جبرئیل علیہ السلام لائے تھے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیا حضرت مخدوم قدس سرہ نے فرمایا ہان صحیح ہی سلوک کی کتابون مین لکھتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج کو بہشت مین ایک حجرہ دیکھا طلائی اور دروازہ اسکا اور اسپر ایک قفل بھی طلائی تھا آپ نے چاہا کہ اسکے اندر جاوین جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ اسے کھولو اندر اسکے دیکھون جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر اجازت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالی سے اجازت مانگی حکم آیا کہ کھولو تب کھولا اسمین ایک بڑا صندوق سونے کا اور اسپر ایک قفل سونے کا دیکھا جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا اور کہا کھول اسمین کیا ہی جبرئیل علیہ السلام نے حکم مانگا حکم ہوا کھول تب کھولا اسکے اندر سے ایک صندوق اور نکلا اور اسپر قفل سونے کا اسکے کھولنے کی خواہش کی حکم ہوا اسے بھی کھولا اسکے اندر سے بھی ایک چھوٹا صندوق سونے کا نکلا اسپر بھی قفل سونے کا بعد طلب وہ بھی کھلا اسکے اندر بھی ایک صندوق نکلا بعد ازان اسے بھی کھولا اندر اسکے خرقہ مشائخ دیکھا آپنے تمنا کی اے بھائی جبرئیل چاہتا ہون مین کہ یہ خرقہ مجھے عطا ہو حکم ہوا کہ اتنے ہزار پیغامبر تجھسے کسی کو بھی مین نے نہین دیا ہی آج کے دن تجھے مین دیتا ہون تیرے ہی واسطے رکھا تھا پس آپ نے پہنا اور اپنی عادت قدیم کے موافق کہا خداوندا یہ میرے ساتھ مخصوص ہی یا کہ میری امت سے بھی کسی کو پہونچے حکم ہوا کہ ہان پہونچے اور ایک بات تلقین ہوئی کہ جو کوئی تیرے چار یارون سے اس بات کا جواب دے اسکو دینا

سب دنیا مین آپ نے چارون یار کو جمع کیا اور اُن سے کہا کہ یہ خرقہ مجھے دیا ہے اور ایک بات
کہی ہے کہ جو کوئی اس بات کا جواب دے مین اسے دون حضرت ابو بکرؓ اُٹھے رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اگر تجھے مین یہ خرقہ دون تو کیا کرے کہا صدق اختیار کرون فرمایا بیٹھ
اپنی جگہ عمرؓ اُٹھے فرمایا کہ تجھے دون تو کیا کرے کہا عدل کرون فرمایا بیٹھ اپنی جگہ عثمانؓ اُٹھے
اُن سے پوچھا کہا حیا اختیار کرون اور عبادت الٰہی بافراط کرون فرمایا اپنی جگہ بیٹھ علیؓ اُٹھے
فرمایا تجھے دون تو کیا کرے کہا عیب پوشی بندگان خدا کی کرون فرمایا تو اُسکے لیے اور وہ تیرے لیے
ہے اور یہی خرقہ مشائخ میں ہے کہ کل شجرہ حضرت علیؓ سے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچے
ہین اولیا کے سردار وہ ہین لیکن مین نے یہ حدیث اور قصہ کتب احادیث صحاح وحسان مین
نہین دیکھا ہے

فائدہ جاننا چاہیے کہ چودہ خانوادہ مشہور ہین کہ اُن سب کو تعلق حضرت علیؓ سے ہے اور شرح
عوارف مین ہے کہ بارہ ہین امام کہتے ہین پس اصل مین بارہ خانوادہ ہین ایک ادہمیان کہ اُنکو
ابو اسحاق ابراہیم ادہم سے تولا ہے دوم طیفوریان کہ انکو بایزید طیفور بن عیسی بسطامی سے تولا ہے
سوم محاسبیان کہ انکو ابو عبد اللہ بن حارث محاسبی سے تولا ہے چہارم قصاریان کہ انکو ابو صالح حمدون
قصار سے تولا ہے پنجم جنیدیان کہ اُنکو ابو القاسم جنید بغدادی سے تولا ہے ششم نوریان کہ انکو ابی حسین
محمد نوری سے تولا ہے ساتوین سہیلیان کہ انکو ابو محمد سہیل بن عبد اللہ تستری سے تولا ہے
ہشتم حکیمیان کہ اُنکو ابو عبد اللہ بن علی حکیم ترمذی سے تولا ہے نہم خرازیان کہ اُنکو تولا ابو سعید احمد
بن عیسی الخراز سے ہے دسوین حلاجیان کہ اُنکو تولا ابو منصور حلاج سے ہے گیارھوین سیاریان
کہ اُنکو تولا ابو عباس قاسم مہدی سیاری سے ہے بارھوین خفیفیان کہ انکو تولا ابو عبد اللہ محمد بن
خفیف سے ہے اور رہا خانوادہ چشتیان وہ شاخ ادہمیان اور سہروردیان اور جنیدیان سے ہے
رحمہم اللہ تعالی علیہم اجمعین

فائدہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ کو کلاہ دینے اور خرقہ پہنانے کی اجازت خانوادہ چشت
چشت اور سہروردیہ دونون سے ہے فرمان اجازت نامہ شیخ صدر الدین راجو قتال بخاری نے
زاد اللہ حرمین الشریفین شیخ سارنگ پیر پیر اس فقیر کے پاس بھیجا تھا اسمین مذکور تھا ولبست
خرقۃ المشائخ الچشت والسہروردیہ رضی اللہ عنہم ترجمہ اور پہنے خرقہ مشائخ چشت
اور سہروردیہ کا رضی ہو اللہ اُن سے شیخ اکثر اور اغلب کلاہ چشت دیتے تھے جب کوئی مزاحم ہوتا

اور کلاہ سہروردیہ مانگتا اسکے بعد دیتے کلاہ دینے کے وقت تکمہ کو دور کردیتے اور فرماتے کہ فرق کلاہ چشتیہ
اور سہروردیہ مین یہی ہی جب کوئی ارادت کے طلب کے لیے آتا اگر حال والا ہوتا خادم سر کے بال الگ کرا کے آگے
بٹھلاتا بعدہ حضرت شیخ فرماتے اس بھائی کو برادری مین تو نے قبول کیا وہ کہتا کہ مین نے قبول کیا اسکے
بعد فرماتے کہ دونون بھائی توبہ کرین اور یہ استغفار پڑھتے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ترجمہ بخشش چاہتا ہون مین اللہ سے کہ کوئی معبود نہین بجز اسکے
جو زندہ ہی اور ہمیشہ قائم رہنے والا اور توبہ کرتا ہون مین اُسکی طرف تین دفعہ اور وہ مرید بھی پڑھتا
بعد ازان اُس مرید کے سر پر اگرچہ سر منڈا ہوا ہوتا قینچی چلاتے پہلے قینچی سے بال اُسکی پیشانی کے چھوئے
کرتے پھر داہنی اور بائین طرف کے بال سر کے قصر کرتے اور قینچی چلانے کے وقت پڑھتے اَللّٰھُمَّ
قَصِّرْ اَمَلَہٗ وَاحْفَظْہُ عَنِ الْمَعَاصِیْ ترجمہ الٰہی کوتاہ کر اُسکی آرزو دنیا کو اور بچا اُسکو
گناہون سے اور یہ قینچی چلانے کے بعد پڑھتے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ثَبِّتْنَا
عَلَی التَّوْبَۃِ وَاحْفَظْنَا عَنِ الْمَعْصِیَۃِ الْحِفْظُ مِنْکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاَھْلِ بَیْتِہٖ ترجمہ بار خدایا درود بھیج محمد پر اور آل محمد پر اور برکت دے اور سلام بھیج قائم رکھ
ہمکو توبہ پر اور بچا ہمکو گناہ سے اور حفاظت تیری طرف سے ہی بحق محمد کے درود پہونچے اللہ کا اُسپر اور
سلام اور اسکی اہل بیت پر اور کلاہ پہناتے وقت پڑھتے اَللّٰھُمَّ تَوِّجْہُ بِتَاجِ الْکَرَامَۃِ وَ
السَّعَادَۃِ وَاحْفَظْہُ عَنِ الْمَعَاصِیْ وَثَبِّتْہُ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ ترجمہ بار خدایا
تاج پہنا اسے کرامت کا اور سعادت کا اور بچا اُسکو گناہون سے اور قائم رکھ اُسے دین اسلام پر اور
بعضے کے منہ مین مٹھائی دیتے اور یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْہُ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ بِرَحْمَتِکَ
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ترجمہ بار خدایا روزی کر اُسے شیرینی ایمان کی اپنی رحمت سے اے
زیادہ رحم کرنے والے رحم کرنے والون سے فرمایا کرتے کہ قینچی چلانی سنت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ہی اور اصل مین
حضرت شیث پیغمبر علیہ السلام سے روایت کی گئی ہی اور اُنکی سنت ہی پیر پیران اس فقیر کے شیخ قوام الدین کتاب
ارشاد المریدین مین لائے ہین کہ کتاب معرفت المریدین والسالکین مین لکھا ہی بروایت خواجہ حسن بصری
رح کے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہ قینچی چلانے کے وقت تین بال لین اور اصل قینچی چلانے کی
حضرت شیث علیہ السلام سے مروی اور اُنکی سنت ہی اور اُنکو جبرئیل علیہ السلام نے تعلیم کیا اور سب
اہل سلوک وطبقات کا اسپر اتفاق ہی کہ جب ایک مسلمان چاہے کہ کسی شیخ کا مرید ہو چاہیے کہ حرکات
اور سکنات اور اُسکے قلوب ثلثہ اور نفوس پر نظر کرے پہلے دیکھے کہ وہ شخص نفس امارہ کا گرفتار ہی

یا نہین یا نفس لوامہ کا موقوف ہی یا کہ نفس مطمئنہ سے مزین اور مشرف ہی اور قلوب ثلثہ کے اوصاف مین
نظر کرے کہ قلب سلیم رکھتا ہی یا قلب منیب یا قلب شہید ارادت کے صحیح ہونے کا کام قینچی چلانے سے ہی
اسواسطے کہ قینچی ایک سر ہی اسرار الہی سے جل قدرتہ کسی نے اس سر پر اطلاع نہین پائی اگرچہ
بعضون کا قول ہی کہ قینچی اُن علائق کی قطع ہی جو بندہ اور مولی کے درمیان ہی اور جب قینچی نے ایسا کام
کیا ہر ایک کی طاقت نہین کہ اُسے ہاتھ مین لے چنانچہ خواجہ جنید رح کا قول ہی لَا يَحِلُّ اَخْذُ
الْمِقْرَاضِ لِلَّذِي يُدْخِرُ دِرْهَمًا فِي الْكِيسِ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَرُّ النَّاسِ
وَمُضِلُّ النَّاسِ مَنْ هَمَّ بِالدُّنْيَا وَيَاْخُذُ الْمِقْرَاضَ سُئِلَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ
صَاحِبُ الدُّنْيَا قَالَ الَّذِي يَطْلُبُ مِنَ الدُّنْيَا اَكْثَرَ مِنَ الْكَفَافِ يَعْنِي اَكْثَرَ
مِنْ قُوتِ يَوْمٍ وَاحِدٍ لِاَنَّ اَكْثَرَ مِنْ قُوتِ يَوْمٍ غُنْيَةُ الْفَقِيرِ وَلِهٰذَا اَوْجَبَ الشَّافِعِيُّ
صَدَقَةَ الْفِطْرِ لِمَنْ كَانَ لَهٗ اَكْثَرُ مِنْ قُوتِ يَوْمٍ وَاحِدٍ **ترجمہ** نہین حلال ہوتا مقراض کا
لینا اُس شخص کو کہ جمع کرے تھیلی مین ایک درم کو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی بُرا خراب آدمی
اور گمراہ کرنے والا لوگون کا وہ شخص ہی جسنے دنیا کے حصول پر کمر باندھی اور مقراض اُٹھائی یعنی مرید
کرنے لگا دریافت کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کون ہی صاحب ہم دنیا کا فرمایا وہ شخص کہ دنیا سے
زیادہ از کفاف چاہتا ہی یعنی زیادہ ایک روز کے کفاف سے اسواسطے کہ ایک دن کے کفاف سے
زیادہ فقیر کے لیے غنا ہی اور اسی واسطے واجب کیا شافعی رح نے صدقہ عید الفطر کا اُس شخص کے لیے
جسکے پاس ہو زیادہ ایک دن کے قوت سے اور طریقہ مقراض چلانے کا یہ ہی کہ قبلہ رخ بیٹھے اور مقراض
ہاتھ مین لے تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور مقراض چلانے کے وقت جو دعا پڑھی جاتی ہی
اُسمین اہل سلوک کو اختلاف ہی بعضے کہتے ہین لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کہے پہلے
ایک بال اُسکی پیشانی سے لے اُسکے بعد کہے اے بادشاہ اے ملک بندہ جو تیری درگاہ سے بھاگا ہوا
تھا پناہ مانگتا ہی تاکہ بندگی کی حد مین آئے اور بندون کی طرح بندگی کرے اور چاہتا ہی کہ جو کچھ تیری یاد کے
سوا ہو سب اُسکے لیے غیرت ہو پھر ایک بال دوسرا داہنی جانب سے اُسکی پیشانی کے لے اور ایک بال
اُسکی پیشانی کی بائین طرف سے کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا ہی اور کہا ہی بعض صوفیہ نے
جو شخص کہ ادب حاصل نہ کرے اپنے افعال کے عیوب اور اپنے نفس کے غرور دیکھنے سے تو اُسکا شیخ
کرنا جائز نہین ہی یعنی جو شخص بعد از ارادت اپنے اعمال اور افعال کو آفات اور عیوب سے پاک نہ کرے
اور نفس کو تمام آلایش سے صاف نہ کرے اُسکی اقتدا اور پیروی درست نہین ہی نفس کی رعونت

سب خود پرستی ہی اور جب تک کوئی خود پرستی سے الگ نہو خدا پرست نہو سکے ؎ مقیم کعبہ ہو یا دیر کا ہو + ادھر کا یا ادھر کا ایک سا ہو + پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ درویش کو بقال کی مثال ہونا چاہیے اسواسطے کہ بقال کی عادت ہی کہ تمام دن سودا بیچتا ہی اور رات کو حساب کرتا ہی اور اس تلاش مین رہتا ہی کہ آج کچھ فائدہ ہوا یا نہین اگر فائدہ ہوتا ہی تو خوش ہوتا ہی نہین تو غمگین اور پشیمان بلکہ اسمین کوشش کرتا ہی کہ معمولی رات قوت سے کچھ کم کر دے اسی طرح سے درویش کو بھی چاہیے کہ نفس کے محاسبہ مین رہے کہ آج وظائف سے کچھ زیادہ ہوا یا نہین اگر سوا ہو تو شکر الہی بجا لائے بشرطیکہ مغرور نہو اور جو کم ہوا ہو اسمین کوشش کرے کہ رات کو قضا شدہ وظیفہ پورا کرے بلکہ زیادتی مین سعی کرے تاکہ اس وعید سے محفوظ رہے مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ اس محل پر مین نے عرض کی کہ ہر روز وظائف کو زیادہ کرنا اس حدیث کے موافق بندہ پر تکلیف حد سے زیادہ لازم آتی ہی اس حدیث پر عمل کیونکر میسر آئے جواب دیا کہ پہلے وظائف اور شغل کی زیادتی مین کوشش کرے جب نہو سکے اور وظائف سے زیادہ ہو جاے تو حضور اور ذوق شوق کی زیادتی مین کوشش کرے تاکہ ہر روز حضور اور ذوق شوق زیادہ ہو اور یہ بھی فرماتے تھے کہ شیخ ابی محمد سلمہ رح نے فرمایا ہی جو مرید کہ اسکے دن اور رات ایسے اور ایسے درست نہون تو ہرگز اُسنے سلوک نہین کیا یعنی مرید کو چاہیے کہ ہر روز احکام طریقت پوچھا کرے اور جو مرض اور علت کہ اُسے ہو یا کشف اور واردات پیش آئے پیر کے سامنے ظاہر کرتا رہے تاکہ اسمین ترقی اسکے کام کی ہو اور اگر مرید ایسا نہ کرے تو وہ اہل سلوک سے نہین ہی اور نہ سلوک طریق کے سزاوار ہی اور آگے کام نہ چلے لیکن ... سے بڑا اور ... کام کے لیے ایک طبیب حاذق صحیح البدن چاہیے کہ وہ علاج کرنے کے لائق ہو ورنہ طبیب بیمار سے معالجہ ... پڑھے ؎ طَبِیْبٌ یُدَاوِی النَّاسَ وَھُوَ مَرِیْضٌ ع۔ اوروں کی کرتا ہی طبیب اور خود مرض مین ہی۔ ایک عارف کا قول ہی ؎ سوتا عالم ہی اور تو ہی سوتا + سوتا سوتے کو کیا جگا سکتا + اسی واسطے ایک عزیز کا قول ہی جسنے دل کا طواف کیا مقصود پایا اور جسنے دل کی راہ بھلادی ایسا دور ہوا کہ پھر ہرگز اپنے کو نہ پایا اور ایک عارف نے کہا طالب خدا خدا کو نہ جہت اور دنیا اور آخرت مین طلب کرے اور نہ بہشت اور عرش و کرسی مین ڈھونڈھے طالب کی راہ اسی کے اندر ہی وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ترجمہ تمہارے نفوس مین ہی کیا تم نہین دیکھتے ؎ معشوق ہی موجود چلے آو چلے آو + اور یہ بھی پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ وفات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاہا

کہ اُنکے حال اور اعمال کو دریافت کریں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی کو اپنے نکاح مین لائے اس غرض سے
کہ اُن سے کلام کر سکیں جب نکاح ہو گیا پوچھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کیا عمل کرتے تھے بیان کرو کہ مجھے
معلوم ہو اُنکی بی بی نے کہا اے عمر ابو بکر کا کوئی عمل سوائے فرض اور سُنت کے مین نے نہین دیکھا
مگر یہ کہ ہر جمعہ کو مراقبہ مین بیٹھتے تھے یا پرانی گدڑی کے سینے مین مشغول ہوتے جب سر اُٹھاتے تو
آہ کرتے ایک بو جلے ہوئے گوشت کی سی آتی تھی صبح کے وقت بھی اُٹھتے وضو کرکے بیٹھتے اور آہ و نالے
اسی صورت سے کیا کرتے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَلٰکِنْ بِشَیْءٍ وَقَرَ فِیْ قَلْبِہٖ
کوئی عمل اعمال سے پڑھا چڑھا کیا کرتے تھے اسواسطے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکو فاضل ورنہ
مفضول جانتے تھے یہ ہے مہربانی اللہ کی دیتا ہے وہ جسکو چاہتا ہے اُسکے بعد عورت کو طلاق دیدی اور کہا
مقصد تیرے نکاح سے پوچھنا اُسکے شغل کا تھا سو معلوم ہوا کہ جو عمل اُسکا تھا ہم مین سے کسی کا عمل نہین تھا

فائدہ مرید پر واجب ہے کہ ظاہر اُسکا وظائف سے اور باطن اُسکا ارادت یعنی مقصودات سے خالی نہو
تاکہ واردات اُس مرید پر نازل ہون تب اُسوقت مرید اُن واردات کے ساتھ ہوتا اور اوراد کے ساتھ
اور نہ ارادت کے ساتھ یہ ہوشیاری کا مقام ہے پیر راہ دکھلانے والا چاہیے کہ مرید کو اس مقام مین نہمائی
کرے تاکہ واردات الٰہی کا واقف اور شناسا کرے وارد اُس چیز کو کہتے ہین کہ دل پر سرور اور حزن
اور قبض و بسط سے وارد ہووے اور چاہیے کہ ارادت وہ ہو کہ مرید کا باطن ہمیشہ توفیق اور عادات
اور مقامات کی طلب مین ہو پس جب مرید کا کام معاملات ظاہر سے دل کے معاملات کو پہونچے مرید کا
کام ہے کہ باطن کو آباد اور اوراد و وظائف سے فرائض اور سنت روزمرہ پر اکتفا کرے اور ارادت
سے بھی ٹھٹک رہے اور سب مشغولیون سے باز رہے فکر دل کے سوا دوسرے کی ملازمت نہ کرے
جو چیز اُسکو مشغول کرنے والی ہو اُس سے باز رہے خیر ہو یا شر ہو بعضے کہتے ہین اس حالت مین اگر ورد وظائف کی
رعایت کرے تو یہ اتم و اکمل اور یہ نادر ہے جب ظاہر کی مشغولی سے باطن کی مشغولی کی نوبت کو پہونچی تاکہ
پاؤن وغیرہ مجاہدہ سے آرام پائین اسواسطے کہ جو شخص خواہان اسرار کی حفاظت اور باطن کی عمارت
اور انفاس کے شمار کا ہو اُسکو ظاہری مجاہدات کے لیے ہر طرح کے مخالفات کے ساتھ فرصت نہو پس
بالضرور اُسکے سب جوڑ اور اعضا ظاہری مجاہدون سے آسودہ ہون اور باطن کی آبادی اور احوال
مباشرت اور اسرار کی نگہداشت مین مشغول ہو کہ خاص لوگون کو اسرار سے وہ کچھ دیتے ہین کہ
عوام اُس سے محروم ہین اور انفاس کا شمار کرنا یہ ہے کہ ظاہر و باطن کو نگاہ رکھے تاکہ ایسی بات نہ نکلے
کہ اُسمین بے ادبی اور بے حرمتی اور بے حضوری ہو بلکہ جو کچھ کہے یا کرے صبا دابا و حضور سے ہو

حتی کہ اُس حد کو پہونچے کہ ہمیشہ اُسکے ساتھ حضور ہو ایک پلک مارنے کی برابر غائب نہو کہ
اَلْغَفْلَۃُ مِنَ اللّٰہِ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ ترجمہ اللہ سے غافل ہونا سب سے بڑا گناہ ہی
اسی واسطے کہتے ہین اَلْمُخْلِصُوْنَ عَلٰی خَطَرٍ عَظِیْمٍ مخلص لوگ بڑے خطرہ مین ہین بیت ہی
؎ نزدیکان رابیش بود حیرانی + پس چاہیے کہ کوئی دم اور قدم بے رضاے مولی اور بے حضور
مولی نہو کہ اَلْاَیَّامُ تَمْضِیْ وَالْاَنْفَاسُ تُعَدُّ وَالرَّبُّ یَنْظُرُ فَافْعَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّہٗ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ترجمہ دن گذرے جاتے ہین اور انفاس شمار کیے جاتے ہین اور
پروردگار دیکھتا ہی پس کرو جو تم چاہو ہر آئینہ پروردگار اُن چیزون کو دیکھنے والا ہی جو تم کرتے ہو
اور کروگے دونون جہان سے اندیشہ اُسکا اگر گذر جاے یہ بڑا کام ہی قِیْمَۃُ الْمَرْءِ عَلٰی قَدْرِ
ھِمَّتِہٖ ؎ تو وطوبی وما وقامت یار + فکر ہر کس بقدر ہمت اوست + اور فقیر کی عبادت
یہ ہی کہ خطرون کو دور کرے یعنی خواطر اربعہ کے نفی کرے جو کہ حق اور ملک سے ہی نہ جائینگے اور
جو شیطان اور نفس سے ہی معدوم ہو جائینگے اور نہ اسواسطے ہی کہ جو سر پر گذرے وہ الہام حق ہی
بلکہ جائز ہی کہ وسواس شیطانی اور ہواجس نفسانی ہون پس چاہیے کہ نفی خواطر مین جیسا کہ چاہیے
کوشش کرے تاکہ طرح طرح کے خطرے دین اسلام کے مضر نہون اور اسی طرح عام خلق
کی خاطر مین جو چیز بے قصد گذرے سب کو خاطر کہتے ہین اور اس گروہ کے نزدیک خاطر وہ ہی کہ
حق اور ملک سے ظاہر ہوا اور جو کچھ شیطان یا نفس سے ہوا اگرچہ خاطر ہی مگر در حقیقت جو کچھ شیطان سے ظاہر ہو
اُسے وسواس کہتے ہین اور جو نفس سے پیدا ہو ہواجس اُسکا نام ہی اور کہتے ہین کہ خاطر اور وسواس
اور ہواجس مین وہ شخص فرق کر سکتا ہی جسکا لقمہ حلال ہو لیکن حرام کھانے والے کو سب وسواس ہو
خاطر نہو اور جسکا لقمہ شبہہ کا ہو اُسکی خاطر وسواس اور ہواجس سے ملی ہوا اور بعض مشائخ نے کہا ہی کہ جب
تو مرید کو دیکھے کہ شہوات پر قائم اور حظوظ اور مرادات نفس کا طالب ہی تو ہر آئینہ یقین کر کہ وہ جھوٹا
مرید ہی اور مرید ہی اسکے دعوے مین سچا نہین ہی اسواسطے کہ مریدی صفت دل کی ہی کہ محسوس نہین اور نشانی
بغیر معلوم نہو اور مرید کے صدق کی نشانی یہ ہی کہ شہوات کا چھوڑنے والا ہو اور مرادات نفسانی کا طالب
نہو جب یہ علامت اُسمین نہو تو بیشک اپنے دعوی مین جھوٹھا ہی نہ سچا کہا ہی جو مرید اپنے نفس کو سرکشی
اور نافرمانی مین فرعون کے مثل نہ جانے وہ توحید مین تصدیق کرنے والا نہو نہین دیکھتے کہ فرعون نے
ہمکو کسی طرح کا نقصان نہین پہونچایا کہ اُسنے اپنی طرف اپنی قوم کی دعوت کی مگر یہ نفس کا فر رات دن
ہمکو بار بار اپنی طرف بلاتا ہی پس مرید کو ہر دم واجب اور لازم ہی کہ نفس کو دشمن خیال کرے جس کسی نے

نفس کو بالیقین دشمن جاننا محبت الٰہی کو خطا بدی سے لکھا ہی اور نشان یہ ہی کہ مراد کے نہ پانے مین
وہ زیادہ خوش ہو اس سے کہ جب وہ مراد پاوے اور جو نفس کے مراد پر راستہ چلے خلاف حق کرتا ہی
اور جو نفس کی نامرادی پر قدم مارتا ہی اُسنے اجابت حق کی نہین دیکھے کہ حکم ہوتا ہی اسے داؤد چھوڑ اپنے
نفس کو اور آ خواجہ جنید رح سے پوچھا کہ اگر ایک سالک دو جہان سے گذر گیا ہوا ور ایک مراد اسکی رہی ہو
اُسکے حق مین آپ کیا فرماتے ہین فرمایا کہ مکاتب غلام ہی جب تلک ایک درم اُسکے ذمہ ہووے
میان جانتے ہین کہ حاصل ہی مجھکو + نہین غیر مقدار حاصل میان کو + تین نفس کی حفاظت نہین جب تک
شہوت و مرادات اُسکی نہ جاتی رہین حتی کہ جو اُسے پسند آئے اُسکے برخلاف کرے اور دم پھر اُسے
مراد کو نہ پہونچائے اگرچہ طاعت ہو کہ نفس مرید کو طاعت کی راہ سے مصیبت مین کھینچے اور اخلاق
نفس کی اصل دس چیز ہین بخل کبر عجب ریا حسد غیر خشم حرص طعام حرص سخن دوستی مال دوستی جاہ
جب ان سے خلاص ہو تو اخلاص کی راہ مین آئے اور اُن سے نجات مخالفت کے سوا دوسری طرح
نہو اگر نفس کو کھانا پسند آئے تو فاقہ کرے اور کھانا دوسرے کو دے اور جو کہنا مرغوب ہو تو چپ
رہے اور چپ رہنا بھائے تو کہنا اختیار کرے اسی طرح سب چیزون مین خلاف کرے کہ نفس سے
بچنا مخالفت سے ہو سکتا ہی کہتے ہین کہ عارف لوگ بلاے شیطان کی نسبت زیادہ بلاے نفس سے ڈرتے ہین لیکن
اہل معرفت وہ راہ چلتے ہین کہ ہوا اور مرادات نفس کو قدم کے نیچے دبائین تا کہ اُسکا حجاب دل کے سامنے
سے اُٹھا ڈالین اور جب یہ پردہ اُنکے سامنے سے اُٹھ گیا تو شیطان کو اُنکے پاس دخل ہی نہ دنیا اور خلق کو
اسواسطے کہ فساد کی جڑ وہی ہی جب کہ جڑ اُکھیڑ کر دور کر دی تو ضرور اُسکی ڈالیان خشک اور نابود ہو جاتی ہین
یہی سبب ہی کہ مشہور ہی سالکوں نے اور عارفون نے اپنے نفس سے لڑائی کی ہی جسکے لیے مصالحہ نہین
سالہا سال گذر جائین کہ نفس کو اُسکی آرزو نہین پوری کرنے دیتے اور ایک قدم اُسکی ہوا کے راستہ نہین چلتے
اور جسمین ذلت ہو اُسمین خوب کوشش کرتے ہین جب تک کہ ایک صفت بھی اُسکی خراب صفات سے
باقی رہے کہتے ہین کہ بت اور جنیو ابھی باقی ہی اسواسطے کہ طالب کے لئے جو چیز حجاب ہی اُسکا بت اور
زنار ہی پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک شب تہجد کے وقت خواجہ بایزید بسطامی کو نفس نے
کلمہ سبحان اللہ کے کہنے مین سُست کیا خواجہ کو ہوش ہوا اور غور کی کہ یہ کس سبب سے تھا نفس کی تلاش
کرنے لگے اور کھانے پینے کی چیزون مین جستجو شروع کی اور یہ بھی فرمایا کہ ایک فقیر بے معنی جنگل کے قریب
ایک جگہ ہی بیٹھ رہا اور عبادت ربانی مین مشغول ہوا تو برس گذر جاتا اور کھانا نہ کھاتا جب خلق نذر لاتی
جاتی ملاقات نہ کرتا ایک برس پیچھے ایک دن مقرر کیا تھا کہ فلان مقام مین آئین اور ملاقات کر کے چلے جاتے

سب لوگ جمع ہوکر وہان جاتے اور روز معین پر وہان خلقت کا ہجوم اور اژدحام بے شمار ہوتا اسی مدت
سال بھر بغیر کھائے پیے رہتا یہی اُسکی قوت ہوگئی تھی آچانک وہان ایک درویش بامعنی عارف صاحب بصیرت
آنکلا اور وہ کیفیت سُنی کہا معلوم ہوا کہ یہی اُسکی قوت ہوگئی ہے نفس کی آفتون کو نہین پہچانا ہے جب کہ وہ
روز معین پہونچا تو وہ درویش صوفی بے معنی کی طرف گیا اور واپس آکر خلق اللہ سے کہدیا کہ مخدوم کی
زیارت کو مین گیا تھا فرمایا ہے کہ روز مقررہ مین ایک کام ہے اور خداوند تعالیٰ کے ساتھ ایک مقام ہے مناسب
کہ اُس روز خلائق نہ آوین اُس دن نہین گئے وہ صوفی اپنی عادت کے موافق روز معینہ پر آیا اور ایک دن
اور ایک رات رہا کوئی اُسکے پاس نہ گیا جب اپنی قوت نہ پائی تو وہ مرگیا دوسرے دن خلق گئی اُسے
مردہ پایا اُس درویش نے حقیقت حال بیان کی اور فرمایا کہ صوفی بے معنی تھا اور تصوف کے حال سے
اُسکو خبر نہ تھی خلق کی تعریف اور ثنا مین گرفتار تھا اور نفس کی آفتون سے واقف نہ تھا اور اُسکی قوت
سال تمام کی یہی تھی اسی خوشی مین بارہ مہینے گذران دیتا اسلیے کھانے کی اُسے حاجت نہ تھی جب غریب نے
اپنی قوت نہ پائی لاجرم جان اپنی تلف کی اور نفس کا نفاق یہ ہے کہ ظاہر باطن کو یکسان نہ رکھے گیہون
دکھلائے اور جو بیچے ہمیشہ یہی خواہش ہو کہ نیکی کو دکھلائے اور بدی کو چھپائے اگر کسی شب ہزار خرابی
اور فساد کرے تو یہی چاہے کہ وہ نہ کھلے اور جو کسی رات گھڑی بھر جاگتا رہے یا چند رکعت ادا کرے
تو چاہتا ہے کہ تمام دنیا کے لوگ واقف ہو جائین وہی مثل ہے کہ جولاہے نے جب دو رکعت نماز کی پڑھی
تو وحی کا منتظر رہتا ہے جولاہہ احمق مشہور ہے نفس منافق سب احمق اور کم عقلون سے بڑھکر ہے اور اُسنے
حمق کے سوا اور کچھ نہین بن آتا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آدمی کی سعادت کے
یہ بات ہے کہ دشمن اُسکا عقلمند ہو اور میرا دشمن ہے جسکو عقل نہین یعنی نفس اے عزیز دیکھو اس سے
زیادہ بے عقلی کیا ہوگی کہ اپنے تئین نفس رب کہواتا ہے اور امر الٰہی کی مخالفت سے خوش ہوتا ہے نعوذ
باللہ من شرہ وحمقہ اور مشرک ہے نفس کے بعضے احوال مین اور شرک سے مراد یہان شرک خفی ہے اور وہ
یہ ہے کہ حق کے سوا دوسرے سے امید رکھے یا خوف کرے اور نفع نقصان کو دوسرے کی طرف سے
دیکھنا کہ یہ سب شرک ہے جب تلک کہ غیر کی امید اور خوف دل سے نہ جاتا رہے اور نفع دینے والا
اور نقصان پہونچانے والا اور بخشش کرنے والا اور روکنے والا خدا کے سوا دوسرے کسی کو نہ جانے
مشرکون کے گروہ سے باہر نہ نکلے اور شرک کے جال سے خلاصی نہ پائے یہی سبب ہے کہ رئیس دین
اور محتسب عارفان نے فرمایا ہے ؎ جو ہے تو مومن مشرک موحد تو نہین واللہ موحد جو ہے تو ہو جب
کہ منھ کو غیر سے پھیرے ٭ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ ایک روز خواجہ بایزید کے

پیٹ مین درد ہوا ایک شخص آپ کی بیمار پرسی کو گیا بایزید رح نے کہا کہ رات کو دودھ پیا تھا اس سے پیٹ مین
درد ہو گیا ایک شب خواجہ مقام انبساط مین بیٹھے محبت کا دم بھر رہے تھے کہ ہاتف نے آواز دی
اے مشرک محبت کا دعوی ہی کیا بھول گیا دودھ والی رات کو کہ اُسکے سبب درد مبتلا پایا اور میری طرف سے
نہ کہا پس اے برادر ہرگز نفس پر بھروسا نہ کر کہ اُسے دعوی اسلام کا ہی اور یہ شرک کو نہیں چھوڑتا
اُس سے مسلمانی تک پورب پچھم کا فرق ہی خوب کہا جسنے کہا ؎ سے دل تو کبھی مطیع سبحان نہوا +
اور عادت بد سے تو پشیمان نہوا + درویش ہوا تو زاہد اور دانشمند + سب کچھ تو ہوا اگر مسلمان نہوا +
اور نفس وہ ہی کہ طلب کرتا ہی اس چیز کو جو خدا تعالی کے واسطے ہی ضد اپنے دعوی مین اور برابر والا اپنے
مطالبہ مین حالانکہ لاضد و لاند صفت حق ہی اور وہ یہ ہی کہ خداوند تعالی نے اپنے بندون سے خواہش کی ہی
کہ اُسکی تعریف و ثنا کرین اور یہ بھی چاہا ہی خدا تعالی نے اپنے بندون سے کہ اُسکے امر و نہی کے خلاف نہ کرین
اور اُس سے تجاوز نہ کرین اور چاہا ہی خدا تعالی نے بندون سے کہ اُسکی صفت کرم اور سخاوت سے کرین اسی
بات کو نفس دوست رکھتا ہی یعنی نفس بھی چاہتا ہی خلق سے کہ سخاوت اور کرم کے ساتھ اُسکی تعریف کرین
اور خدا تعالی نے بندون سے چاہا ہی کہ اُسکے ساتھ رغبت کرین اور اُس سے خوف بھی کرین اور یہی بات
نفس بھی چاہتا ہی خلق سے کہ اُسکی طرف رغبت کرین اور خوف بھی اُس سے کرین اور یہ سب صفات خداوند
تعالی کے ہین نہ بندہ کے اور یہ صفات بندہ سے اُسکی خودی اور نخوت نفس سے پیدا ہوتے ہین بعضے سمجھے
کہ فرعون مردود نے اپنے تئین کچھ جانا اور یہ صفات اپنے اندر خیال کین دعوی کیا کہ مین تمہارا رب
ہون خیال نہ کرو کہ یہ صفات اُسی مین تھین اور ہمارے تمھارے اندر نہین تمام نفوس مین یہ صفات پوشیدہ
موجود ہین مگر اُسنے آشکارا انا ربکم الاعلی کہا اور دوسرے اُسکو مخفی رکھتے ہین یہ سبب ہی کہ اُسکو شرک جلی کہتے ہین
اور اسکو شرک خفی پس مرد کو چاہیے کہ دعوی فرعونی نہ کرے اور اس دعوی کا ترک نفس کے قلع و قمع کے
سوا دوسری طرح حاصل نہو یہی سبب ہی کہ حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام طاعتون کی
اصل مخالفت نفس ہی اور تمام معصیتون کی اصل موافقت نفس خبردار ہمیشہ اُسکے مخالف رہو نہ موافق
خوب کہا جس کسی نے کہا ؎ گبر ہی یہ نفس سرکش قتل گبران ہی غزا + نفس بے مارے مرا جو شخص وہ مردا ہی
زندگی گر خوب ہی در کار گردن اُسکی مار + کیونکہ اُس سے کون بڑھکر دشمن خونخوار ہی + سالکون نے اور
عارفون نے یہ سب کچھ اپنے سلوک مین دیکھا اور اپنے مشاہدہ کے موافق اطلاع دیتے ہین کہ طالب کو
اس سے تنبیہ ہو اور دعویدارون کو منع اور زجر اور اللہ ہی توفیق دینے والا اُن چیزون کا ہی جنکو وہ دوست
رکھتا ہی اور اُن سے رضامند ہی خزانہ جلالی مین ہی حضرت سید السادات رح نے فرمایا کہ روح بادشاہ ہی

اور وزیر اُسکا عقل ہی اور لشکر اُسکا ملک اور خوف الٰہی اور دوسری طرف نفس بادشاہ ہی اور وزیر اُسکا
شیطان ہی اور لشکر اُسکا ہوا ہمیشہ وہ جنگ رکھتے ہین جبتک کہ روح غالب ہی اُس شخص سے حسنات اور
عبادات ظاہر ہوتی ہین اور اگر عیاذاً باللہ نفس غالب ہو تو فسق اور فجور اور دل اُسی کا یار ہو جاتا ہی جسپر نفس کو
غلبہ ہو سکتا ہی اور اسی واسطے اُسکو قلب کہتے ہین کہ بدلنے والا ہی جب کہ روح غالب ہو عبادت اور ریاضت سے
طیران و سیران کی صفت اُسمین آتی ہی نفس باوجودیکہ کثیف ہی سبب روح کا تابع ہوا اسکو بھی طیران و سیران
حاصل ہو جاتی ہی حضرت سید السادات رح نے فرمایا ہی کہ اگر روح غالب ہی قیامت کے دن نفس بھی جو روح کی
صحبت مین ہی آرام سے رہے اور نعوذ باللہ اگر نفس غالب ہو یا آنکہ روح نیک عمل کرنا چاہتی ہی الا نفس کم بخت کی
صحبت کے سبب روح کو عذاب دیتے ہین اسواسطے کہ روح اصل ہی اور بنی آدم کا قیام اُسی کے ساتھ ہی مثلاً
اگر ایک لنگڑا اور ایک اندھا دونون کسی باغ مین چوری کے لیے جاوین اور اندھا لنگڑے سے کہے کہ میرے
کاندھے پر سوار ہو کر میوہ درخت سے گرا اور لنگڑا اس پر عمل کرے تو دونون گنہگار ہون اسواسطے کہ چوری
دونون کی معاونت سے ہوا ایک اُنمین سے تنہا نہین کر سکتا

فائدہ مرقع کا پہننا دونون گروہ کو جائز ہی ایک وہ گروہ جو دنیا سے انقطاع کر چکے ہین اور دوم وہ
جو مشتاق مولٰی ہین بزرگون نے کہا ہی کہ مرقع جامہ اولیا ہی اور شرط اُسکے پہننے کی یہ ہی کہ اُسکو کفن جانے
اور لذات و حیات کی امید کو اپنے سے قطع کرے اور دل کو زندگی کے آلاموں سے پاک کرے اور اپنی عمر
خداوند تعالیٰ کی خدمت کے لیے وقف کرے شیخ علاؤالدین سمنانی رح کے رسالہ مین ہی کہ اگر نعوذ باللہ
منہا مرید مخذول ہو کر صحبت تھمتری کرے اور دوبارہ اپنی بطالت اور لغویات پر چلے تو شیخ پر واجب ہی کہ
وہ خرقہ واپس لے اور اگر شیخ موجود نہو تو شیخ کے خلیفہ یا اُسکے اصحاب سر برآوردہ پر واجب ہی کہ خرقہ کو
اُس سے واپس لے لین یہان تک کہ وہ مرید توبہ کرے رئیس درویشان اور محتسب عارفان قدس سرہ
فرماتے ہین بلکہ جس کسی کو قوت ہو اس طریقہ ناپسندیدہ کو بدل ڈالے اور ایسے لوگون کو نہ چھوڑے
پس اے عزیز بعضے مشائخ اس دعوی کی طرف نہین جاتے اور پرہیز دعوی سے کرتے ہین اور انکا عمل
اسپر ہی کہ رہین جیسے ایک فرد افراد انسان سے اور لباس بے تکلف اختیار کرتے ہین اور مریدون کو حکم
دیتے ہین تاکہ جو کچھ پائین پہنین اگر عبا پائین تو وہی اور اگر قبا پائین تو وہی سہی اور یہ روش بہتر ہی
مراد اہل طریقت نہ ظاہری لباس + کمر تو خدمت سلطان مین باندھ صوفی رہ + بعضے وہ ہین کہ ایک
جامہ سے زیادہ مکروہ جانتے ہین اور بعضے احتیاطاً ایک جامہ سے زیادہ جائز رکھتے ہین تاکہ اگر جامہ
ناپاک ہو جاے یا پاکی مین شبہہ آجاے تو دوسرا جامہ استعمال کرین اور بعضے مشائخ مرید کو جامہ اور

خرقہ زرد رنگ کا پہنا ہے میں اس نیت سے کہ مرید متنبہ ہو اور اسکے لائق اپنے تئیں بنائے

فائدہ جاننا چاہیے کہ بعضے مشائخ نے جو لباس خاص صفات کا اختیار کیا ہے تو ہر ایک لباس کو اشارہ ایک مقام کا اور بنا ایک شرط کا گردانا ہے لباس جو صفات خاص کا ہے وہ پانچ قسم کا ہے متقی مرقع ملمع خشن طلق متقی وہ ہے کہ اسکے ابرہ اور استر ہو بیچ میں اسکے کچھ نہو اور یہ پہلا لباس مرید کا ہے اور مرید کا اسکو پہنا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ مرید ابتدا میں دو چیز کے ساتھ مشغول ہے ایک تو حکموں اور اوامر کا ادا کرنا دوسرے ممنوعات اور منہیات شرعی سے پرہیز کرنا اور بچنا پس جب کہ باطن میں دو چیزیں ہوں تو ظاہر میں بھی اسکا لباس متقی یعنی دوہرا ہونا چاہیے کہ قول مشہور ہے ظاہر عنوان باطن ہے پس جب کہ مرید ان دو چیز پر ثابت قدم ہوا اور قرار اسپر حاصل کیا تو پھر مرقع پہنے اور مرقع وہ لباس ہے کہ اسکے ابرہ ہو اور استر ہو اور درمیان میں انکے کوئی شے نمدا وغیرہ نکندوں کے ساتھ ہو اور یہ اشارہ اس بات کا ہے کہ مرید کے لیے تین صفات ہیں نفس الکلمہ عین الکلمہ محقق الکلمہ نفس الکلمہ ثبات و قرار اوامر کی ادا اور منہیات کے پرہیز کرنے میں ہے اور عین الکلمہ انس اور آرام خداوند تعالی کے ذکر سے اور محقق الکلمہ ترقی کرنا اور مقامات کا قطع کرنا ہے اور مراد کلمہ سے خطاب اللہ جل جلالہ کا اسکے ساتھ ظاہر میں اور باطن میں ہے اور مرید جب اس مقام کو پہونچے تو جائز ہے کہ ملمع پہنے اور ملمع وہ لباس ہے کہ اسمیں طرح طرح کے رنگ ہوں اور اس لباس سے اشارہ اسکا ہے کہ بندہ نے خداوند تعالی کے صنائع اور بدائع کو جو دنیا میں ہو پہچانا ہے اور ہر ایک چیز کی حقیقت سے واقف ہو گیا ہے اور اسکے دل نے اقسام اور انواع کی سختی بلاؤں کے ساتھ آرام حاصل کیا ہے اسکے بعد روا ہے کہ خشن پہنے اور خشن وہ ہے کہ اسمیں پیوند بہت ہوں اور اس لباس سے اشارہ ہے اسکی طرف کہ زخم اور مصیبت کے تئیں قبول کیا ہے یعنی جو سوئی کہ خشن میں چبھوتا ہے ایک زخم اپنے دل میں لگاتا ہے اور اپنے دل کو ان زخم پر آرام دیتا ہے اسکے بعد جائز ہے کہ طلق پہنے اور طلق وہ خرقہ ہے کہ اسمیں بہت سے ٹکڑے اور ٹکڑے مختلف خرقوں کے ہوں اور پرانے ہوں اور اس لباس سے اشارہ ہے کہ تکلف کو دور کرے اور بشریت کو دبا کر مار ڈالے اور لوگوں کے آثار و علامات کی طرف رخ نہ کرے اور جسقدر کہ ہم نے لباس بیان کیے انکو دوستوں نے نہیں پہنایا جب تلک کہ مرید کو اس جامہ کے سزاوار نہیں دیکھا مرد کو چاہیے کہ اپنے تئیں لباس کے لائق بنائے تب اسکو پہنے بعضے اول ہی دفعہ پہناتے ہیں تاکہ وہ پوشش اور وہ لباس مرید کے لئے ایک قید اور حرص و ہوا اور گناہوں سے ایک پناہ ہو خواہ خلق کی شرم سے خواہ خالق کی شرم سے اور اسکو خرقہ تبرک کہتے ہیں حضرت سید السادات نے فرمایا کہ درویش جو لباس پہنے ایک خاص نیت کے ساتھ پہنے اگر سفید جامہ پہنے چاہیے کہ جیسے اسنے ظاہر میں سفید پوشاک پہنی ہے باطن کو بھی کینہ اور ڈاہ اور غرور و کنجوسی اور کدورتوں سے صاف کرے

اور نیلا اہل مصیبت کا لباس ہی جو شخص اُسے پہنے چاہیے کہ وہ اپنے گناہون کے سبب ہروقت مصیبت رکھے مشائخ نے کہا ہی جو شخص نیلا جامہ پہن کر بیٹھے یہ طریقت مین جنایت ہی اُسپر غسل لازم ہی مگر نیلا خرقہ وہ پہنے کہ ہوا جس شیطانی کو الہام رحمانی سے تمیز کرے اور لال کپڑے وہ پہنے کہ جو اپنے تئین شہیدون کی طرح مرا ہوا خون مین بھرا ہوا جانے اور جامہ ہزار خطی وہ شخص پہنے کہ مشائخ کے سب طریقے کا برتاؤ کرے اور سب اولیاء کی پیروی قول و فعل مین کرے اور کنبل وہ شخص پہنے کہ فقر اور مجاہدہ کے بوجھ اُٹھانے سے فریاد نہ کرے اور یہ کنبل اونٹ کی اون کا ہی اور اونٹ پر دوگون بوجھ رکھین اور ہرگز اس سے فریاد نہین کرتا اور اونٹ کے بالون کی رنگت کا لباس وہ شخص پہنے کہ جسطرح اونٹ کی مہار کوئی پکڑ کے جہان چاہے وہان لے جائے اگر اُسکو بھی پکڑین اور جہان چاہین لے جائین اور جو کچھ اُسپر لادین گناہون کے سوا تو کسی قدر اس سے نہ الکسائے اور جامہ یا جوزہ کرہ جو پہنے اس جامہ کا بھید نہین کھلا جو جامہ کہ شیخ بو سعید بناتے اُسکا بھید معلوم ہوتا الآ جامہ یا جوزہ کرہ کا ظاہر ہوا ایک دن کسی صوفی نے جامہ باجوزہ کرہ پہنا اور راستہ راستہ جاتا تھا کہ ایک عورت کی طرف اُسنے دیکھا اُس عورت نے کہا باوجودیکہ اتنے اشکیل اور دامانہ تیرے لگائے ہین پھر حد سے باہر تو قدم رکھتا ہی ایک درویش شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رح کے سامنے خرقہ ہزار میخی پہنے ہوئے باتین بہت کرتا تھا شیخ نے فرمایا اس خرقہ کو کیا کہتے ہین کہا ہزار میخی آپنے فرمایا کہ اگر ایک میخ منہ پر گاڑتے تو بہتر ہوتا

فائدہ حضرت سید السادات رح نے فرمایا سنت یہ ہی کہ پگڑی کھڑے ہو کر باندھے الا وہ اگر ایسا ہی جسکے کھڑے ہونے کل مجلس اُٹھ کھڑی ہو تو چاہیے کہ بیٹھ کر باندھے اسی سبب سے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ سماع کے بعد یا غیر سماع مین جب مرید اور معتقد کثرت سے موجود ہوتے تو پگڑی بیٹھکر باندھتے تاکہ اُٹھنے مین کسی کو تکلیف نہو

فائدہ صوفی لوگ پیرون اور مشائخون کے جامون سے برکت حاصل کرتے ہین اور اُس جامہ کو جمعہ اور عید کے دن پہنتے ہین اسواسطے کہ اُنکی بہترین پوشاک وہی ہی

فائدہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ جنید رح کے وقت سے حضرات صوفیہ نے عالمون کی وضع کا لباس اور بڑی پگڑی اختیار اور پسند فرمائی ہی اور فرماتے تھے کہ اُنکا مقصود اس بات مین یہ ہی کہ صورت مین فقہا ہون اور باطن مین عرفا اور خلق اسوا اُن سے فائدہ حاصل کرنے اور بے نصیب نہ ہیں اور تنگ آستین کے جامہ اور چھوٹی چھوٹی پگڑیان کہ اس زمانہ مین دنیاداروں سے مخصوص ہین اکثر نہین پہنتے یہی سبب ہی کہ بعضے صوفی جامہ بارانی سے پرہیز کرتے ہین جو علماء دنیا سے مختص ہی

اور یہ بھی فرماتے تھے کہ سلف کے مشائخ اور علما کو اہتمام اسکا نہ تھا کہ عوام کی وضع سے جداگانہ اور
ممتاز لباس استعمال کرین اور اسی سبب سے یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کو بیکار
دیوان مین لے گئے اور بعضے کہتے ہین کہ اُسی روز سے جداگانہ لباس ممتاز کا اہتمام ہوا اور یہ بھی فرماتے تھے
کہ اگر کوئی جامہ سرخ یا کسوم مین رنگا ہوا زینت کے لیے پہنے مکروہ ہی لیکن ستر عورت یا گرمی سردی کی
تکلیف دور کرنے کو پہنے تو مکروہ نہین اور یہ بھی فرماتے تھے کہ درویش ایک لباس کا پابند نہو یعنی
درویش کو جیسا لباس غیب سے پہونچے اُسے پہنے کہ مرد کے باطن کا اعتبار ہی نہ بدن کے لباس کا اور اُنکی
روح کا لباس بندگی ہی جب تلک پوری بندگی بجا نہ لائے روح کے لیے لباس موجود نہوا اور روح کے
کمال کو نہ پہونچے اور کہا ہی کہ عبودیت اور بندگی کامل تر عبادات سے ہی پہلے عبادت ہی اُسکے بعد عبودیت
پس عبادت عوام مومنین کے لیے ہی اور عبودیت خواص کے لیے شیخ الاسلام شیخ صدر الحق والدین
نے کہا ہی عبادت ہر ایک شخص کو میسر اور آسان ہی اور وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی کے حکم پر عمل کرے لیکن عبودیت
مشکل ہی اور عبودیت پر سواے بڑے اولیا کے اور لوگ قدرت رکھنے والے نہین ہین اور وہ یہ ہی
کہ جو تیرا پروردگار کرے اُسپر راضی ہوا اور بعض نے کہا عبودیت چار ہین قول قرار کا پورا کرنا وعدے
ویسے ہوئے پر راضی ہونا حدود کا نگاہ اور پاس رکھنا کھوئی ہوئی شی پر صبر کرنا روح خفی انسان کی
پوشاک محبوبیت ہی جو متابعت سے وابستہ ہی جب تلک متابعت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
پوری پوری نہو محبوبیت کے مقام کو نہ پہونچے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ **ترجمہ** کہو اے محمد اگر تم ہو کہ دوست رکھتے ہو اللہ تعالے کو پس متابعت
کرو میری اللہ تمکو دوست رکھیگا روایت ہی کہ تابعین سے ایک صاحب انگور نہ کھاتے پوچھا کیا سبب
حالانکہ حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگور کھائے ہین اور حق سبحانہ تعالی نے
انگور کھانے مین بندون پر احسان جتایا ہی اور خوشخبری دی ہی کہ فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا
ترجمہ پس اُگایا ہم نے اسمین دانہ اور انگور کہا مین جانتا ہون کہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کھائے ہین مگر نہین معلوم کہ طاق کھائے یا جفت جب تلک کہ کھانے کا طریقہ تحقیق نہو مین کسطرح
کھاؤن ایسا نہو کہ خلاف سنت اور سیرت کے عمل ہو پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ سے مین نے سنا ہی کہ ایکدن
حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت سے پہلے فرمایا کہ ایک وقت مکہ سے مین ہجرت
کرونگا اور مکہ سے مدینے جاؤنگا جسوقت کہ پیغامبر علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ سے جانے کا ارادہ
کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دروازہ پر کھڑا دیکھا فرمایا اے ابوبکر تجھے کچھ خبر نہ تھی پھر کسطرح تو آیا

ابوبکرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ ایک دن آپ نے فرمایا تھا کہ ایک وقت ہجرت واقع ہوگی اُس روز سے
آپ کی انتظاری مین راتون نیند نہ آئی ہر رات گھڑی گھڑی آپ کے دروازے پر مین آتا تھا اور
آپکے حال کو دریافت کرتا یہان تک کہ اس سعادت کو مین پہونچا سے جو نہین ہر رنگ اسپ یار کا
نام ہی انہین فقط ہو پیار کا + بعض نے کہا صوفی وہ ہو کہ ملک اسکے پاس نہو اور اگر ہو تو تھہرنے
نہ پائے یعنی یہ نہ چاہے کہ دنیا اُسکے پاس قرار پائے جیسے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہ چاہا کہ ایک رات ایسی گذرے کہ جسمین کوئی چیز دنیا کی اُنکی ملک مین ہو بعض نے کہا صوفی
وہ ہو کہ ہمیشہ اپنے دل کو خدا سے عزوجل کے لیے صاف کیا ہو خدا کے سوا دوسرے کو نہ چاہے
جسکو مقام پر پہونچے وہان سے گذر جاوے یہانتک کہ خدا تعالیٰ تک پہونچے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَہٰی ترجمہ
اور یہ کہ تیرے پروردگار تک تیری انتہا ہو بعضون نے کہا ہو کہ صوفی وہ ہو جو شغل کو الگ
کرے اور دل کو یاد خدا سے آباد رکھے اور دور کرے اور سعادت کامل کو پیش لائے بعض کا قول ہو
کہ صوفی وہ ہو جسکا ذکر اتباع کے ساتھ ہو اور وجد اُسکا استماع کے ساتھ اور عمل اُسکا اتباع کے
ساتھ ہو اور بعض نے کہا صوفی وہ ہو جو ہمیشہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بلا علاقہ رہے اور بعض کے
نزدیک صوفی وہ ہو جسکو خداوند تعالیٰ اوقات مزون سے مردہ افسردہ کرے اور اپنے مشاہدہ کے
ساتھ باقی رکھے شیخ جنید کا قول ہو کہ صوفی زمین کی مثال ہو جفا کے تحمل مین کہ خلق اسپر ہر قبیح
رکھین اور زمین سے پیدا نہو مگر ایک شی لطیف اور ملیح اسی طرح صوفی سے ظاہر نہو مگر کلام جسمین ملاحت
اور لطافت ہو یا صوفی زمین کی مثل ہو تواضع مین اور عاجزی مین کہ چاہے کچھ برائی بھلائی
زمین کو پہونچے اُس سے تواضع اور فروتنی کے سوا ظہور مین نہ آئے اسی طرح صوفی کو خواہ بھلائی
پہونچے یا برائی مگر اُس سے تواضع اور اخلاق کے سوا دوسری بات ظاہر نہو پیر دستگیر قطب عالم
فرماتے تھے کہ صوفی وہ ہو جو کدورت سے خالی اور فکر سے پر ہو اور شر سے علیحدہ ہو کر اللہ کی
طرف جاوے اور سونے اور مٹی کی ڈلی اُسکے نزدیک برابر ہو اور ابن عطا سے سوال کیا کہ تصوف
کیا ہو فرمایا تصوف طبیعت کی پاکی ہو جو انسان کے باطن مین چھپی ہوئی ہو اور حسن خلق جو اُسکے ظاہر
اثر کئے ہو اور سوال کیا رویم نے جنید سے کہ تصوف کی حقیقت کیا ہو فرمایا یہ ہو کہ ہر ہنر کو
اپنے محو اختیار کر ظاہر کیا اور مت سوال کر تصوف کی حقیقت سے تجھ نام اور رسم لقب اسکا ہو
راوی نے کہا کہ رویم نے جنید سے اصرار کیا تب جنید نے رویم سے کہا کہ صوفی قائم ہوکے

اسطرح ہین کہ خدا کے سوا دوسرا کوئی اُنکے قیام کو خدا تعالی کے ساتھ نہین جانتا اور سہیل تستری نے
کہا کہ تصرف قائم ہونا خداوند تعالی کے ساتھ ہی اسطرح کہ کوئی اُنکے قیام کو بجز خدا کے نہین جانتا
ہے آسمان انکے کمال حال سے ہی بے خبر اور سکوت و نطق سے اُنکے فرشتے بے اثر

فائدہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ کا حلم معروف اور مشہور ہے ایک دن ایک حجام متوالا گالیان
بکتا ہوا آپ کے سامنے آیا اور گالیان بکتا تھا حضرت قطب العالم نے کچھ اُسکو دیا اور علیحدہ ہو گئے
حجام دوڑا اور آپ کے قدم پر گرا اور چلا گیا باقی اور کیفیات آپ کے حلم اور تواضع کی اگر لکھی جائین
تو عبارت مین طول زیادہ ہو

فائدہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے ایک روز تراب نامے ایک قلندر بابا کے مخدوم شیخ
نصیر الدین محمود بن یحیی رح کے حجرہ خاص مین داخل ہوا حضرت مخدوم ظہر کی نماز ادا کرکے مشغولی مین تھے
کہ اُس قلندر نے آپ کے جسم مبارک پر چھریان مارنی شروع کین جس سے گیارہ زخم آئے آپنے استغراق سے
تجاوز نہ کیا اور خون مبارک آپ کا ناودان سے بہنے لگا بعضے مریدون نے اُسے دیکھا اور حجرہ کے اندر
آئے چاہا کہ اس قلندر کو ایذا پہونچائین مگر شیخ نے اجازت نہ دی کہ کوئی اُس سے مزاحم ہووے بلکہ
اُسے انعام دیے کہ شائد چھریان مارنے کے وقت اسکو تکلیف پہونچی ہو اسکے بعد تین سال زندہ رہے
اٹھارھوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ کو چاہا کہ طائر روح کو قفص بدن سے پرواز دین مولانا زین الدین علی
نے عرض کی کہ اکثر مرید آپکے صاحب حال و کمال ہین انمین سے کسی ایک کو اشارہ ہو کہ آپ کی جگہ
بیٹھے فرمایا جن درویشون پر تمہارا حسن ظن ہے اُنکو لکھ لاؤ مولانا نے تذکرہ اُنکا تین دفعہ مین لکھ کر دیا
اعلی اوسط ادنے بعد ملاحظہ فرمایا کہ مولانا ان لوگون سے کہدو کہ اپنے ایمان کا فکر کرین اسکا ذکر
کیا ہے کہ دوسرے کا بار اُٹھائین

فائدہ اور یہ بھی فرماتے تھے کہ مین جن دنون شیخ قوام الدین رح کے روضہ مین رہتا تھا بے انتہا
ظاہری اضطرار مجھے ہوتا بعضے وقت مسافر بہت آتے اور کھانا تھوڑا ہوتا جب سامنے لاتا او چراغ
کے اشتعال دینے کے بہانہ سے اُٹھتا اور چراغ کو ٹھنڈا کر دیتا اندھیرے مین کھانا کھانے مین
بھی ہاتھ کھانے مین ڈالتا مگر کھاتا نہین تاکہ یہ لوگ پیٹ بھر کھائین اور ہاتھ ڈالنے مین یہ مصلحت تھی
کہ یہ لوگ جانین کہ مین بھی کھاتا ہون حالانکہ مین کچھ نہ کھاتا اسی طرح بھوکا رہتا اور یہ بھی فرماتے تھے
کہ ایک دن چند مہمان روضہ مخدوم مین اُترے والدہ بقید حیات تھین مین گیا عرض کی کہ چند
مہمان آئے ہین کچھ کھانا اُنکے لیے چاہیے فرمایا کہ ہو جائیگا تم جاؤ اور مشغول ہو جب رات

زیادہ گذری اور کھانا نہ ملا تو اُسکی فکر مین گیا دیکھا کہ تھوڑا آٹا ہی کہ خمیر کر رہی ہین پوچھا اسقدر
آٹا تھا تو پھر دیر کا سبب کیا تھا والدہ نے فرمایا کہ درست ہی اے فرزند آٹا اسقدر موجود تھا اور
زیادہ نہ تھا بھانجے تمھارے سب جاگتے تھے انکو مین ٹالتی رہی یہان تک کہ وہ سو رہے پھر خمیر کیا
اگر اُنکے سامنے خمیر کرتی اور پکاتی وہ اپنی خوراک لیتے اور باقی مین مہمانون کا بھلا نہوتا اسلیے
پکانے مین دیری ہوئی جب کھانا طیار ہوا تو مین لایا اور مہمانون کو کھلایا لیکن اُن بچون کے سبب
میرے دل کو رنج ہوا حضرت قطب العالم ہر بار فرمایا کرتے تھے کہ اس وقت جو مجھے فراغ ہی تو میرا گمان ہی
کہ اسی شب کے صدقہ سے ہی اور فقر کی روشنی والدہ کی دولت خدمت سے ہی اور یہ بھی روایت ہی
کہ حضرت امیر المؤمنین امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما بیمار تھے مرض کی زیادتی سے کمزور معلوم
ہوتے تھے امیر المؤمنین علیؓ اور فاطمہؓ اور فضہ لونڈی نے اُنکے لیے نذر مانی کہ اگر خدا تعالی اُنکو
اچھا کر دے تین تین دن کا روزہ سب رکھین خدا تعالی نے اُنکو تندرست کر دیا اور مرض جاتا رہا
سب کے سب نذر پوری کرنے لگے اور روزہ رہے گھر مین روزہ کھولنے کے لیے کچھ موجود نہ تھا
امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی سے تھوڑے جو قرض لیے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے
آٹا پیسکر اُسکی تین روٹی پکائین اور روزہ کھولنے کے لیے آگے رکھین یکایک ایک فقیر آیا اور
کہا اے اہل بیت نبوت و رحمت مین ایک غریب مسلمان ہون کھلاؤ مجھے خدا تمکو بہشت مین
اُسکے دسترخوانون پر کھلائیگا علیؓ نے اپنے حصہ کی روٹی فقیر کو دی فاطمہؓ اور فضہ نے بھی اُنکا
ساتھ دیا اور اپنے حصہ کی روٹیان اُسکو دیدین نذر کے حکم سے دوسرے دن پھر تینون روزہ
رہے رات کو پھر کھانا پکایا اُسوقت ایک یتیم گھر کے دروازہ پر آیا اور کہا اے اہل بیت نبوت
و رحمت مین ایک یتیم مسلمان ہون کھلاؤ اللہ تمکو کھلائیگا بہشت مین اُسکے دسترخوانون پر تینون نے
دل مین طے روزہ کی ٹھان لی اور کھانا افطاری کا یتیم کو دیدیا نذر کے حکم سے تیسرے دن بھی
سب روزہ رہے شام کے وقت کھانا پکا کر روزہ کھولنے کو بیٹھے علی رضی اللہ عنہ لقمہ منھ تک لے گئے تھے
کہ ایک قیدی گھر کے دروازہ پر پہونچا اور ملامت کر کے کہنے لگا کہ اے اہل بیت محمد انصاف کیا
تمنے اور مجھے قیدی بنایا تمنے اور کھانا تم نہین کھلاتے کھلاؤ مجھے کھلاتے تمکو اللہ کہ مین اسیر محمد علیہ الصلوۃ
والسلام کا ہون تینون نے کھانے سے ہاتھ اُٹھالیا اور اپنا اپنا حصہ قیدی کے حوالہ کیا فرمایا
اللہ تعالی نے اُنکی تعریف مین وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا
ترجمہ اور کھلاتے ہین وہ کھانا اللہ کی محبت مین غریب کو اور یتیم کو اور قیدی کو

فائدہ پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے غلام الخلیل نام ایک شخص تھا جسکو صوفیون کے ساتھ
اعتقاد نہ تھا اُنکی ایذا کے لیے خلیفہ سے تعلق حاصل کیا حتی کہ وزیر ہوگیا ہر وقت انکا ذکر خلیفہ کے
سامنے کرتا اور کہتا کہ یہ ایسی قوم ہین جو عجیب غریب باتین کہتے ہین اور زندیقون کا طریقہ بتواتے ہین
نوری اور رقام اور ابو حمزہ کو پکڑا اور دار الخلافہ مین لیگئے غلام الخلیل نے کہا یہ قوم زندیق ہین امیر المومنین
اُنکے قتل کا حکم دے تاکہ زندیق لوگ تتر بتر اور نیست نابود ہو جائین کہ یہ اُس قوم کے سرگروہ ہین اور
جس شخص کے ہاتھ سے یہ امر خیر ہو مین اُسکے لیے بڑے صلہ کا ذمہ دار ہون خلیفہ نے اُسی وقت
حکم دیا کہ ان لوگون کی گردن مارین جلاد آیا اور اُن تینون کے ہاتھ باندھے اور پہلے رقام کی گردن
مارنے کا قصد کیا نوری اُٹھے اور رقام کی جگہ نہایت خوشی اور رغبت سے بیٹھ گئے جہان جلاد گردن مارتا
سب لوگون کو اچنبھا ہوا جلاد نے کہا اے جوانمرد یہ تلوار ایسی چیز نہین ہے جسکے سامنے اس رغبت سے
آئین جیسے تو آیا حالانکہ تیری باری ابھی نہین آئی نوری نے کہا ہان میرا طریق ایثار اور سخا کا ہے اور دنیا کی
چیزون مین سب سے زیادہ عزیز زندگی ہے میری خواہش ہے کہ یہ چند نفس ان بھائیون کے کام آدین کہ ایک
نفس خدمت ہے اور وہ قربت کے لیے ہے اور قربت خدمت سے حاصل کرتے ہین ہرکارہ یہ خبر خلیفہ کے
پاس لے گیا خلیفہ یہ بات سُنکر متعجب ہوا اور آدمی بھیجا کہ انکے معاملہ مین توقف کرو قاضی القضاۃ ابو العباس
بن علی تھا اُس سے انکا حال بیان کیا قاضی تینون کو اپنے گھر لے گیا اور جو کچھ شریعت اور طریقت کے احکام
اُن سے پوچھے اُسمین کمال مہارت اور وسعت اُنکی پائی اور یوجہ اپنی بیخبری اُنکے حال سے شرمندہ
ہوا اُسوقت نوری نے کہا اے قاضی ابھی تو نے کچھ بھی نہین پوچھا ہے آئینہ اللہ کے ایسے بندے
بہت ہین جو اللہ کے ساتھ کھاتے ہین اور اللہ کے ساتھ پیتے ہین اور اللہ کے ساتھ بیٹھتے ہین
اور اللہ کے ساتھ کھڑے ہوتے ہین اور نطق و حرکت اور سکون سب اُسی کے ساتھ ہے اور اُسی کے
ساتھ زندہ ہین اور اُسی کے مشاہدہ مین غرق ہین کہ ایک دم اُنکے مشاہدہ مین فرق آئے تو شور
غل کرنے لگین قاضی اُسکے باریک کلام اور صحت حال سے متعجب ہوا اور خلیفہ کو کہا کہ اگر یہ گروہ
ملحد ہین تو مین گواہی دیتا ہون اور حکم کرتا ہون کہ زمین کے پردہ پر کوئی موحد نہین ہے خلیفہ نے
اُنکو بلایا اور کہا جو حاجت ہو بیان کرو وہ بولے ہماری حاجت تجھسے یہ ہے کہ تو ہمکو بھول جائے نہ اپنی
قبولیت سے ہمین مقرب کرے اور نہ اپنی علیحدگی سے راندہ درگاہ کہ ہمارے حق مین تیرا ہجر مثل
قبول کے ہے اور تیرا قبول جیسے تیرا ہجر خلیفہ رونے لگا اور احترام کے ساتھ اُنکو رخصت کیا جاننا چاہیے
کہ اہل ایثار وہ ہین کہ ایثار مین اُنکے اپنے بیگانے آشنا اور غیر سب برابر ہوتے ہین اور کچھ فرق نہین اور ایسا ایثار

درجات کی ترقی کا اور ثواب کے حصول کا سبب ہو

فائدہ اور یہ بھی فرمایا کہ ایک دن ایک درویش کئی سو مریدون کو ساتھ لیے خواجہ جنید رح کے پاس
دور سے آیا آپ نے خادم کو بلایا اور کہا اونٹ ذبح کرو تاکہ سب کے لیئے کھانا کفایت کرے اور دوسرے
تیسرے دن بھی ایسا ہی کیا اُس درویش نے جب دیکھا کہ خواجہ تکلف کرتے ہین رخصت طلب کی اور
وہان سے روانہ ہوا چلتے وقت کہا اگر آپ میرے یہان آئین تو مین فتوت آپ کو تعلیم کرون خواجہ جنید رح
دین کے طالب تھے اگرچہ فتوت کے معنی جو لغت اور اصطلاح مین ہین جانتے تھے آمادہ ہو کر اُس
درویش کے یہان گئے اُس درویش نے خادم کو بلایا اور کہا جسقدر آدمی خواجہ جنید کے ساتھ ہین
شمار کر کے شوربے مین اُنکے موافق پانی زیادہ کردے جب افطار کا وقت آیا روٹی اور شوربا سامنے لائے
جب کئی روز رہے تو کہا وعدہ کے موافق آنا ہوا ہی کہ آپ نے کہا تھا جب تم ہمارے یہان آوگے تو فتوت
تعلیم کرینگے اُس درویش نے کہا کہ مین نے تمھین آتے ہی فتوت سکھلا دی کہ فتوت کے معنی ہین جوانمردی
اور جوانمردی وہ نہین جو تمنے کی ہر روز ایک اونٹ ذبح کیا اور تکلفات کیئے اگرچہ آپ تنگ نہوتے خادم یا
کسی دوسرے کو ضرور دل مین گرانی ہوتی لیکن تم جو میرے یہان آئے گنا تپا شوربا اور گوشت تھا
اُسی گوشت مین تمھارے ساتھیون کے شمار کے موافق پانی بڑھا دیا اسطرح اگر تم میرے یہان برسون
رہو کوئی فکر اور اندیشہ کسی کو نہو درویش کی فتوت یہ ہی کہ جوانمردی کرے نہ یہ کہ تکلف اور تشویش مین پڑے

فائدہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ ایک دن امام احمد بن حنبل رح بیٹھے ہوئے وضو کرتے تھے
پگڑی آگے رکھی تھی ایک شخص آیا اور پگڑی لیکر چلتا بنا امام نے کہا اے عزیز مین نے تجھے پگڑی بخشی تو کہہ
مین نے قبول کی تاکہ تیرے واسطے حلال ہو اگر تو نہین کہتا تو مین نے بخشی مین نے بخشی مین نے بخشی

فائدہ پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ ایک وقت ایک بڑھیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی خدمت مین آئی اور کہا میرے حق مین دعا فرمائیے تاکہ مین بہشت مین جاؤن حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ بہشت مین بوڑھیا کوئی نہ جائیگی بڑھیا روتی ہوئی گھر کی طرف چلی
آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ اُس بڑھیا سے کہدو کہ قیامت کے دن سب مومن بڑھیون کو جوان دوشیزہ
بنا کر بہشت مین لیجاینگے

فائدہ بندگان خدا ایسے بھی ہین کہ چیزون کو تبدیل ہوتے ہوے دیکھیں اور کوئی بدلنے والی چیز
بدون کسی بدلنے والے اور قدرت رکھنے والے کے نہو پس خدا کو چیزون کے ساتھ دیکھتے ہین کہ
وہ سب چیزون مین تصرف کرنے والا اور قادر ہی سب کو موجود اور معدوم کرتا ہی اور سب کو

روزی یہ و نچاتا ہی اسی سبب سے حضرت پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ بار ہا فرمایا کرتے تھے
نظر سلطان نہ آوے دیکھ لو رایات سلطانی + اے عزیز شیخ احمد غزالی رح کہتے ہین جسقدر معشوق خوبتر
اُسی قدر دشمن زیادہ مرد کو چاہیے کہ دشمنون کی مزاحمت کی پروانہ کرے اور خطرے کی راہ مین
قدم رکھے یا جان معشوق کے سپرد کرے یا کہ معشوق کو جان تک لاوے جاو اور مت کہو کہ کہان
جاتا ہون ڈھونڈھو اور مت کہو کہ کیا ڈھونڈھتا ہون اور مت کہو کہ کسکو چاہتا ہون جان اور مت کہو
کہ کسکو مین جانتا ہون اور بعضے مشائخ نے کہا ہی کہ مین نے خدا کو ہر ایک چیز مین دیکھا پہلے ہر ایک
چیز سے اور یہ دیکھنا اور نظر کرنا معرفت ایقان و احسان کی ہی پس ہر ایک چیز کو خدا سے پہچانا نہ یہ کہ خدا
کو کسی چیز سے پہچانا کہ اس قسم کی پہچان استدلالی ہی اور معرفت اُنکی استدلالی سے گذر کر معرفت شہودی سے
متصل ہی لاجرم اُنھون نے کہدیا مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ ترجمہ
مین نے نہین دیکھا کسی شی کو مگر اللہ کو اُسمین دیکھا دوسرے نے کہا مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ
قَبْلَہٗ ترجمہ نہین دیکھا مین نے کسی شی کو مگر اللہ کو مین نے پہلے اُس سے دیکھا اسواسطے کہ صانع
ہمیشہ صنعت سے پہلے ہی پہلے صانع کا وجود ہی جدا اُسکے صنع جو اُسکا فعل ہی مصنوع سے صنع کو دیکھین اور
صنع سے صانع کو اور جب کہ صانع کو صنع سے پیشتر دیکھین صنع کے نظارہ سے فارغ ہون ہان اے عزیز
جسقدر تجھے دیدہ دین اُسمین صنع کو دیکھنا اور صنع صانع کی خوبی اور لطافت کو اُسمین ملاحظہ کرتا اور صنع کی
لطافت تیرے لیے صانع کی لطافت پر دلیل ہوگی اور تجھے صنع کا دیکھنا ایسا ہی ہو جائیگا کہ گویا
صانع کو تو نے دیکھا بلکہ صانع کو صنع سے پیشتر دیکھا حتی کہ بزرگون نے فرمایا ہی کہ یعقوب علیہ السلام
یوسف علیہ السلام مین صرف یوسف علیہ السلام ہی کو نہین دیکھتے بلکہ ہر گاہ کہ حق تعالی نے یوسف
علیہ السلام کی پیدایش مین زیادہ لطف رکھا تھا کہ دوسرے بھائیون کی خلقت مین نہ تھا تو یعقوب
علیہ السلام اس لطف کو نظارہ کرتے تھے نہ یوسف علیہ السلام کو اور نہ اُنکے جمال کو اسواسطے
کہ یعقوب علیہ السلام کی چاہت یوسف علیہ السلام کو اگر فرزندی کے باعث ہوتی تو یوسف کو اور
فرزندون سے خصوصیت نہ ہوتی اور میرا یہ قول نہین کہ یعقوب علیہ السلام کی نظر یوسف کی طرف
شہوت سے تھی کہ یہ ظن انبیا پر کفر ہی اور نہ یہ میرا قول ہی کہ چاہت اور محبت یعقوب علیہ السلام کی یوسف کو
کسی علت سے تھی اسواسطے کہ محبت مخلوقات کی علت خدمت ہی اور بھائیون کی طرف سے خدمت تھی
یوسف علیہ السلام کی طرف سے خدمت بھی نہ تھی اگر اس علت سے ہوتی دوسرے بھائی اولی
تھے نہ یوسف علیہ السلام پس ثابت ہوا کہ یعقوب علیہ السلام اُس مشاہدہ کے عرضی اور اُس لطف کے

نظارہ کرنے والے تھے نہ وہ غرضی یوسفؑ کے تھے اور نہ ناظر یوسف علیہ السلام کے بسبب
کچھ اس گروہ سے حال اور غلبہ معرفت مین ہوتا ہے بعضے ناسمجھ خوبصورت لڑکون اور عورتون پر
نظر کرنا تقربات اور معرفت سے جانتے ہین سو انکی یہ سب خطا اور ضلالت ہے

فائدہ خداوند تعالی نے داؤد علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اے داؤد تو جانتا ہے کہ میری معرفت
کیا ہے داؤدعم نے کہا مین نہین جانتا خدا تعالے نے فرمایا کہ دل کی حیات میرے مشاہدہ مین ہے یعنی
کمال معرفت میرے مشاہدہ مین ہے جو شخص مشاہدہ مین پہونچا معرفت شہودی کو ضرور پہونچا دل
کو غیبت تھی جب دوست موجود ہوا غیبت جاتی رہی غائب شاہد ہو گیا بلکہ جلال اور جمال کا فکر بھی
جاتا رہا مشاہدہ کی حیرت اسکو صفت سے غائب کرتی ہے نہین دیکھتا اور نہین جانتا کہ کیا دیکھتا ہے
اور جو چاہے کہ دیکھنے سے خبر دے یہ بھی نہین ہو سکتا ہرگاہ وہ نہین جانتا کہ کیا دیکھتا ہے تو کسطرح
خبر دے کہ مین کیا دیکھتا ہون شبلی رح کا قول ہے ۵ آتش عشق در دلم جو زدی + فد تحیّرت
فِیکَ خُذْ بِیَدِی + یَا دَلِیلًا لِمَنْ تَحَیَّرَ فِیکَ + ترجمہ عشق کی آگ میرے دل مین
لگی + ہکا بکا ہون تجھ مین سدھ لے مری + رہبر اسکے جو تجھ مین حیران ہے

فائدہ بزرگون کا قول ہے کہ جو شخص باطن مین صاحب مشاہدہ ہوا نہین چاہتا کہ کچھ کے عاشق معشوق کو
اپنی آنکھ سے پوشیدہ رکھتا ہے جو شخص معشوق کو اپنے سے دریغ رکھے اغیار سے کب کہے تو نے سنا ہوگا
کہ جب حسین بن منصور کو قتل کیا شبلی رح نے کہا مین نے اس رات خداوند تعالی سے مناجات کی
اور حسین کی قبر پر صبح تک نماز پڑھتا رہا فجر ہوئی تو مین نے کہا الہی یہ بندہ تیرا موحد تھا اور بندہ مومن
اور اولیاء سے تھا یہ کیا بلا تھی جو اسپر نازل ہوئی اتنے مین سو گیا اور دیکھا کہ حق تعالی سے مجھے حکم پہونچا
یہ ایک بندہ ہمارے بندون سے ہے کہ ہم نے واقف کیا اسے ایک راز پر اور اسنے خلق پر وہ راز افشا
کر دیا پس نازل کیا ہم نے اسپر وہ جو تو دیکھتا ہے بزرگون نے کہا ہے جو کوئی اسرار اللہ کے خلق پر ظاہر کرے
اگر منظور الہی ہو کہ وہ حال اور وہ وقت اسکو حاصل رہے تو اسقدر بلا اسپر نازل کرتے ہین کہ دو جہان کو
اسکے تحمل کی طاقت نہو ع نزدیکان را بیش بود حیرانی + کے یہی معنی اور جو اسپر بلا نازل نہ کرین تو علامت
اسکی ہے کہ وہ حال اور وہ وقت اس سے واپس لے لین اور یہ بات دنیا مین مشہور ہے کہ جو شخص بادشاہون
کی صحبت مین رہے تو اسے چاہیے کہ زبان کو نگاہ رکھے اور جو کوئی بادشاہون کا راز غیر سے کہے
وہ صحبت کے لائق نہو اور بعد اسکے شاہی اسرار اسپر ظاہر نہ کرین پیر دستگیر قطب العالم سے مین نے
پوچھا کہ ایک نے کہا ہے مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ کَلَّ لِسَانُہٗ یعنی جسنے اللہ کو پہچانا اسکی زبان گنگ ہو گئی

اور دوسرے نے کہا مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ طَالَ لِسَانُہٗ ترجمہ یعنی جسنے اللہ کو پہچانا اسکی زبان دراز ہوگئی ظاہر مین ایک دوسرے کے خلاف ہی فرمایا کہ ایک ذات پر محمول ہے اور دوم صفات پر پس معنی یہ ہونگے کہ جسنے اللہ کو ذات سے پہچانا اسکی زبان کند ہوگئی اور جسنے اللہ کو صفات سے پہچانا اسکی زبان دراز ہوئی اسواسطے کہ جو شخص صفات کی شناخت مین ہے اسکو تلوین کا مقام ہے اور جو ذات کی شناخت مین ہے وہ تمکین کے مقام مین ہے نہین دیکھتے کہ موسی علیہ السلام تلوین کے مقام مین تھے تو زبان درازی کی اور کہا رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ یعنی پروردگار میرے دکھلا مجھے اپنے تئین کہ دیکھون مین تجھے اور حسین منصور بھی تلوین کے مقام مین تھا اَنَا الْحَقّ بولا تھا حق تعالی نے موسی علیہ السلام کی خواہش پر توجہ نہ کی بلکہ لَنْ تَرَانِیْ اور ہرگز نہ دیکھیگا تو مجھ کے زخم سے مجروح کیا اور حسین کو سولی پر چڑھایا کہ افشا سر پروردگار کا کفر ہے ہمارے سرور عالم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو تمکین کے مقام مین تھے زبان درازی نہ کی اور نہ رویت چاہی بغیر مانگے اسکی آرزو پوری کی اسی سبب سے کہ آپ نے درخواست نہ کی ہر ایک صبح کو قاب قوسین کا سجدہ دیا اور روایت ہے کہ جب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحکم الٰہی قاب قوسین سے واپس آنا چاہا فرمان پہونچا کہ اے محمد مانگ جو تو چاہتا ہے عرض کی بارخدایا مجھکو ایک حاجت خاص ہے حکم ہوا کہ کہو کیا کہتے ہو عرض کی کہ محمد کے باطن کو واسطے کی بلا سے آزردہ نہ کر جہان قربت ہے وہان کیا محل سالت ہے دعا قبول ہوئی اور حکم ہوا کہ اے محمد تجھے ہر سجدہ مین کہ سر رکھا پر تو رکھے قاب قوسین کا مقام ہمنے دیا کہ جبرئیل کو بھی وہان سمائی نہین وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ترجمہ اور سجدہ کر اور قرب حاصل کر اور دوسرا جواب یہ دیا کہ ایک قول سے معرفت استدلالی مراد ہے اور دوسرے قول سے معرفت شہودی مقصود ہے یعنی جسنے اللہ کو پہچانا معرفت استدلال سے اسکی زبان دراز ہوئی اور جسنے اللہ کو معرفت شہودی ضروری سے پہچانا اسکی زبان کند اور بیکار ہوئی معرفت استدلالی عوام کے لئے ہے ظاہر ہے کہ عوام زبان کو دراز رکھتے ہین جیسے بعض طالب علمون کو دیکھتے ہو جو معرفت استدلالی رکھتے ہین باوجود قال قیل مین اپنا وصول خیال کرتے ہین اور ایسی زبان چلاتے ہین کہ بیچارہ عارف صاحب شہود دم نہین مار سکتا

خبر سے بات پیدا ہوتی ہے اور عرفان سے سکوت سوچو اور سمجھو

فائدہ جاننا چاہیے کہ جب تک اصول کو نہ جانین اور دین کے قاعدون سے واقف نہون معرفت حاصل نہو اور عبودیت اور عبادت اور طاعت سے فائدہ نہ ملے اسواسطے کہ اصول دین اصل ہے اور باقی سب فرع ہے جب تک اصل نہو فرع حاصل نہو جیسے کہ پیغامبر علیہ الصلوۃ والسلام سے حکایتا

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا پرہیزگاری کرتا کہ مجھے تو پہچانے اور بھوکا رہ تاکہ مجھے تو دیکھے اور
مجرد بے تعلق ہو تاکہ میری معرفت اور عبودیت اور عبادت کو تو پہونچے یعنی خدا تعالیٰ کی معرفت
پرہیزگاری پر اور خدا تعالیٰ کی رویت بھوک پر اور معرفت اور عبودیت اور طاعت پر پہونچنا
بے تعلقی پر منحصر ہی جب تک پرہیزگاری ہو معرفت نہ ملے اور جب تک بھوکا نہ رہے رویت نہ ملے
اور جب تک تجرد نہو معرفت عبودیت درست نہو اور عبادت کو نہ پہونچے اسی طرح جب تلک
دین کے اصول نہون معرفت عبودیت اور عبادت درست نہو مشہور قول ہی کہ دیوار کو مستحکم کر پھر اُسپر
نقاشی کر اور مشہور ہی کہ بعضے جوگی بیابان میں ایمان اور اصول دین کے جانے بغیر ریاضت اور
مجاہدہ کرتے ہین اگرچہ انکو غیب کی باتین مکشوف ہون بلکہ سیر اور طیر کا درجہ ملے الا معرفت شہودی
تک نہین پہونچتے اور عبادت اور عبودیت کو حاصل نہین کرتے

فائدہ علم کے مراتب ہین پہلے علم الیقین ہی اور وہ ایک چیز ہی کہ اشیا کے دیکھنے اور اُن اشیا پر
دلیل لانے سے حاصل ہو کہ اُنکے لئے کوئی بنانے والا اور تدبیر کرنے والا اور تصرف کرنے والا ہی اور
وہ صانع قدرت رکھنے والا ہی اور یہ عوام کا مرتبہ ہی دوم عین الیقین اور یہ وہ چیز ہی کہ صفات کے
مشاہدہ اور صفات کے ظاہر ہونے سے حاصل ہی اور یہ مرتبہ خواص کا ہی سوم حق الیقین جو حاصل
ہوتا ہی ذات کے ظاہر ہونے سے اور ذات کی تجلی سے صفات کے ساتھ اتصال اور وصال سے
اور یہ مرتبہ خواص خواص کا ہی اور صاحب علم الیقین کی ایسی مثال ہی کہ جیسے ایک شخص عادتاً جانتا ہی
کہ دریا پانی ہی یعنی اوروں سے سنتا ہی یا قرینہ اور دلیل لانے سے جانتا ہی کہ دریا پانی ہی اور عین الیقین
والے کی یہ مثال ہی کہ جیسے کوئی دریا کے کنارہ جا کھڑا ہوا اور دریا کو دیکھا اور حق الیقین والے کی
یہ مثال ہی کہ جیسے کوئی دریا مین پڑا اور غسل کیا اور اُسکا پانی پیا اسی طرح جو شخص کہ اوروں سے
سنتا ہی یا حجت اور استدلال سے دل مین ٹھہراتا ہی کہ خدا ہی اور ایک ہی اُسے علم الیقین ہی کہ دوسرے
خبر رکھتا ہی کہ دریا مین پانی ہی مگر جو شخص روح اور خفی کے کشف سے پہونچے اور صفات کی تجلی اُسپر ہو
عین الیقین ہی اور مکاشفہ اور مشاہدہ والا ہوا لاکن ہنوز دریا کے کنارہ ہی اور جو شخص ذات کی
تجلی اور مشاہدہ کو پہونچا اُسکو حق الیقین حاصل ہی کہ صاحب وصال اور صاحب اتصال ہو گیا
اور معرفت ذات الٰہی کے دریا مین شناوری کرتا ہی اور اُس دریا سے بے پایان سے پانی پیتا ہی

فائدہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ کی عادت تھی کہ دن کو قیلولہ کے وقت اور رات کو سوتے
وقت حضوری تمام سے یہ پڑھا کرتے اور اوروں کو بھی حکم دیتے کہ مین نے دین اسلام کو قبول کیا

اور جو کچھ اسمین ہی اور کفر سے بیزار ہون اور جو کچھ اسمین ہی وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ وَاَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بعد اسکے تین دفعہ اس دعا کو پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

فائدہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ جب مخدوم مولانا حسن کا انتقال ہوا خواب مین نظر آئے اُن سے پوچھا کہ منکر نکیر کے سوال کا حال کیا ہوا کہا جب وہ فرشتے آئے اور پوچھا مَنْ رَّبُّکَ مین نے کہا بتلاؤ یہ کون مَنْ ہی فرشتے جواب سے عاجز ہوئے حضرت خداوندی مین انھون نے عرض کی کہ یہ بندہ کچھ کہتا ہی جو ہم نہین جانتے حکم ہوا کہ حسن بندہ عارف ہی اُسے چھوڑ دو اور یہ بھی فرمایا کرتے کہ ایک بزرگ سے منکر نکیر نے سوال کیا مَنْ رَّبُّکَ اُس بزرگوار نے کہا مَنْ رَّبُّکَ یعنی جو کہ تیرا پروردگار ہی فرشتے اُسکے معنی نہ سمجھے اور عاجز رہے درگاہ الٰہی مین عرض کی حکم ہوا جواب جو لائق تھا اُسنے دیا اور تمکو اُسکی سمجھ کہان ہی وہ بندہ نیک بخت ہی چھوڑو کہ وہ آرام کرے

فائدہ معرفت باطن مین دیکھنا دل کی آنکھ سے ہی نہ سر کی آنکھ سے کہ وہ آخرت کے سوا نہوگی خدا تعالیٰ نور کے بعضے حجاب اُٹھا لے اور عارفون کو نور اپنی ذات اور صفات کا پردہ کے پیچھے دکھلائے تا کہ عارف لوگ خدا تعالیٰ کو پہچانین اور اُسکے انوار کو جو عجائب غرائب ہین دیکھین اور خدا تعالیٰ عاشقون کے قلوب کو حجاب مین زندہ رکھتا ہی اور بالکل پردے نہین اُٹھاتا تا کہ وہ جل نہ جائین اور مراد کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ سے یہی معرفت ہی

ترجمہ مین خزانہ چھپا ہوا تھا ایس مین نے چاہا کہ پہچانا جاؤن تو خلق کو مین نے پیدا کیا بعضے صوفیون نے زبان حال سے کہا کہ گویا خدا تعالیٰ فرماتا ہی اگر مین ہر آئینہ ظاہر ہون بغیر پردہ کے تحقیق سب خلائق مر جائین مگر حجاب ایک معنی لطیف ہی کہ اُسکے سبب عاشقون کے دلون کو زندہ رکھتا ہون دیکھو کہ جب حق تعالیٰ نے پہاڑ پر حجاب دور کرکے جلوہ کیا تو پہاڑ جو بڑا جسیم اور بھاری تھا ذرہ ذرہ اور پاش پاش ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام باوجود قوت پیغامبری کے زمین پر گر پڑے اور بیہوش ہو گئے پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام اُس روز سے جس جامہ کو برقع بناتے جل جاتا حتی کہ فرمان پہونچا کہ جاؤ گدڑی پوشون کے جامہ سے برقع بناؤ کہ وہ لوگ اُس نور کی طاقت رکھتے ہین اُنکی پرورش اسی نور سے ہی اور اُنکے قلوب اس نور سے روشن ہین اس مقام پر بہت کلام ہی شریعت نہین کہنے دیتی

خاموشی کا مقام ہی چپ رہون چپ رہون چپ رہون

فائدہ جاننا چاہیے کہ توحید کے چار مرتبے ہین پہلا مرتبہ توحید کا یہ ہی کہ آدمی زبان سے کہے لا اِلٰہ اِلَّا اللہ اور دل اسکا اُس سے بے خبر ہو یا اُسکا منکر ہی جیسے منافق کی توحید دوم یہ کہ لفظ کے معنی کو دل سے سچ جانے جیسے عام مسلمانون نے تصدیق کی ہی اور یہ اعتقاد ہی سوم کشف کی راہ سے بواسطہ نور الٰہی اُسکو دیکھے اور وہ مقام مقربان ہی اور یہ مشابہ اُسکے ہی کہ چیزین بہت دیکھے مگر ساتھ ہی دیکھے کہ ہر ایک چیز خدا سے نمایان ہوتی ہی چہارم یہ کہ وجود مین ایک کے سوا نہ دیکھے اور وہ صدیقون کا مشاہدہ ہی اور حضرات صوفیہ اسکو فنا توحید مین کہتے ہین کسواسطے کہ اس اعتبار سے کہ ایک کے سوا نہین دیکھتا تو اپنے نفس کو بھی نہ دیکھے اور جب اپنے نفس کو نہ دیکھے ایک مین مستغرق ہو جاے یا یہ معنی کہ اپنے نفس کے دیکھنے سے فنا اور غائب ہو گیا ہی پہلی توحید ایسی ہی جیسے چھلکا اخروٹ کے اوپر ہو دوسری توحید ایسی ہی جیسے چھلکا کہ اندر کی طرف ہو سوم جیسے اخروٹ کی گری چہارم جیسے روغن کہ گری سے نکلے پس ہو حدودہ ہی کہ اپنے نفس سے فانی اور غائب ہو تا کہ اُسکو آرزو کچھ نہ رہے اور اُسکے سوا نہ دیکھے **نقل** ہی کہ خضر علیہ السلام نے کہا ہرآئینہ بندہ توحید کے مقام کو نہین پہونچتا جب تلک دعوون کو نہ چھوڑے اور شہوتون سے بالکل پرہیز نہ کرے یہی وجہ ہی کہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے توحید ایسے شخص کو زیب دے کہ اُسکی زبان سے تلخی اور شیرینی جاتی رہے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ ہر اسم کہنے کے وقت ہونٹ اور منھ کا محتاج ہی الا کلمہ ہو کہ اُسے حاجت نہین پس جیسے کلمہ ہو کو تلفظ مین کسی کی احتیاج نہین کہنے ہو کو چاہیے کہ کسی دوسرے کے ساتھ اُسے آرام اور اتصال نہو ایک فقیر سر راہ جاتا تھا اُس سے پوچھا کہان سے تو آتا ہی اُسنے کہا ہو پھر پوچھا کہان جائیگا بولا ہو پوچھا تیرا مطلب کیا ہی کہا ہو معبود تیرا کون ہی بولا ہو غرض جس چیز کا سوال کرتے تھے یہی جواب دیتا تھا کہ ہو **ع** از بسکہ تو خیال آنکھون مین بسا + جس چیز کو دیکھا مین تجھی کو سمجھا + حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے توحید کا سوال کیا فرمایا توحید یہ ہی کہ جو کچھ خیال مین گذرے تو جانے کہ خدا اُسکے سوا ہی ایک عارف کا اسمین قول ہی **ع** آن عقل کجا کہ در کمال تو رسد + آن روح کجا کہ در جلال تو رسد + گیرم کہ تو پردہ برگرفتی ز جمال + آن دیدہ کجا کہ در جمال تو رسد + قَالَ اللہُ تَعَالٰی وَمَا قَدَرُوا اللہَ حَقَّ قَدْرِہٖ اَیْ مَا عَرَفُوا اللہَ حَقَّ مَعْرِفَتِہٖ فرمایا اللہ تعالی نے وما قدروا اللہ حق قدرہ یعنی نہ پہچانا اللہ کو جیسا حق اُسکی پہچان کا ہی آے عزیز اس عاجزی کے ساتھ نہ صرف آدمی

مخصوص ہے بلکہ فرشتے آسمان عرش کرسی لوح قلم اور اٹھارہ ہزار عالم اس عجز کے تحت میں ہین عجب عزت اور عظمت اور جلال اور جمال ہے شیخ سعدی کا قول ہے ؎ اگر خلق ساری کرے لاکھ قرن + تفکر صفت مین خدا پاک کے + کرین سب کے سب عجز کا اعتراف + الٰہی نہین جان ہم سکے + اور حوب کہا ہے جسنے کہا ؎ اللہ رے کیا ہے شان بزرگ اور کبریا + وہم و خیال سے ہے سما ہے وہ سب ورا + اسکے حریم قدس مین نہی وہم کو گذر + اسکے فضا قدر مین نہی فہم کو فوا + جو ذات ہے صفات جلال کے ساتھ عیان + وہ ان صفات سے ہے سزاوار کبریا + معبود ہے قدیم نہین اسکی ابتدا + موجود ہے ہمیشہ نہین اسکی انتہا + ذات اسکی انتہا کو نہین پہونچی کبھی + صورت اسکی اور نہ جہات اور ہے نہ جا + پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے یقین کے لیے اسم اور رسم اور علم اور عین اور حق اور حقیقت حق ہے اسم و رسم الیقین سب مسلمانون کے لیے ہے جو ایمان غیبی رکھتے ہین اور علم الیقین اولیاء کے لئے ہے اور عین الیقین خاص اولیاء کے لیئے اور حق الیقین خاص انبیاء کے لیے اور حقیقت حق خاص الخاص خواجہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے ہے اور حضرات صوفیہ کے نزدیک مشہور ہے کہ ہر آئینہ جب یہ حضرات حق الیقین کو پہونچتے تو کہتے ہین کہ سب اللہ کے ساتھ اور سب اللہ سے اور سب اللہ کی طرف ہین یعنی جو کچھ دیکھتے ہین پرتو ذات حق کے نور کا دیکھتے ہین کسی ذرہ کو ذرات عالم سے خدا کے سوا نہین دیکھتے سب کو مشتاق اور طالب جانتے ہین سب کا مبدا اور معاد اول اور آخر خدا سے اور خدا کی طرف سمجھتے ہین پس اسی کی ابتدا ہے اور اسی کی طرف بازگشت اور اسی کے سب مشتاق ہین ؎ ترسا و جہود و جو کلیسا مین تھا + رخ سب کا تری طرف ہی مین نے دیکھا + ایک عارف کا اسمین قول ہے ؎ کعبہ

اللہ و دیر ہے تو وہ پر کہان غیر کہان + کون ہے غیر ترا غیر کسے تم سمجھے

فائدہ قَالَ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَلدِّیۡنُ النَّصِیۡحَۃُ ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دین نصیحت اور نیکخواہی ہے یعنی جو کوئی مسلمانون کی بھلائی چاہنے مین مشغول ہے اسکو دین حاصل ہے اور جو مسلمانون کے برا چاہنے مین مشغول ہے اسکو دین حاصل نہین پیر قطب العالم قدس سرہ بار بار یہ دو بیت فرمایا کرتے تھے ؎ مرا پیر دانا ے مرشد شہاب + دو اندرز فرمود بر روے آب + یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش + دوم آنکہ بر غیر بدبین مباش + اور یہ بھی فرماتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام کو جو رویت سے باز رکھا وہ اس حکمت کی نظر سے تھا کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاس خاطر ہو جسوقت جبرئیل علیہ السلام نے

یہ آیت پہونچائی اور کہا فَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ جب تک جبرئیل علیہ السلام آگے پڑھیں حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ کا رنگ زرد ہو گیا اور آپ اُٹھ کھڑے ہوئے اور یہ کہنے کو آمادہ ہوئے کہ اَرِنِي اَحَدٌ قِبَلِي ترجمہ کیا مجھسے پہلے کسی نے دیکھا کہ اتنے مین جبرئیل علیہ السلام نے کہا قَالَ لَن تَرَانِي جواب آیا کہ نہین دیکھیگا تو اُسوقت آپ کا چہرۂ مبارک اصلی رنگ پر آگیا اور فرمایا اَلْآنَ طَابَتْ قَلْبِي اب میرا دل تو نے خوش کیا

فائدہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے جو شخص پرہیزگاری اور صلاح اختیار کرے حق سبحانہ تعالےٰ بعضے علم اُسکو بغیر سیکھے روزی کرتا ہی اور سمجھ اُسکی ایسی ہو جاتی ہو کہ جس چیز کو غیر صالح و غیر متقی دن بھر مین سمجھے وہ گھڑی بھر مین سمجھ لے اور ہر آئینہ اللہ تعالی نے ملا دیا ہی تمام اعمال اور اقوال کو تقوی اور پرہیزگاری سے جہان کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاَنْ اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوهُ ترجمہ اور یہ کہ قائم رکھو نماز کو اور ڈرو خدا سے اور پرہیز کرو اُسکے عذاب سے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ ایک بزرگ خراسان سے سمرقند مین پہونچے پوچھا کہ ہی کوئی عالم متقی کہ اُسکی زیارت مین کرون سعد الدین مفسر کو بتلایا جب اُسکے دروازہ کے سامنے پہونچے دیکھا کہ گوبری کرتے تھے واپس آئے اور کہا کیسا عالم متقی ہی کہ یہ ناپاکی اپنے در و دیوار پر جائز رکھتا ہی اور ہر آئینہ اللہ پاکون کو دوست رکھتا ہی

فائدہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے نیک صحبت دیر مین اثر کرتی ہی مگر بری صحبت جلد اثر کرتی ہی پس بری صحبت کو جلد چھوڑنا چاہیے تاکہ جلد اثر نہو اور نیک سے دیر تک صحبت رکھنی چاہیے تاکہ اُسکا اثر ہو دونون صحبت فی الجملہ اثر رکھتی ہین قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلصُّحْبَةُ تُؤَثِّرُ فرمایا رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے صحبت اثر کرتی ہی انسان صحبت سے نہال ہوا اور صحبت سے ہی خراب ہوا اگر اچھی صحبت ہوئی نہال ہوا اور جو بری صحبت ہوئی خراب ہوا عقلمندون کے لیے بری صحبت بڑی مصیبت ہی اور سخت درد ہی اور یہ مصرع پڑھا ع روح را صحبت نا جنس عذابیست الیم + اور یہ بیت بھی پڑھی سه دیکھ پانی کس قدر رویا + اونچی نیچی زمین سے ہر دم + پس کافرون اور ظالمون اور مفسدون سے صحبت رکھنی جائز نہین الا جب کہ ضرورت ہو تو بقدر ضرورت روا ہی تفسیر مین لکھا ہی کہ کافرون کی صحبت مضر ہی اور دین کی حفاظت انکی الفت کے ساتھ مشکل ہی پس جو کافرون سے اور صحبت وادی انکے ساتھ بے حاجت بغیر جائز نہین اور بلا ضرورت خاص روا نہین جب مسلمان طبیب عمدہ ہو تو کافر طبیب کے پاس جائین اپنی نبض اور قارورہ دکھلائین اور جو ضروری اسباب کسی کافر کے پاس ہو اُسکے خریدنے کو کافر کے پاس جائین اور جو مسلمان اُسکی بیٹھک اور نگاہ میں پھیلے

کافر کو دو کھلائین جو پر کھ جاتا ہو سو گدھون کو عروسی مین لاتے نہین، مگر جب کہ لکڑی کو پاپے سے
یس حسبطرح کہ انکے ساتھ صحبت نہین چاہیے انکے ساتھ دوستی بطریق اولی نہین چاہیے قال اللہ
تعالی وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ترجمہ
کہا اللہ تعالی نے اور جو شخص یہ کام کرے یعنی کافرون کی دوستی پیدا کرے نہین ہے اسکو اللہ سے
کچھ بہرہ اور حصہ یعنی ثواب خدا سے الا یہ کہ انسے پرہیز کرین اور بہت ڈرین یا یون کہین مگر یہ کہ
کافرون سے پرہیز کرین اور ڈرین اس چیز سے جو ڈرنے کے لائق ہے ان سے پس اسلیے اگر دوستی
ظاہر کرین اور دل مین بغض رکھین یہ اجازت اور رخصت ہے اور یہ عمل نفاق نہین نفاق کے
معنی دوستی کا ظاہر کرنا اور دشمنی کا چھپانا نیکون کے ساتھ ہے الا بدون کے ساتھ حکمت عملی ہے
اور معاش کا قاعدہ اسلیے کہ ظاہر اور باطن کا انکے ساتھ یکسان رکھنا دین کو مضر ہے پس کوئی
علاج نہین ہے کہ گرفتار آدمی کو اس عمل کی اجازت دیجاے حدیث صحیح مین ہے کہ ایک شخص نے
حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاضر ہونے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا بِئْسَ
اَخُو الْعَشِيْرَةِ یعنی برا ہے اخو العشیرہ وہ حاضر آیا آپ اسکے ساتھ نرمی اور خوشخوئی اور کشادہ روئی سے
پیش آئے جب وہ چلا گیا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت مین عرض کی
یا رسول اللہ جب وہ شخص پہونچا تو آپ نے اسکی برائی کی اور جب حاضر آیا تو نرمی اور خوشخوئی سے اسکے
ساتھ آپ پیش آئے اسکا سبب کیا ہے اور کس واسطے ایسا ہوا پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
بیان واقعی تھا تا اسکا حال معلوم ہو اور یہ مصلحت سے تھا تا کہ گالیان نہ دے پیغامبر علیہ الصلوۃ
والسلام نے یہ حدیث فرمائی اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ فَرَقَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ عَنْهُ اور یہ حدیث
صحیح اور اس معاملہ مین تصریح ہے

فائدہ جاننا چاہیے کہ خواب کی تعبیر اور تاویل کرنی ہر ایک شخص کا کام نہین ہے بڑا شیخ عارف کامل
چاہیے تا کہ مبتدیان طریقت کی خوابون اور نمائشون کو شرح اور بیان کرے اور روحانی اور اکو
کو نفسانی میل سے دور رکھے اور حق کو باطل سے علیحدہ کرے اور طالب کے کام کو آسان کرے
بعضے خلوت نشین پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ کے پاس آتے اور کہتے کہ کبھی خوابگاہ مین
خواب اور بیداری کے درمیان دیکھتے ہین کہ ہمکو ہوا مین لیجاتے ہین اور اعلے مقام پر آسمان
گنبد کے اوپر بٹھلاتے ہین تو نہایت خوف ہمکو معلوم ہوتا ہے پیر دستگیر فرماتے کہ یہ لا رقم
ہوا سے وہ گنبد بنے کا مکر اسپر دلنہاد ہونا نہ چاہیے اور کچھ نہین سمجھنا چاہیے یہی دریچہ طالب کا کام

اور اُنکا مقصود آگے ہوتا تب آتے اور کہتے کہ ہم دیکھتے ہین حجرہ بالکل خوشبو اور عطریات سے معطر
ہوجاتا ہی فرماتے تھے یہ سب کچھ نہین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مین مشغول ہونا چاہیے اور لاحول
کہنی چاہیے بعضے آتے اور کہتے جب کسی کے ساتھ ہم تواضع کرتے ہین یا قرآن پڑھتے ہین ایک نور
اپنے سامنے چمکتا ہوا دیکھتے ہین فرماتے کہ قرآن مین نور ہے اور ذکر مین نور ہے اور وضو مین نور ہے
ہر طاعت مین ایک نور ہے یہ اطفال طریقت کی غذا ہے کہ اُس سے پرورش پاتے ہین اس سے بھی
بڑھکر ہمت کرنی چاہیے تاکہ نور حقیقی کو پہونچے صاحب مرصاد العباد رح کا قول ہے اگر جاری ہوا صاف پانی
دیکھے اور چشمے اور حوض اور دریا اور سبزہ خوش آیندہ اور باغات اور محلات اور صاف آئینہ و
پاکیزہ جواہر اور اونچے پہاڑ اور چاند اور ستارے اور صاف آسمان یہ سب صورتین دل کی صفات
اور مقامات کی ہین اور جو بے انتہا ایوان دیکھے اور نامتناہی عالم اور طیران اور عروج اور
زمین آسمان کا طی کرنا اور ہوا مین اُڑنا اور عالم بیرنگی اور بیچونی اور کشف معنی اور علوم لدنی
اور راور آگ بیرنگ خالی جسمانیات سے اور تجلی روحانیت سے تو یہ سب روحانیات کی صفات
اور روح کی نمایش ہے اور اگر ملکوت کا مطالعہ اور فرشتون کا مشاہدہ اور مردان غیب کا اور
بہشت و دوزخ اور آسمان و عرش دیکھے جو ملکوت اشیاء کی اصل ہین یہ سلوک مین صفات ملکی
ہین اور حصول صفات حمیدہ کا ہے اور جو عالم غیب کے انوار کے مشاہدہ واقع ہون مکاشفات
الوہیت اور الہامات و اشارات اور مکالمات اور صفات ربوبیت کی تجلیات تو یہ مقام فنا
اور بقا مین وصول اور اخلاق الٰہی سے تخلق ہے باقی کو اسی پر قیاس کرین ایک شخص خواجہ یوسف
ہمدانی کی خدمت مین آیا اور تعجب سے کہنے لگا کہ آج شیخ احمد غزالی رح کی خدمت مین تھا آپ
دسترخوان پر یارون کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تھے اسی درمیان تھوڑی دیر اپنے سے
غائب ہوئے جب افاقہ ہوا کہا اسوقت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا مین نے کہ آپ
تشریف لائے اور لقمہ میرے منھ مین رکھا خواجہ یوسف رح نے کہا یہ خیالات اور نمایش ہین
کہ اطفال طریقت کو اُنسے پرورش کرتے ہین

فائدہ جو خواب دیکھے اُسکی تعبیر عالمون سے نہ پوچھے اور دشمن سے نہ کہے اور بیان اُسکا دوسرے سے
نہ چاہیے کہ وہ اپنے مطلب کے موافق تعبیر کریگا اچھے خواب کو بری تعبیر برائی کے انداز والے
اور یہ بھی کہا ہے کہ اگر کوئی خواب دیکھے تو بائین کہے اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم
اور تین دفعہ تھوک بائین طرف اور اُٹھے تو بائین اور دہنے کروٹ لے اور تھوکے کہ اس شیطان کو دور

اور راندہ کرے اور یہ خواب کسی سے نہ کہے اور تعبیر اُسکی کسی سے نہ چاہے تاکہ خواب اُسے نقصان
نہ کرے اور اُسکو محنت اور نقصان مین نہ ڈالے نقل ہو کہ خواجہ ربیع شیخ کامل تھا اُسکے مریدون
مین سے ایک کو شیطان خواب مین نظر آیا کہ ایک بزرگ اُسے کہتا ہو کہ ربیع دوزخی ہو خلق اُس سے
کیا بھلائی چاہتی ہو مرید مذکور شیخ ربیع کے پاس آیا اور مجلس معلی مین اُسکی حیران اور پریشان
اور خواب ہولناک دیکھنے سے از خود رفتہ تھا کہا ایک دہشتناک خواب مین نے دیکھا ہو اُسکی
تعبیر کسی سے نہین پوچھی ہو اور خواب کو بیان کیا ربیع سر طرف تعوذ کے مشغول ہوگئے تین دفعہ
اعوذ باللہ کہی اور ہر بار تھوک منھ سے بائین طرف ڈالا اور خواب بیان کرنے والے سے کہا کہ جو بوڈھا
تونے خواب مین دیکھا ہو شیطان ہو اور یہ خواب تجھے اسواسطے دکھلایا ہو کہ تیرا اعتقاد دور
اور ارادت کی نعمت سے تجھے بے نصیب کرے ایسے خواب پر بھروسا نہ کرنا چاہیے اور نامحکم
تحقیق نہ سمجھنا چاہیے راوی مذکور دوسرے دن ربیع کے پاس پھر آیا اور دوسرا خواب
جو دیکھا تھا بیان کیا آج رات کو کالا کُتا مین نے دیکھا زنجیر مین بندھا ہوا میرے سامنے لائے اور
اُس کُتے کی پیشانی پر تین داغ تازہ دیے ہین ربیع نے کہا کہ یہ نمایش اُس شیطان سے ہو کہ پہلی
شب اُسنے تشویش دی تھی اور میرے اُس تو دفے تھوک کے ساتھ شیطان کے ماتھے پر تین داغ تازہ
لگائے ہین اور جو خواب نیک اور خوشخبری کا دیکھے تو اُسکو دل مین محفوظ رکھے کہ یاد سے جاتا نہ رہے اور دوستون سے
کہے اور اُسکی تعبیر کا حکم حاصل کرے اور جو خواب ایسا دیکھے جسے برا سمجھے اُسکو اضغاث احلام خیال کرے
یعنی غلط خواب جنکی کچھ تعبیر نہو اور اعوذ باللہ پڑھنے اور تھوک بائین طرف ڈالنے سے دفع کرے
اور جانے کہ ایسے خواب کا کچھ اثر نہین ہوتا اور کسی وقت جلسے کہ فال نیک دیکھے اور دل اُسکی خوشخبری
مین لگائے بُری فال کی طرف توجہ نہ کرے اور خاطر کو فکر مین نہ ڈالے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام
لَا طِیَرَۃَ وَخَیْرُھَا الْفَالُ ترجمہ نہین ہو کچھ شگون اور بہتر ہی اُسمین فال ہو
فائدہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے ملفوظات سید محمد مین لائے ہین کہ مولانا
فخر الدین بجنوری شیخ نظام الدین قدس سرہ کے مرید تھے مگر اعتقاد اُنکا ہمارے پیر پر ایسا تھا کہ جیسے
مرید کو اپنے پیر پر ہو اور وہ مدت ہمارے پیر کے مصاحب بہت دن رہے ہمارے خواجہ کے حال کی
پہلے معاملہ کی اُنکو خبر سب تھی مولانا شہاب الدین کنتوری کو یاد دلاتے اور کہتے آپ کو یاد ہو وہ رات
کہ خواجہ ہمارے پاس سے غائب ہوگئے اور پچھلے پہر رات کے لنگی باندھے ہوئے وہان آئے
تھے مین [illegible] ہوئے تھے مین نے پوچھا تو کہا دریا مین ایک جہاز ڈوبتا تھا ہمین حکم ہوا تھا

اور جہاز کو ڈوبنے سے بچاؤ اور ایک دن اور مجھسے فرمایا مولانا ایک گھڑا شراب میخانہ سے ہمارے واسطے
لے آؤ مین ایک گھڑا لایا کہا مجھے دے پھر کہا کہ نوش کر جسبسے پیا تو شہد خالص محض میرے حلق مین
تھا کہ دوسری کسی شی کا ملاپ اُسمین نہین اور یہ بھی پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے
کہ مولانا محمود ایک مرد حافظ شاگرد صالح مرید حضرت مخدوم نصیر الدین قدس سرہ کا تھا مولانا کی
عورت سے پریون کا یارانہ تھا ایک بار اُسکے لڑکی پیدا ہوئی یکایک پالنے سے فریاد اُٹھی گھر کے
آدمیون نے دیکھا بھالا تو دانتون کے نشان بازو کے کنارون پر اُٹھے نظر آئے اور اُسکی مان کے
بازو پر بھی ظاہر تھے خواجہ کے حضور مین یہ قصہ بیان کیا حضرت خواجہ نے اُسے تعویذ دیا عورت کے
بازو پر باندھا صبح کو دیکھا تو بازو مین تعویذ نہین ہی شیخ کے حضور مین آئے اور کہا حضور تعویذ کو رات
لیگئے فرمایا ہان مولانا واپس جاؤ مولانا گھر آئے کیا دیکھتے ہین کہ وہ پری دوسری بار آئی اور کہتی ہی
اور فریاد کرتی ہی کہ آہ شیخ کے سامنے عرض کرو کہ حوران نے توبہ کی پھر اس گھر مین نہ آئیگی کہین گر خورم
آئے تو میرا نام نہ لگے کسی نے پوچھا کیون روتی ہی کہا ہمین خواجہ کی اسقدر اجازت تھی کہ تھوڑی دیر اسکے دروازہ پہ
بیٹھنے پاتے تھے آج حکم دیا ہی کہ حوران اور خورم کو جو میرا بھائی ہی دروازے پر بیٹھنے نہ دین مین
جاتی ہون اور پھر تمھارے گھر نہ آؤنگی جاؤ شیخ کے حضور مین عرض کرو مولانا پھر شیخ کی خدمت مین
گئے رخصت کے وقت چاہا کہ اُٹھین اور قصہ بیان کرین شیخ نے فرمایا ہان مولانا لوٹ جاؤ اور پھر
کہنے نہ دیا اور یہ بھی فرماتے تھے ملفوظات سید محمد مین ہی کہ عہد دولت شیخ نظام الدین قدس اللہ
سرہ العزیز مین ایک جوان تھا خوب تندرست اور تازہ توانا اُسکا کار خیر ہوا چند روز گذرے تھے
کہ کبھی عورت کے ساتھ جمع نہو سکا گھربار کے سب آدمی حیران کہ ایسا مرد طاقتور کیا سبب ہی
کہ کبھی عورت سے ہمبستر نہین ہوتا اور شادی کے بعد دُبلا اور زرد رنگ ہو گیا پوچھا تو کہا کہ ایک
بلا ہی کہ کسی سے مین نہین کہہ سکتا بعضے یارون سے کہا جو نہین رات ہوتی ہی ایک مرد آتا ہی اور دونو ہاتھ
میرے پیچھے کھینچکر مشکین باندھ دیتا ہی اور اِس عورت سے جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی اور اگر مین چاہون
کہ کسی وقت عورت کے پاس جاؤن اُسی وقت کہین نہ کہین سے ظاہر ہوتا ہی اور دیکھتا ہون کہ مجھے
مارتا ہی اسقدر کہ کئی روز تک میرے بدن مین درد رہتا ہی اور وہ ہاتھ پکڑ مشکین باندھ جاتا ہی اور آپ
عورت کو اپنے کام مین لاتا ہی ہمارے گھر پھر کو شیخ سے ارادت تھی یہ قصہ شیخ تک پہونچا فرمایا تم مین
کوئی مرد ایسا ہی کہ تنہا دروازہ کے باہر سوئے وہی شخص جو اس بلا مین گرفتار تھا بولا کہ مین
سوؤنگا ایک نوشتہ اُسکے ہاتھ دیا اور ایک رات مقرر کی اتوار کی یا منگل کی نہین اُسکی یاد نہین رہی

اور کہا پہلے ایک آواز خوفناک سُنائی دیگی اُسکے بعد مہیب صورتین ہاتھی کی سی نمودار ہونگی اور اسی طرح بعض
بندر کی صورت اور بعض شیر وغیرہ کی شکل تو ہرگز نہ ڈرنا پھر ایک مرد سفید رنگ کا اُجلے کپڑے پہنے ایک گھوڑے پر
سوار اُسکے گرد چند پیادے سب سفید کپڑے پہنے آدمیون کی صورت ظاہر ہونگے اُسوقت کاغذ کھول کر ہاتھ مین
لے اور اُسے دکھلا جوان اُس رات کو جو شیخ نے بتلائی تھی کشمیری دروازہ کے باہر طاق مین شب باش ہوا تھوڑی
رات گذری تھی کہ آواز بلند ہولناک پیدا ہوئی جانا کہ وہی ہے جو شیخ نے فرمایا تھا اور وہی ظاہر ہوا لیٹے ہوئے سب کچھ
دیکھا اُسکے بعد وہ جوان سفید رنگ سفید کپڑے پہنے گھوڑے پر سوار اور پیادے سفید رنگ سفید کپڑے پہنے ظاہر
ہوئے جب اُسے دیکھا دور سے کاغذ کھول کر ہاتھ مین لیا اور اُسکے سامنے کھڑا ہوا پیادون مین سے
ایک نے دیکھا کہ ایک آدمی کاغذ ہاتھ مین لیے کھڑا ہے اُس سوار سے کہا کہ ایک شخص ہے وہ سوار ٹھیرا
اور جوان کو بلایا کاغذ اُسکے ہاتھ سے لیکر پڑھا کاغذ پڑھتے ہی گھوڑے سے اُترا غیاث پور کی طرف سر
زمین پر رکھا اور کہا اے جوان تو پہچانتا ہے اُس شخص کو جو تیرے ساتھ یہ حرکت کرتا ہے اُسنے کہا ہان دیکھ
پاؤن تو پہچان لون کہا جو لوگ کہ چلے گئے ہین سب کو واپس لاؤ اور اس جوان کے سامنے کرو
ایک شخص کے سوا کوئی باقی نہ رہا سب کو دیکھا مگر کسی کو نہ پہچانا کہا کسواسطے تو شناخت نہین کرتا اُسنے
جواب دیا کہ وہ شخص ہو تو پہچانون پھر تلاش اور جستجو کی کہ آیا کوئی رہگیا ہے کہا ہان ایک باقی ہے کہا اُسے
بھی لاؤ شاید کہ وہی ہو جب حاضر لائے تو کپڑے سے منھ چھپائے آیا کہا منھ کھول جیسے منھ کھولا جوان نے
اُسے پہچانا اور کہا یہی شخص ہے اُس سے کہا سُن وہ گھر حضرت شیخ نظام الدین کا ہے تو اس کام سے
باز آ کہا مین ہرگز نہین چھوڑ سکتا اُس عورت پر عاشق ہون سوار نے کہا اگر تو باز نہ آویگا تو مین
تیری گردن اُڑا دونگا کہا علاج یہی ہے جب تلک میرے بدن مین جان ہے ہرگز باز نہ آؤن ایک جلاد کو
بُلایا اور کہا اسکی گردن مار جلاد نے تلوار کھینچی اور سر اُسکے بدن سے الگ کیا مجھسے کہا تم جاؤ اور شیخ کے
حضور مین میرا سلام پہونچاؤ اور عرض کرو کہ فرمان آپ کا پہونچا ایک بدبخت حضور کے مکان مین برائی
کرتا تھا اُسکی گردن مین نے اُڑا دی گھر مین آیا اور عورت سے جیسا کہ دستور ہے صحبت کی اور شیخ کی خدمت
مین گیا کہ عرض کرے شیخ نے جاتے ہی فرمایا کہ لوٹ جا اور ہرگز کہنے نہ دیا اور فرمایا یہ قوت کس طرح
حاصل ہوتی ہے تجھے معلوم ہے جو شخص خدا کا ہوا سب اُسکے ہو جاتے ہین اور جو کوئی اللہ والا ہوا اُسے
زیان نہین پہونچتا یہ وہ مسئلہ نہین ہے کہ اُنہین زیان کا وہم بھی ہو سب فائدہ ہی فائدہ ہے اور جو خدا کو
خدا کے واسطے پرستش نہ کرے بلکہ دوزخ کے خوف اور بہشت کی حرص سے عبادت کرے اُسنے خدا کی
عبادت نہین کی اولیا مین لکھتا ہے کہ کلمات قدسیہ مین آیا ہے اَبغَضُ عِبَادِی اِلَیَّ مَن عَبَدَنِی بِخَوف

وَيَطْمَعُ جَنَّتَهُ یعنی دشمن ترین میرے بندون مین میرے نزدیک وہ شخص ہے کہ میری پرستش دوزخ کے
خوف اور بہشت کی طمع سے کرے وہ دوزخ اور بہشت کا بندہ ہے نہ خدا کا بندہ کہ مَحْبُوْدُكَ مَقْصُوْدُكَ
یعنی معبود تیرا مقصود تیرا ہے اور فرمایا مجالس ابو علی فارمدی مین دیکھا ہے کہ لکھتا ہے شیخ ابو علی کہتے اگر
خلق کو سوراخ ملتا جسمین ہو کر خدا سے بھاگتے اس سوراخ پر بہت کچھ ہجوم ہوتا مردان خدا بندگان خدا
مین جو شخص اپنی ہوا مین گرفتار ہے وہ بندہ اپنی ہوا کا ہے نہ بندہ خدا تعالی کا مؤلف کہتا ہے ایک روز قطب العالم
کی خدمت سے مین رخصت ہوا اور والدین کی قدمبوسی اور قرابتیون کی ملاقات کو قصبہ اٹاوہ کو جاتا تھا
برسات کا موسم تھا جب قصبہ موہان کے قریب پہونچا پانی شدت سے برسا اور سیلاب آگیا تھا ممکن
نہ تھا کہ پار اُترون چند قدم بڑھا تھا کہ مین گھوڑے سے گر پڑا پیر دستگیر قطب العالم کو مین نے یاد کیا
اور مدد چاہی آپ کو موجود پایا پانون میرا پکڑ پانی کے اوپر ڈال دیا ساتھی میرے جو پیر جانتے تھے
انھون نے مجھے پکڑ کے روان کیا اور بھی ایک دفعہ یہ فقیر ماہ رمضان مین بیمار ہوا اور تپ محرق تھی
کئی دن کا فاقہ اور تپ شدت سے چڑھی ہوئی تھی ماہ مذکور کی اٹھارہوین تاریخ سے حالت بہت
بگڑ گئی تھی نہ زمین پر آرام ملتا تھا نہ چارپائی پر کبھی زمین پر آتا اور کبھی چارپائی پہ جاتا یہان تک کہ رات
آگئی قطب العالم کی خدمت مین یہ حالت اپنی کہلا بھیجی قطب العالم عرس شیخ نصیر الدین رح کے کھانا تقسیم
کرنے مین مشغول تھے مجلس مین چپاتیان سیر بھر کے وزن کی اور شکر مین تر کی ہوئی آئی تھین انمین سے
ایک نان اُٹھائی اور میرے پاس بھیجی کہ یہ سب کھا جاؤ اور کچھ نہ چھوڑو مجھے کئی فاقہ ہوئے تھے تپ
چڑھی ہوئی تھی اور بُری حالت تھی کھانے کی طرف ہرگز رغبت نہ تھی مگر فرمان کے موافق اور اچھے اعتقاد سے
جبراً بہت عرصہ مین کھا لی جیسے کہ مین کھا چکا اسی وقت نیند آگئی مین سوتا تھا کہ حضرت قطب العالم نے
سماع شروع کیا مین جاگا تو معلوم ہوا کہ اب تپ محرق ہرگز نہین ہے اُٹھا وضو کیا اور مجلس سماع مین
حاضر ہوا صوفی لوگ گانا سُن رہے تھے مین کھڑا رہا قوالون نے یہ بیت گانی شروع کی ؎ رفتم بکلیسا
بر ترسا و جہود + ترسا و جہود را ہمہ رخ بتو بود (ترجمہ پہلے گذرا) مجھے بھی ذوق پیدا ہوا اُٹھا اور سماع
سُننا شروع کیا جب دیر تلک مین نے سُنا قطب العالم کو میری نقاہت اور ماندگی یاد آئی مجھے اپنے
حجرہ میں لیگئے اور سکون دیا جب سماع سے فراغت ہوئی تو سیاہ دستار اپنے سر مبارک کی سے مجھے
عطا فرمائی ایسے ایسے واقعات حضرت قطب العالم کے بہت ہین اس مختصر مین گنجایش نہین کہ
تمام لکھے جائین اور مرید غیر مرید سے جو سننے لگے اُنکو کہان تک لکھے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ
فرماتے تھے کہ فوائد الفواد میں رقم کی ہے کہ ایک بار حکیم فلسفی خلیفہ کی خدمت مین آیا اور کتابین اپنی ساتھ

لایا اور چاہا خلیفہ کو راہ حق سے بھٹکاوے خلیفہ نے بھی اُسکے علم کی طرف رغبت کی یہ خبر حضرت شیخ
شہاب الدین سہروردی رح کو پہونچی شیخ نے متوجہ ہوکر فرمایا کہ ہرگاہ خلیفہ ان فلاسفہ کی طرف
مائل ہو جہان تاریک ہو جائیگا یہ کہا اور اُٹھ کھڑے ہوئے اور خلیفہ کے محل کے دروازہ پر پہونچے
اُسوقت خلیفہ اُس بدبخت حکیم کے ساتھ خلوت مین بیٹھا تھا اور اسی علم اور بحث مین مشغول تھا کہ
اطلاع آپ کی ہوئی شیخ کو اندر بلا لیا جب حضرت شیخ آئے تو خلیفہ اور حکیم سے استفسار کیا کہ اسوقت
تم دونون کس بحث مین تھے خلیفہ نے کہا کہ ادبیات مین تھے فلسفہ کی بحث چھپائی شیخ نے اصرار کیا
کہ کہنا چاہیے کیا بحث تھی جب شیخ نے نہین مانا تو حکیم نے کہا کہ ہم اسوقت اس بحث مین تھے
کہ آسمان کی حرکت طبیعی ہے حرکتین تین قسم ہین طبیعی ارادی قسری حرکت طبیعی وہ ہے کہ اپنی طبیعت
اور ذات سے جنبش کرے جیسے کہ پتھر کو ہاتھ سے چھوڑدو ضرور ہے کہ زمین پر گرے حرکت ارادی
وہ ہے کہ اپنی خواہش سے جنبش کرے جس طرف کہ چاہے جیسے حیوانات کی اور حرکت قسری وہ ہے کہ
دوسرا اُسکو جنبش دے مثلاً ایک پتھر کو ہوا مین پھینکین اُسکو حرکت قسری کہتے ہین پھر جب اُسکی قوت کم
ہوجاوے تو زمین پر گرے اسکو حرکت طبیعی کہتے ہین اب ہم اس بحث مین تھے کہ آسمان کی حرکت طبیعی ہے
شیخ نے فرمایا نہین ایسا نہین ہے حرکت آسمان کی حرکت قسری ہے اُنھون نے کہا کیونکر شیخ نے فرمایا کہ ایک
فرشتہ ہے اس صورت اور شکل کا وہ فلک کو گردش دیتا ہے خدا تعالی کے حکم سے جیسے کہ حدیث مین آیا ہے حکیم اسپر
ہنس پڑا اُسکے بعد شیخ رح خلیفہ اور اُس حکیم کو چھت کے نیچے سے جہان کہ بیٹھے تھے باہر نکال لائے اُسوقت
منہ آسمان کی طرف کرکے کہا خداوندا جو کچھ تو اپنے بندون کو دکھلاتا ہے انکو بھی دکھلا بعد ازان خلیفہ
اور حکیم کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ آسمان کی طرف نظر کرو دونون نے آسمان کی طرف نظر کی تو اُس
فرشتہ کو دیکھا کہ آسمان کو گھمارہا ہے اُسوقت خلیفہ اس مذہب سے منحرف ہوگیا اور دین اسلام پر
استوار ہوا والحمد للہ رب العالمین

فائدہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے ایک روز مرد جاہل نے ایک عالم سے نزاع کیا
کہ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے کس طرح گران ہو عالم نے کہا اگر تجھے یقین نہین تو آؤ کہ مین دکھلا دون
وہ عالم چلے ایک عابد جاہل کے پاس گئے خادم کو بُلایا کہا جاؤ کہدو حق تعالی سلام کہتا ہے عبادت
تمھاری قبول ہوئی جبرئیل علیہ السلام کو تمھارے پاس بھیجا ہے وہ عابد جاہل فوراً بڑی تعظیم کے ساتھ
باہر آیا پھر اُس سے آگے بڑھے ایک فقیہ کے پاس گئے کہ نشہ مین پڑا تھا کہا جبرئیل علیہ السلام تمھارے پاس
نازل ہوا ہے حق تعالی نے سلام کہا ہے اور یہ کہ تمھارا علم قبول ہوا اُس فقیہ نے سنکر جانا کہ نہین ہے

اور انیٹ لینے کو ہاتھ بڑھایا اور کہا وہ جو میرے پاس سے حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جبرئیل کا نزول نہیں ہی اور بجز مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے دوسرے پر جبرئیل علیہ السلام نہیں آتے جاہل شرمندہ ہوا اور واپس گیا اور عالم خوش ہوا خزانۂ جلالی میں لکھا ہی ایک فقیہ اور ایک درویش جاہل کے باہم محبت بہت تھی رات دن ایک دوسرے کی مصاحبت میں عمر بسر کرتے تھے اور دم بھر کو علحدہ نہیں ہوتے تھے ایک دفعہ فقیہ کو استحقاق کی طلب کے لیئے کسی ضرورت سے سفر کرنا پڑا اور بادشاہ کے پاس گیا مدت کے بعد واپس آیا درویش کو تلاش کیا تو دریافت ہوا کہ وہ ایک جنگل کے کنارے چلا گیا ہی اور اُسنے کھانا چھوڑ دیا اور خلقت کی رجوع اُسکے پاس ہی وہ کہتا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام میرے اوپر نازل ہوتے ہیں فقیہ نے کہا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وہ جاہل ہی شیطان نے اُسے بہکایا ہوگا پھر فقیر کے پاس گیا اور اُس سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہی کہا اللہ تعالیٰ کی فضل سے اچھا ہی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آتے ہیں اور حکم الٰہی پہونچاتے ہیں کہ اے فلانے میری عبادت تو نے اسقدر کی کہ میں تجھسے راضی ہوا اب روزہ نماز اور دوسری تکالیف شرعی تجھسے میں نے اُٹھالیں ہر روز وہ وقت جبرئیل علیہ السلام بہشت کا کھانا لاتے ہیں اور میرے پاس پہونچاتے ہیں جب فقیہ نے اُس سے یہ بات سُنی کہا اجازت ہو تو آج میں بھی تیری صحبت میں رہوں تاکہ یہ حال دیکھوں اور بہشتی کھانا تیرے ساتھ کھاؤں درویش نے اجازت دی فقیہ لاحول پڑھنے میں مشغول ہوا شیطان دروازہ کے سامنے آیا مگر اندر نہیں آسکتا تھا پس تھوڑی دیر فقیہ ذکر سے چُپ رہا شیطان ایک طباق ہاتھ پر رکھے ہوسے تعظیم سے اندر آیا جب فقیہ کی نظر اُسپر پڑی پھر ذکر میں وہ مشغول ہوا طباق اُسکے ہاتھ سے گر پڑا فقیہ نے غور سے دیکھا تمام پلید چیز تھی کہ جاہل کی نظر میں کھانا معلوم ہوتا تھا شیطان غائب ہوگیا فقیہ نے جاہل سے کہا کہ وہ شیطان تھا کہ تجھے اُسنے راستہ سے بھٹکایا تھا اُٹھو یہاں سے باہر نکل پھر اُسکا ہاتھ پکڑا اور وہاں سے باہر لے آیا جاہل نے قرآن وغیرہ جو سیکھا تھا وہ بھول گیا تھا فقیہ نے ازسرنو اُسے تعلیم کیا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَھْلُ الْمَنَابِرِ لَاحْتَرَقَ اَھْلُ الْقُرٰی یعنی اگر علما نہوتے تو ہر آئینہ دیہات کے لوگ جل جاتے قَالَ الْمَشَائِخُ مَا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلِیًّا جَاھِلًا یعنی اللہ تعالیٰ نے دوست نہیں بنایا جاہل کو قیدوہ حضرت سید السادات قدس سرہ نے فرمایا جو درویش کہ اُسکو علم نہو چاہیے اپنے پیر یا دانشمند صالح کی صحبت میں رہے کہ راہ سے بے راہ نہو

فائدہ [illegible] کو قرب [illegible] اسی قدر [illegible]

بجالانے تعرف کی شرح مین ہی کہ یہ سخن کسی بزرگ سے ہی کہ وہ صوفیہ کے ثبوت کو پہونچا کہ اُسنے کہا وہ
بندہ اس مقام پر پہونچتا ہی کہ عمل اُس سے اُٹھ جاے تو اسکے لیے تاویل ہی اور تاویل یہ ہی واللہ اعلم
کہ شاید بندہ خدا تعالی کے خوف یا اُسکی عظمت اور جلال کی وجہ سے یا اُسکی ہیبت یا اُسکی محبت یا اور
چیزون کے سبب جو اُسکے مشابہ اور قریب ہون مغلوب ہو کر اُس مقام کو پہونچے کہ خطاب اُس سے
اُٹھ جاے اور یہ عمل کا اُٹھنا خطاب کے اُٹھنے کے سبب ہی نہ اُسکے مقام کی بزرگی کے واسطے
اور وہ اس عمل کے چھوڑنے سے معذور ہو نہ مشکور اور یہ خطاب کا اُٹھنا اُس سے بھی شریعت ہی
حکم شریعت یہ ہی کہ جب تک بندہ عاقل اور تمیزدار اور صاحب اختیار ہی اُسکو شریعت کے احکام
مواخذہ کرین اور یہ بھی حکم شریعت ہی کہ جب عقل اُسکی باقی رہے اور اختیار اور تمیز کی حد سے
باہر نکل جاے تو اُس سے تکلیف کو اُٹھا لیوین پس دونون امر شریعت کے ہین نہ زوال شریعت مگر
شریعت نے اُسے ایک حال مین مکلف اور مخاطب رکھا اور جب فرمان کو بجالایا مشکور رکھا اور
ایک حال مین خطاب اُسکے اوپر سے اُٹھا لیا اور امر کے ترک پر اُسے معذور رکھا پس یہ قول کہ بندہ سے کام اُٹھ جاتا ہی نہ
بزرگی مقام کی ہی الا معذور رکھنا ہی خطاب کے زوال سے اور وہ اس ترک عمل کے ساتھ نہ بندہ ہی نہ مشکور اور اُسکی شریعت
اصل ہی کہتے ہین ایک پیر بزرگون سے مرو مین تھا کہ ابو حامد دوستان کہتے تھے یہ حال اُسکے سامنے آیا اور اُسمین کرامات تھی اور
اُسکو ابو حامد دوستان اسواسطے کہتے کہ اُسکی زبان پر لفظ دوستان کا بہت جاری تھا کہتا دوستان ایسا
کہتے ہین دوستان نے ایسا کیا حتی کہ یہ لفظ اُسکا لقب ہو گیا پس اس ابو حامد کا حال آخر کو ایسا
ہو گیا کہ نماز سے باز رہا اور یہ نہ ترک شریعت بلکہ تعظیم دل اُسپر غالب ہو گئی تھی معذور تھا جب طہارت
کرتا قبلہ کی طرف منھ کرتا اور ہاتھ اُٹھاتا اور چاہتا کہ تکبیر کہے پہلے اس سے کہ اللہ اکبر کہے بیہوش ہو جاتا
اور گر پڑتا اور یہ تعظیم کے سبب کرتا نہ اسواسطے کہ شریعت کو حقیر سمجھتا اور شاید کہ اس سخن کی دوسری
تاویل بھی ہی اور وہ یہ ہی کہ بندہ اُس مقام کو پہونچے کہ کام اُس سے اُٹھ جاے اور اس سے مراد عمل کا
اُٹھ جانا ہی بلکہ رنج محنت کا اُٹھ جانا ہی اور یہ بغیر مثال کے واضح نہو مثلاً ایک دوسرے کو دوست
رکھتا ہی اُسکی خدمت سے ایسی لذت پاتا ہی کہ اور لوگ اُسکی نعمت سے لذت حاصل کرین جب محبت
قوی اور محبوب پیش نظر ہو دوست کے نظارہ پر سب کام خوش ہو جائین اور الم خود لذت ہو جائین
اور محنت راحت سے عمل کا نہین رہتا عام لوگ عمل کی زحمت سے فریاد کرتے ہین خاص لوگ عمل کی
لذت سے نازش کرین عام سستی کرین اور بھاگین خاص خوشی کرین اور طیار ہون کہ بزرگون سے

بدن پر آسان ہو

فائدہ جاننا چاہیے کہ اشراق کا وقت سورج نکلنے سے ہوتا ہے اور دو نیزہ برابر آفتاب کے چڑھنے تک
باقی رہتا ہے اور نماز اشراق کم سے کم دو رکعت ہین اور اوسط چار اور اکثر دس رکعت ہین پہلے دو رکعت
شکرانہ اللہ تعالی کا ادا کرے پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری مین آمن الرسول
پڑھے اسکے بعد دو رکعت استعاذہ کی پہلی رکعت مین سورۃ الفلق اور دوسری مین سورۃ الناس
پڑھے پھر دو رکعت استخارہ کی ادا کرے پہلی رکعت مین قل یاایہا الکافرون اور دوسری مین سورۃ اخلاص
پڑھے پھر دو رکعت استحباب کی ادا کرے پہلی رکعت مین سورۃ الواقعہ اور دوسری مین سبح اسم پڑھے
اس محل مین پیر دستگیر قطب العالم فرماتے تھے اگر کوئی سورہ واقعہ اور سبح اسم نہ پڑھے تو پہلی مین
انا انزلنا اور دوسری مین انا اعطیناک الکوثر پڑھے پھر دو رکعت شکر روز کی ادا کرے ہر رکعت مین
پانچ پانچ بار سورۂ اخلاص پڑھے دونون دوگانون مین سلام کے بعد درود پڑھے اور دعا جو اوراد
شیخ عارف بہاء الدین زکریا ملتانی رح مین مذکور ہین پڑھے خزانہ مین لکھا ہے حضرت سید السادات
دام اللہ ظلہ نے بعضے یارون سے جو نماز اشراق کی ادا مین کاہلی کرتے تھے فرمایا کم سے کم دو رکعت
نماز آفتاب نکلنے کے بعد ادا کرے اور یہ بھی فرمایا کہ اشراق کے بعد دو رکعت ارضاء والدین کی ادا کرے
سورہ فاتحہ کے بعد ہر ایک رکعت مین آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے سلام کے
درود اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَهَا لِوَالِدَيَّ يَا عَلِيْمُ
يَا قَدِيْرُ اِغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا وَتَجَاوَزْ عَنْهُمَا وَارْضِهِمَا عَنِّيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور دو رکعت صلوۃ الحرز کی پڑھے پہلی رکعت مین فاتحہ کے بعد سورہ یسین اور
دوسری مین سورۃ الملک اور اگر یاد نہو تو ہر ایک رکعت مین فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص
پڑھے یہ نماز اُسے گناہون اور آفتون سے اُس دن بچائے اور مغرب کے بعد قبل اسکے کہ دنیا کی بات
کہے صلوۃ الحرز کی دو رکعت ادا کرے رکعت اول مین سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور سورۃ الکافرون
ایک بار اور دوسری مین لو انزلنا ہذا القرآن آخر تک سورۃ الحشر اور سورۂ اخلاص ایکبار اور یہ
دعا مانگے اَللّٰهُمَّ اكْسِرْ شَهْوَتِيْ عَنْ كُلِّ مُحَرَّمٍ وَادْرَءْ حِرْصِيْ عَنْ كُلِّ مَاْثَمٍ وَامْنَعْنِيْ
عَنْ اَذٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ خدا تعالی رات مین بھی گناہ
اور تمام آفات سے محفوظ رکھے اور یہ بھی فرمایا کہ صبح اور شام مسبعات عشر جیسے کہ اوراد مین ہے وظیفہ
کرے عوارف مین لکھا ہے کہ جب طلوع آفتاب قریب ہو مسبعات عشر کا پڑھنا شروع کرے

اور وہ تعلیم خضر علیہ السلام کی ہے کہ ابراہیم تیمی کو کی اور ذکر کیا گیا کہ اُسکو جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم کی اور اُسکی مداومت مین سب متفرقات اذکار کو پہونچتا ہے اور وہ دس چیزین
مین سات سات دفعہ فاتحہ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور
قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور آيَةُ الْكُرْسِي اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور صلوۃ نبی پر
علیہ السلام اور اُسکی آل پر اور استغفار اپنے نفس کے لیے اور والدین کے لیے اور مومنین اور مومنات
کے لیے اور سات دفعہ کہے اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ افْعَلْ بِيْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا يَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ
جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّؤُفٌ رَّحِيْمٌ اور یہ بھی فرمایا اگر کسی کو صبح شام مسبعات عشر کا پڑھنا میسر نہو تو
یہی کلمات پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۃ اور شیخ عارف عبداللہ یافعی کے ارشاد مین مذکور ہے اور اسی طرح یہ دس ذکر پڑھے ایک
سات دفعہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے پہلے اول فاتحہ دوم آیۃ الکرسی سوم قل یا ایہا الکافرون
چہارم قل ہو اللہ احد پنجم قل اعوذ برب الفلق ششم قل اعوذ برب الناس ہفتم سبحان اللہ والحمد للہ ولا
الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہشتم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ نہم اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۃ دہم اَللّٰهُمَّ
افْعَلْ بِنَا وَبِهِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ
بِنَا يَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ رَّؤُفٌ رَّحِيْمٌ ۃ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ
فرماتے تھے کہ عوارف اور اوراد شیخ بہاء الدین سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر فاتحہ کے معوذتین پڑھے
بعد اُسکے سورۂ اخلاص بعدہ قل یا بعدہ آیۃ الکرسی اور ارشاد شیخ عبداللہ یافعی سے معلوم ہوتا ہے
کہ بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی پڑھے پھر قل یا پھر سورۂ اخلاص بعدہ معوذتین اور دونون قول کی رعایت
پیر دستگیر بعد صبح کے جیسا کہ ارشاد مین ہے پڑھتے تھے اور بعد عصر کے جیسا کہ اوراد اور عوارف مین
لکھا ہے اُس طرح پڑھتے تھے مریدون اور طالبون کو اسی طرح بتلاتے تھے اور یہ بھی فرماتے تھے

کہ بعد سبعات عشر کے اکیس بار یا جتنا دُکھے کسی ظالم کے ہاتھون گرفتار نہو فوائد الفوادمین مسطور ہے
کہ برآمد حاجات کے لیے مسبعات عشر کا پڑھنا آیا ہے مین نے عرض کی کہ ہر روز دو وقت مقررہ مین پڑھنا
چاہیے فرمایا اگر کوئی مہم پیش آئے دنیا کی یا دین کی تو اُس مہم کی نیت سے بھی علیحدہ پڑھین وہ بھی
کفایت کو بہونچے اور پوری ہوا اور اگر نماز تسبیح پڑھے جیسا کہ اوراد شیخ بہاء الدین زکریا مین درج ہے
اچھا ہے اُسکے فضل اور ثواب بے شمار ہین اور بعضے قرأت کو نماز تسبیح مین غیر طریق اوراد شیخ رح کے
بیان کرتے ہین خزانہ جلالی مین دو طرح مذکور ہے جیسے کہ اُنہین ذکر کیا فوائد جامع صغیر اور کفایہ مین
کہا ہے روایت کی گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہر آئینہ فرمایا فضل بن عباس رضی اللہ
عنہ کو آگاہ ہو مین تجھے بخشتا ہون خبردار ہو مین تجھے عطا کرتا ہون کہا فضل نے مین نے گمان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال سے کوئی چیز دیتے ہین مین نے کہا ہان یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا آپ نے ادا کر چار رکعت اور سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھ بعد اپنی فراغ کے یعنی قرأت سے
پندرہ دفعہ اور رکوع مین دس دفعہ اور قومہ مین دس دفعہ اور دونون سجدون مین دس دس دفعہ
اور جلسہ بین دونون سجدہ کے دس دفعہ اور دوسرے سجدہ کے بعد قبل از قیام دس دفعہ اور یہ تحقیق
تسبیح ہین ہر ایک رکعت مین ایسے ہی کیا کر چارون رکعت مین اور فتاوی مسعودی مین کہا ہے ابن عباس
بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے کہ ہر آئینہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عباس بن مطلب سے
اے چچا کیا نہ عطا کرون مین تجھے کیا نہ بخشون مین تجھے کیا نہ خبر دون مین تجھے دس خصلتون سے
جب تو یہ کرے اللہ تیرے گناہ بخشے پہلے اسکے اور پچھلے اُسکے پرانے اسکے او نئے اُسکے اور
بھول چوک ہون اور خواہ قصداً ہون چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر اور وہ یہ ہے کہ تو چار رکعت
پڑھے پھر ذکر کیا جیسے کہ روایت فوائد اور کفایہ مین ہے پھر کہا اگر ہو سکے تو اُسکو پڑھے ہر روز ایک دفعہ
تو ایسا کر اور اگر ایسا نہو سکے تو ہر ایک جمعہ اور اگر یہ بھی نہو سکے تو مہینے مین ایک بار اور اگر یہ بھی
نہو سکے تو برس دن مین ایک بار اور اگر یہ بھی نہو سکے تو عمر بھر مین ایک بار ولیکن لفظ جامع فتاوی
ملتقط مین اور تحفہ مین ذکر کیا گیا ہے کتاب الصلوۃ مین اور کہا صُوْرَۃُ صَلٰوۃِ التَّسْبِیْحِ اَنْ یُّکَبِّرَ
تَکْبِیْرَۃَ الْاِفْتِتَاحِ ثُمَّ یُثْنِیْ ثُمَّ یَقُوْلُ خَمْسَ عَشَرَۃَ مَرَّۃً سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَتَعَوَّذُ ثُمَّ یَقْرَءُ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَاَیَّ سُوْرَۃٍ
شَاءَ ثُمَّ یُسَبِّحُ عَشْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ عَشْرًا ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَیَقُوْلُہَا
عَشْرًا وَفِی السَّجْدَۃِ الْاُوْلٰی عَشْرًا وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ عَشْرًا وَفِی السَّجْدَۃِ الثَّانِیَۃِ عَشْرًا

فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا سَأَلَ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ وَهٰذِهِ الرِّوَايَةُ غَيْرُ الْاُوْلٰى وَاَمَّا لَفْظُ الْقُنُوْتِ كَمَا ذُكِرَ فِيْ بَابِ الْجُمُعَةِ قَالَ اِسْتَحَبَّ اَنْ نُصَلِّيَ صَلٰوةَ التَّسْبِيْحِ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً نَهَارًا اَوْ مَرَّةً لَيْلًا وَهِيَ ثَلٰثُمِائَةِ تَسْبِيْحَةٍ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُوْ بِهٰذِهِ الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَلْقَاكَ وَاَسْاَلُكَ اَللّٰهُمَّ مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ عَنْ مَعَاصِيْكَ حَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ وَعَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ فِي التَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حَيَاءً مِنْكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ يَا خَالِقَ النُّوْرِ هٰذَا ذُكِرَ مِنْ عُمْدَةِ الْاَبْرَارِ

ترجمہ صورت صلوۃ تسبیح کی یہ ہے کہ اول تکبیر کہے تکبیر افتتاح کی پھر سبحانک اللہم پڑھے پھر کہے پندرہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر اعوذ باللہ آخر تک پھر پڑھے سورہ فاتحہ اور اسکے ساتھ جو سورہ چاہے پھر دس دفعہ تسبیح کہے جو اوپر لکھی گئی پھر رکوع مین اُسے دس دفعہ کہے پھر رکوع سے سر اُٹھائے اور اُسے دس دفعہ کہے اور سجدہ اول مین دس دفعہ اور دو سجدے کے درمیان دس دفعہ پھر دوسرے سجدے مین دس دفعہ پس جبکہ اُس سے فارغ ہو تو اللہ سے حاجت اپنی چاہے اور یہ روایت سوائے روایت اول کے ہے اور لفظ قنوت کے جیسے کہ باب الجمعہ مین مذکور ہین کہا مستحب ہے کہ صلوۃ التسبیح پڑھے دو دفعہ ایک دفعہ دن مین اور ایک دفعہ رات مین اور وہ تین سو تسبیح ہین چار رکعت مین پس جب کہ نماز سے فراغت ہو درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور یہ دعا مانگے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى الخ اور اوراد شیخ کبیر الدین رح مین زیادہ اس سے ہے يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْرِجْنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ حضرت سید السادات مد اللہ ظلہ نے فرمایا جے بزرگ پیشواؤن نے عراق اور یمن کے پہلی رکعت مین سورۃ الکافرون اور دوسری مین قل ہو اللہ احد اور تیسری مین سورۃ الفلق اور چوتھی مین سورۃ الناس پڑھی ہے اور چاشت کا وقت طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک ہے جو شخص اس وقت مین نماز چاشت کی [illegible] درجات اُسکے ترقی پائین اور گناہون کا خطا ہو اور قضائے حاجت [illegible]

چاشت کو اور نماز چاشت کی زیادہ بارہ رکعت اور کم دو رکعت ہین اور بعض کے نزدیک چاشت کی چار رکعت
ہین اور زیادہ آٹھ رکعت ظاہر روایت چار رکعت ہین اُسمین جائز ہے کہ جو چاہے پڑھے مگر مستحب
یہ ہے کہ پہلی رکعت مین والشمس اور دوسری مین واللیل اور تیسری مین والضحےٰ اور چوتھی مین الم نشرح
پڑھے اور خزانہ جلالی مین ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز چاشت کی آٹھ رکعت
پڑھی ہین اور اہل حدیث بھی آٹھ رکعت ادا کرتے ہین حضرت شیخ الشیوخ عالم رح نے بارہ رکعت
پڑھی ہین حضرت سید السادات مد اللہ ظلہ نے بھی فرمایا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ رکعت
ادا کی ہین جیسے کہ اوراد مین مذکور ہے اور نماز چاشت کی کم سے کم چار رکعت ہین اور چاہیے کہ سالک صوفی
نماز فی الزوال یعنی دوپہر ڈھلنے کی بھی ادا کرے کہ یہ وقت بھی متبرک ہے صراط مستقیم مین ہے کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یہ چار رکعت پڑھا کرتے اور فرماتے کہ یہ ساعت ایسی ہے کہ اُسمین آسمان کے دروازے
کھولے جاتے ہین اور اُسمین نیک اعمال صعود کرتے ہین یہ وقت نزول رحمت کا ہے اسواسطے کہ رحمت کے
دروازے زوال کے بعد کھولے جاتے ہین اور خزانہ جلالی مین لکھا ہے حضرت سید السادات مد اللہ
ظلہ نے فرمایا کہ زوال کے بعد چار رکعت ادا کرے اور ہر رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد پانچ بار سورہ اخلاص
پڑھے اور اگر ہو سکے تو دس بار اور نہو سکے تو تین بار پڑھے بعد ازان یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّا
نَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سُخْطِکَ وَنَعُوْذُ بِکَ
مِنْ ذِھَابِ الدَّوْلَۃِ وَتَغَیُّرِ النِّعْمَۃِ وَتَحَوُّلِ الْعَافِیَۃِ مِنْ غَلَبَۃِ الْقَسَاوَۃِ عَلَی السَّعَادَۃِ
اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ زِیَادَۃً فِی الدِّیْنِ وَبَرَکَۃً فِی الْعُمْرِ وَالرِّزْقِ وَالتَّوْبَۃَ قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَحْمَۃً
عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَۃً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاتَ مِنَ النَّارِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
بعدہ چار رکعت اور تنگی دور ہونے کی ادا کرے فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی عظیم تک اور اخلاص اور قُلِ
اللّٰھُمَّ بِغَیْرِ حِسَابٍ تک اور اَللّٰھُمَّ یَا فَارِجَ الْھَمِّ وَیَا کَاشِفَ الْغَمِّ یَا مُجِیْبَ دَعْوَاتِ
الْمُضْطَرِّیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ
بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ ہر ایک رکعت مین پڑھے اور یہ نماز حضرت شیخ عارف صدر الدین
سے روایت ہے اور چاہیے کہ ظہر کی سُنت جو فرض سے پہلے ہے نگاہ رکھے اور ظہر کی نماز کے بعد دس رکعت
صلوۃ الخضر ادا کرے اور اگر حافظ قرآن شریف کا ہو ایک حصہ قرآن کا ہر ایک رکعت مین پڑھے
وگرنہ سورۂ الم تر کیف سے ہر رکعت مین ایک سورہ آخر قرآن تک پڑھے جو کوئی یہ نماز پڑھے وہ
نہ مریگا جب تک کہ خضر علیہ السلام سے ملاقات نہ کرے اور بعضے کہتے ہین کہ صلوۃ خضر اس سبب سے

کہتے ہیں کہ حضرت علیہ السلام سے روایت آئی ہے اور اوراد شیخ بہاء الدین زکریا میں مذکور ہے کہ دس رکعت
ظہر اور عصر کے درمیان ادا کرے جو چاہے قرآن میں سے پڑھے اور اگر سورہ زمر سے سورہ انا فتحنا تک
پڑھے تو بہتر ہے ورنہ الم تنزیل سے آخر قرآن تک پڑھے بہت ثواب ہو چاہیے کہ بعد اسکے دعاے
بدرفاہراد کو پڑھے کنوز جلالی میں لکھا ہے دو رکعت صلوٰۃ الخضر جو ظہر کی نماز کے بعد ادا کرتے ہیں
اُسکو [illegible] کہتے ہیں کہ تہجد کی نماز میں آئی ہیں پڑھتے ہیں پہلی رکعت میں رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور دوسری میں رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور تیسری میں رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا کافرین تک اور چوتھی میں رَبَّنَا
لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا اَنْتَ الْوَهَّابُ تک اور پانچویں میں رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا آخر سورہ بقرہ تک اور چھٹی میں
رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ مَعَ الشَّاهِدِيْنَ تک اور ساتویں میں رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا
عَذَابَ النَّارِ تک اور آٹھویں میں رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مَعَ الْاَبْرَارِ تک اور نویں میں رَبَّنَا
اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تک دسویں میں رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا
فِيْ اَمْرِنَا الْكَافِرِيْنَ تک پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے جو شخص بعد دس رکعت
صلوٰۃ الخضر کے چار رکعت صلوٰۃ الفتح کی پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ تیرہ
دفعہ اور دوسری میں گیارہ دفعہ اور تیسری میں نو بار اور چوتھی میں سات بار اور بعد از سلام [illegible]
اور سجدے میں جائے اور یہ دعا تین بار پڑھے یَا مُفَتِّحُ فَتِّحْ یَا مُسَبِّبُ سَبِّبْ یَا مُفَرِّجُ فَرِّجْ
یَا مُسَهِّلُ سَهِّلْ یَا مُيَسِّرُ يَسِّرْ یَا مُتَمِّمُ تَمِّمْ یَا رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پھر بیٹھے اور ہاتھ
اٹھائے اور کہے اِلٰهِيْ ضَاقَتِ الْمَذَاهِبُ اِلَّا اِلَيْكَ وَخَابَتِ الْاَعْمَالُ اِلَّا اِلَيْكَ وَانْقَطَعَ
الرَّجَاءُ اِلَّا عَنْكَ وَبَطَلَ التَّوَكُّلُ اِلَّا عَلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاءَ وَلَا مَفَرَّ مِنْكَ
اِلَّا اِلَيْكَ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ حق تعالیٰ نعمتوں کے دروازے اسپر کھول دے
یہ نماز اوراد میں حضرت مخدوم شیخ نظام الدین قدس سرہ کے بھی مذکور ہے اور چاہیے کہ جب عصر کی نماز کا
وقت آئے چار رکعت سنت جو فرض عصر کے پہلے کی ہیں انکو پڑھا کرے اگرچہ غیر موکدہ ہیں اور غنیمت
جانے اور یہ بھی پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ سے سنا ہوا میرا ہے کہ فوائد الفواد میں ہے کہ اگر کوئی رنج
اور بلا میں مبتلا ہو کہ کسی طرح اور کسی علاج سے دفع نہو بعد نماز عصر روز جمعہ کے غروب آفتاب تک کسی
چیز میں مشغول نہو مگر ساتھ اس ذکر کے یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِيْمُ قطعاً اس رنج سے خلاص ہو خزانہ جلالی میں
لکھا ہے حضرت سید السادات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشائخ نے کہا ہے جو شخص عصر اور مغرب اور عشا کے درمیان

سو اصلہ کرے یعنی جب نماز عصر کی پڑھ چکے اُسی جگہ مشغول رہے حتی کہ نماز مغرب کا وقت آجاے
مغرب کی نماز ادا کرے پھر اُسی جگہ مشغول رہے حتی کہ نماز عشا کا وقت آجاے عشا کی نماز بھی ادا
کرے خدا تعالی اُسکی باطنی کدورتین اپنے فضل وکرم سے دور کرے اور اُسکا دل صاف کرے اور
اُسوقت چھ رکعت نماز اوابین کی ادا کرے اور یہ کم سے کم ہین اور اگر ادا کرے اُسوقت بیس رکعت
پس وہ بہتر ہے اور یہ بھی حدیث مین وارد ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
چھ رکعت نماز مغرب کے بعد پڑھے تو وہ چھ رکعت ہین مثل رکعات شب قدر کے اور کتاب بر تانیہ مین ہے
کہ مستحب ہے مغرب کے بعد یہ کہ چھ رکعت نماز پڑھے تین سلام سے اُس روایت کی رو سے جو انس رضی اللہ
عنہ سے آئی ہے ہر آئینہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے چھ رکعت بعد نماز مغرب کی
پڑھین اللہ تعالی نے لکھا اُسے اوابین سے اور قوت القلوب مین ہے کہ نماز پڑھے بندہ بعد مغرب کے
چھ رکعت اور مستحب ہے یہ قبل اسکے کہ وہ کلام کرے اور کسی کام مین مشغول ہو اور کہا امام فقیہ ابو اللیث رح نے
ہر آئینہ فرمایا کہ جسنے بیس رکعت مغرب اور عشا کے درمیان پڑھین اللہ تعالی اُسکی اور اُسکے اہل اور
مال اور دین کی حفاظت کرتا ہے اور شرعیہ مین ہے کہ عشائین یعنی مغرب اور عشا کے درمیان نماز سُنت
حمیدہ ہے اور وہ صلوۃ اوابین ہے اور جاننا چاہیے کہ عشائین مین بیس رکعت اس طریق سے ادا کرے
نماز فردوس دو رکعت نماز نور دو رکعت نماز استحباب دو رکعت نماز شکر رات کی دو رکعت نماز روشنی
قبر کی دو رکعت نماز حفظ ایمان کی دو رکعت اُسکے بعد آٹھ رکعت ادا کرے ہر ایک رکعت مین فاتحہ کے
بعد اخلاص تین بار یا ایک بار پڑھے تاکہ بیس رکعت نماز اوابین کی پوری ہون بعد اُسکے دعائین جو
اوراد مین ہین پڑھے اور یہ ترتیب اوراد مین شیخ بہاء الدین زکریا کے لکھی ہے لیکن اوراد شیخ نصیر الدین رح
مین لکھا ہے کہ آٹھ رکعت نماز اوابین کی ادا کرے چھ رکعت تین سلام سے پڑھے ہر ایک رکعت مین
فاتحہ کے بعد اخلاص تین بار بعد اُسکے دو رکعت حفظ ایمان کی پڑھے ہر ایک مین فاتحہ کے بعد
اخلاص تین بار اور معوذتین ایک ایک بار پیر دستگیر قطب العالم مریدون کو بعد عطاے کلاہ وقت تربیت
اِن آٹھ رکعت کا حکم دیتے تھے تین دوگانہ جیسے اوراد شیخ نصیر الدین رح مین مذکور ہے فرماتے تھے
اور چوتھے دوگانے مین فرماتے تھے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ اخلاص سات بار اور قل اعوذ برب الفلق
ایک بار اور دوسری مین اخلاص چھ بار اور قل اعوذ برب الناس ایک بار پڑھے اور اوراد مخدوم
شیخ نظام الدین رح مین جیسے کہ پیر دستگیر نے فرمایا اُسی طرح مذکور ہے بعدہ اوراد شیخ نصیر الدین
رح مین دو رکعت صلوۃ البروج کی پھر دو رکعت شکر اللیل کی پھر دو رکعت صلوۃ النور کی

بعدہ دو رکعت صلوۃ الکوثر بعدہ دو رکعت صلوۃ الفردوس بعدہ دو رکعت حفظ الایمان کی ہے
پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے سنت مغرب کے بعد دو رکعت ہدیہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ادا کرے پہلی رکعت مین فاتحہ کے بعد والضحیٰ اور دوسری مین بعد فاتحہ کے
الم نشرح پڑھے اور سلام کے بعد کہے اَللّٰھُمَّ اَجْزِ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَمُسْتَحِقُّہٗ
وَبَلِّغْ رُوْحَہٗ مِنَّا التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامَ اور دو رکعت صلوۃ المعرفۃ ادا کرے پڑھے
ایک رکعت مین بعد فاتحہ کے اخلاص پندرہ بار اور چاہیے کہ یہ نماز کلام کرنے سے پہلے ادا کرے
کہ جب اس نماز کا پڑھنے والا قیامت کے دن ظاہر ہو سب کہین کہ یہ مرد صدیقان سے ہے اور
جب اُنسے گذرے کہین کہ شہیدون سے ہے اور جب اُنسے گذرے تو کہین پیغمبران سے ہے
اور جب وہان سے گذرے تو اُسکے لیے حجاب نہو حتی کہ عرش رحمان کے نیچے گذرے اور صلوۃ الحرز
بھی بات کہنے سے پہلے ادا کرے اور پڑھے رکعت اول مین آیۃ الکرسی اور قل یا ایک بار اور
دوسری مین لو انزلنا آخر سورہ تک ایک بار اور اخلاص ایک بار اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ
کَسِّرْ شَھْوَتِیْ عَنْ کُلِّ مُحَرَّمٍ وَاَذْھِبْ حِرْصِیْ عَنْ کُلِّ مَاثَمٍ وَامْنَعْنِیْ عَنْ اَذٰی
کُلِّ مُسْلِمٍ بِفَضْلِکَ وَکَرَمِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ جو کوئی اس نماز کو ادا کرے ستر ہزار
نیکی اُسکے حسنات کے دفتر مین لکھین اور ستر ہزار درجہ اسکے لئے چڑھا ئین اور اس رات کو حق تعالےٰ
اُسکو شیطان اور ظالمون اور کاہنون اور ساحرون اور حاسدون کے شر اور بُرائی سے محفوظ
رکھے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ صلوۃ الاوابین کے بعد صلوۃ بلاہل کی دو رکعت بھی ادا کرتے تھے
پہلی رکعت مین فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور قل یا اور دوسری مین حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ مِنَ اللّٰہِ
الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ تک ایک بار اور سورۂ اخلاص ایک بار اور سلام کے بعد سات بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور سات بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور سات بار درود پڑھتے تھے بعد
سجدہ مین ستر بار یَا وَھَّابُ کہتے تھے پھر مصلے کا دامن پکڑ کہتے چلا مین ہوا پکڑا مین نے دامن
مصطفےٰ مین نہ چھوڑون جب تک تو نہ کرے میری حاجت روا جو حاجت ہوتی خدا سے مانگتے ایسے

قبول ہوتی

فائدہ جن دنون مین کہ یہ فقیر علم کی تحصیل مین مشغول تھا اکثر پڑھنے مین جد و جہد کرتا کتاب شاشی
علم اصول مین پڑھتا تھا اور شغل اور اد کا بھی رکھتا تھا ایک روز ایک بڑی دعا کہ صبح کے درود کے
بعد پڑھتے ہین مین لکھ رہا تھا اس دعا مین صلوات خمسہ یعنی پانچ درود مین نے لکھے دیکھے اُسکے نہ پڑھنے

ایذا دیتے ہین اور مجھپر ہنستے ہین فرمایا برداشت کرانکی اے ابا علی جاننا چاہیے کہ جب طالب صادق خواب سے
بیدار ہو تو دل خدا تعالی سے متعلق رکھے اور حشر کو یاد کرے اور دعائین کہ اوراد شیخ بہاء الدین کے
رسالہ مین مذکور ہین اُنکو پڑھے بعدہ وضو کرے اور دوسری دعائین جو اوراد مین لکھی ہین اُنکو پڑھے
اُسکے بعد دو رکعت تحیت وضو کی ادا کرے اور دو رکعت صلوۃ احیاء اللیل کی اور قرأت اور دعائین
جو اوراد مذکور مین ہین پڑھے بعد بارہ رکعت چھ سلام سے ادا کرے ہر دوگانہ بعد تھوڑی دیر تسبیح
اور استغفار اور صلوۃ کہے بعد فراغ مناجات جو اوراد مین لکھی ہین پڑھے اور جو شخص دس بار تہجد
وقت پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَمِنْ ضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ حق سبحانہ تعالی
تنگی دنیا اور عقبی سے نگاہ رکھے اول اور آخر درود پڑھے اور بعد فراغ تہجد وتر اگر پڑھ چکا ہو تو دوبارہ
پڑھے اور وتر مین تاخیر واسطے آخر تہجد کے مستحب ہے مگر اُس شخص کو جسے بھروسا ہو کہ تہجد کے لیے بیدار
ہوگا موافق حدیث رسول علیہ السلام کے اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ وِتْرًا اور بعضے مشائخ رضی اللہ عنہم
نے کوتاہی حرص کے لئے وتر کو جلد ادا کیا ہے اور تہجد کے بعد دوبارہ پڑھا ہے اور ایک روایت کے
موافق پڑھنا چاہیے رکعت اول مین سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری رکعت مین سورۃ الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری مین
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور ایک روایت کے موافق اول مین لَیْلَةُ الْقَدْرِ اور دوسری مین جیسا کہ ذکر کیا گیا
اور ایک روایت کی رو سے اول مین سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری مین قُلْ یَا اور تیسری مین اخلاص اور
معوذتین پڑھے اور قرأت وتر کی تینون رکعت مین فرض ہے اور وتر سے فارغ ہو کر دو سجدہ جو کرتے ہین
اور اُسمین تسبیح کہتے ہین بہت ثواب ہے فتاوی الحجہ مین روایت کی گئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ فرمایا جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کوئی مومن اور مومنہ نہین جسنے وتر کے بعد دو سجدے کیے
اور سجدے مین کہے پانچ مرتبہ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ پھر سر اپنا اُٹھائے
اور پڑھے آیۃ الکرسی ایک بار پھر سجدہ کرے اور کہے پانچ بار سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ
وَالرُّوْحِ قسم اُسکی جسکے قبضہ مین محمد کی جان ہے کہ وہ نہین اُٹھیگا اپنی جگہ سے یہان تک کہ بخش دے
اللہ تعالی اُسکو اور عطا فرمائے اُسے ثواب سو حج اور عمرہ اور ثواب شہیدون کا اور بھیجے اللہ تعالے
اُسکی طرف ہزار فرشتے کہ اُسکے لئے نیکیان لکھین اور گویا اُسنے سو بردہ آزاد کئے اور قبول کرے اللہ تعالے
اُسکی دعا اور شفاعت کرائے قیامت کے دن ساٹھ دوزخی اور جب مرے تو شہید مرے بعد اُسکے
دو رکعت بیٹھ کر پڑھے کہ بیٹھ کر دو رکعت ثواب کے حق مین ایک رکعت کے برابر ہے اور پڑھے پہلی رکعت مین
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا اور دوسری مین اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ ان دو رکعت مین نیت نفل کے سوا

ذکر سے قوت مین ہو کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعد وتر بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بعض مین ہے
کہ چارزانو ہو کر عوارف مین ہے ادا کرے بعد وتر دو رکعت بیٹھ کر اسمین پڑھے اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا
وَاَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ صلوٰۃ مسعودی مین خواجہ امام زاہد رح سے حدیث اسناد درست کے ساتھ روایت کی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک کہ جو شخص وتر کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر ایک رکعت مین فاتحہ
ایک بار اور شَهِدَ اللّٰهُ ایک بار پڑھے اور اس جگہ سے پڑھے کہ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا
ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور آخر مین کہے وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ یہ نماز بقا ہے
ایمان کی سبب ہے اور یہ نماز گھر مین پڑھین تو بہتر ہے اور جو کوئی حفظ کی نیت سے پڑھے خدا تعالی اسکو
حفظ بخشے پھر مشغول رہے ذکر مین طلوع صبح صادق تک اور فجر کی نماز ادا کرے اور نماز فجر کے بعد بھی
مشغول ہو ذکر مین نماز اشراق کے وقت تک بعضے صوفی نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک دعاؤن مین
جو اوراد کے اندر ہین مشغول رہے ہین لیکن ذکر اولی اور بہتر ہے اور چاہیے کہ نماز فجر کی ادا کرنے کے بعد کہ ہنوز
بات نہ کی ہو اور زانو نہ اُٹھائے ہون دس بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ آخر تک کہین
حدیث مین روایت ابی ذر سے ہے کہ پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص نماز فجر کے بعد کہ ہنوز
کلام نہ کیا ہو اور زانو نہ اُٹھائے ہون دس بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ آخر تک
کہے اللہ تعالی اُسکے نامہ اعمال مین ہر بار دس نیکی لکھے اور بہشت مین عوض ہر ایک کے تین سے اسکے لیے
ایک درجہ ہو اور اسکے ہر ایک کے بدلے ثواب بردہ آزاد کرنے کا اور اس روز حق تعالے کی حفظ و
امان مین رہے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ کا اُسپر ہمیشہ عمل تھا دعا پڑھنے کے بعد دس بار کلمہ مذکور
اور یہ دعا آواز بلند پڑھا کرتے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ
وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ
وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ
فِى الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اِلٰهِىْ بِحُرْمَةِ الْحُسَيْنِ وَاَخِيْهِ
وَجَدِّهٖ وَاَبِيْهِ وَبَنِيْهِ نَجِّنِىْ مِنَ الْغَمِّ الَّذِىْ اَنَا فِيْهِ نَجِّنِىْ مِنَ الْغَمِّ الَّذِىْ
اَنَا فِيْهِ نَجِّنِىْ مِنَ الْغَمِّ الَّذِىْ اَنَا فِيْهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
اَجْمَعِيْنَ ۃ فرماتے تھے یہ دعا حضرت مخدوم شیخ قوام الدین کی معمول تھی اس فقیر کو اکثر اوقات
کے لئے فرماتے رعایت ادب کے سبب مین چاہتا کہ آگے سے سلام کرکے پیچھے آؤن اشارہ سے

تابع اُنکے یہان تک کہ آپکے پیچھے کہ ... اصحاب کا لشکر یات لئے آخر تک مین چھپا
اُسکے بعد وہ دعا پڑھتا قدموس ہوا بلوغہ تمرید یا او مشغول ہوا **نقل** ہے کہ ایک کفن چور نے چالیس
برس تک کفن چرائے تھے اپنی عمر گزرانی آخر کو جب وہ مرا خواب مین اُسے دیکھا کہ بہشت مین جاتا ہے
خلق حیران تھی اُس سے پوچھا کہ تو تو کفن چور تھا کیا عمل تو نے کیا جو یہ سعادت حاصل کی
جواب دیا کہ میری عادت تھی کہ ہر رات مین تھی یہ وقت کہ صبح کی اذان دیتے صبح کی نماز مین ادا کرتا پھر
نماز کی جگہ بیٹھا رہتا تھا سورج نکل آتا پھر دو اشراق پڑھتا تب نباشی کے کام مین مشغول ہوتا
حق تعالیٰ جو تھوڑا قبول کرنے والا اور بہت بخشنے والا ہے اُسنے اس نماز کی برکت سے میرے برے
اعمال کو بخشدیا اور اس درجہ کو پہونچایا

فائدہ دو رکعت نماز تحیۃ الوضو کو گھر مین پڑھا کرے اور جب مسجد مین آئے تو دو رکعت تحیۃ المسجد کی
ادا کرے لیکن اگر تحیۃ الوضو گھر مین نہ ادا کی ہو جب مسجد مین آئے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے
یہ نماز دونون تحیت کا کام دیگی اور تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد مین ثواب بہت ہے اور بے شمار
درجے ہین **نقل** ہے کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات بہشت مین بلال
رضہ کی نعلین کی آواز سُنی جب واپس معراج سے تشریف لائے نماز فجر کے بعد بلال رضہ سے حال شرف
اور فضل کا پوچھا کہ تجھے کس عمل سے اسقدر فضیلت حاصل ہوئی اُسنے جواب دیا یا رسول اللہ کوئی عمل
نافع اور فاضل میرا اس عمل سے زیادہ نہین اور اس عمل کو تمام اعمال سے زیادہ نفع دینے والا جانتا ہون
معدن المعانی مین ہے کہ ایک دفعہ ذکر نوافل کا اوقات مکروہ مین آیا نصر اللہ پسر مولانا عالم نے عرض کی
کہ نفل مکروہ اوقات مین پڑھنے آئے ہین یا نہین مخدوم عصمت اللہ نے فرمایا کہ روایات ظاہر سے
مکروہ ہے جیسا کہ فقہ مین لکھا ہے مگر اہل تصوف دوگانہ شکرانہ وضو تمام اوقات مین ادا کرتے ہین
اور مریدون کو اُسکا حکم دیتے ہین اسی بات کے مناسب حکایت فرمائی کہ ملتان مین دو رکعت صبح کی
سنت سے پہلے مرید لوگ ادا کرتے ہین ایک روز کوئی طالب علم مسجد مین آیا مریدون کو دیکھا کہ آتے تھے
اور سنت سے پہلے دوگانہ پڑھتے تھے ایک دن وہ طالب علم حضرت رکن الدین رح کی مجلس مین آیا اور
مرید لوگ حاضر تھے اُس طالب علم نے شیخ سے کہا کہ آپ کے مرید لوگ صبح کی سنت سے پہلے نفل پڑھتے ہین
اور یہ مکروہ ہے انکو احکام کی کچھ خبر نہین شیخ رکن الدین رح نے فرمایا کہ ہان مین بھی ادا کرتا ہون تو
بیہودہ کہتا ہے دوسری حکایت فرمائی کہ اسی طرح اور روایت ہے کہ مخدوم شیخ بہاء الدین زکریا کے
وقت مین ایک مرید پڑھا لکھا تھا اُسکو یہ دوگانہ سنت صبح سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا ایک دن شیخ کی

خدمت مین حاضر ہوا اور کہا طالب علم مجھے دق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ دوگانہ جو تو سنت صبح سے
پہلے پڑھتا ہی کہاں آیا ہی ہین انکو جواب کیا دون فرمایا کہ انکو جواب دے کہ یہ صلوۃ العاشقین ہی
فائدہ چاہیے کہ سالک شغل اور عبادت عشرہ محرم اور عاشورہ اور ماہ صفر و رجب و لیلۃ الرغائب
اور استفتاح اور شب معراج اور شعبان و شب برات و ماہ رمضان و شب قدر و شب عید فطر اور روز ترویہ
اور شب ترویہ اور صلوۃ التعریف اور شب آدینہ کو جیسے کہ اوراد مین ہی نگاہ رکھے کہ ان سب مین
فضائل بہت ہین

فائدہ جاننا چاہیے کہ عاشورے کے دن جو مختلف غلہ ملا کر پکاتے ہین جائز ہی اس بارہ مین پیر دستگیر
قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ حضرت نوح علیہ السلام جب کشتی طوفان سے اُترے فرمایا جسکے پاس
کچھ جنس غلہ اور دانہ سے بچا ہو لے آوے سب نے جمع کیا اور سب مختلف غلہ کو ملا کر پکایا اور وہ دن
عاشورے کا تھا پس غلون کا ملانا اور اُسکا پکانا نوح پیغمبر علیہ السلام کی سنت ہی

فائدہ اوراد مین لکھا ہی کہ عاشورے کے دن جب آفتاب اونچا ہو دو رکعت نماز کی ادا کرے پہلی
رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری مین آخر سورۃ الحشر پڑھے اور سلام پھیر کر
درود اور یہ دعا پڑھے یَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ وَیَا اٰخِرَ الْاٰخِرِیْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَ اَوَّلَ
مَا خَلَقْتَ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی اٰخِرِہٖ اور اوراد مین مذکور ہی جو کوئی عاشورے کے دن یہ دعا
پڑھے اُس سال وہ نہ مرے مگر جب کہ توفیق پڑھنے کی نہ پاوے اور دعا یہ ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْاَءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَآءِ وَزِنَۃَ الْعَرْشِ
لَا مَلْجَاَءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ
کَلِمَاتِہِ التَّآمَّۃِ وَاَسْاَلُہُ السَّلَامَۃَ بِرَحْمَتِہٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

فائدہ چاہیے کہ ماہ رجب مین نماز خواجہ اویس قرنی کی بھی ادا کرے رضی اللہ عنہ فوائد الفواد مین ہی
خواجہ اویس قرنی کی نماز کا تذکرہ ہوا شیخ رح نے فرمایا یہ نماز چوتھی پانچوین چھٹی تاریخ رجب کی ہی ادا
تیرھوین چودھوین پندرھوین کو بھی ادا کی ہی اُسکے بعد نماز مذکور کی فضیلت مین بہت مبالغہ فرمایا۔
اوراد مین مسطور ہی کہ پہلی جمعرات جو اس مہینے مین آئے روزہ رکھے جب جمعہ کی رات ہو نماز مغرب
کے بعد بارہ رکعت چھ سلام سے پڑھے پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ نے یہ نماز با جماعت ادا کی ہی
اور قرأت بلند پڑھتے تھے اور نماز نفل کی جماعت سے مکروہ نہین ہی خلاصہ مین ہی کہ نفل جماعت کے ساتھ

جسوقت کہ اذان اور اقامت کے ساتھ ہو تو مکروہ ہے جیسے کہ اصل مین صدر شہید رح کے ہے لیکن جب کہ
جماعت کے ساتھ بغیر اذان اور اقامت کے کنارہ مسجد مین پڑھے تو مکروہ نہیں ہے

فائدہ شب معراج مین اختلاف ہے اکثر لوگ ستائیسوین ماہ رجب کو کہتے ہین اور بعضے اٹھارھوین ماہ رمضان کی شب کو اور فتاوی صوفیہ مین ہے روضہ مین ذکر کیا گیا کہ معراج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمعہ کی رات ستائیسوین رجب کو تھا اور ابی جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ستر ھوین شب ماہ رمضان کو اور جو شخص شب معراج مین بارہ رکعت پڑھے کہ ہر ایک رکعت مین سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ قرآن شریف کا اور تشہد کرے ہر دوگانہ مین اور اُنکے اخیر مین سلام پھیرے پھر کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ سو مرتبہ و استغفار پڑھے سو مرتبہ اور دعا مانگے اپنے لیے جو چاہے دنیا اور آخرت سے اور صبح کو روزہ رکھے پس ہر آئینہ اللہ تعالی قبول کرتا ہے سب دعا اُسکی مگر دعا معصیت الٰہی کی قبول نہین ہوتی

فائدہ رسالہ ضیاء الدین شامی مین ہے کہ صورتون کا کاغذ اور مٹی اور لکڑی سے بازارون مین بنانا اور اُنکا ظاہر کرنا اور نقارہ بجانا شب برات اور روز کو خوف اور فرح کے ساتھ مسلمانون کے شہرون مین اور کشتی کا بنانا لکڑی وغیرہ سے اور لباس ڈالنا اور لٹکانا قندیلون کا اور چراغون کا اور صورت کشتی کی بنانی اور آگ رات کو ہوا پر پھینکنی یہ سب بدعت ہے اور رسالہ مین یہ بھی ذکر ہے کہ چاہیے رات کو غسل کرے اور صبح کے روزے کی نیت کرے اور پندرھوین تاریخ روزہ رکھے ایسا ہو جائے کہ ماکے پیٹ سے باہر آیا ایک آنکھ مین سرمہ تین بار لگائے اور دوسری آنکھ مین دو بار اگلے سال تک اُسکی آنکھ نہ دکھے اور عبادت مین سُستی نہ پائے اور اس شب مین ظہر وقت کو جنبش دے تا کہ سال آئندہ تک برکت حاصل ہو اس رات کو گھر مین جو پکائے غلہ پکائے گوشت سے پرہیز کرے ہر دانہ مین دس نیکی ہین اور دس بدی سے پاکی ہے اور دس درجے بہشت کے ہین

فائدہ ماہ رمضان مین طاعات اور عبادات اور تلاوت قرآن کا شغل کرنا چاہیے اور آخر عشرہ رمضان کا اعتکاف جو سُنت ہے نگاہ رکھنا چاہیے خصوصاً شب قدر مین کہ شب عظیم ہے اور بابرکت شب قدر مین عالمون کو اختلاف ہے بعضے کہتے ہین لیلۃ القدر دائر ہے سال بھر مین کبھی رمضان مین ہوتی ہے اور کبھی غیر رمضان مین اور بعضے ماہ رمضان مین کہتے ہین اور نہین معلوم کہ وہ کون سی شب ہے اور اکثر تقدیم اور تاخیر کرتے ہین اور بعضے اٹھارھوین رمضان کی شب کو کہتے ہین اور بعضے اُنیسوین شب کو اور بعضے اکیسوین شب کو اور بعضے تیئیسوین شب کو اور پچیسوین اور ستائیسوین اور اُنتیسوین شب کو کہتے ہین

فائدہ پیر دستگیر قطب العالم قدس سرہ فرماتے تھے کہ ابدال جب چاہتے ہین کہ کسی کو اپنی جماعت مین داخل کرین تو تصفیہ دل کے لیے زعفران کو دودھ مین پیسکر دیتے اور کھلاتے ہین اور اسکا اثر ظاہر و آشکار رکھتے ہین اور انکے ساتھ ایک چیز پانی کی مثال چند درم کے وزن سے رہتی ہے اور اسکے کئی رنگ ہین سپید اور سرخ زرد اور سیاہ بھی مگر سیاہ روشن اور خوشنما ہے اور اُس چیز مین بو ایسی کہ خوشبو کسی طرح کی اُسکو نہین پہونچتی اور منھ مین اُسکی حلاوت ایسی کہ دوسری چیز مین نہین ہوتی اور دل کو اُس سے خوشی ہوتی ہے کہ جسکی حد اور اندازہ نہین اُن لوگون سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے اور کہان سے آتی ہے کہا بنی اسرائیل کے بیابان تیہ مین سات آٹھ درخت ہین اُنکا یہ پھل ہے

خاتمہ

اے عزیز زمین عاجزی کی جگہ ہے نہ غرور کی اور خاک سے رہنے والے کو خود بینی اور خود نمائی ملامت کی بات ہے ؎ جسکو رہنا ہے خاک کے اندر + رات دن چاہیئے رہے مضطر + خاک ہووے زمین مین یہ جسم پس زمین پر بھی خاک سا بہتر + کفش کا اُسکی ہو شراک ضرور + کفش کے نعل سے بھی ہو کمتر + منزل قدس آرزو ہو جسے + پاک سب لوث سے ہو وہ یکسر + ایک دم سے دم دوم تک نان + آئے پانہ تو پہنے رہ کر شاخ جو خاک سے ہوئی سرسبز + برگ انگور سے رہی وہ تر + منزل مرتفع طلب مت کر + بر سعون ہے گور کے اندر + اللہ کا شکر اور احسان ہے کہ انتخاب سے فراغ حاصل ہوا اور صلوۃ و سلام ہے اُس نبی پر جو فصل الخطاب کے عطا سے مشرف ہوا اور اُسکی اولاد و اصحاب پر اور یہ فراغ حاصل ہوا.

ماہ جمادی الثانی ۱۲۹۲ ہجری میں

خاتمہ الطبع

عاشقان اولیاے خدا اور پیروان طریقۂ ہدا کو بشارت ہو کہ دریبولا اصفیا و اتقیا کے حالات کا مجموعہ لاجواب اوتاد و اقطاب کے کوائف و کرامات کا مجموعۂ نایاب مخزن انوار سعیدیہ موسوم بہ ترجمہ اردو فوائد سعدیہ ابو الحسن مترجم ہزاران حسن و خوبی مطبع فیض مجمع مشہور نزدیک و دور جناب منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بماہ نومبر ۱۸۸۰ع مطابق ماہ صفر ۱۲۹۸ ہجری طبع ہوکر مطبوع دلہاے خاص و عام ہوا

اعلان

چونکہ اس کتاب نایاب کا ترجمہ منجانب مطبع ہوا ہے لہذا حق تالیف اسکا مطبع اودھ اخبار کے واسطے محدود و محفوظ ہے پس کوئی صاحب بلا اجازت مطبع ہذا قصد طبع اس کتاب کا نہ فرماوین

اخلاق سروری - از مفتی غلام سرور لاہوری۔
گلشن سروری - منظوم مصنفہٗ ایضاً۔
تہذیب احسانی - ترتیب اخلاق از حکیم احسان علی۔
مجموعۂ توحید - از شاہ عبد الصمد عرف من مست خان شامل چار رسالہ (۱) الف بے وجبن۔ (۲) بھجن از مصنف (۳) مثنوی اللہ نام جپو رے (۴) پریم نامہ شاہ ولی۔
تحفۃ العاشقین - رموز تصوف از شاہ عبد الصمد معروف بہ من مست خان۔
رہبر راہ حق - مولفہٗ حاجی زردار خان جاگیر دار راج کرولی شامل سیزدہ رسالہ۔
(۱) رہبر راہ حق (۲) رسالۂ مرغوب القلوب از حضرت شمس تبریز (۳) مثنوی شاہ بو علی قلندر (۴) مثنوی بے سر نامہ شیخ فرید الدین عطار (۵) مثنوی چشم بکشا (۶) پریم نامہ شاہ ولی (۷) اللہ نام جپو رے (۸) بھجن شاہ عبد الصمد (۹) الف بے وجبن (۱۰) تحفۃ العاشقین از شاہ عبد الصمد (۱۱) مثنوی شیخ بہلول (۱۲) رسالۂ رموز الحقیقۃ (۱۳) ترجیع بند عارف۔
آفتاب ہدایت - اخلاق آموزی کا طریقہ نہایت مرغوب طبع ہے از علامہ جناب مولوی عبد الواحد صاحب تخلص فاروقی۔
گلدستۂ جنان - اردو شرح بسیط گلستان سعدی از سید رزاق بخش۔
شجرۂ معرفت - اردو لب لباب ہر ہشت دفتر
مثنوی مولانا روم از مولوی غلام حیدر گوپا موی۔
مخزن الانوار - اردو ترجمہ گنج اسرار از مولوی محمد یوسف۔
مثنوی سرِ حق - رموز تصوف از سید شاہ عطا حسین۔
پند نامہ حبیبی - نصائح و اندرز از محمد حبیب علی خان۔

اخلاق و تصوف فارسی

گلستان محشی کلاں - جلی قلم از مصلح الدین سعدی شیرازی کاغذ سفید گندہ۔
ایضاً حسب مراتب بالا کاغذ حنائی رسمی۔
ایضاً محشی قلم متوسط با فرہنگ ڈبل رنگین۔
ایضاً - کاغذ فاختائی۔
ایضاً - محشی خرد۔
گلستان مترجم - با ترجمۂ اردو لفظ بلفظ۔
شرح گلستان - از ملا محمد اکرم ملتانی۔
شرح گلستان مسمی بہ ریاض رضوان - از مولوی ریاض علی۔
شرح گلستان مسمی بہ خیابان سراج الدین علی خان متخلص بآرزو۔
تضمین گلستان سعدی - از ہرگوپال تفتہ۔
گلستان حکیم قاآنی - بجواب گلستان سعدی۔
بہارستان جامی - ہم بہار گلستان سعدی از ملا عبد الرحمن جامی۔
خارستان - ہم پہلوے گلستان از ملا مجد الدین خوافی۔
بوستان محشی - جلی قلم خوشخط از حضرت مصلح الدین سعدی

بوستان - جلی قلم کاغذ گلابی ولایتی -
ایضاً - جلی قلم حسب مراتب بالا کاغذ خانی -
ایضاً - متوسط قلم کاغذ سفید -
ایضاً - قلم بدرجۂ توسط -
ایضاً - متوسط دو مصرعہ -
ایضاً - دو مصرعہ -
ایضاً - سہ مصرعہ -
بوستان مترجم - اردو نظم ہموزن شعر بہ شعر
از گوبند پرساد فضا -
بوستان مجرد سہ مصرعہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور
مصباح التہذیب - نصائح عارفانہ از شیخ
کمال الدین -
صد پند سود مند لقمان حکیم - شامل چار رسالہ -
(۱) سعادت نامہ (۲) رسالہ خواجہ عبید اللہ احراری
(۳) تحفۃ الملوک (۴) منہاج العارفین -
نفحات الانس مع سلسلۃ الذہب - از مولانا عبد الرحمن
جامی کاغذ سفید -
فوائد الفوائد - از حضرت اولیا محمد نظام الدین صاحب
دہلوی در تصوف -
شرح بوستان - از ٹیکچند بہار -
رسالہ انفاس نفیسہ - تصنیف حضرت خواجہ
عبید اللہ احرار -
لوائح جامی - رموز تصوف از ملا عبد الرحمن جامی -
رسالہ ستہ ضروریہ -
سرور العباد - شرح قصیدۂ بانت سعاد از مولوی
عبد الحافظ -
پندنامہ عطار - از شیخ فرید الدین عطار -
کیمیائے سعادت - محاسن آداب اخلاق و تہذیب
از امام محمد غزالی -
رسالہ تحفۃ المومنین الی سلسلۃ الصالحین
از مولوی محمد معین الدین -
اخلاق جلالی محشیٰ - از ملا جلال الدین دوانی -
اخلاق ناصری - از نصیر الدین کاغذ چکنا -
ایضاً - کاغذ رسمی حسب مراتب بالا -
اخلاق محسنی -
معدن الجواہر - مکارم اخلاق از ملا طرزی -
مثنوی سلسبیل - بروش موعظت حکیمانہ از حکیم
سنور حسین امروہوی
مثنوی بزم وصال -
مثنوی شیخ بہلول - حکایات عارفانہ -
مجالس العشاق - با تصویرات مجالس اہل باطن از
سید سلطان حسین نبیرۂ شہنشاہ امیر تیمور -
منطق الطیر - مثنوی از شیخ فرید الدین عطار -
گلشن اسرار - رموز تصوف از مولوی انور علی -
بیا بدید - حکیمانہ نصائح از مولوی محمد حسین
بیا بدیشنید - اندرز حکیمانہ از مولوی رفعت علی -
نکات احسانی - در تہذیب اخلاق از حکیم احسان علی -
گنجینۂ عرفان - از شیخ فرید الدین عطار -
مثنوی شاہ بوعلی قلندر -